یہ عشق نہیں آساں از زرنیلا خان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ عشق نہیں آساں

از

زرنیلا خان

www.novelsclubb.com

گاڑی تیز رفتاری سے ایک پیڑ سے جا ٹکرائی-اسکا سر اسٹیرنگ سے جا لگا-پیشانی سے سرخ گرم سیال کا فوارہ سا ابل پڑا-اسے لگا جیسے اسکے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں-جائے واردات پر مجمع لگ گیا-اس شور و ہنگامہ کے درمیان اس کے کانوں میں ایک ہی آواز گونجی تھی-

"میں تمھیں برباد کر دونگی"-

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا,دفعتاً ایک مانوس آواز اسکی سماعت میں اتری-

"شاہ زر"۔

***

وہ اس کا تعاقب کرتی ہوئی کالج کے گیٹ تک پہنچ گئی۔

اس نے پہلے اپنے کپڑوں پر پھر اس عمارت کی سمت دیکھا۔

نفی میں گردن ہلاتے ہوئے وہ گیٹ سے پلٹ آئی۔

شاہ زر اور اسکے دوست اپنی اپنی بائیکس پارک کر کے کلاس میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ شاہ زر نے اپنے دوستوں سے کہا۔

"آج رہنے دیتے ہیں لیکچر اٹینڈ کرنے کا موڈ نہیں ہے"۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کبھی موڈ ہوتا بھی ہے لیکچر اٹینڈ کرنے کا"۔

سلمان نے شاہ ذر کو گھورا۔

تبھی آصف نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھماتے ہوئے شاہ ذر کو ٹھوکا مارا۔

"لو تمہاری بارہویں گلفرینڈ بھی آ گئی"۔

سامنے سے آتی شخصیت کو دیکھ کر شاہ ذر نے زبردستی کی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجالی۔

"What a pleasant surprise.

آج تم بھی Black میں ہو اوہ میں بھی۔"

www.novelsclubb.com

اتنا ہی کہنا تھا کہ رمشا اس پہ نہال ہو گئی۔

"میں چاہے کسی بھی رنگ کا لباس زیب تن کر لوں تمہیں ہمیشہ سوٹ (suite) کرتی ہوں۔ہم دونوں made for each other لگتے ہیں"

۔رمشا نے کہا۔

"ہاں ہاں اس سے پہلے والی کا بھی یہی خیال تھا۔"

سلمان نے برجستہ کہا۔

"شاہ چلو نہ کہیں لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔کافی عرصہ ہو گیا ہم ساتھ آؤٹنگ پر نہیں گئے ہیں۔"

سلمان کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے رمشا نے سلسلہ کلام جوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے یار تم سب کو ہوا کیا گیا ہے۔ سر عرفان آج لیکچر میں بہت اہم نکات ڈسکس کرنے والے ہیں۔I am sorry Dear پھر کبھی چلینگے۔ لیکچر مس نہیں کر سکتے۔"

رمشا کی بات پر شاہ ذرا چھل پڑا۔

"مگر ابھی ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ"

سلمان کے بقیہ الفاظ منہ ہی میں رہ گئے تھے۔ شاہ ذر نے اسے کالر پکڑ کر گھسیٹا تھا۔

"Idiot" مرواؤ گے کیا؟ کبھی موقع کی نزاکت کو سمجھ بھی لیا کرو۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانا کسی سزا کے مترادف ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھارے تو عیش ہیں دوست !کالج کی ساری حسینایں تم پر جان چھڑکتی ہے اور تم ہو کہ ان سے جان چھڑانے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہو، گر تمہیں ان لڑکیوں میں زرا سے بھی دلچسپی نہیں ہے تو ان کو منہ ہی نہ لگایا کرو خوا مخواہ ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی حسیں نہ ہمارے گروپ میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے اور جوں ہی تم ان سے مسکرا کر بات کرتے ہو وہ بے چاری تمہیں اپنا بائے فرینڈ سمجھنے لگ جاتی ہے۔ ہر دوسری حسیں نہ کا یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ تم سے دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہے۔"

www.novelsclubb.com

سلمان نے آہ بھری۔

،

"کیونکہ میرے یار گر میں ان لڑکیوں سے مسکرا کر بات نہ کروں تو ان کا دل ٹوٹ جائیگا اور جن لڑکیوں کا دل توڑا جاتا ہے وہ دل توڑنے والوں کی ہڈیاں تڑوا دیتی ہیں اور مجھے اپنی ہڈیاں کافی سے زیادہ عزیز ہیں۔اب کلاس میں چلو اپنے کمزور دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالو۔"

شاہ ذر نے سلمان کے سر پر چپت لگائی تھی۔وہ بس سر ہلا کر رہ گیا۔

*****

www.novelsclubb.com

وہ جوں ہی دفتر میں داخل ہوئی عائشہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

،

"آج موسم کو اس انداز میں انجوائے کیا جا رہا ہے۔"

عائشہ کا اشارہ اس کے گیلے کپڑوں کی طرف تھا۔اس کی بات پر زرمین کو پتنگے لگ گئے۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا۔مجھے بارش کے موسم سے انتہائ نفرت ہے اول تو گھر سے نکلنا ہی محال ہو جاتا ہے اور اگر گھر سے نکل بھی جاؤ تو سڑک پر جا بجا موجود کیچڑ سے لبالب گڈھوں کو دیکھ کر مجھے اپنی قسمت پر رونا آتا ہے۔نجانے کونسی منحوس گھڑی تھی جب وہ عیاش بائیک سوار کی بائیک کا منحوس پہیہ اس گڈھے پر سے گزرا تھا۔اس سے قبل کہ میں اپنا بچاؤ کر پاتی پلک جھپکتے ہی سارا کیچڑ مجھ پر آ گیا۔

اگر وہ شریف ہوتا تو اول تو گڈھوں پر سے بائیک اتنی تیز رفتاری سے نہ چلاتا دوم فرض کر لیا کہ وہ جلدی میں تھا اسلیے بے دھیانی میں اس سے یہ بھول ہو گئی مگر کسی راہ چلتے پر کیچڑ اچھالنے کے باوجود معزرت کرنا تو دور اسنے مڑ کر دیکھنا تک گوارہ نہ کیا حالانکہ میں نے اسے آواز بھی دی تھی۔ مگر اللہ نے میرے ساتھ دیا اور اسی وقت اس کی بائیک سے ایک نوٹ بک گری۔ میں نے فوراً سے پیشتر اسے اٹھایا اس بد تمیز کے نام کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر یقین کرو عائشہ اس میں نام پتہ تو دور سوائے چند عمارتوں کی اسکیچیس کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔ وہ کسی بھی لحاظ سے اسٹوڈنٹ کی نوٹ بک نہیں معلوم رہی تھی، بس نوٹ بک کے ایک کونے میں کالج کا اسٹیمپ نظر آگیا جو واحد میرے کام کی چیز تھا۔ پھر کیا تھا میں نے رکشا پکڑا اور فوراً سے پہلے وہاں پہنچ گئی چند بائیک سوار گیٹ کہ باہر ہی بائیک روکے کھڑے تھے ان میں وہ بھی تھا۔ اس کالج کی چمکتی عمارت کے اندر میں ایسی حالت میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

داخل ہونے کی ہمت نہ کر پائی ایسی حالت میں اس عیاش کو سبق سکھانا تو دور میری بے عزتی ہو جاتی اسلیے واپس آ گئی۔

بائیک پر سوار ہو کر سڑکوں پر دندناتے پھرنے والے عیاشوں کو کیا خبر کہ سڑکوں پر پیدل چلنے والوں کیا مسائل ہوتے ہیں۔ خیر میرے کپڑوں کی یہ حالت نہ ہوتی تو نہ بھولنے والا سبق سکھا دیتی میں اس بد تمیز کو تم تو جانتی ہو کہ

"زری کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے بات مکمل کی۔

"ویسے تمھاری داد دینی ہو گی جو تم اس حلیے میں دفتر چلی آئی۔"،

عائشہ نے مسکراتے ہوئے اس کی کپڑوں کی سمت دیکھا۔

"سنو عائشہ میں ایک ابھرتی ہوئی رپورٹر ہوں مستقبل کے افق پر چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔ ہم صحافیوں کے ساتھ اس قسم کے حادثات پیش آتے رہتے ہیں۔ بارش ہو طوفان ہو یا کڑکتی دھوپ خبر لانا ہمارا کام بھی ہے اور مقصد بھی ہمیں یہ ہر حال میں

Zarneela Khan

انجام دینا چاہیے۔ کیچڑ تو بہت معمولی سی بات ہے، اگر میں خدانخواستہ خون میں لت پت بھی ہو جاؤں تب بھی خبر لیے بنا نہیں لوٹو نگی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے تقریر پیش کی۔

"بس بس آج کے لیے اتنی تقریر کافی ہے باقی کسی اور دن کے لیے اٹھا رکھو۔زری میری مانو تو زرا زرا سی بات پر ہائپر (مشتعل) ہونا بند کر دوں میں جانتی ہوں کہ تم صحیح کے ساتھ رہنا چاہتی ہو اور غلط کو روکنا چاہتی ہو اسلیے تم نے صحافت کے پیشہ کو چنا، مگر اس پورے ملک میں غلطی کر کے غلطی نہ تسلیم کرنے والوں کو سدھارنے کی ذمہ داری تمھاری نہیں ہیں۔"

عائشہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"میری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا"۔

زرمین نے منہ پھلا لیا۔

"نہیں تمھاری جگہ کوئی بھی نارمل انسان ہوتا تو سیدھے گھر جاتا اور کیچڑ سے نجات حاصل کرتا مگر ہم دونوں جانتے ہیں کہ تم نارمل نہیں ہوں تم ایک جنونی رپورٹر ہو ۔سچ کی علمبردار"۔

عائشہ کی بات پر وہ دونوں ایک ساتھ ہنس پڑیں۔

"اب جلدی سے جا کر اپنا حلیہ درست کرو۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ کی بات پر اسنے اثبات میں گردن ہلادی۔

******

Zarneela Khan

وہ سیٹی بجاتا ہاں وہ گھر میں داخل ہاں وا۔اچانک ہاں ی اسے اپنی سیٹی اور قدم دونوں ہاں ی کو بریک لگانا پڑا تھا۔

گھر کے سبھی افراد داں ئنگ ٹیبل کے اطراف اپنی اپنی نشست پر براجمان اسی کی طرف متوجہ تھے سوائے راشد صاحب کے۔

"عالیہ اس سے کہہ دو یہ گھر ہاے کوئی ہوٹل نہیں، جو جب مرضی ہاں وہ گھر میں "کوئی" داخل ہاں وا اور جب مرضی ہاں وہ گھر سے نکل جائے۔

یہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہاے اور اس گھر کے ہر فرد کا یہ فرض ہیں کہ وہ اس فعل کو اسی وقت انجام دے جب اسے ہاں ونا چاہاں یے"۔

راشد صاحب کی بات پر عالیہ بیگم نے اپنی گردن یوں جھکالی جیسے یہ طعنہ انہیں کو مارا گیا ہو۔

"سوری ڈیڈ"۔

وہ سرعت سے اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ گویا وہ جانتا ہی نہ ہو کہ "کوئی" کا لفظ کس شخص کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔اس کے لیے تو یہ روزانہ کا معمول تھا۔

www.novelsclubb.com

حسب معمول اشعر رات کے کھانے کے بعد اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ شاہ زر بخوبی واقف تھا کے وہ کیا کہنے آئے ہیں۔اس کے قریب بیٹھتے ہی اشعر نے شاہ ذر کے ہاتھ سے سمارٹ فون چھین لیا۔

"افوہ! بھائی اب کیا ہوا گیا گیم کھیلنے میں کوئی خرابی ہے کیا"؟

وہ چڑ سا گیا۔

"سنو شاہ ذر تمہیں اس گھر میں جتنی آزادی حاصل ہے اس کا صحیح استعمال کرنا سیکھو۔ تم بخوبی واقف ہو کے ڈیڈ کو تمھارا سب سے آخر میں گھر آنا قطعاً پسند نہیں ہے۔ وہ گھر کے سبھی افراد کے ساتھ کھانا کھانا پسند کرتے ہیں۔ باوجود اس کہ تم روزانہ دیر سے کیوں آتے ہو"۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ تو جانتے ہیں کہ فرینڈس کے ساتھ دیری ہو جاتی ہے۔

ایسے میں ڈیڈ کو اتنا ماں ئینڈ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔اس گھر کے سارے افراد واقف ہے کے میں روزانہ ڈنر کر کے گھر لوٹتا ہوں،اس کے باوجود ڈیڈ کی خوشی کی خاطر سب کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا ہوں۔ مگر ڈیڈ کو یہ سب دیکھائی ہی نہیں دیتا انہیں میری فکر ہی نہیں ہے۔ان کا مقصد حیات بس یہی ہے کہ میں وقت پر گھر آؤں، مسٹر پرفیکٹ کی طرح اٹھوں، بیٹھوں اور بس۔

میں ایک بات کلیر کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے مما زبوائے(mama's boy)کی طرح رات 9 بجے ہی گھر پہنچ کر سو جانا قطعاً پسند نہیں ہے۔"

اشعر اس کی بات پر کھل کر مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

سنو شاہ ذر، ڈیڈ کو تمھاری فکر ہے بلکہ یوں کہاں جا سکتا ہے کہ ڈیڈ کو سب سے زیادہ تمھاری ہی فکر ہے۔

انہیں ہمہ وقت یہی ڈر لگا رہتا ہے کے تم بری صحبت میں نہ پڑ جاؤ۔ تم جانتے ہں وں کے ہماری فیمیلی میں تمھارے سبھی کزنس تمھارے ساتھ ہی پلے بڑھے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک کے بھی عادات واطوار تمھارے جیسے نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈیڈ تمھارے لیے پریشان رہتے ہے۔"

"او گاڈ بھائی آپ تو سیر س ہں و گئے۔ بعذا و قات مجھے لگتا ہے کے آپ کی مسٹر پرفیکٹ والی امیج کی وجہ سے میری کول امیج خراب ہں و تی جا رہی ہے۔ بائے گاڈ بھائی میں آپ کی طرح نہیں بن سکتا۔"

شاہ ذر نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"تمہیں مسٹر پرفیکٹ بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم جیسے یہ ہو ویسے ہی ٹھیک ہو۔ میں سمجھ سکتا ہوں تم لاف کو انجوائے کرنا چاہتے ہو بس تمہیں اپنی حدوں کا خیال ہونا چاہیے"۔

اشعر اپنے سابقہ انداز میں گویا ہوا۔

Ok Brother"

میں کل سے جلدی گھر آنے کی کوشش کرونگا۔اب تو موڈ میں آجایئے۔آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں"۔

www.novelsclubb.com

اس نے ڈرنے کی ایکٹینگ کی تھی۔

"میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں بھلا"۔

اشعر نے اسکے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

Ok Good Night"

صبح ناشتے کے لیے وقت پر پہنچ جایئے گا"۔

شاہ زر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اشعر نے کمرے سے نکلتے ہوئے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"میری بلی مجھی کو میاؤں"۔

اور شاہ ذر قہقہ مار کر ہنس پڑا۔

www.novelsclubb.com

"******

راشد صاحب کے والد آرمی آفیسر تھے۔راشد صاحب کے علاوہ ان کے اور تین بیٹے تھے۔اسد آفریدی،ماجد آفریدی،اور وقار آفریدی۔ابھی راشد صاحب بیس برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک سڑک حادثہ میں ان کے والد اور والدہ خالق حقیقی سے جا ملے۔

کم عمری میں ہی سب سے بڑا ہونے کے ناتے ساری زمہ داریوں کا بوجھ ان کے کاندھوں پر آن

پڑا۔آرمی آفیسر بننے میں انہیں دلچسپی نہ تھی۔ان کا رجحان بزنس کی طرف تھا۔ دولت کی کمی نہ تھی اسی لیے انہوں نے بزنس میں تقدیر آزمانے کا فیصلہ لیا۔

نہایت ہی کم عرصہ میں اپنی انتھک محنت کی بدولت وہ کافی کامیاب بزنس مین بن گئے۔ان کے بعد ان کے تینوں بھائیوں کی تعلیم،شادیاں پھر بچے الغرض زندگی

کے کئی ماہ و سال مصروف و پر سکون گزر گئے۔اور اب راشد صاحب اور ان کے تینوں بھائی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ "آفریدی ولا" میں رہائش پذیر ہیں۔

راشد صاحب زندگی نظم و ضبط اور اصولوں کے ساتھ گزارنے کے قائل تھے۔اور اس کی جھلک اس گھر میں صاف دکھائی دیتی تھی۔یہ عادت انہیں اپنے والد سے وراثت میں ملی تھی۔

"آفریدی ولا" میں ہر کام وقت کے حساب سے انجام دیا جاتا۔گھر کی سبھی خواتین آپس میں مل جل کر رہتیں۔گھر کا ہر فرد پنج وقتہ نمازی تھا۔سوائے شاہ زر کہ۔

شاہ زر راشد صاحب کا دوسرا بیٹا ہے۔وہ راشد صاحب کی شادی کے آٹھ سال بعد دنیا میں آیا تھا۔یہی وجہ تھی کہ راشد صاحب سمیت گھر کے دوسرے افراد اسے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ محبت کرتے تھے۔راشد صاحب کا خیال تھا کہ بے جا لاڈ پیار نے اسے بگاڑ دیا ہے۔

راشد صاحب اور شاہ زر کی شخصیت میں تضاد تھا۔ شاہ زر آزاد خیال تھا نظم و ضبط اور اصولوں کے ساتھ زندگی گزارنا اسے پسند نہ تھا۔ سوائے شاہ زر کے گھر کے باقی لڑکوں نے کم عمری سے ہی اپنے آبائی بزنس میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا۔ سبھی اپنی اپنی جماعت کے ذہین طلباء میں سے تھے۔

اس کے برعکس شاہ زر بچپن ہی سے کھیل کود اور ڈھیر سارے دوست بنانے کا شوقین تھا۔ بزنس سے بھی اسے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ جب بھی اس سے بزنس میں ہاتھ آزمانے کا مشورہ دیا جاتا وہ پڑھائی کا بہانہ بنا لیتا۔

اس کی شخصیت کے بگاڑ کا ذمہ دار راشد صاحب کچھ حد تک خود کو بھی گردانتے تھے۔ اس صورت حال میں بھی انہیں امید تھی کہ ایک نہ ایک دن وہ سدھر جائے گا۔

*****

وہ روز کی نسبت وقت سے پہلے دفتر پہنچ گئی۔ حسب توقع عائشہ حیران ہوئی تھی۔

"آج سورج مغرب سے طلوع ہوا ہے کیا؟"

"ہم م..م...میں نے سوچا کیوں نہ آج جلدی پہنچ کر دفتر کی رونق بڑھائی جائے۔"

اس نے کالر سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے کہا۔

"بس کرو اب زیادہ اتراؤ نہیں۔ سنو کل کے اخبار میں راشد صاحب کی کامیابی کا خاص الخاص ذکر کرنا ہے چونکہ تم سرزیدی کی خاص رپورٹر ہو اسی لیے انہوں نے اس نہایت ہی اہم آرٹیکل کی ذمہ داری بھی

تمہیں سونپی ہے۔"

عائشہ نے اس کو کمپیوٹر کی اسکرین کی طرف متوجہ کیا جہاں ایک تصویر اور راشد صاحب کے متعلق کچھ معلومات جگمگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! تو یہ جناب ہیں راشد صاحب شکلاً تو کافی مہذب اور بارعب معلوم ہوتے ہیں۔"

اسنے بغور راشد صاحب کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم نے بلکل درست اندازہ لگایا، راشد صاحب اس شہر کی سب سے مشہور ہستیوں میں سے ہیں۔

اور جانتی ہو ان کا بڑا بیٹا کافی ہینڈسم اور مہذب ہے۔اشعر آفریدی، مسٹر پرفیکٹ ان کا دوسرا نام ہے۔"

عائشہ نے راشد صاحب کی تعریف چھوڑ سیدھے ان کے بیٹے پر چھلانگ لگائی۔

www.novelsclubb.com

"راشد صاحب کے بیٹے کے کامیاب اور ہینڈسم ہونے کا تم سے کیا تعلق ہے۔تم اس قدر کیوں چہک رہی ہو۔وہ تو شادی شدہ ہے ناں۔"

اس نے عائشہ کو حقیقت کا کڑوا جام پلایا۔

"تم نازری جب بھی بولتی ہو فضول ہی بولتی ہو۔اللہ نہ کرے میں کسی شادی شدہ مرد کے متعلق سوچوں،اگر سوچنا ہی ہے تو میں راشد صاحب کے چھوٹے بیٹے شاہزر آفریدی کے متعلق سوچونگی۔وہ تو لاکھوں میں ایک ہے۔"

عائشہ نے چہک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب یہ موصوف کون ہیں۔؟"زری نے ناک چڑھائی۔

"کیا تم شاہ زر آفریدی کو نہیں جانتی؟"

عائشہ صدمہ کے مارے چیخ پڑی۔"

مجھ سے کونسا ایسا جرم سرزد ہو گیا جو تم چیخ رہی ہو۔"

"اللہ تم پر رحم کرے زری، اس شہر میں ہوتے ہوئے اور تو اور ایک لڑکی ہوتے ہوئے شاہ زر سے انجان رہنا جرم ہی ہے۔ وہی تو ہے ہزاروں دلوں کی دھڑکن ، رفتار کا بادشاہ، کراٹے چیمپیئن، Indian institute of business میں سب سے زیادہ مقبول شاہ زر آفریدی۔ لڑکیاں دیوانی ہیں اسکی ۔ بائیکس ریس میں اب تک کوئی اسے ہرا نہیں پایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ شاہ زر کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہی رہی تھی کہ حسین ان کی ڈیسک کے قریب آ گیا۔

"اوہ، اچھا عائشہ تو کیا تم زری کو یہ نہیں بتاؤ گی کہ وہ ایک عیاش آوارہ صفت لڑکا ہے ۔وہ اپنے بھائی اور باپ کی عزت کو پانی میں ڈوبونے پر بضد ہے۔

ہر ہفتے نئی لڑکی کو ساتھ گھمانا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے تم یقین نہیں کرو گی زری کہ اس کالج کی دو لڑکیاں ایک دوسرے سے اس قدر نفرت کرنے لگی تھی کہ ایک نے دوسری کو زہر دے کر جان سے مار ڈالنے کی تک کوشش کی تھی اور اسکی وجہ تھا شاہ زر۔اکثر اوقات شاہ زر کے گروپ اور دوسرے گروپ کے درمیان لڑائی جھگڑوں کی خبریں سننے میں آتی ہیں۔اس انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل، اساتزہ سبھی کالج

کے بگڑتے ماحول کو لیکر فکر مند ہیں۔راشد صاحب اس انسٹیٹیوٹ کے ٹرسٹی ہیں۔ ان کی عزت ورتبے کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی غلطیوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔"

Zarneela Khan

"یہ بیڈ پبلیسیٹی bad publicity ہے۔وہ لوگ جلتے ہیں اس کی شہرت سے اسی لیے اس کے خلاف ایسی افواہیں اڑاتے ہیں۔"

حسین کی تقریر کے دوران گردن جھکا کر بیٹھی عائشہ منہ ہی منہ میں بدبدائی اس کی بات پر زری نے اسے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں مانتی ہوں کہ راشد صاحب شریف النفس اور عزت دار شخصیت ہیں جبکہ انکا بیٹا انکے بلکل برعکس ہے۔کالج کے اساتذہ اور پرنسپل کو چاہیے کہ اسے اپنی والد کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نیک نامی کا ایڈوانٹیج لینے کا موقع نہ دیں۔یہ دوسرے اسٹوڈنٹس کے ساتھ ناانصافی ہے۔اگر اس سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو اسے بھی وہی سزا ملنی چاہیے جو باقی اسٹوڈنٹس کے لیے مقرر ہے۔"

وہ پرجوش ہو کر بولی۔

"تم صورت حال کو سمجھ نہیں پا رہی ہو۔راشد صاحب کے بہت احسانات ہیں اس شہر پر یہاں پر بسے لوگوں پر۔ایک شخص جو ہر گھڑی دوسروں کی مدد اور فلاح کے متعلق سوچتا ہے ان کی مدد کرتا ہے ایسے شخص کے بیٹے کی غلطیوں کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کالج اس کے کئی افراد راشد صاحب کے قرض دار ہیں۔وہ لوگ ان کے احسانوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔انکے بیٹے کی غلطیوں کو نظر انداز کر یہ لوگ ان کے احسانوں کے بوجھ کو اتارنے کی سعی کر رہے ہیں۔"

حسین کی بات پر وہ خاموش ہو گئی۔وہ جانتی تھی حسین ایک سمجھ دار لڑکا ہے۔ وہ اکثر اوقات اسے دنیا کے طور طریقے زمانے کی اونچ نیچ کے متعلق سمجھایا کرتا تھا۔حسین کا خیال تھا کہ وہ ایک جزباتی لڑکی ہے جو معمولی باتوں پر جوش میں آجاتی ہے وہ کافی حد تک درست بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

*****

پورے آدھے گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد گھر پہنچتے ہی اسنے دائی ماں کو اپنا منتظر پایا۔اسے دیکھتے ہی وہ کھل اٹھیں۔

"آ گئی میری چڑیا اب جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھالو،آج تمھاری پسندیدہ آلو کی سبزی اور پوریاں بنائی ہیں میں نے۔"

"دائی ماں آپ نے کھانا کھالیا۔؟"

اس نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میری بچی میں نے سوچا تم آجاؤ گی تب ساتھ ہی کھائیں گے۔"

دائی ماں نے نظر چراتے ہوئے کہا۔انہیں ڈر تھا کہ وہ ناراض ہو جائے گی۔

"اف! دائی ماں آپ اس قدر لاپرواہی کیوں برتتی ہیں اپنے کھانے کو لیکر، آپ جانتی بھی ہیں کہ وقت پر کھانا نہ کھانا آپ کی صحت کے لیے مضر ہے۔

اپنی صحت کی کوئی فکر نہیں ہے آپ کو۔ روزانہ میرے انتظار میں وقت کیوں ضائع کرتی ہیں آپ"۔

"جب تک میری چڑیا کھانا نہیں کھائے گی میری حلق سے نوالہ کیسے اترے گا"۔

دائی ماں نے حسب معمول باتیں بنانا شروع کر دیں۔

انکی ضد کے آگے وہ ہار مان چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک دوسرے کی کل کائنات تھیں۔ وہ محض پانچ سال کی تھی جب اس شہر میں کسی وبا کے پھیل جانے سے ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے اور ان

میں زرمین کے والدین بھی شامل تھے۔دائی ماں زرمین کے گھر کی سب سے پرانی ملازمہ تھی۔انہیں گھر کے فرد کی طرح ہی عزت واحترام دیا جاتا تھا۔زرمین کے ماں باپ کی ناگہانی موت کے بعد اس کے خاندان کے کسی بھی فرد نے اسکی پرورش کے لیئے ہاتھ نہ بڑھایا۔ان حالات میں دائی ماں نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

اس کے والدین متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ اپنی بیٹی کے لئیے بینک میں چند لاکھ روپوں کے علاوہ کچھ نہ چھوڑ سکے۔دائی ماں نے وہ پیسہ زرمین کی پرورش اور پڑھائی میں استعمال کیا۔

زندگی کو بہتر بنانے کی خاطر دائی ماں دوسروں کے گھروں میں بطور خانساماں ملازمت کیا کرتی تھیں۔زرمین کو ان کا دوسروں کے گھر ملازمت کرنا پسند نہ تھا۔اسی لیے پڑھائی مکمل ہوتے ہی اس نے جاب کرلی اور دائی ماں کو کام کرنے

سے روک دیا۔اور اب وہ اپنی دائی ماں کے ساتھ حیدر آباد کے گنجان آبادی والے چھوٹے سے علاقہ میں اپنے دو کمروں پر مشتمل گھر میں رہائش پزید تھی۔

***

وہ دفتر سے باہر نکلی ہی تھی دفعتا اسکی نظر سڑک کے کنارے کھڑی Lamborghiniپر پڑی۔اسکی بھنویں تن گئیں۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کار کے نزدیک پہنچی۔

www.novelsclubb.com

کار کی کھڑکیاں بند تھیں۔اندر کوئی دھیمی دھیمی میوزک کے ساتھ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

اس نے کھڑکی کی کانچ کو پیٹ پیٹ کر اندر براجمان شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔"Excuse me Mister کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کے جہاں No parking کا بورڈ لگا ہیں وہاں وہاں گاڑی کھڑی کرنا ممنوع ہے"۔

اس نے باآواز بلند کہا۔ مگر مخالف پر اسکا کوئی خاص اثر دیکھائی نہیں دیا۔ کھڑکی ہنوز بند تھی۔ کار میں بیٹھے اس شخص کی اس حرکت پر اسکا خون کھول اٹھا۔ اتنا تو وہ سمجھ ہی چکی ہیں تھی کے وہ قصدا اسے نظر انداز کر رہا ہے۔

"آپ کو میری بات سنائی نہیں دے رہی یہ آپ سننا نہیں چاہ رہے"۔

اس نے پوری جان سے کھڑکی کو پیٹ ڈالا۔ قریبا پانچ منٹ بعد کار کی کھڑکی ذرا سی کھلی تھی اور اس جھری میں سے پانچ سو کا نوٹ باہر آیا تھا۔

"اس پانچ سو کے نوٹ کو ہوا میں لہرانے کا کیا مطلب ہے"۔

وہ چیخ کر بولی۔

"کون stupid ہے جو بھری دوپہر میں Disturb کر رہا ہے۔"

کار کی کھڑکی پوری طرح سے کھل چکی تھی، ڈرائیونگ سیٹ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھے ہوئے شخص نے اپنے چہرے سے پی کیپ ہٹاتے ہوئے اکتاہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

سیکینڈ سے بھی کم وقت لگا تھا اسے مقابل کو پہچاننے میں۔

"اوہ! تو یہ آپ ہیں۔ اگر مجھے خبر ہوتی کے آپ ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہیں، تو میں کھڑکی کا شیشہ پیٹنے کے بجائے توڑنا بہتر سمجھتی۔

کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ اونچا سنتے ہیں"۔

زرمین نے تنفر بھری نگاہ سے اسے دیکھا۔

"یوں تو مجھے شہر کی کافی لڑکیاں جانتی ہیں۔ مگر آپ ان سب سے مختلف ثابت ہوئی ہیں۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ انہیں تو محض میری خوبیوں کا احساس ہے لیکن آپ پہلی لڑکی ہیں جسے مجھ میں خامی نظر آئی ہے۔ ویسے آپ کو کب اندازہ ہوا کے میں اونچا سنتا ہوں"۔

اس نے طنزیہ لہجے میں استفار کیا۔

"میں آپ کے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔میں آپ سے محض ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کے راہ چلتے راہگیروں پر کیچڑ اچھالنا، No Parking Area میں گاڑی پارک کرنا اس کے علاوہ اور کون کون سے شوق رکھتے ہیں آپ"؟

زرمین کی بات پر مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! تو وہ آپ ہیں۔

تو اس روز میری گستاخ بائیک کے ذریعے

Zarneela Khan

اچھالے ہوئے کیچڑ کا شکار آپ ہوئی تھیں۔

دراصل اس روز اس قدر موسلا دھار بارش میں سڑک پر جابجا موجود گڈھوں کا اندازہ لگانا ناممکن تھا۔ایسے میں جونہی میری بائیک گڈھے سے گزری کیچڑ ہوا میں اچھلا اور آپ اس کے زد میں آگئیں۔

عموماً ایسی حالت میں مجھے آپ سے سوری کرنا چاہیے تھا، لیکن آپ ہی بتائیں ایسا کرنے سے کیا آپ کے کپڑے صاف ہو جاتے؟ نہیں نا؟

خوامخواہ آپ کا اور میرا وقت برباد ہوتا اس لیئے میں اپنے راستے ہو لیا۔اس روز میں کافی جلدی میں تھا۔

یہی وجہ تھی کہ نہ تو میں رکا اور نہ ہی مڑ کر آپ کی طرف دیکھا۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اونچا سنتا ہوں یا اس روز میں نے آپ کی آواز نہیں سنی تھی"۔

اس کا انداز قابلِ دید تھا۔وہ جل کر رہ گئی۔

"آپ کے طرزِ تخاطب سے تو آپ مہذب معلوم ہوتے ہیں۔اپنا ہی نہیں دوسروں کا وقت برباد نہ ہو اس کے متعلق بھی سوچتے ہیں اور اتنا ہی نہیں آپ کے خیالات بھی کافی مختلف ہیں۔غالباً یہی وجہ ہے کہ آپ No parking zone میں گاڑی پارک کر کے نیند کے مزے لوٹنا پسند کرتے ہیں۔

مگر میں آپ کو یاد دلا دوں کہ یہاں گاڑی پارک کرنا قانوناً جرم ہے"۔

زرمین نے برداشت کی حدوں کو چھوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اطلاع دینے کے لئے شکریہ میں ٹرافک رولز سے بخوبی واقف ہوں۔ قانون تو بنتے ہی ہیں توڑے جانے کے لیے۔

قانون توڑنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ غیر قانونی پارکنگ کا جرمانہ سو دو سو روپئوں سے زیادہ نہ ہوگا اور

میری شرافت تو دیکھیں میں جرمانہ ادا کرنے کے لئے تیار بھی ہوں مگر آپ قبول نہیں کر رہیں

غالباً آپ یہاں کی ٹرافک حوالدار نہیں ہیں۔"

اس نے طنزاً زرمین کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

اسکی بات سنتے ہی وہ طیش میں آگئی۔

www.novelsclubb.com

"غالباً نہیں یقیناً میں ٹرافک حوالدار نہیں ہوں اگر ہوتی"

تو آپ فوراً سے پیشتر یہ نوٹ میرے ہاتھ سے چھین لیتی۔"

اس نے زرمین کا جملہ بیچ سے ہی اچک لیا۔

"کسی سرکاری ملازم کو سرعام رشوت دیتے ہوئے آپکو شرم نہیں آتی"۔

زرمین نے افسوسناک لہجے میں کہا۔

"جب انہیں رشوت لینے میں شرم نہیں محسوس نہیں ہوتی تو مجھے دینے میں کیوں آئے گی"۔

اس نے اور بھی افسوسناک لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس سے قبل کہ آپ مجھے قانون کے متعلق مزید معلومات فراہم کریں، میں آپ کو بتادوں کہ مجھے کہیں پہنچنا ہے اگر میں اسی طرح آپ سے محو گفتگو رہا تو یقیناً

late ہاں وہ جاؤ نگا۔ مگر سچ کہوں تو آپ جیسی شخصیتوں کو دیکھکر احساس ہوتا ہے کہ ملک کی ترقی میں کن لوگوں کا ہاتھ ہے۔Good bye"۔

پیشانی تک اپنا ہاتھ لے جا کر دو انگلیوں سے سلوٹ کا اشارہ کرتے ہوے وہ اپنی کار زن سے اڑا لے گیا۔

وہ صبر و تحمل کا مجسمہ بنی کھڑی رہ گئ۔

****

www.novelsclubb.com

Zarneela Khan

اگلی صبح وہ جیسے ہی دفتر پہنچی بغیر کسی سے بات کیئے وہ کچھ لکھنے میں مصروف ہو گئ۔

قریبا 15 منٹ بعد عائشہ کی قوت برداشت جواب دے گئ۔

"یہ علی الصبح کونسا جنون سوار ہے تم پر۔ کیا لکھ رہی ہو ہمیں بھی تو پتہ چلے۔"

اس کہ جواب میں زرمین نے اسے گزشتہ واقعہ من و عن سناڈالا۔اس کی زبان کے ساتھ ساتھ قلم بھی تیزی سے چل رہی تھی۔

قریبا آدھے گھنٹے کے بعد آرٹیکل کو اختتام تک پہنچا کر اس نے ٹھنڈی سانس لی۔

"ہمارے ملک میں یہ سب بہت عام ہو گیا ہے زری۔ چھوٹے ملازمین سے لیکر بڑے عہدوں پر فائز افسران تک رشوت خور ہیں۔ ملک کے ہر کونے میں کرپشن کا بول بالا ہے۔اور ان سبھی کا ایمان خراب کرنے میں سب سے اہم رول ان رئیس زادوں کا ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ نے تاسف سے کہا۔

"محض اظہار تاسف سے کچھ نہیں بدلے گا۔ان رئیس زادوں کو سبق سکھانے کا بیڑہ کسی نہ کسی کو اٹھانا ہی ہو گا تو کیوں نہ ہم ہی اسکا آغاز کریں۔مجھے یقین ہے اس قسم کی خبروں کے ساتھ ان رئیس زادوں کی تصویر ہی کیوں نہ چھپ جائے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ ان کے والدین کو بہت فرق پڑے گا۔سوسائٹی میں اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنے کے لیئے یہ لوگ کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں۔ اس لیئے اول تو وہ اپنے عیاش بچوں کی لگام کسینگیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے موبائل عائشہ کی آنکھوں کے سامنے لہرایا کسی کار کی نمبر پلیٹ کی تصویر کو دیکھ عائشہ چیخ پڑی۔

"یہ تصویر تم نے کب کھینچی"۔

"زری کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتی۔"

وہ فاتحانہ انداز میں مسکرائی۔

یہ عشق نہیں آساں

www.novelsclubb.com

قسط2

(از قلم زرنیلا خان)

صبح کے ۱۰ بجے اپنی نیند پوری کر کے وہ کمرے سے باہر نکلا تبھی اس کی نظر ہال میں لگے مجمع پر پڑی مجمع کی توجہ کا مرکز تھی "مزنی"۔ مزنی شاہ ذر کے چھوٹے تایا اسد آفریدی کی چھوٹی بیٹی تھی۔ شاہ ویز اور شاہ میر کی پیدائش کے پانچ سال بعد وہ دنیا میں آئی تھی۔ وقار آفریدی کے دو بیٹے ہیں زین اور مدثر جبکہ ماجد آفریدی کا اک ہی بیٹا ہے شارق۔ اسد آفریدی کے علاوہ ان کے کسی بھی بھائی کی حصے میں بیٹی نام کی نعمت نہ آئی تھی۔ چنانچہ مزنی گھر بھر کی لاڈلی تھی۔ اس کی بات کبھی ٹالی نہیں جاتی۔ یوں تو وہ سبھی کزنس کے لیے خاص تھی، مگر شاہ ذر اور مزنی کو ایک جان دو قالب کہا جاتا تھا۔ جیسی انڈر سٹینگ مزنی کی شاہ زر کے ساتھ تھی ویسی کسی اور کزن کے ساتھ نہ تھی۔

سارے گھر کی لاڈلی ہونے کے باوجود وہ ان سب سے دور ہاسٹل میں رہ کر اپنی پڑھائی مکمل کر رہی تھی کیونکہ مزنی کی بچپن سے لیکر جوان ہونے تک ایک ہی خواہش تھی، اور وہ تھی ہاسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا۔اس گھر میں اس کی ہر خواہش منہ سے ادا ہونے سے قبل ہی پوری کر دی جاتی۔اس کا خیال تھا کہ سوائے ہاسٹل کی زندگی کہ وہ تقریباً سب کچھ experience کر چکی ہے۔اور اس کی اس ضد کے آگے آفریدی ولا کے مکینوں کو ہار ماننا پڑی تھی۔

اس کی خواہش ایک طرف اور گھر والوں کی محبت ایک طرف تھی۔جب بھی سب سے دوری برداشت کے باہر ہو جاتی وہ فوراً سے پیشتر گھر پہنچ جاتی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم بھائی کیسے ہیں آپ؟"۔

شاہ زر کو اپنی سمت آتا دیکھ وہ کھل کر مسکرائی۔

"فرسٹ کلاس، تم اپنی سناؤ۔"

وہ بالوں میں انگلیاں پھیرتا مزنی کے عین مقابل صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"آپ سب کے بغیر میرا بلکل

من نہیں لگتا وہاں، بے انتہاں یاد آتی ہے آپ سب کی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے منہ لٹکا کر کہا۔اس کی بات پر سبھی خواتین کی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گئیں۔اس کے برعکس سبھی مرد حضرات نے بمشکل اپنی بے ساختہ ہنسی روکی تھی۔

"مزنی اول تو تم ہر چوتھے روز یہاں حاضر ہوتی ہو۔

دوم ان چار دونوں کے درمیان تمھاری تائیوں کے چکر تمھارے ہاسٹل کی طرف لگتے رہتے ہیں۔مجھے تو لگتا ہے یہ آمد ورخصتی کا کھیل کھیلنا ہی تمھارا مقصد تھا اسی لیے تم نے گھر سے محض چند کلو میٹر کی دوری پر واقع ہاسٹل ہی کا انتخاب کیا۔"

www.novelsclubb.com

شاہ زر کی بات پر سبھی خواتین کھسیا گئیں مگر مزنی پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔اس نے شرمندہ ہونا سیکھا ہی نہ تھا۔

"اور سناؤ زین فون تو کرتا ہے نہ بلا ناغہ تمہیں"۔

مزنی کا منہ پھلا دیکھ کر شاہ زر نے بات بدل دی۔

"آپ کو مجھ سے زیادہ زین کی فکر لگی رہتی ہے۔"

زین کے ذکر پر مزنی جھینپ گئی۔ زین اور مزنی کی بات بچپن ہی سے طئے تھی۔ اسی لیے تایا زاد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ مزنی کا منگیتر بھی تھا۔ گذشتہ کچھ ماہ سے وہ بزنس کے سلسلہ میں ملک سے باہر تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس بے چارے کی فکر تو ہو گی نا اتنا بڑا کارنامہ انجام دینے جا رہا ہے۔ تم سے شادی کرنے کی ہمت کرنا کوئی عام بات تو نہیں ہے۔"

شاہ زر نے اسے مزید چڑھایا۔

"اس کی بات پر مزنی نے اسے کشن دے مارا جسے کمال مہارت سے کیچ کر لیا گیا ان دونوں کی نوک جھونک پر سبھی افراد ہنس دیئے۔

www.novelsclubb.com

****

راشد صاحب حسب معمول صبح کی چائے کے ساتھ اخبار کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے، تبھی ان کی نظر

"ملک میں بڑھتے ہوئے کرپشن کا ذمہ دار کون؟"

اس آرٹیکل پر پڑی۔انھوں نے دلچسپی سے پڑھنا شروع کیا۔

آرٹیکل میں صاف لفظوں میں واضح کیا گیا تھا کہ کس طرح شہر میں کرپشن عام ہوا رہا ہے اور ان سب کا ذمہ دار کوئی اور نہیں سڑک پر اپنی چمکتی گاڑیوں میں گھومنے والے رئیس زادے ہیں۔

www.novelsclubb.com

جن کی نظر میں قانون کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔یہ وہ افراد ہیں جنھوں نے قانون کی خلاف ورزی کو فیشن بنالیا ہے۔ساتھ ہی اس شخص کا ذکر کیا گیا تھا جس نے حال ہی

میں ممنوعہ جگہ پر کار پارک کی تھی۔احتجاج کرنے پر بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کرتا اس نے ڈھٹائی سے سرکاری ملازم کو رشوت دے کر خریدنا چاہا۔

اس شخص کی اس حرکت نے ملک کے قانون کا مذاق اڑایا ہے۔اس سے قبل کے راشد صاحب خبر کے اختتام پر ملک کے بگڑتے حالات پر افسوس کرتے انکی نظر خبر کے ساتھ چھپی تصویر پر پڑی سیکنڈ سے بھی کم وقفہ لگا تھا انہیں شاہ ذر کی کار کی نمبر پلیٹ پہچاننے میں،انھیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔اشعر سے بات کرنے کا فیصلہ کر کے وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

Zarneela Khan

وہ بس کے منتظر بس سٹاپ پر کھڑی تھی۔ سڑک پر قطار میں کھڑیں گاڑیوں میں سوار افراد سگنل کے ہرے ہوںنے کا انتظار کر رہے تھے۔ تبھی چار سپورٹ بائیکس تیز رفتاری سے سگنل توڑتے ہوئیں اس کے سامنے سے گزری۔ کچھ ہی دوری پر سڑک پار کرتی ایک عورت اور اس کا بچہ تیز رفتار بائیک کی زد میں آ ہی جاتے گر عین موقع پر بائیک سوار بریک نہ لگاتا۔

اس کو رکتا دیکھ اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی اپنی اپنی بائیکس روک دی۔ ٹرافک حوالدار تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جائے واردات پر پہنچا۔

وہ مسلسل منہ میں دبی سیٹی بجاتا جا رہا تھا۔ قریبا پانچ منٹ حوالدار اور بائیک سوار لڑکے کے درمیان بات ہوئی، جس کے بعد وہ چاروں ہوا کی تیزی سے بائیکس اڑا لے گئے۔

حوالدار مسکراتا ہوا پلٹا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی حوالدار کے نزدیک پہنچی۔ وہ سڑک کے کنارے کھڑی ڈری سہمی اس عورت سے مخاطب ہوا۔

"دیکھ کر چلنے کا نا میڈم رستہ کیا تمھارے باپ کا ہے"۔

شرم کے مارے وہ عورت کچھ بول ہی نہ پائی تھی۔ حولدار کی بات سن کر زرمین طیش میں آگئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں ان سے؟

یہاں جو کچھ وقوع پذیر ہوا اس میں ان کا کیا قصور ہے۔ یہ تو اسی وقت روڈ کراس کر رہی تھی جب کرنا چاہیے۔ قصور ان لڑکوں کا ہے جو ریڈ سگنل کے دوران اپنی

باں ئیکس کو ہوا میں اڑا رہے تھے۔اگر وہ باں ئیک سوار بریک لگانے میں ذرا سی دیری کرتا تو انکی جان بھی جا سکتی تھی اور آپ الٹا انہی پر برس رہے ہیں۔"

"میڈم آپ کو کیا پرو بلم problem ہے۔یہ لڑکا لوگ روز یہاں سے جاتا ہے۔ان لیڈیس لوگ کو دھیان رکھنا چاہیے نہ غلطی ان لوگ کا ہے۔"

زرمین کی بات کا کوئی خاص اثر نہ لیتے ہوئے حوالدار نے ان لڑکوں کی طرفداری کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوہ اچھا تو آپ کا خیال ہے کہ غلطی اس عورت کی تھی۔آپ ٹرافک پولیس ہیں کیا آپ کو بھی یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ ریڈ سگنل کے دوران گاڑی چلانا قانوناً جرم ہے۔"

زرمین نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں، بند سگنل پر گاڑی چلانا allow نہیں ہے۔پتہ ہے ہم کو، تو لیا نہ ہم نے ان لڑکا لوگ سے فائن۔ہو گیا ان کا سزا پورا۔میڈم تم ہم کو قانون مت سیکھاؤ۔"

www.novelsclubb.com

کئی ہری نوٹوں کو اس کی نظروں کے سامنے لہراتے ہوئے حوالدار نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں کہا۔

"ان لڑکوں نے آپ کو محض چند روپے پکڑائے اور ان کی سزا پوری ہو گئی۔ انھیں تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے۔

ان عیاشوں کی لاپرواہی کے چلتے کسی کی جان بھی جا سکتی تھی۔ مگر آپ جیسوں کو اس سے کیا سروکار، آپ کی تو جیبیں گرم ہونی چاہیے بس۔ چاہے آپ کی رشوت خوری کسی راہ چلتے کو اپاہج ہی کیوں نہ بنا دے۔"

اس نے نخوت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

حوالدار اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتا ہوا ٹریفک کی طرف متوجہ ہو گیا گویا وہ اس سے نہیں کسی اور سے مخاطب تھی۔

زرمین تاسف سے گردن ہلاتی ہوئی پلٹی وہ عورت اپنے بچے کو لیکر جا چکی تھی۔اس کی بس مقررہ وقت پر آ پہنچی۔

ان عیاشوں کی لاپرواہی کے چلتے کسی کی جان بھی اس نے جا سکتی تھی۔ مگر آپ جیسوں کو اس سے کیا سروکار آپ کی تو جیبیں گرم ہونی چاہیے بس چاہے آپ کی رشوت خوری کسی راہ چلتے کو اپاہج ہی کیوں نہ بنا دے۔"

اس نے نخوت سے کہا۔

حوالدار اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتا ہوا ٹریفک کی طرف متوجہ ہو گیا گویا وہ اس سے نہیں کسی اور سے مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

زرمین تاسف سے گردن ہلاتی ہوئی پلٹی وہ عورت اپنے بچے کو لیکر جا چکی تھی۔اس کی بس مقررہ وقت پر آ پہنچی۔اس سے قبل کہ وہ بس میں سوار ہوتی وہ چاروں بائیک سوار مخالف سمت سے آتے ہوئے نظر آئے تھے۔

اس بار ان کی بائیکس کی رفتار قدرے دھیمی تھی۔ان چار میں سے تین نے ہیلمیٹ پہن رکھا تھا، جبکہ چوتھے نے اس کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔چوتھا سوار وہی شخص تھا جس کا پسندیدہ مشغلہ قانون کی خلاف ورزی کرنا تھا۔اسے دیکھ کر زرمین کو زرا بھی حیرت نہ ہوئی تھی۔اس شخص سے کچھ ایسے ہی کارنامے کی توقع کی جاسکتی تھی جو اس نے تھوڑی دیر قبل انجام دیا تھا۔

****

آفریدی ولا کی بالائی منزل پر شاہ زر کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ بیڈ پر اڑا تر چھا لیٹا اسمارٹ فون کی اسکرین کو سوائپ کرنے میں مصروف تھا۔ تبھی اشعر اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر شاہ زر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے بھائی؟"

اس نے انجان بن کر استفار کیا۔ جبکہ اسے اندازہ تھا کہ حسب توفیق اشعر اس کے والد کا پیام لیکر آیا ہو گا۔

"گزشتہ روز تمھاری کسی رپورٹر سے بحث ہوئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اشعر نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"ارے یہ کیا بھائی مجھے لگا تھا کہ صرف بھابھی ہی ہم دونوں کی محبت کے درمیان حائل ہیں مگر یہ کیا یہ رپورٹر کہاں سے وارد ہو گیا؟"۔

اس نے بات کو مزاحیہ رخ دیتے ہوئے کہا۔

"ہر بات مزاق نہیں ہوتی شاہ زر۔ میں نے تمہیں کتنی دفع سمجھایا ہے کہ اپنی حدوں کو یاد رکھو۔ اپنے شوق کو پورا کرتے کرتے کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھنا جس سے ڈیڈ کی عزت پر آنچ آئے۔

مگر تم نے وہی کیا جس کا ڈیڈ کو ڈر تھا۔"

www.novelsclubb.com

اشعر خطرناک حد تک سنجیدہ تھا۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی icant understand"۔

وہ متحیر تھا۔

"تمھیں اخبار کا مطالعہ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے نہ ہی اس بات سے سروکار ہے کہ روزانہ اخباروں میں کس نوعیت کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ مگر میں تمھیں آگاہ کر دوں کہ اس شہر کی کئی معزز افراد سمیت تمھارے ڈیڈ بھی اخبار کا مطالعہ بلا ناغہ کرتے ہیں۔اور آج کے اخبار میں انکے بیٹے کے کارنامہ کو پڑھکر وہ حد درجہ پریشان ہیں۔ جس وقت تم اپنی غلطی ہونے کہ باوجود اس رپورٹر کو کوئی عام ٹرافک

www.novelsclubb.com

پولیس سمجھ رشوت دے رہے تھے اسوقت تمھیں اپنے والد کی عزت ورتبے کا زرا سا احساس کر لینا چاہیے تھا۔"

اشعر نے سابقہ لہجے میں کہا۔

ایک جھماکے کہ ساتھ سڑک پر ایک لڑکی کی ساتھ ہوئی بحث اس کے ذہن میں تازہ ہوئی۔اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔اس نے تصور بھی نہ کیا تھا کہ وہ لڑکی ایک صحافی ہو سکتی ہے۔وہ بھی ایسی صحافی جو اتنی چھوٹی سی بات کو اخبار میں شائع کروا سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"Iam really very sorry Bhai میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں میں نے بس مزاق کیا تھا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ رپورٹر ہو گی اور اس بات کو اخبار کی خبر بنا دے گی۔"

آپ پاپا کو یقین دلائیں کہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا جو ان کی تذلیل کا باعث بنے۔"

اس نے معزرت کر کے معاملے کو رفع دفع کرنے میں ہی عافیت جانی۔ وہ بات کو بڑھا کر اشعر کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اشعر کو ہنوز اپنا چہرہ مخالف سمت میں کیے دیکھ وہ پریشان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی پلیز آپ تو مجھ سے خفا نہ ہوں، پہلے ہی ڈیڈ مجھ سے ناراض رہتے ہیں۔ مجھ سے ٹھیک طرح سے بات تک نہیں کرتے۔ وہ بس مجھے مسٹر پرفیکٹ بنا دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں یہ سب کچھ برداشت کر جاتا ہوں مگر آپکی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔"

اس نے زمانے بھر کا دکھ اپنے لہجے میں سموتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے خفا رہ سکتا ہوں بھلا۔ بس ڈیڈ کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا۔ آئندہ بہت احتیاط کرنا یہ میڈیا کامیاب لوگوں کی نیک نامی کو بدنامی میں تبدیل کرنے میں دیر نہیں لگاتی۔"

اشعر نے رسان سے سمجھایا۔وہ گردن ہلا کر رہ گیا۔تیر نشانے پر لگا تھا اشعر کو منانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔وہ جانتا تھا کہ اشعر اس سے خفا نہیں رہ سکتا تھا اور اسی ایک بات کا فائدہ وہ اکثر اٹھایا کرتا تھا۔

****

Zarneela Khan

اگلی صبح وہ جیسے ہی بائیک پارک کر کے پلٹا اس کی نگاہ اس لڑکی پر پڑی جو سلمان سے محو گفتگو تھی۔وہ قدرت کے اتفاق پر حیران رہ گیا وہ خود اس سے ملکر اسے وارن کرنا چاہ رہا تھا اور وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔اس کا کام آسان ہو گیا تھا۔اسنے اپنے قدم اس کی طرف بڑھا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"یار سلمان ایک بات بتانا، کیا میں تمھیں چمکیلی گاڑی میں گھومنے والا آوارہ عیاش رئیس زادہ دکھائی دیتا ہوں"۔

اس نے سلمان کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے باآواز بلند کہا۔

"یہ افواہ کس دشمن نے اڑائی ہے"۔

سلمان نے ٹھوری کھجلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اسے سلمان کے ساتھ کھڑا دیکھ زرمین کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ وہ اپنے اخبار کے لیے اس کالج کے ٹاپرس کے نام اور ان کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے یہاں آئی

تھی۔ سلمان سے وہ ہیڈ آفس تک کا راستہ سمجھ رہی تھی۔اسنے وہاں سے خاموشی کے ساتھ نکل جانے میں بہتری سمجھی۔فی الحال وہ اس شخص کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔اس سے قبل کہ وہ آگے بڑھتی وہ اس کی راہ میں دیوار کی طرح حائل ہو گیا۔مہنگے کلون cologne کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔

"دراصل آج کل ہمارے کچھ نئے دشمن پیدا ہو گئے ہیں۔"

اس نے زرمین کے چہرے کو نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔

اسکو اپنا راستہ روکے دیکھ زرمین نے سمت بدل کر اس کے قریب سے نکل جانے کی کوشش کی مگر وہ ایک بار پھر اس کا راستہ روکے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ خدمت ملک سے باز نہ آئیں محترمہ۔ ہمیں تو لگا تھا کہ کیچڑ والے اور نو پارکنگ والے معاملے میں آپ نے درگزر سے کام لیا ہو گا مگر یہ کیا آپ تو ناراض ہو گئیں اور اب تو آپ کی ناراضگی اخباروں میں بھی نظر آنے لگی ہے۔"

اسنے کافی ادب کے ساتھ اس پر وار کیا تھا۔

"میں تمھارے منہ نہیں لگنا چاہتی، میرے راستہ چھوڑو۔"

www.novelsclubb.com

اس نے غصہ ضبط کرتے ہوے کہا۔

"کمال ہے ہم تو آپ جناب میں اٹکے ہوئے تھے، میڈم تو سیدھے تم پر اتر آئیں۔ خاصی بے تکلف ہو گئیں ہم سے"۔

اس نے بات کو دوسرا رخ دیتے ہوئے طنزاً کہا۔

"یہ بے تکلفی نہیں میری نظر میں تمھاری حیثیت ہے۔ جس شخص سے میں بات تک کرنا گوارہ نہیں کرتی۔اس شخص سے آپ جناب کرتے ہوئے اسے عزت دیکر میں مخاطب نہیں کر سکتی۔"

اس نے نخوت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس لڑکی کی جرات پر وہ حیران رہ گیا۔اسنے اپنے لیے ایسے الفاظ اس سے قبل نہ سنے تھے۔اسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کا مسئلہ کیا ہے۔

تذلیل کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ جبکہ سلمان اس افتاد پر ہکا بکا کھڑا ان دونوں کی طرف باری باری دیکھتا جا رہا تھا۔

Are you interested in"

?me

کیا تم میری توجہ حاصل کرنے کے لیے یہ سب کر رہی ہو اگر میرا اندازہ درست ہے تو میں تمھیں آگاہ کر دوں کہ دوسری لڑکیوں کی نسبت تمھارا طریقہ ڈفرنٹ(Different)تو ہے مگر انٹرسٹنگ(Interesting)نہیں۔اسلیے کچھ اور ٹرائی کرو۔

www.novelsclubb.com

لڑکیوں کے حوالے سے اپنے گزشتہ تجربات کی روشنی میں وہ اس لڑکی کی ان حرکتوں کا یہی نتیجہ اخذ کر پایا۔ لڑکیاں اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرنے سے نہ گریز نہیں کرتی تھیں۔

اس کی بات سن کر وہ ہنسی اور پھر ہنستی ہی چلی گئی۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں میں آنسوں تیر گئے۔

"تمھاری اس بات کو سنکر آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ خوش فہمی کس بلا کا نام ہے۔ خیر اس خیال کو دل سے نکال دو کہ میں تم میں انٹرسٹڈ ہوں۔ ہم لوگ صحافت پیشہ لوگ ہیں۔ ہر دوسرے دن مختلف نئی خبروں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ تمھارے مشاغل تمھاری شخصیت کافی سے زیادہ مختلف ہیں۔ تم جیسے لوگوں کو اخبار کی زینت

www.novelsclubb.com

بڑھانے کا موقع ملنا چاہیئے اس لیے میں نے تمھیں اخبار کی سرخیوں میں آنے کا موقع دے دیا۔ تمھیں تو مجھے thank you کہنا چاہیے۔"

اس نے تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اس کی بات پر شاہ زر بپھر اٹھا۔

"سنو لڑکی، مجھ سے دور رہو۔ آئندہ میرے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی سوچنا بھی مت ورنہ پچھتاؤ گی۔ یہ خدمت ملک تمھیں بہت مہنگی پڑے گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک قدم آگے آیا تھا وہ بے ساختہ پیچھے ہٹی۔ اس نے تنفر بھری نگاہ سے اس اڑیل لڑکی کو دیکھا تھا۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کون پچھتائے گا"۔

اس کے غصہ کا زرا بھی اثر نہ لیتے ہوئے وہ مسکرا کر پلٹی تھی۔شاہ زر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

***

Zarneela Khan

وہ دفتر پہنچتے ہی اپنی سیٹ پر ڈھے گئی۔اس عیاش کے ساتھ ہوئی بحث کی وجہ سے اس کا موڈ ابھی تک خراب تھا۔اس سے قبل کہ وہ اپنا کام شروع کرتی اس کی نظر عائشہ کے کمپیوٹر اسکرین پر پڑی۔اسکرین پر وہی شخص مسکرا رہا تھا۔اس کے

www.novelsclubb.com

دائیں بائیں راشد صاحب اور اشعر آفریدی اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے مسکرا رہے تھے۔

"یہ کون ہے؟"

حیرت کے سمندر میں غوطہ زن گویا ہوئی۔

"کیا مطلب؟ کیا تم ان لوگوں کو نہیں پہچانتی؟"

عائشہ نے حیرانگی کا اظہار کیا۔

"یہ کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے کمپیوٹر اسکرین پر شاہ ذر کے چہرے کو انگلی سے چھو کر استفار کیا.

"یہ شاہ ذر ہے۔ راشد صاحب کا دوسرا بیٹا، اس دن میں اسی کا ذکر کر رہی تھی۔ ہینڈسم ہے نا"۔

عائشہ نے معلومات بہم پہنچائی۔ اور وہ تقدیر کے اتفاق پر حیران رہ گئی۔

"کل شاہ ذر آفریدی کی سالگرہ ہے۔ ہمیں سالگرہ کے موقع پر راشد صاحب کے فرزند کو

"آج کی آواز"

ٹیم کی طرف سے سالگرہ کی مبارک باد دینی ہے"۔ عائشہ بولتی جا رہی تھی جبکہ اس کے ذہن میں سوچوں کا جال بچھ گیا تھا۔ تو اس سے بار بار ٹکرانے والا شخص کوئی اور نہیں راشد صاحب کا بیٹا تھا۔ جسے شہر کے کامیاب ترین انڈسٹریلسٹ کے بیٹے اور اپنے کالج کی مقبول ترین شخصیت ہونے کا شرف حاصل تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے لہجے سے چھلکتے گھمنڈ کی وجہ محض دولت ہی نہیں اس کے خاندان کی بے پناہ شہرت بھی تھی۔دھیرے دھیرے زرمین کی حیرت کی جگہ غصے نے لے لی۔

"ہہں،وہ کیا سمجھتا ہے اس کے والد کی سفید پوشی کی آڑ میں جو مرضی آئے کرتا جائے گا۔اسقدر گھمنڈ اتنی بے نیازی،اسے لگتا ہے کہ اس کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا ۔میں اس عیاش کو چین سے جینے نہ دونگی۔ابتک تو اسے محض دولت کی طاقت کا اندازہ تھا مگر عنقریب قلم کی طاقت کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جوش سے گردن ہلائی تھی۔

****

Zarneela Khan

وہ ایک ہی ہفتہ میں دو دفعہ شاہ زر کے خلاف خبریں شائع کر چکی تھی۔ دوسری دفعہ وہ ایک عام رئیس زادے کے نہیں مشہور ہستی راشد آفریدی کے فرزند کے خلاف لکھ رہی تھی۔ اسے لگا تھا نیوز ڈیسک کے ہیڈ سر زیدی اس خبر کو منظر عام پر نہیں آنے دینگے۔ مشہور اور طاقتور ہستیوں کے خلاف کچھ بھی شائع کرنے سے وہ گریز برتتے تھے۔ زرا سی بھی چوک ان کے دفتر کو نقصان پہنچا سکتی تھی۔ مگر اس کی توقع کے برعکس وہ اس کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خبر ان کے اخبار کو مشہور بنا دیگی۔

سر زیدی کی منظوری ملتے ہی گویا اس کے حوصلے اور بلند ہو گئے۔

اور اس نے شاہ زر کے خلاف خبریں شائع کرنے اور ثبوت اکٹھا کرنے کو اپنا مقصد بنا لیا۔ اپنی انہیں کوششوں کے چلتے وہ شاہ زر کی سالگرہ کی تقریب میں پہنچ گئی۔ وہ پوری تقریب کے دوران سب سے چھپتے چھپاتے شاہ زر کو فولو کرتی رہی تھی۔ شاہ

زر اور اسکے دوست گارڈن میں سجیں مختلف ٹیبلس میں سے سب سے کونے والی ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔

وہ ان کے عقب والی ٹیبل پر دوسری سمت رخ کیئے بیٹھی تھی۔وہ ان لوگوں کی باتیں باآسانی سن سکتی تھی۔آصف کو اس بات پر اعتراض تھا کہ آفریدی ولا میں دی جانے والی کسی بھی پارٹی میں شراب سرو نہیں کی جاتی تھی۔یہ واحد ڈرنک تھی جو اس گھر میں تشریف لائے مہمانوں کو خواہش کے باوجود دستیاب نہیں تھی۔ شاہ زر نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا تھا۔اسے اس گھر کے اس قانون سے کوئی شکایت نہیں تھی۔وہ حرام مشروبات کو ہاتھ تک نہیں لگاتا تھا۔اپنا رونا رو لینے کے بعد آصف نے چپکے سے اپنے ساتھ رکھے بیگ سے دو شراب کی بوتلیں نکال لیں۔شاہ زر کے منع کرنے کہ باوجود آصف نے دوسرے دوستوں کو تو بس چکھائی ہی تھی باقی ساری شراب وہ اکیلا ہی پی گیا۔آخر میں سبھی شاہ زر کو good night کہتے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر چل دیئے۔

وہ بھی پارٹی کے اختتام پر دوسرے رپورٹرس کے ساتھ گھر کے لیے روانہ ہوئی مگر جس راستے سے بس گزر رہی تھی اس سڑک پر حادثہ ہو جانے کی وجہ سے جام لگا ہوا تھا۔

دوسرے سواروں کے ساتھ وہ بھی بس سے نیچے اتر گئی۔ جائے واردات پر ایک کار پیڑ سے ٹکرا گئی تھی۔ زخمی کو کار سے نکال کر لے جایا جا رہا تھا۔ جیسے ہی اسٹریچر اس کے سامنے سے گزری آصف کے زخمی چہرے کو دیکھ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

وہ ہوش میں تھا نشے کی حالت میں مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔ اسے ایک دھماکہ دار نیوز مل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ادھر آفریدی ولا میں صبح کی چہل پہل دکھائی دیتی تھی۔ صبح کی چائے کے ساتھ اخبار کا مطالعہ کرتے راشد صاحب کی نگاہ اس ہیڈ لائن پر پڑی۔

""مشہور بزنس مین راشد آفریدی کے فرزند شاہ زر آفریدی کی سالگرہ کی رات ان کے دوست ہوئے سڑک حادثہ کا شکار"۔

ذیلی ہیڈلائن تھی

"نشے کی حالت میں گاڑی چلانا پڑا مہنگا"۔

تفصیل میں پارٹی کی روداد کا ذکر تھا۔ خبر میں واضح الفاظ میں حادثہ کا ذمہ دار شاہ زر کو ٹھہرایا گیا تھا۔ گویا حادثہ آصف کے نہیں شاہ زر ہاتھوں انجام پایا ہو۔ بقول اس صحافی کہ پارٹی میں شراب نہ سرو کرنے کہ باوجود شاہ زر کے دوست کو شراب پینے کی چھوٹ کیوں دی گئی۔ اس کی موجودگی میں آصف نے لمٹ سے زیادہ شراب پی،

اگر شاہ زر سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آصف کو روکتا تو یہ حادثہ ٹل سکتا تھا۔ابھی سگنل توڑنے والی خبر سے ہی راشد صاحب ابھر نہ پائے تھے۔شاہ زر کی سالگرہ کا موقع پڑ جانے کی وجہ سے وہ اس کے متعلق شاہ زر سے بات نہ کر پائے تھے۔جبکہ پارٹی کی رات کی اگلی صبح ہی شاہ زر اپنے دوستوں کے ساتھ گوا کے لیے روانہ ہو چکا تھا۔خبر کے آخر میں بائیں طرف رپورٹر کا نام پڑھ کر ان کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا۔بھلے ہی پچھلے دو دفعہ شاہ زر قصوروار تھا مگر پارٹی کی رات والے حادثہ میں اس کا کوئی قصور نہ تھا۔جبکہ یہ اس خبر کی روشنی میں دیکھا جائے تو سارا الزام شاہ زر کے سر جاتا تھا۔

یہ رپورٹر گزشتہ ایک ماہ سے لگاتار شاہ زر کے خلاف خبریں شائع کرتی جا رہی تھی ۔اس کی اس حرکت سے راشد صاحب یہی نتیجہ اخذ کر سکیں تھے کہ اس کا مقصد ان کے نام کو نہیں بلکہ شاہ زر کے نام کو خراب کرنا تھا۔غالباً وہ اپنی ذاتی دشمنی نکالنے لیے اخباروں کا استعمال کر رہی تھی۔یہ بات ان کے لیے پریشان کن تھی۔

ادھر گوا میں شاہ زر جو دوستوں کے ساتھ اچھا وقت گزارنے کا ارادہ لیئے یہاں آیا تھا توقع کے برعکس اس کا موڈ فریش ہونے کہ بجائے بری طرح خراب ہوا تھا ۔وجہ تھی اسی ہوٹل میں چھٹی انجوائے کرنے آئی ہوئی ایک لڑکی۔

اس کا نام لزا تھا۔وہ شاہ زر کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔جب اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی تو سیدھے شاہ زر کو پرپوز کر دیا۔وہ لڑکی جس سے وہ محض ایک گھنٹے قبل ملا تھا کتنی آسانی سے اسے سب کے سامنے پرپوز کر رہی تھی۔ اس عیاش اور بدکردار لڑکی کی اس حرکت پر اسکا دماغ گھوم گیا۔اسنے سخت الفاظ میں اس لڑکی کو منع کر دیا۔ان لڑکیوں کو کسطرح ہینڈل کرنا چاہیے یہ وہ اچھی طرح سیکھ گیا تھا۔اس کو انکار کر بڑے آرام سے اپنے سامنے ٹیبل پر دھرے جوس کے گلاس کو لبوں سے لگا لیا تھا۔اس بات سے بلکل بے خبر کہ جو جوس وہ پی رہا ہے اس

میں نشہ آور گولیاں گھلی ہوئی ہیں۔وہ لڑکی حد سے زیادہ جنونی ثابت ہوئی تھی۔شاہ زر کا انکار سن اس نے اپنے ذہن میں غلیظ پلاننگ کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اس نے جوس میں سب کی نظر بچا کر بڑی مہارت سے وہ گولیاں ملادیں۔وہ ایسا کھیل کھیلنا چاہتی تھی جس میں شاہ زر کو شکست ہو اور وہ اس سے کبھی چھٹکارا نہ حاصل کر پائے۔وہ سبھی آج کی رات ہوٹل میں قیام کرنے والے تھے۔لزا کو حیرانی کا شدید جھٹکا تب لگا جب اچانک شاہ زر نے گھر کے لیے روانہ ہونے کی جلدی مچادی۔راشد صاحب نے اسے بذات خود فون کر فوراً سے پیشتر گھر پہنچنے کا حکم دیا تھا۔اپنے دوستوں کے ساتھ شاہ زر کو جاتا دیکھ لیزا تلملا کر رہ گئی۔تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر اس کی دسترس سے دور جا چکا تھا۔

ادھر شاہ زر اپنے سبھی دوستوں کو ڈراپ کر چکا تھا۔گاڑی Banjara hills کو جاتی سڑک پر ڈور رہی تھی۔اچانک اس کی طبیعت بوجھل ہونے لگی۔

یوں محسوس ہو رہا تھا گویا آنکھوں پر منوں بوجھ رکھ دیا گیا ہو۔ گھر پہنچنے میں ابھی آدھا گھنٹہ درکار تھا۔ ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کی حالت ابتر ہوتی جا رہی تھی۔ سر چکرا رہا تھا۔ اس نے جبراً اپنی آنکھوں کو کھلی رکھنے کی سعی کی لیکن ناکام رہا۔ اس سے قبل کے وہ اپنی کار سائڈ پر لگاتا سامنے سے تیز رفتار ٹرک آتا دیکھائی دیا۔ اس نے اپنے بچاؤ کے لیے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ موڑ کاٹا نتیجتاً کار فوٹ پاتھ پر چڑھ گئی۔ کار کسی چیز سے ٹکرائی دھماکے دار آواز کے ساتھ وہ ہوش و حواس سے بے گانہ ہو گیا۔

کار کی سیٹ پر زخمی حالت میں پڑا شاہ زر اس بات سے یکسر بے خبر تھا کہ یہ حادثہ آفریدی ولا کے مکینوں کی زندگیوں میں بہت بڑا طوفان لے کر آنے والا تھا۔

یہ عشق نہیں آساں

قسط 3

(از قلم زرنیلا خان)

دائی ماں کو اللہ حافظ کہتی وہ وہ تقریباً دوڑتی ہوئی گھر سے نکلی تھی۔ حسب معمول وہ دفتر کے لیے لیٹ ہو چکی تھی۔ ابھی وہ بس اسٹاپ تک پہنچی بھی نہ تھی کہ اس کی نگاہ سڑک کے دائیں طرف فٹ پاتھ کی خستہ حالت پر پڑی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا گویا کوئی تیز رفتار گاڑی سیدھے اس ٹکرا گئی ہو۔ فٹ پاتھ پر بنی کچھ جھگیوں کی حالت بھی خراب لگ رہی تھی۔ انہی میں سے ایک جھگی کے باہر بیٹھی ایک ادھیڑ

www.novelsclubb.com

عمر عورت باآواز بلند رو رہی تھی۔آس پاس کے لوگوں سے پوچھنے پر اسے محض اتنی معلومات حاصل ہوئی تھی کہ کل رات تین بجے کے قریب ایک تیز رفتار گاڑی فٹ پاتھ پر چڑھ گئی تھی۔ نتیجتاً روتی ہوئی عورت کے شوہر کے دونوں پیر متاثر ہوئے تھے۔گاڑی چلانے والے کے تعلق سے کسی کو کوئی معلومات نہیں تھی۔بقول اس عورت کے حادثہ کے کچھ ہی منٹوں بعد کچھ لوگ کار اور ڈرائیور کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔جائے واردات پر موجود پولیس کانسٹیبل سے بس یہ جانکاری مل سکی تھی کہ حادثہ کو انجام دینے والا care hospital میں ایڈمت تھا۔روتی ہوئی عورت کے قریب پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس دو بچوں کو اپنی ماں کی تقلید کرتا دیکھ اس کا دل لرز گیا۔اس نے اپنے قدم ہاسپٹل کی سمت بڑھا دیے وہ اس خبر کو گوانا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جوں ہی مطلوبہ ایڈریس پر پہنچی care hospita کی شیشوں سے بنی چمکتی عمارت کو دیکھ کر اسے بخوبی اندازہ ہو گیا کہ حادثہ کو انجام دینے والا کوئی رئیس شخص تھا۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس اونچی کشادہ عمارت کی چوکھٹ کو عبور کر گئی۔ ریسیپشن کاؤنٹر پر پہنچتے ہی وہ کل رات ایڈمیٹ ہوئے پیشنٹ کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کی کوششیں میں جٹ گئی۔

مگر ریشپسنسٹ کے دوسرے جملے پر ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ کار ڈرائیو کرنے والے کا نام "شاہ زر آفریدی" تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ سے مراد ہے شاہ زر آفریدی، راشد آفریدی کے بیٹے شاہ زر آفریدی؟

اس نے حیرانی سے استفار کیا۔

"میڈم کیا آپ پیشنٹ کی ریلیٹیو نہیں ہیں۔؟"

لڑکی نے ابرو اٹھائے۔

"نہیں میں ایک رپورٹر ہوں۔اس پیشنٹ کے متعلق معلومات حاصل کرنے آئی ہوں۔جس وقت انہیں یہاں لایا گیا تب ان کی حالت کیسی تھی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے الٹا لڑکی سے سوال کیا۔

"دیکھئے میڈم ہم کسی بھی آؤٹ سائڈر کو پیشنٹ کے متعلق کوئی معلومات نہیں دے سکتے یہ ہاسپٹل کے رول کے خلاف ہے۔"

لڑکی نے ناک چڑھا کر ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔

"دیکھئے پلیز میں آپ سے درخواست کرتی ہوں میرے لیے جاننا بہت ضروری ہے کہ پیشنٹ کی کنڈیشن کیا ہے حادثہ کی وجہ کیا تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ملتجی لہجے میں گویا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ چاہیں تو ڈاکٹر یوسف سے کنسلٹ کر سکتی ہیں۔ وہ اکثر اوقات میڈیا کو پیشنٹس کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مگر ایسا وہ صرف ریلیٹیو اور اس کی فیملی کی رضامندی ملنے کے بعد ہی کرتے ہیں۔ آپ بھی کوشش کر کے دیکھیں۔ ڈاکٹر یوسف وارڈ نمبر 13 میں ملیں گے۔"

لڑکی کو اس پر ترس آ ہی گیا تھا۔

وہ فوراً سے پیشتر وارڈ نمبر 13 کی طرف بھاگی تھی۔ تبھی اس کے قدم رکے تھے۔

وارڈ کے باہر راہداری میں اشعر اور راشد صاحب کسی ڈاکٹر سے محو گفتگو تھے۔ اس نے اپنے کان کھڑے کر لیئے۔

www.novelsclubb.com

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔آپ خوامخواہ ٹینشن لے رہیں ہیں۔بس چند معمولی خراشیں آئی ہیں۔اس کے دیر سے ہوش میں آنے کی وجہ حادثہ نہیں اس کی ذہنی حالت ہے۔وہ کافی نشے میں تھا۔ہوش میں آنے کے لئے وقت درکار ہونا لازمی ہے۔بلڈ ٹیسٹ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نشے میں تھا جبکہ شاہ زر اس بات سے انکاری ہے۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر اس کے جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔اسے مجرم ثابت کرنے کے لئے یہ وجہ کافی تھی۔آج کا دن بہت خاص تھا قدرت اس پر مہربان تھی۔مزید ایک لفظ بھی سنے بغیر وہ اس عمارت سے باہر نکل آئی۔اس خبر کو کل کے اخبار کا حصہ بننا تھا۔

****

Zarneela Khan

شاہ زر ہاسپیٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آ چکا تھا۔ حادثے کو لے کر راشد صاحب کافی پریشان تھے۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کے شاہ زر کے ہاتھوں کوئی ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔

وہ ایک ماہر ڈرائیور تھا۔ اور شراب تو اس نے آج تک کبھی نہیں پی تھی۔ جب کہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ شاہ زر نشے کی حالت میں گاڑی چلا رہا تھا۔ وہ کشمش میں مبتلا تھے کہ شاہ زر کا یقین کرے یہ ڈاکٹرس کی باتوں کا۔

گزشتہ ایک ماہ سے شاہ زر کی ہر حرکت پر میڈیا کی نظر تھی۔ انہیں یہ تصور تک ڈرا رہا تھا کہ اگر میڈیا کو اس حادثے کی بھنک پڑ گئی تو وہ آفریدی خاندان کی عزت کو سر عام نیلام کر دینگے۔

"بھائی کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے۔؟

اس گھر کے ساتھ سبھی افراد واقف میں کہ میں شراب نہیں پیتا۔ گوا سے نکلنے وقت میں مکمل طور پر ہوش و حواس میں تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں Drink spiking کا شکار ہوا ہوں۔"

اشعر کے بغل میں صوفے پر براجمان شاہ زر نے کہا۔

"کیا تم یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہو؟

www.novelsclubb.com

"?Are you sure

اشعر متحیر تھا۔

".Yes I am absolutely sure"

پارٹی سے نکلتے وقت آخری جوس جو میں نے پیا تھا

اس کا ذائقہ مختلف تھا۔I think کسی نے میرے ساتھ واحیات مذاق کیا ہے۔"

ایک جھماکے کے ساتھ اس کی ذہن کی پلیٹ پر لیزا کا چہرا روشن ہوا تھا۔ان سلجھی گتھی سلجھ گئی تھی۔لیزا کا ذکر گول کرتے ہوئے اس نے آدھی بات بتائی تھی۔اس کا ذکر شرمندگی کا باعث بن سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھارے آوارہ دوستوں کے لیے تمھاری جان کو خطرے میں ڈالنا مذاق ہے؟

"راشد صاحب دھاڑے۔وہ اپنی جگہ چور سا بن گیا۔

"ڈیڈ پلیز مجھے بات کرنے دیں۔ شاہ ذر تم ٹینشن نہ لو۔ زخمی کو ہاسپٹل میں ایڈمیٹ کیا جا چکا ہے اور اس کی ہر لحاظ سے مالی امداد کی جا رہی ہے۔ تمہیں فی الحال آرام کی ضرورت ہے۔ تم آرام کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

اشعر کی بات پر شاہ زر نے مرعوب ہوتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ بعض اوقات اسے اشعر بہت بہادر معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے باپ سے اوروں کی طرح بات کر سکتا تھا۔ اس کے لیے یہ ناممکن تھا راشد صاحب کے سامنے وہ خاموش سامع بن جایا کرتا صرف سننے والا۔

اس اثناء میں دروازے پر ہوئی دستک نے سب کی توجہ اپنی طرف کر لی۔

اشعر نے دروازہ کھولا تھا۔ دروازے کے عین وسط میں پولیس کمیشنر کو دیکھ اشعر حیران ہوا۔

"آئے کمیشنر صاحب۔آپ یہاں کیسے؟

کوئی خاص بات ہے؟" کمیشنر صاحب خاموشی سے قدم اٹھاتے ہوئے راشد صاحب کے پاس جا رکے۔راشد صاحب نے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا۔کمیشنر صاحب کی خاموشی انہیں کسی طوفان کا پیش خیمہ معلوم ہو رہی تھی۔کسی انہونی کے احساس سے ان کا دل دھڑک اٹھا۔

"راشد صاحب ہمیں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کے چھوٹے بیٹے کے خلاف Arrest warrant جاری ہو چکا ہے۔کل رات آپ کے بیٹے کے خلاف F.I.R درج کروائی جا چکی ہے۔نتیجتا ہمیں آپ کے بیٹے کو فی الحال پولیس سٹیشن لے جانا ہو گا۔"

اشعر اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔راشد صاحب کی نگاہیں فرش پر ثبت تھیں۔

کمیشنر صاحب نے اپنے قدم ساکت کھڑے شاہ زر کی طرف بڑھائے۔

"مسٹر شاہ زر آفریدی نشے کی حالت میں گاڑی چلانے اور حادثے کو انجام دینے کے جرم میں ہم آپ کو گرفتار کرتے ہیں۔"

شاہ زر کی ایک ہارٹ بیٹ (Heart beat) مس ہوئی تھی۔ڈائننگ ٹیبل سے ناشتے کے برتن اٹھاتی خواتین کے ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیے۔وہ آواز گویا صور پھونکنے کی آواز تھی۔گھر کا ہر فرد ساکت رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیئے کمیشنر صاحب شاہ زر نشے کی حالت میں نہیں تھا۔اس حادثے میں وہ قصوروار نہیں victim ہے۔FIR کس نے درج کروائی ہے کن ثبوتوں کی بناپر اور،"

آپ اسے لے جائیں کمیشنر صاحب میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔میں ابھی پولیس سٹیشن پہنچتا ہوں"۔

اشعر کی بات درمیان سے کاٹ کر راشد صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔شاہ زر نے اپنے والد کی طرف دیکھا تھا۔

ہمیشہ ایک رعب و دبدبے کے ساتھ جینے والا شخص آج بہت مختلف لگ رہا تھا۔لٹکے ہوئے کاندھے،جھکا ہوا سر،شرمندہ نگاہیں یہ وہ راشد آفریدی نہیں تھے جنہیں وہ

جانتا تھا۔اس کے سامنے کھڑا شخص کوئی اور تھا۔وہ اس شخص کو نہیں جانتا تھا۔ان کی حالت دیکھ اس کے دل پر پیر پڑا تھا۔اس نے اپنی نگاہوں کا رخ بدلا۔

کمیشنر صاحب ہتکڑی پہنانے کی نیت سے آگے بڑھے تھے۔اشعر کا خون کھول اٹھا۔اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتا شاہ زر نے ہاتھ اٹھا کر انھیں روک دیا۔

"میں کہیں بھاگ نہیں رہا کمشنر صاحب اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

فضاء کے سکوت کو کانچ کے توٹنے کی آواز نے توڑا۔گھر کی کسی خاتون کے ہاتھ میں تھامی پلیٹ زمین بوس ہوئی تھی۔کچن سے کسی کے باہر کے سمت روڑ لگانے کی آواز اور پھر کسی جسم کے زمین بوس ہونے کی آواز کو وہ سن سکتا تھا۔

زندگی میں پہلی بار اپنے ہی گھر والوں کی طرف پلٹ کر دیکھنا ناممکن لگا تھا۔

وہ مڑ نہ سکا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا چوکھٹ عبور کر گیا۔آفریدی ولا سے کچھ فاصلوں پر واقع ولا اس کی ہر بالکنی سے لوگ جھانک رہے تھے۔

راشد صاحب جیسے سفید پوش شخص کے بیٹے کا گرفتار ہو جانا چٹپٹی خبر تھی۔تماشہ لگ چکا تھا اور ہمسائے کے افراد تماشائی بنے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ذلت کے شدید احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔بعض الفاظ محض الفاظ نہیں ہوتے کیفیات ہوتے ہیں اور ان کے معنی ہمیں تب سمجھ آتے ہیں جب ہم ان کیفیتوں سے گزرتے ہیں۔آج اسے احساس ہوا تھا کہ ذلت کیا ہوتی ہے۔آج اس

کی بدولت آفریدی خاندان کی تذلیل ہوئی تھی۔ایسے میں دل کے کسی کونے میں ایک خواہش نے سر اٹھایا کہ

"اے کاش اس حادثہ میں میری موت ہو جاتی۔"

***

Zarneela Khan

پولیس اسٹیشن پہنچتے ہی اس کے ذہن میں کوندا سا لپکا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ میرے خلاف FIR کس نے درج کروائی ہے؟"

اس کے سوال کے جواب میں کمشنر نے دائیں سمت اشارہ کیا تھا۔ جہاں ایک سنگی بینچ پر بیٹھیں دو عورتوں میں سے ایک عورت کو وہ پہچان نہ سکا مگر دوسری شخصیت کو دیکھ وہ سکتے میں آ گیا۔ اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایک عام سی لڑکی ایسی جرات کا مظاہرہ کر سکتی ہے۔

کیا وہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئی تھی، اس کی جاسوسی کر رہی تھی۔ اس لڑکی کی اس سے کیا دشمنی تھی جو وہ اس حد تک چلی گئی تھی۔ اسے اپنے سمت دیکھتا پا کر وہ شان سے قدم اٹھاتی اس کے عین مقابل آ کر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر شاہ زر آفریدی آپ کا کیا خیال تھا کہ میں بس اخباروں میں آپ کے کارنامے شائع کرنے کی اہلیت رکھتی ہوں۔ مجرموں کی جگہ اخباروں میں نہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔

کیسا محسوس کر رہے ہو آپ؟The shazar Aafredi آپ اپنے خیالات کا اظہار کرنا پسند کرینگے؟

اس کی مسکراہٹ شاہ زر کے غصہ کو غیض و غضب میں بدلنے کے لئے کافی تھی۔ ضبط کے طنابیں اس کے ہاتھوں سے سرکنے لگیں۔ وہ پلٹی تھی۔ وہ آگے بڑھا تھا اور اس کے بازو کو تھام کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا لڑکی۔ کن گواہوں اور ثبوتوں کی بنا پر تم نے یہ F.I.R درج کروائی؟ تم جانتی کتنا ہی واس حادثے کے متعلق؟

".How dare you do this to me bloody insane

وہ اسکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑا تھا۔ غم و غصہ کے باعث اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ گہری کتھئی آنکھیں گویا انگارے اگل رہی تھیں۔ زرمین کو لگا وہ اس آگ میں جھلس کر راکھ ہو جائے گی۔

"میں ایک صحافی ہوں۔ بنا ثبوتوں اور گواہوں کے کام کرنا میری سرشت میں نہیں۔

گواہ ہے یہ عورت جس نے اپنی آنکھوں سے تمہیں اپنی کار اس کی جھونپڑی پر چڑھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور ثبوت ہے تمھاری میڈیکل رپورٹ جو ظاہر کرتی ہے کہ تم نشے میں تھے۔ اور اگر میں غلط ہوں تو اپنی میڈیکل رپورٹ کو منظر عام پر لا کر یہ ثابت کر دو کے تم نشے میں نہیں تھے۔"

اپنا بازو چھڑانے کی سعی کرتے ہوئے وہ کپکپاتی آواز میں چیخی تھی۔

"تم اپنی ہی بربادی کا سامان کر رہی ہو۔ تم حساب دو گی۔

.You will pay for this

اپنی غلطی کے نتائج تمہیں بھگتنے ہونگے۔"

وہ جنونی انداز میں چیخ رہا تھا۔اس کی پانچوں انگلیاں اس کے بازو میں دھستی چلی جا رہی تھیں۔درد کی شدت سے دو آنسوں اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر رخسار پر بکھر گئے

www.novelsclubb.com

۔ایک جھٹکے سے اس نے اس کے بازو کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا۔نتیجتا وہ کچھ قدم کی دوری پر جا گری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رگڑ کی وجہ سے دائیں ہتھیلی کی جلد چھل گئیں۔اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔ حسب عادت پوری بات ختم ہوجانے پر چند کانسٹیبلس نے شاہ زر کو قابو میں کیا تھا۔ان کانسٹیبلس کو جھٹکتا ہوا وہ کھلی جیل کی چوکھٹ عبور کر جیل کی چار دیواری میں جا کھڑا ہوا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

وہ سوکھے پتے کے مانند لرز رہی تھی۔اس اپنا جسم بے جان محسوس ہو رہا تھا۔بچی کھچی ساری طاقت لگا کر وہ کرسی کے سہارے سے اٹھی تھی۔

خوف کے مارے اس کے جسم کا سارا خون مانو چہرے پر سمٹ آیا تھا۔وہ اپنے ہی پیروں کی لرزش کو واضح طور پر محسوس کر سکتی تھی۔ کھڑے ہو کر اس نے پولیس اسٹیشن سے باہر نکلنے کے لیئے قدم اٹھائے۔لاشعوری طور پر اس کی نگاہ حوالات کی طرف اٹھی تھی۔

حوالات کی سلاخوں کو مٹھیوں میں جکڑے لہو رنگ آنکھوں سے وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ دہل کر بھاگتے ہوئے پولیس اسٹیشن کے باہر نکلی تھی۔ اسے لگا جیسے کچھ بہت غلط ہو گیا ہو۔

******

Zarneela Khan

دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تھی۔ تبھی دائی ماں کچن سے باہر نکلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے میری چڑیا؟ گھر میں داخل ہو کر تم نے سلام تک نہ کیا اور اب سیدھے اپنے کمرے میں جا رہی ہو۔ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا میری بچی؟۔"

اس کا ہاتھ تھام کر دائی ماں نے فکر مند لہجہ میں کہا۔

"سوری دائی ماں میں سلام کرنا بھول گئ۔ کچھ نہیں ہوا ہے بس ذرا تھکن ہو رہی ہے، سر میں درد ہے۔ میں سونے جا رہی ہوں۔"

اس نے دوپٹہ سے پسینہ پوچھتے ہوئے کی کہا۔

"ٹھیک ہے میرا بچہ میں ابھی تمھارے لئے اچھی سی چائے بنا دیتی ہوں سر درد چٹکی میں دور ہو جائے گا"۔

www.novelsclubb.com

"جی۔"

یک لفظی جواب دیتے ہوئے اپنے کمرے میں آکر اس نے دروازہ مقفل کر لیا۔اور اسی دروازے سے ٹیک لگائے دمے کے مریض کی طرح سانس اندر کھینچی تھی۔وہ اپنی حالت دائی ماں پر عیاں کر کے انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔کپڑے تبدیل کر وہ بستر پر لیٹ گئی۔لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

وہ بزدل نہیں تھی مگر نجانے کیوں ایک انجانہ سا خوف اسے حصار میں لئے ہوئے تھا۔اس شخص کا آگ برساتا ہوا لہجہ،لہو رنگ آنکھیں اس کے ذہن سے چپک سے گئے تھے۔

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کہیں سے وارد ہو کر اس کا گلا گھونٹ دے گا۔

اس رات وہ سو نہیں پائی تھی۔ہر پانچ منٹ بعد وہ چونک کر اٹھ جاتی جیسے کوئی انہونی ہو جانے کا خوف لاحق ہو۔

****

محض ایک گھنٹے بعد وہ حوالات سے باہر تھا۔راشد صاحب کاغذی کارروائی ہوتے ہی گھر لوٹ گئے تھے۔وہ اشعر کے ساتھ گھر آیا تھا۔راستے میں اشعر اس سے کافی نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔اس کا یہ برتاؤ دیکھ کر شاہ زر کو از حد حیرانی ہوئی تھی۔گھر پہنچا تو آفریدی ولا کے سبھی مکین سوائے راشد صاحب کے اس کے استقبال میں کھڑے مسکرا رہے تھے۔

گویا وہ برسوں بعد گھر لوٹ کر آیا ہو۔عالیہ بیگم بظاہر مسکرا رہی تھی لیکن ان کی سوجی ہوئی آنکھیں چغلی کھا رہی تھیں کہ وہ مسلسل روتی رہی ہیں۔

"چلو یار شاہ زر ایک گھنٹے بعد واپس آیا ہے ایک صدی بعد نہیں۔ یہ Melodrama بند کرو اور سب اپنے اپنے کام سنبھالو"۔

ماحول کو خوش گوار بنانے کے لئے شاہ میر نے ایک جملہ اچھالا تھا۔

اس کی بات پر سبھی مسکرا دیئے سوائے شاہ زر کے۔ سبھی خود کو مصروف ظاہر کرتے گھر کے کسی کونے میں غائب ہو گئے۔ جب کے اشعر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہاں وا مخاطب ہاں وا۔

www.novelsclubb.com

"تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔ تم آرام کرو"۔

"بھائی مزنی؟"

اس سے قبل کے اشعر اپنے کمرے کا رخ کرتا شاہ زر نے اسے روکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم مزنی کی طرف سے بے فکر ہں و جاؤ وہ کالج ٹور پر اپنے دوستوں کے ساتھ ملیشیا گئی ہں وئی ہے۔اسے کچھ خبر نہیں ہے۔اسے کوئی کچھ نہیں بتائیگا۔خواہ مخواہ وہ تمھارے لئے پریشان ہں و گی۔اس اخبار کے علاوہ کسی اخبار میں یہ خبر نہیں شائع ہو گی اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے۔اور جس اخبار نے یہ خبر شائع کی تھی وہ از خود اپنی غلطی کے لیئے کل معذرت کریں گے"۔

اشعر کی بات سن کر وہ زخمی سا مسکرا دیا۔اپنے کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر ڈھے گیا۔وہ دن بہت سخت تھا اور رات بہت طویل۔

وہ رات اس نے آنکھوں میں کاٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

*****

Zarneela Khan

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگلے دن کی صبح اس کے دل کے موسم کی طرح اداس وسوگوار تھی۔چڑیوں کے چہچہانے کہ بجائے کوؤں نے شور ڈال رکھا تھا۔ایک نحوست سی چار سو پھیلی تھی ۔اس کی طبیعت بوجھل تھی۔

دائی ماں کے منع کرنے کے باوجود وہ دفتر کے لئیے نکلی تھی۔

سرزیدی،عائشہ، حسین سب کے روکنے پر بھی اس نے F.I.R درج کروائی تھی۔

دفتر نہ جاکر وہ خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس کی غیر حاضری کا وہ لوگ یہی نتیجہ نکالتے کہ رئیسوں سے دشمنی مول لینے کے بعد وہ ڈر کر گھر پر بیٹھ گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ بس اسٹاپ سے کچھ ہی قدموں کی دوری پر تھی کہ سیاہ چمچماتی کار نے اسکا راستہ روکا۔وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی تھی۔دفعتاً کار کا دروازہ کھلا اور کار سے نکلنے والے شخصیت کو دیکھکر وہ ساکت رہ گئی۔

سرخ آنکھیں اور چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ سجائے شاہ زر اس کے عین مقابل آکر کھڑا ہوا۔ان دونوں کے درمیان محض ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

"کیسی ہو تم مس زرمین فاروقی؟یقیناً بہت خوش ہو گی۔اپنے ارادوں کو انجام تک پہنچانے میں کامیاب جو ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

غالباً کل رات یہاں Celebration party منائی گئی ہو گی۔ آخر ایک عام آدمی کی جیت ہوئی تھی۔ مگر میں تمھیں آگاہ کر دوں کہ تمھاری اتنی کاوشوں کے باوجود محض ایک گھنٹے بعد میں جیل سے باہر تھا۔

اور وہ عورت جیسے انصاف کا سبق پڑھا کر تم پولیس اسٹیشن لے گئی تھی۔ اسے انصاف سے زیادہ پیسوں کی ضرورت تھی۔ معاوضہ کا لفظ سنتے ہی اس نے جھٹ سے کمپلین واپس لے کر معافی مانگنے سے تک گریز نہ کیا۔"

کار سے ٹیک لگائے اس نے طنزاً کہا تھا۔

اس کے لہجے کے پیچھے چھپی نفرت کو وہ واضح طور محسوس کر سکتی تھی۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ جیسے اچھل کر حلق کے راستے باہر آ جائے گا۔ اس سے قبل کہ وہ بھی اس کے ڈر و گھبراہٹ کو بھانپ جاتا اسنے اپنے لہجے کو بظاہر مضبوط بناتے ہوئے کہا۔

"

تم نے درست کہا خوش تو میں یقیناً تھی البتہ سلیبریٹ نہیں کیا میں نے۔ایک پورے خاندان کے مستقبل کو تباہ کرنے کی سزا صرف ایک گھنٹے کی جیل۔ایسا قانون بھی ہمارے ملک میں رائج ہے جو بالخصوص تم جیسے عیاش رئیس زادوں کے لیے بنا ہے۔ سیلیبریشن کا موقع تو تب آئے گا۔جب میں تم جیسوں کو ہمیشہ کے لیے جیل کا مکین بنا دوں گی۔"

وہ جلد از جلد اس شخص سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی۔وہ دونوں اس کے جاننے والوں کے درمیان کھڑے تھے۔ان کے اطراف دھیرے دھیرے مجمع لگ رہا تھا۔

یہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے رائی کا پہاڑ بنانا بخوبی جانتے تھے۔

وہ اپنے اور دائی ماں کے لیے کوئی مصیبت مول نہیں لینا چاہتی تھی۔اپنی بات ختم کر وہ بھاگ جانے کے انداز میں پلٹی تھی۔اسی لمحے ان کے درمیان حائل ایک قدم کے فاصلے کو مٹاتے شاہ زر نے اس کی کلائی تھام کر کھینچنے کے انداز میں اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔ نتیجتاً جھٹکا کھاتی زرمین کا سر اس کے کشادہ سینے سے ٹکرایا۔ سر پر ٹکی چادر کندھوں پر ڈھلک آئی۔اس کی اس حرکت پر وہ ساکت رہ گئی۔

"تو تم اپنی کارکردگی پر زرا سی بھی نادم نہیں ہو۔ تمھاری جرات پر میں حیران ہوں کہ تم میرے سامنے کھڑی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لفاظی کر رہی ہو جبکہ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تم نے میرے خاندان کی عزت کا جنازہ نکلوایا تھا۔ میرے گھر کے مکینوں کی نیند اڑا کر کل رات بڑی ہی پر سکون نیند آئی ہو گی تمھیں ۔am i right۔ تمھاری بدولت میرا جیل جانا۔پورا ایک گھنٹہ حوالات میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزارنا۔ سارے شہر کے سامنے میرے خاندان کی تذلیل ہونا، تمھیں "صرف" لگ رہا ہے۔"

شاہ زر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔ وہ غصہ ضبط کئے دانت چبا کر بولا تھا۔

اس کی گرم سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔

بھیڑ کی تعداد میں اضافہ ہوا تھا۔ وہ کسی شکاری کے پنجے میں پھنسی فاختہ کی مانند پھڑ پھڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے خود سے اتنے نزدیک پا کر پوری جان سے شاہ زر کو دھکیل کر اس نے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرایا تھا۔

"خبردار جو تم نے مجھے چھونے کی کوشش کی۔یہ شریفوں کی رہائش گاہ ہے۔یہاں تم جیسے عیاش رئیس زادے نہیں پلتے۔اسلیے یہاں تماشہ کر کے ہجوم اکٹھا کرنے کی کوشش مت کرو۔میں نے کوئی غلطی نہیں کی ہے جو مجھے نادم نظر آنا چاہیے۔ میں نے تمھاری ساتھ وہی کیا جو ایک مجرم کے ساتھ کیا جانے چاہیے۔ تمھارے منہ سے عزت کا لفظ سنکر مجھے ہنسی آتی ہے۔

تمھاری اب تک کی زندگی میں تم نے کتنی عزت کمائی ہے۔اپنی عیاشیوں کو انجام دینے کے لیے اپنے باپ کے نام کا ناجائز استعمال کر تم نے صرف اور صرف ان کی عزت پر بٹہ لگایا ہے۔

عزت وراثت میں نہیں ملتی earn کی جاتی ہے۔کل پہلی بار جب اپنی کارکردگی کے ایوز تمہیں جیل کیا جانا پڑا تمھارے خاندان کی عزت کا جنازہ نکل گیا۔ گر تمھیں اپنے خاندان کی عزت ک کی اتنی ہی پرواہ تھی تو نشے کی حالت میں گاڑی چلانے سے قبل ان کے متعلق سوچنا تھا۔یاد رکھنا شاہ زر آفریدی اس دنیا میں کبھی نہ کبھی ہر ایک کو اپنے کیئے کی سزا بھگتنی پڑتی سو تم بھگت رہے ہو۔"

وہ پوری قوت سے چیخ چیخ کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے درست کہا every one has to pay for their sins سو تمھیں بھی اپنے کئے کی سزا بھگتنی ہو گی۔آج تم حساب دو گی میرے باپ کی

تذلیل کا میری ماں کے آنسوؤں کا۔ جیل میں گزارے میرے ایک گھنٹے کے ہر ایک سیکنڈ کا۔

کیا کہا تھا تم نے "صرف "ایک گھنٹہ۔ صرف ایک گھنٹے سے میری زندگی میں کیا کچھ بدل گیا ہے اس کا اندازہ آج تمھیں بخوبی ہو جائے گا۔ پورے چوبیس گھنٹوں میں سے محض ایک گھنٹہ جو ہمارے موافق نہ گزرا ہو جس کی ہوا مخالف سمت میں چلی ہو وہ ایک گھنٹہ ہماری زندگی کتنی بدل دیتا ہے اس کا احساس آج ہو گا تمہیں۔

ایک گھنٹے کے اندر انسان کیا کچھ کھو سکتا اس کی حیثیت کتنی بدل جاتی ہی تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ پھنکارتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔

"میرے مولا رحم کر"

اس لمحے اس کا ہر رواں دعا گو تھا۔خوف کے مارے اس کا حلق خشک ہو گیا۔زندگی میں پہلی دفعہ اسے کسی سے اس قدر ڈر لگا تھا۔

شاہ زر نے اس کی کلائی تھامی اور اسے گھسیٹتا ہوا کار کی طرف بڑھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم،؟

Zarneela Khan

کہاں لے جا رہے ہو مجھے میرا ہاتھ چھوڑوں".

www.novelsclubb.com

وہ بدحواس سی چیخی تھی۔

کار کے نزدیک پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا تھا۔یہ منظر دیکھ خوف کے مارے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔اسے کہاں لے جا رہا تھا۔

"رحمت چاچا میری مدد کریں پولیس کو بلائے، سفدر بھائی جلدی کریں مجھے بچا لیں."

اس نے کار کے دروازے کو سختی سے تھامے خود کو اندر دھکیلے جانے سے باز رکھا تھا۔اس نے اپنے جاننے والوں کو پکارا تھا۔ مگر ان سبھی نے نظریں جھکا لیں۔ یہ وہی افراد تھے جن میں سے کئیوں کی مدد کے لیے اس نے تھانے سے کورٹ تک کے چکر کاٹے تھے۔ مگر آج جب اسے ان کی ضرورت تھی وہ لوگ خاموش کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔اسے مدد کے لیے چیختا دیکھ شاہ زر نے سختی سے اس کے ہاتھوں کی گرفت سے دروازے کو آزاد کرتے ہوئے کسی سامان کی طرح اسے

سیٹ پر دھکیلا تھا۔وہ روتی چیختی کھڑکی کا شیشہ پیٹتے ہوئے لوگوں کو آوازیں دیں رہی تھی مگر مجمع چھٹنے لگا۔

"آج تمہیں احساس ہوگا کے ذلیل ہونا کسے کہتے ہیں".

مجمع نے شاہ زر کے آخری الفاظ سنے تھے کہ کار چل پڑی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

Zarneela Khan

وہ راستہ بھر اس کی منت کرتی رہی اسنے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی کی اتنی منت نہیں کی تھی۔کسے کے سامنے گڑگڑائی نہ تھی۔مگر مقابل کے سر پر خون سوار تھا۔

چند گھڑیاں گزر جانے کے بعد گاڑی ایک عمارت کی سامنے رکی تھی۔بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر اس نے زرمین کو باہر گھسیٹا تھا۔وہ اسے گھسیٹتا ہوا عمارت کی سیڑھیاں چڑھتا جا رہا تھا۔وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی ناکام سعی کرتی رہی۔

ایک نازک سی لڑکی کے لیے 6 فٹ کے مضبوط مرد کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانا ناممکن تھا۔ایک فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر وہ رکا تھا۔زرمین نے وحشت زدہ نظروں سے پہلے دروازے کی سمت پھر شاہ زر کے چہرے کو دیکھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانے دو۔میں اس دروازے کی چوکھٹ کو عبور نہیں کرونگی۔تم کیا کرنا چاہتے ہو۔خدا کے غضب سے ڈرو ایسا ظلم نہ کرو۔"

اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے وہ پھٹی پھٹی آواز میں چیخی تھی۔اس کی بات پر طنزیہ مسکراتے ہوئے اسنے اپنے چمکتے جوتے میں جکڑے پیر سے دروازے کو زوردار ٹھوکر ماری تھی۔دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔اس نے اسے اندر دھکیلا تھا وہ بری طرح لڑکھڑاتی ہوئی زمین بوس ہوئی تھی۔

"انسان سے ڈروں یا نہ ڈروں خدا سے میں بے شک ڈرتا ہوں۔میں کوئی ظلم نہیں کر رہا تم پر بس انتقام لے رہا ہوں جس کی اجازت مجھے خدا نے دی ہے۔تم اس قدر پریشان کیوں ہو رہی ہو محض ایک گھنٹہ کا سوال ہے اس کے بعد میں از خود تمہیں تمھارے گھر چھوڑ آؤں گا۔

www.novelsclubb.com

اور گھبراؤ نہیں یہ گھنٹہ تم تنہا انجوائے کرنے والی ہو۔ مقررہ وقت پورا ہوتے ہی میں حاضر ہو جاؤنگا۔تب تک کے لیے اجازت چاہتا ہوں۔ have a nice hour

ماتھے تک ہاتھ لے جا کر سلام کرتا وہ جانے کے لئے پلٹا تھ۔

وہ فرش سے اٹھ کر بجلی کی تیزی سے اس کی راہ میں حائل ہوئی تھی۔

"مجھے جانے دو، خدارا مجھے جانے دو۔ تم مجھ سے انتقام لینا چاہتے ہو نا تو کوئی اور طریقہ سوچ لو مگر یہ ظلم نہ کرو۔ میرے حصہ کی سزا میرے عزیزوں کو نہ دو ۔ایک اور منٹ کے لیے گر میں یہاں رکی تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ میری دائی ماں مر جائینگی۔"

وہ گڑگڑائی تھی۔

"کیا تم نے میرے حصے کی سزا میرے عزیزوں کو نہیں دی۔دی تھی نا پھر حساب برابر ہوا۔میری کالر پکڑ کر مجھ پر چیخو چلاو اور پوچھو how dare you do this to me تم اس طرح رو رو کر منتیں کر سارا کھیل بگاڑ رہی ہو۔مقابلہ برابری والوں میں ہوتا ہے۔کیا میں جیل میں رو رہا تھا کیا میں تمھاری منت کر رہا تھا ۔میں تمہیں مضبوط اعصاب کی مالک سمجھ بیٹھا تھا۔مگر تم تو ایک عام کمزور سی لڑکی ثابت ہوئی ہو۔کہاں گئی حق کے لیے لڑنے والی زرمین فاروقی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے تاسف سے کہا تھا۔اس کے جواب میں کہنے کو زرمین کے پاس کچھ نہ تھا فی الوقت وہ ہر دوسری عام لڑکی کی طرح بے بس تھی۔اسوقت میڈیا پولیس، قانون کچھ بھی اس کے کام نہ آیا تھا۔وہ جرنلسٹ زرمین فاروقی نہیں بناماں باپ کے پلی بڑھی اپنی دائی ماں کے ساتھ رہنے والی عام سی لڑکی تھی۔اسے آنسوں بہاتا چھوڑ فلیٹ کے دروازے کو لاک کرتا وہ چلا گیا۔وہ ٹوٹی عمارت کی مانند زمین پر ڈھے گئی۔

طوفان کی اس ادا میں بھی کتنا خلوص تھا

www.novelsclubb.com

ساحل تک آ گیا وہ مجھے ڈھونڈتا ہوا

یہ عشق نہیں آساں

قسط4

(از قلم زرنیلا خان

وہ بے مقصد سڑکوں پر کار دوڑاتا رہا تھا۔ایک گھنٹہ پورا ہوتے ہی وہ واپس لوٹا تھا۔دروازے کی آہٹ پر وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ایک زانو ہو کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو اٹھو تمہارا ایک گھنٹہ پورا ہوا۔ویسے برا نہ مناؤ تو ایک بات کہوں۔ہم اپر کلاس طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد جنہیں تم عیاش کہتی ہو ہم جیسے لوگوں کے لیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک لڑکے اور لڑکی کا محض ایک گھنٹہ ایک ساتھ گزارنا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی کیونکہ ہم جیسے لوگ تمھارے محلے کی شریف النفس افراد کی طرح گندی سوچ نہیں رکھتے۔ایک گھنٹے میں تو لانگ ڈرائیو بھی پوری نہیں ہوتی۔آج جب تم اپنے اس محلے میں جہاں بقول تمھارے ''شریف لوگ'' پلتے ہیں لوٹو گی تب تمھیں احساس ہو گا کہ کچھ معاملات میں رئیس افراد مڈل کلاس لوگوں سے بہتر ہوتے ہیں۔"

اس نے سابقہ لہجے میں کہا۔

شاہ زر کی بات پر اس نے سر اٹھایا تھا۔

سوجی ہوئی آنکھیں، بکھرے بال، چہرے پر کھینچی آنسوؤں کی واضح لکیریں۔وہ حزن و ملال کی زندہ تصویر بنی ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"تم مجھ سے اپنی تذلیل کا انتقام لینا چاہتے ہو نا"؟

رونے اور چیخنے کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آواز بیٹھ گئی تھی۔شاہ زر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔اس کی شکستہ حالت اسے شرمندگی وندامت کی طرف دھکیل رہی تھی وہ نادم ہونا نہیں چاہتا تھا۔اس نے اپنا انتقام لیا تھا وہ لڑکی اپنی اس حالت کی خود ذمہ دار تھی۔اسے یکسر نظر انداز کرتے ہوئے شاہ زر نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تبھی اسے جھٹکا لگا تھا۔اس کی مضبوط کلائی زرمین کے دودھیا نازک ہاتھوں میں تھی۔غالباً یہ اسے روکنے کی کوشش تھی۔

"تمھاری جینس کی دائیں طرف والی جیب میں ایک پستول ہے نا، تم اسی سے مجھے مار دو۔ مجھے مار کر میری لاش کو دریا میں ڈال دینا۔ کسی کو کچھ خبر نہیں ہو گی یوں تو میرے سارے محلے والے عین شواہد ہیں کہ تم مجھے اپنے ساتھ لائے ہو باوجود اس کے کوئی گواہی نہیں دے گا۔ وہ لوگ میری طرح بے وقوف نہیں ہیں۔ تم صاف بچ نکلو گے۔ میری دائی ماں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پائیں گی۔ میں واپس نہیں لوٹنا چاہتی مجھے مار دو۔ میرے لیے بس اتنی سی آسانی کر دو۔ پلیز"۔

اپنی بات کہہ کر اسنے شاہ زر کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ اس کی نگاہیں فرش پر ثبت تھی گویا اوپر دیکھنا گناہ ہو۔ اسے اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔ وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ اسنے اس کی گن کب دیکھی۔ کتنی آسانی سے وہ سارا پلان ترتیب دے رہی تھی۔ اس کے دل کچھ ہوا۔

"تم واقعی کمال ہو۔بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ میں اپنی پرسنل گن رکھتا ہوں ۔تمھاری عقاب نظروں سے یہ بھی نہ چھپ سکا۔تمھیں جرنلسٹ نہیں جاسوس ہونا چاہیے تھا۔

خیر تمھارا پلان تو پرفیکٹ تھا لیکن مجھے پسند نہیں آیا۔اب میں اتنا برا بھی نہیں ہوں کہ تمھاری جان لیکر قاتل بن جاؤں۔ Dont make me a bad guy انتقام کی شرط یہی ہے کہ وہ perfectly equal ہو۔

کل میں نے میرا ایک گھنٹہ تمھاری مرضی کے مطابق گزارا آج تم نے تمھارا ایک گھنٹہ میری مرضی مطابق گزارا حساب برابر۔"

اسنے بمشکل اپنے لہجے کو طنزیہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں آخری موقع دیتی ہوں مجھے مار دو۔اس انتقام کے چکر کو یہی ختم کر دو۔کیونکہ اگر آج تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا تو میں وعدہ کرتی ہوں تم سے

"میں تمھیں برباد کر دونگی شاہ زر آفریدی"۔

اس کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔سیکنڈ کے اندر اسکے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔حزن و ملال کی جگہ غیض و

غضب نے لی تھی۔اسنے بے یقینی سے اس دھان پان سی لڑکی کی سمت دیکھا جو اپنی بات کہہ کر سانسیں اندر کھینچ رہی تھی جیسے یہ چند الفاظ کہنے کے لیے بھی اپنی پوری قوت لگائی ہو۔وہ نہ تو طنز کر سکا نہ مسکرا سکا۔

www.novelsclubb.com

بس سر جھٹکتا باہر نکل گیا۔کار کی فرنٹ سیٹ پر براجمان وہ اس کا منتظر تھا۔چند لمحوں کے گزر جانے کے بعد وہ کسی روبوٹ کی مانند چلتی ہوئی آئی اور کار کی بیک سیٹ پر بیٹھ گئی۔اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

شاہ زر نے کار اس کے گھر کے نزدیک روکی۔

وہ اسی انداز میں قدم اٹھاتی گلی میں مڑی تھی۔اس نے کار آگے بڑھادی۔

اس نے وہی کیا جو وہ چاہتا تھا۔وہ لڑکی یہی ڈیزرو کرتی تھی۔مگر نجانے کیوں وہ خوش نہیں تھا جبکہ اسے خوش ہونا چاہیے تھا۔

اپنے گھر کی سمت قدم اٹھاتی ہوئی وہ لڑکی سڑکوں پر بے مقصد کار دوڑاتا ہوا وہ لڑکا ۔وہ دونوں بلکل ایک جیسے تھے۔ایک دوسرے کا آئینہ۔

www.novelsclubb.com

ضرورت سے زیادہ جذباتی انجام کی پرواہ کیے بغیر قدم اٹھانے والے لوگ۔

*****

اپنے گھر کے باہر لگے مجمع کو کو دیکھ کسی انہونی کے احساس سے اس کا دل دھڑک اٹھا۔وہ دوڑتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی۔

ہال کے صوفے کے گرد کھڑی کچھ خواتین دائی ماں کو ہوش میں لانے کی کوشش میں لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"رابعہ خالہ کیا ہوا دائی ماں کو"۔

دائی ماں کے اوپر جھکے ہوئے اس نے استفسار کیا۔

"حیرت ہے یہ تم پوچھ رہی ہو، یہ سب کچھ تمھارا کیا دھرا ہے۔ کیا ضرورت تھی تمھیں رئیسوں سے دشمنی مول لینے کی۔ سارے محلے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ تمھیں اٹھا کر لے گیا پھر کیا تھا کسی نے ندرت بہن کو خبر کر دی۔ اسقدر بھیانک خبر سن کر بدحواس سی دروازے کی سمت دوڑی ہی تھیں کہ سینے میں درد اٹھا اور زمین پر ڈھیر ہو گئیں۔ تب سے ہوش میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے مگر بے سود۔

فیصل گیا ہے ڈاکٹر صاحب کو لینے۔ ویسے اچھا ہی ہوا جو بے چاری اپنے حوش و حواس میں نہیں تمھیں اس حالت میں دیکھتی تو مر ہی جاتی۔"

سر سے پیر تک اسے گھورتے ہوئے پڑوس کی بزرگ نانی نے زہر اگلا تھا۔

"آپ کو چاہیے تھا کہ دائی ماں کو فوراً ہاسپٹل لے جاتیں

اتنی دیر تک آپ سب کیا کر رہی تھیں۔"

اس نے بھیڑ لگا کر کھڑی خواتین

سے روہانسے لہجے میں کہا۔

"زری تمھاری چادر کہاں ہے؟ کیا تم ننگے سر واپس آئی ہو اور تو اور تمھاری چپلیں

کہاں رہ گیئں۔"

اس کی بات کے جواب میں رابعہ خالہ کو اسکے کھلے سر اور ننگے پیروں پر چوٹ کرتے دیکھ وششدر رہ گئی۔

اس سے قبل کہ وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

****

ہوش میں آتے ہی اس کی نظر وال کلاک پر پڑی۔ گھڑی کی سوئیاں 9 کے ہندسے پر براجمان تھیں

www.novelsclubb.com

۔ کئی گھنٹے اس کی بے ہوشی کے نزر ہو چکے تھے۔

دائی ماں کا بستر خالی تھا شاید انھیں اسپتال لے جایا جا چکا تھا۔ صبح جہاں لوگوں کا مجمع لگا تھا وہاں اب سوائے اسکے کوئی ذی روح موجود نہ تھا- پاس ہی تپائی پر زینت بھابی کا موبائیل فون پڑا تھا۔ غالباً وہ عجلت میں اپنا موبائیل یہیں بھول گئی تھی۔

ہاسپٹل جانے کی نیت سے اس نے بستر سے اٹھنا چاہا تبھی شدید پیاس نے اس کی توجہ اپنی طرف کرلی۔ حلق میں کانٹے سے اگ آئے تھے۔ صبح سے پانی کی ایک بوند بھی حلق سے نیچے نہیں اتری تھی۔

نقاہت کے مارے چکر آرہے تھے۔ بہ بمشکل اپنے جسم کو گھسیٹتی ہوئی وہ کچن کاؤنٹر تک آئی تھی۔ ابھی دو ہی گھونٹ پانی اس کی حلق سے نیچے اترا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اس سے قبل کہ وہ باہر جا کر دیکھتی فیصل کچن میں داخل ہوا تھا۔

"فیصل بھائی کیا دروازہ کھلا ہی وا تھا۔"

اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"ارے نہیں ابھی ابھی زینت یہاں سے گئی ہے۔اس نے دروازہ باہر سے مقفل کر دیا تھا۔"

اس نے تشکر بھری نگاہوں سے فیصل کی طرف دیکھا۔اس مشکل گھڑی میں بھی وہ دونوں میاں بیوی اس کے ساتھ تھے۔

www.novelsclubb.com

"چلیں فیصل بھائی مجھے دائی ماں کے پاس لے چلیں۔اب ان کی طبیعت کیسی ہے؟"

"زری تمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا جو کچھ میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اسے بہت صبر و تحمل کے ساتھ سننا ہوگا۔ دائی ماں کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی مگر وہ انہیں کوما میں جانے سے نہیں روک پائے۔"

کانچ کا گلاس چھناک کی آواز کے ساتھ زمین بوس ہوا تھا۔ اس نے کچن کاؤنٹر کو تھام کر خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

"دیکھو زری اپنے آپ کو سنبھالو۔ ہم سب نے پوری کوشش کی مگر تقدیر کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔ تمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا۔ دائی ماں اب بھی ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ انہیں فقط تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔"

فیصل نے اس کے شانو پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا تھا۔

"میں نے اس سے کہا تھا کہ مجھے جانے دے۔ میری دائی ماں مر جائے گی۔"

وہ بلک بلک کہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"خود کو سنبھالو زری۔ اللہ سب کچھ ٹھیک کرے گا۔ وہ ایک راستہ بند کرتا ہے تو دوسرا کھول بھی دیتا ہے۔ خود کو تنہا نہ سمجھو۔ میں ہوں نہ تمھارے ساتھ۔ رئیسوں سے دشمنی مول لے کر تم نے ٹھیک نہیں کیا۔ اس غلطی کی سزا بھی تمہیں مل چکی ہے۔ سارے محلے والے تمھارے متعلق عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ ہر دوسرا شخص تمھاری کردار کشی کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

کسی کو اس بات سے سروکار نہیں ہے کہ وہ تمہیں جبراً اٹھا لے گیا تھا۔ یہ لوگ تمہیں چین سے جینے نہیں دینگے۔"

اس نے بے یقینی سے فیصل کی طرف دیکھا تھا۔

"یہ آپ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ وہ شخص جبراً مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اس سارے میں میرا کردار کیوں کر مشکوک ہو گیا۔ میرا قصور کیسے نکل آیا۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ میرے لیے مغلظات اگلتی ان کی زبانوں کو روکتے۔ میرا یقین کریں فیصل بھائی میں پاک دامن واپس لوٹی ہوں۔"

اس نے بھرائی آواز میں کہا۔

"تم چاہے لاکھ صفائیاں دے لو یہاں کوئی بھی تمھارے پاک دامن ہونے پر یقین نہیں کریگا۔ایسا تبھی ممکن ہو گا جب تمھاری پاک دامنی کی گواہی دینے فرشتے آسمان سے نازل ہونگے۔ایک تنہا لڑکی کے لیے معاشرے میں اپنی کھوئی ہوئی عزت پانے کے لیے ایک مرد کا ساتھ ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ میں نے تمھاری بہتری کے لیئے ایک فیصلہ لیا ہے۔"

اس نے چونک کر فیصل کی طرف دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کل صبح ہمارا نکاح ہے۔"

اسے لگا چھت اس کے سر پر آ گری ہو۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ فیصل بھ بھا۔"

اس کے لبوں سے اس شخص کے لیے بھائی کا لفظ ادا نہ ہو پایا تھا۔ وہ بے یقینی سے فیصل کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ اس کے جسم پر ایک بار پھر لرزہ طاری ہو گیا۔

"ہاں زری میں نے بہت غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ لیا ہے۔ تمھاری بہتری اسی میں ہے کہ تم میری بیوی بن جاؤ۔ لوگوں کی زبانیں روکنے کا یہی ایک حل ہے۔ اس کے بعد کوئی تم پر انگلی اٹھانے کی جرات نہیں کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

فیصل بڑے آرام سے اپنی اصلیت دکھا رہا تھا۔

"آپکو اللہ کا واسطہ ایسا نہ کہیں۔ میں نے آپ کو ہمیشہ بڑے بھائی کا درجہ دیا ہے۔ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔ لوگوں کی زبانیں آپ میرے بھائی بن کر بھی تو روک سکتے ہیں کیا ایک بھائی کا فرض نہیں ہوتا کہ بہن کی عزت کی حفاظت کرے۔ کیا ایسا کرنے کے لیے آپ کو میرا شوہر بننا ضروری ہے؟"

اسنے بمشکل اپنے آنسوں روکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زری سمجھنے کی کوشش کرو، حالات کے مطابق جذبات میں تبدیلی آ ہی جاتی ہے ۔ میں تمھارا بھائی نہیں ہوں۔ کسی نامحرم کو بھائی مان لینے سے وہ محرم نہیں ہو جاتا۔ تم چاہے مجھے جو سمجھتی رہی ہو میں نے کبھی تمہیں اپنی بہن نہیں مانا"۔

الفاظ تھے کہ خنجر وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔اسے بے حس و حرکت دیکھ فیصل نے اس کے شانو پر تسلی بھرا ہاتھ رکھنا چاہا وہ جیسے ہوش میں آئی اور بدک کر پیچھے ہٹی

۔

"آپ تو شادی شدہ ہے نا آپ کو چاہیے تھا کہ دنیا کی ہر لڑکی کو بہن کی نگاہ سے دیکھتے۔پھر آپ نے مجھے بہن کیوں نہیں مانا۔مجھے اپنی چھوٹی بہن کا درجہ کیوں نہیں دیا۔یہ غلیظ الفاظ اپنے لبوں سے ادا کرنے سے قبل ایک بار ہی سہی زینت بھابھی کا خیال کر لیتے کہ ان پر کیا گزرے گی۔'

وہ چیخی تھی۔

"تمھیں زینت کی فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔شادی کے اول روز سے وہ واقف ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور شادی بھی تم سے کرنے کا خواہاں تھا۔ مگر تمھاری دائی اس بڑھیا کو نجانے کس شہزادے کی تلاش تھی کہ مجھے صاف منع کر دیا۔اسوقت تقدیر میرے ساتھ نہیں تھی مگر آج تقدیر مہربان ہے ۔میں یہ موقع ہاتھ سے کیسے نکلنے دے سکتا ہوں۔ تمھیں مجھ سے نکاح کرنا ہی ہو گا،زری۔"

فیصل کا مکروہ چہرہ اور واضح ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خبردار فیصل ملک جو تم نے اپنے گندی زبان سے میرا نام لیا۔آپ جیسے بدکردار اور گرے ہوئے شخص کے لیے بھائی کا لفظ کا استعمال کر کے میں بھائی بہن کے

مقدس رشتے کی توہین کرتی آئی ہوں۔آپ کے غلیظ دل میں میرے لیے چاہے جیسے بھی جذبات ہو میں آپ سے شادی نہیں کرو نگی۔ گھن آرہی ہے مجھے آپ سے۔افسوس ہو رہا ہے مجھے زینت بھابھی کی بد قسمتی پر جو انہیں آپ جیسا شوہر نصیب ہوا۔آپ ابھی اسی وقت میرے گھر سے نکل جائیں ورنہ میں تمیز کے دائرے سے باہر نکلتے ہوے دھکے دے کر آپ کو نکال باہر کرو نگی۔"

زرمین نے انگلی اٹھا کر اسے متنبہ کیا۔وہ اپنے رنگ میں آچکی تھی۔"

"رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔ تمھاری انہیں اداؤں پر تو جان نثار کرنے کا من کرتا ہے۔ بلکل اڑیل گھوڑی ہو تم۔ تمھیں قابو کرنا مشکل تو ہے مگر ناممکن نہیں۔ سوچ لو گر تم سیدھی طرح سے نہ مانی تو دوسرے طریقے بھی آتے ہیں مجھے۔"

وہ معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا تھا۔زرمین نے چونک کر نا سمجھنے والے انداز میں اس کی سمت دیکھا۔

"وہ رئیس زارہ تو تمہیں باعزت واپس چھوڑ گیا اس کے پاس عیاشی کے اور بھی سامان ہونگے۔ مگر میں تمھیں نہیں چھوڑونگا اپنی محبت کے حصول کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔ تمھارا گھمنڈ تمھاری انا آج رات تمھیں تمھارے ہی گھر میں بے عزت کر دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھا۔اسے لگا اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا گیا ہو۔وہ دم بخود کھڑی رہ گئی۔آج جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا اسے

لگا تھا اس سے برا اور کیا ہو سکتا ہے۔ تبھی تقدیر اس پر ہنسی تھی۔ ابھی ایک قیامت آنی باقی تھی۔ اسے لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی وہ اپنا ہوش کھونا نہیں چاہتی تھی مگر اس کے جسم کی نقاہت اس کے دل کی گریہ وزاری اس کے دماغ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ اس نے مضبوطی سے کچن کاونٹر کو تھاما تھا۔

بدحواسی میں ڈوبتے ذہن کے ساتھ اس نے آیت الکرسی کا ورد کرنا شروع کیا۔ فیصل اس کے قریب آگیا ان دونوں کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ بھی نہ رہ گیا تھا۔ اس کا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ راہ فرار دکھائی نہ دے رہی تھی۔

میرے مولا رحم کر"۔

www.novelsclubb.com

اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔فیصل کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمودار ہوئے تھے۔

"اگر تم نے کسی سے کچھ بھی کہنے کی کوشش تو یہ مت بھولنا کے ان لوگوں کی نظر میں اب تم پہلے والی زرمین نہیں ایک ایسی لڑکی ہو جو ایک لڑکے کے ساتھ تنہائی میں پورا ایک گھنٹہ گزار کر آئی ہے۔بڑی آسانی سے میں ثابت کر دونگا کہ تم نے از خود مجھے بلایا تھا۔محلے بھر میں بدنام ہونے کے بعد تمھیں میرا ساتھ درکار تھا،اپنی کھویا ہوا مقام پانے کے لیے تم میرا ساتھ چاہتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اپنے چہرے کو زرمین کے کان کے نزدیک لے جا کر اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا تھا۔

فیصل کو اپنے اس قدر نزدیک پا کر اسے بے ساختہ ابکائی آئی تھی۔ دروازہ کھلتے ہی زینت عجلت میں اندر آئی تھیں۔

"زرمین چلو جلدی سے کھانا کھالو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔

زینت نے مسکرا کر کہا۔ وہ مسکرا نہ سکی۔ اسے ہنوز کھڑا دیکھ زینت پریشان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"زرمین مجھے تمھاری طبیعت بگڑتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے۔ تم پسینے میں بھیگ گئ ہو۔ جلدی سے کھانا کھالو۔ تمھارا بلڈ پریشر لو ہو رہا ہے۔ آپ یہاں کھڑے کیا کر

رہے ہیں جلدی چلیں منا بہت رو رہا ہے مجھ سے نہیں سنبھل رہا آپ ہی سنبھالیں۔"

زینت نے زرمین کو کرسی پر بیٹھایا کھانے کا ٹفن ٹیبل پر رکھا اور فیصل کی طرف بڑھی

اس نے فیصل کا بازو پکڑ کر اس کا رخ باہر کی سمت کیا تھا۔ دروازے سے باہر قدم رکھنے سے قبل اسنے زرمین کی طرف دھمکی دیتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا اور باہر نکل گیا۔

اس گھر کی چوکھٹ عبور کرنے سے قبل زینت نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔ کچھ تھا ان نظروں میں عجیب سا احساس عجیب سا تاثر وہ زینت کی نظروں میں ہلکورے لیتے جزبات کو معنی نہ پہنا پائی تھی۔

ان دونوں کے باہر نکلتے ہی اس نے بھاگ کر دروازہ مقفل کیا تھا۔

اس کا ذہن تیز تیز چل رہا تھا۔ وہ اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی۔ اسے جلد از جلد یہاں سے دور جانا تھا۔ اس نے بدحواسی میں اپنا پرس اٹھایا چادر اوڑھی اور وہ گھر جہاں گزشتہ 23 سالوں سے وہ رہائش پذیر تھی اس کی چوکھٹ عبور کر گئی۔ زادراہ کی طور پر س کے علاوہ کچھ اور لینا اسے یاد نہ رہا تھا۔ قدموں کی چاپ پر آہٹ نہ ہو اسی لیے اس نے پیروں کو چپلوں میں میں قید کرنے سے گریز کیا تھا۔ وہ دبے دبے قدم اٹھاتی فیصل کے گھر کے دروازے کے سامنے سے گزری۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے شکر کا سانس لیتے ہوئے قدم بڑھائے۔ گلی میں بس اکا دکا لوگ ہی نظر آرہے تھے اس نے چہرہ اچھی طرح چادر سے ڈھک لیا۔ آج پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ اس گلی سے سڑک تک راستہ بہت لمبا تھا۔ جوں ہی اس کا پہلا قدم کول تال سے بنی سڑک پر پڑا۔ اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ دوڑتے ہوئے وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی جا رہی تھی۔ اسے خوف تھا کہ فیصل اس کا تعاقب نہ کر رہا ہو۔ اچانک

سامنے سے آتی کار کی تیز ہیڈ لائیٹس کی روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔وہ سیدھے کار کے Hood پر گری اور ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

****

ہوش میں آتے ہی اس نے خود کو بستر پر پایا۔اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔وہ ایک خوبصورت کمرہ تھا۔کمرے کی کھڑکیوں پر گلابی رنگ کے پردے لٹک رہے تھے جن سے سورج کی روشنی چھن کے اندر آ رہی تھی۔کھڑکی کے نزدیک گلابی رنگ کا سنگھار میز جس پر میک اپ کے مختلف قسم کے لوازمات ترتیب سے سجے نظر آتے تھے۔سنگھار میز کے عین مقابل گلابی رنگ کی دو تین کرسیاں بیچھی تھی۔اس کمرے کی تقریباً ہر چیز گلابی رنگ کی تھی۔وہ جس بیڈ پر

لیٹی تھی اس کے عین مقابل ایک وارڈ اب کا دروازہ کھلا تھا۔ جس میں منہ دیے ایک لڑکی کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی سعی کی تب ہی اس کی نظر اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ پر پڑی۔ بیڈ کے نزدیک اسٹینڈ پر گلکوس کی باٹل لٹکی نظر آ رہی تھی۔ پیاس کی شدت سے اس کی حلق میں کانٹے سے اگ آئے تھے۔ وہ اٹھ بیٹھی بیڈ کے نزدیک تپائی پر دھرے پانی کے گلاس کو لبوں سے لگایا تبھی ہاتھوں میں لرزش ہوئی اور کانچ کا گلاس چھناکے کی آواز کے ساتھ زمین بوس ہوا۔

شور سن کر وہ لڑکی اس کے نزدیک آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"Don't move."

لیٹی رہو۔ تم پانی پینا چاہتی ہو نا میں پلا دیتی ہوں"۔ وہ فوراً پانی سے بھرا دوسرا گلاس لے آئی۔ جسے لبوں سے لگاتے ہی زرمین نے ایک سانس میں خالی کر دیا۔

وہ 20-22 سال کی لڑکی تھی جو گلابی ہی رنگ کے نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ براؤن سلکی باپ شولڈر تک آرہے تھے۔ رنگ سنہرا سا تھا۔ اس نے اجنبی لڑکی کا باریکی سے جائزہ لیا تھا۔

"تو کیسا محسوس کر رہی ہں واب تم؟ کل رات تم میری کار کے سامنے بے ہوش ہو گئی تھی۔ Thank god تمہیں کوئی چوٹ نہیں آئی۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ weakness کی وجہ سے تم بے ہوش ہوئی تھی غالبا تم نے کافی دیر سے کچھ کھایا نہیں تھا۔ But you don't worry میں نے glucose لگوا دیا ہے۔ کچھ ہں ہی دیر میں تمھارے جسم میں چلنے پھرنے لائق طاقت آ ہی جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

اجنبی لڑکی نے مسکراتے ہں وئے کہا۔ اس کے انداز گفتگو سے وہ کافی پر اعتماد معلوم ہں ور ہی تھی۔

"آپ نے میری کافی مدد کی اس کیلئے بہت شکریہ۔ مگر اب مجھے چلنا چاہیئے۔"

زرمین نے بستر سے اٹھنا چاہا۔

"یہ تم کہا کے لئے چل دی۔ اناج کا ایک دانہ تمھاری حلق سے نیچے نہیں اترا ہے۔ اس حالت میں باہر نکلو گی تو پہلے ہی قدم پر چکرا کر گر پڑو گی۔ تمہیں ڈاکٹرس نے rest کرنے کے لئے کہا ہے۔ اس لیئے میں نے تمہیں کہی نہیں جانے دینا۔ تم بیٹھو میں تمھارے کھانے کے لئے کچھ لے کر آتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے دوبارہ بستر پر بیٹھاتی ہں وئی۔اس کمرے کے دروازے سے متصل کمرے میں غائب ہو گئ۔کچھ ہی دیر بعد وہ برگر اور اورنج جوس سے سجی ٹرے لیے حاضر ہوئی تھی۔

"لواب فورا سے پہلے اسے کھانا شروع کر دو ورنہ تمھاری آواز حلق میں ہی پھنسی رہ جائیگی۔"

اس نے ٹرے تپائی پر رکھتے ہوئے زرمین کی بیٹھی ہوئی آواز پر چوٹ کی اور باتھ روم میں چلی گئ۔

www.novelsclubb.com

۔وہ لڑکی یا تو حد سے زائد مخلص تھی یا عجیب۔اس نے بمشکل دو تین نوالے حلق سے نیچے اتارے تھے۔وہ لڑکی بھیگے چہرے کے ساتھ باتھ روم سے باہر آئی تھی زرمین کو اپنا پرس لیئے چادر اوڑھے جانے کی تیاری پکڑتے دیکھ وہ چیخ اٹھی۔

"یہ کیا تم کہاں چل دی۔تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا تھا۔ڈاکٹر نے تمہیں ریسٹ کرنے کی ہدایت دی ہے۔اس نے جھٹ سے زرمین کی چادر اور پرس اس سے چھین لی تھی۔اس کی اس حرکت پر وہ ششدر رہ گئی۔

.I know"

جانتی ہوں تمہیں میرا انداز عجیب لگ رہا ہوگا۔لیکن اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔شرافت سے تم مان نہیں رہی ہو اس لئے مجھے من مانی سے کام لینا ہوگا ۔اس حالت میں تمھیں باہر جانے کی اجازت میں نہیں دے سکتی۔تم مجھے

تمھارے گھر کا کانٹیکٹ نمبر دے دو میں انھیں انفارم کر دو نگی۔جب وہ تمھیں لینے آئے نگے تب کہیں جا کر میں تمھیں ان کے ساتھ جانے کی اجازت دو نگی۔"

اجنبی لڑکی نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا تھا۔زرمین اس لڑکی کی عجیب منطق پر حیران تھی۔بنا کسی جان پہچان کے وہ کسی پر اپنی مرضی کیسے تھوپ سکتی تھی۔کسی اجنبی پر وہ اپنا حق کیسے جتا رہی تھی۔

"دیکھیں میں اب ٹھیک ہوں۔مجھے جلد از جلد اپنے گھر پہنچنا ہے۔میرے گھر والے میرے منتظر ہونگے۔اس لئے پلیز آپ مجھے مت روکیں۔"

اس نے جھوٹ کا سہارا لیا۔جھوٹ بولتے ہوئے اس کی زبان واضح طور پر لڑکھڑائی تھی۔اس کی بات پر اجنبی لڑکی اس کے نزدیک آگئی اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

.I can understand"

چاہے کچھ گھنٹوں کے لیے ہی سہی ہمارا رابطہ گھر والوں سے نہ ہو پائے تو ممی، ڈیڈی، بھائی، بہن گھر کے سبھی افراد پریشان ہو جاتے ہیں۔ عجیب عجیب سے وسوسے انھیں ستانے لگ جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے تمھارے پرس میں تمھارا فون تلاش کیا تھا۔ تاکہ انہیں انفارم کر دوں۔ مگر مجھے فون نہیں ملا۔ عین ممکن ہے کہ حادثے کے دوران تمھارا فون وہیں گر گیا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ میرا فون استعمال لو اور اپنے گھر سے کسی کو بلا لو تمھیں لینے کے لیے۔ میں تب تک دوسرے روم میں ویٹ کرتی ہوں تم آرام سے بات کر لو۔"

اپنی بات ختم کر کے وہ دوسرے کمرے کی طرف چل دی تھی۔اس کا ہر ایک لفظ اسے نشتر کی مانند چبھا تھا۔گھر ماں، باپ بھائی بہن اس کے پاس کوئی رشتہ نہ تھا۔بھائی کے ذکر پر اس کی نظروں کے سامنے فیصل کا چہرہ گھوم گیا۔جسے بھائی کا درجہ تھا وہ تو انسان کہلائے جانے کے بھی لائق نہیں تھا۔وہ اس اجنبی لڑکی کو کیسے بتاتی کہ اس کا کوئی گھر نہیں ہے نا ہی کوئی اس کا منتظر ہے۔اس کے انتظار میں کھانا کھانے والی اس کے لیے پریشان رہنے والی ہستی کسی سرکاری ہسپتال میں زیست و موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

تنہائی و بے بسی کے احساس سے اسکی آنکھیں چھلک پڑیں۔

آج وہ بلکل تنہا تھی۔اس کی بدولت دائی ماں زندہ ہو کر بھی زندہ نہیں تھیں۔

اس کی ہستی کھیلتی بے فکر زندگی جہنم بن چکی تھی۔ محض ایک گھنٹے نے اس کی دنیا بدل دی تھی۔اور اس سارے کا ذمہ دار تھا "شاہ زر آفریدی"۔

"

میں تم سے نفرت کرتی ہوں شاہ زر آفریدی بے انتہا نفرت۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی نہیں"۔

وہ تصور میں شاہ زر سے مخاطب ہوئی تھی۔

چند لمحوں کے گزر جانے کے بعد اجنبی لڑکی

کمرے میں داخل ہوئی تھی۔اسے اسمارٹ فون ہاتھ میں پکڑے

www.novelsclubb.com

آنسو ٹپکاتا پا کر وہ حیران رہ گئی۔

"کیاں ہاں وا تم رو کیوں رہی ہاں و؟

"اجنبی لڑکی فوراً اس کے نزدیک آئی تھی۔وہ اس کے شانے سے لگ کر شدت سے رو پڑی۔

"Come on کچھ تو بولو speak up یوں چپ مت رہاں و میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔

وہ لڑکی اس کے اس طرح رونے پر حواس باختہ سی بولی۔

www.novelsclubb.com

"میرے ماں باپ نہیں ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

...میں یتیم ہوں.....۔میرا کوئی گھر نہیں ہے.....میرا کوئی منتظر نہیں ہے۔میری دائی ماں....."

ہچکیوں کے درمیان بولتی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی کہ وہ اس اجنبی لڑکی کی گود میں ڈھے گئی۔

یہ عشق نہیں آساں

قسط 5

www.novelsclubb.com

(تحریر زرنیلا خان)

ہوش میں آتے ہی اس نے اجنبی لڑکی کو اپنے سرہانے بیٹھے پایا اس کے عقب میں دو اور لڑکیاں کھڑی تھیں۔

"شکر ہے تمھیں ہوش آگیا۔nice to meet you again میرا نام مہر ہے۔اس کا نام ہے ایرم اور اسے رمشا پکارا جاتا ہے۔یہ دونوں میری روم میٹس ہیں اور آج سے تم بھی اسی فہرست میں شامل ہونے جا رہی ہو۔

ہم تینوں پڑھائی کے لئے ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں۔مگر جاب کرنے والی لڑکیوں کو بھی ہاسٹل میں رہنے کی اجازت ہے۔جرنلسٹ مس زرمین فاروقی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے زرمین کا شناختی کارڈ

اس کی نظروں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔وہ حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن کی طرف دیکھے گئ۔

"اس میں اس قدر حیران ہونے والی کونسی بات ہے۔

ہمیں کچھ دنوں سے چوتھی روم میٹ کی تلاش تھی۔تو ہم نے تینوں نے ڈیسائڈ کیا کیوں نہ تمھیں ہماری روم میٹ بنالیا جائے۔"

اس سے قبل کہ زرمین کچھ کہتی مہر نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے کچھ کہنے سے باز رکھا اور گردن موڑ کر دونوں لڑکیوں کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا وہ دونوں باہر نکل گئیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"رات کے دس بج رہے ہوں اور آپ کا کسی سنسان سڑک پر ایکسیڈنٹ ہو جائے۔ حادثہ میں ڈرائیو کرنے والے کی کوئی غلطی نہ ہونے کے باوجود وہ آپ کو اپنے گھر لے جائے آپ کی care کرے تو ایسے شخص کا آپ کو زرا سا ہی سہی احسان مند ہونا چاہیے۔ہے نا؟"

اس کی بات پر زرمین کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا تھا۔اس لڑکی کی پل پل بدلتی شخصیت پر وہ ششدر رہ گئی۔اس پر احسان کر کے بڑے آرام سے وہ احسان جتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"

سنو مہر میں جانتی تم نے میرے لئے جو کیا وہ بہت کم لوگ کسی اجنبی کے لیے کر پاتے ہیں۔میں تہہ دل سے تمھاری احسان مند ہوں اور تاحیات رہو نگی۔مجھے سمجھ

نہیں آرہا کہ تمھارا شکریہ کیسے ادا کروں۔ میں پہلے ہی تمھیں پریشان کر چکی ہوں اور نہیں کرنا چاہتی اور میں تمھیں آگاہ کر دوں کہ میں جرنلسٹ تھی اب نہیں ہوں۔اس لیے میں تمھارے ہاسٹل میں رہنے والی لڑکیوں کے criteria پر پوری نہیں اترتی۔اس لیے مجھے جانے دو۔"

اس نے حد سے زائد مخلص لڑکی کے چہرے پر نگاہیں مرکوز کرتے ہوئے کہا۔

"

No problem یہ مسئلہ چٹکیوں میں حل ہو جائے گا۔ تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے اس ہاسٹل کے مالک کی بیٹی مزنی۔۔از خود یہاں رہائش پذیر ہے اسے یہاں خصوصی مراعات حاصل ہیں۔اس ہاسٹل میں اس کی موجودگی کا ہم لڑکیاں بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھاتی ہیں۔

وارڈن اس کی بات نہیں ٹالتیں۔ میں اس سے بات کر لو نگی تم فکر نہ کرو۔ تم یہاں آرام سے جب تک چاہے رہ سکتی ہو۔ اور رہا سوال احسان مند ہونے کا مجھے تھنکس کرنے کا تو تم ایسا کرو کہ میری بات مان لو۔ تب میں سمجھو نگی کہ تم نے میرا احسان اتارا ہے کیونکہ ہمیں چوتھی روم میٹ کی ضرورت ہے جبکہ مجھے کوئی لڑکی روم میٹ بنانے کے لیے پسند نہیں آرہی۔

حیرانی کی بات ہے کہ تم مجھے پسند آگئی ہو سو تم میری روم میٹ بن جاؤ اور مجھے روم میٹ کی تلاش سے آزاد کر دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وارڈن کسی بھی لڑکی کو ہمارے روم میں ٹھونس دیں گی۔ میری نانا سنکر وہ مجھ سے پہلے ہی تنگ ہیں۔"

اس کی بات پر زرمین تذبذب میں مبتلا ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم آرام سے بیٹھ کر سوچ لو۔فی الحال میں کالج کے لیے نکل رہی ہوں۔باقی گفتگو کالج سے واپسی کے بعد ہو گی تب تک لیے اللہ حافظ۔ have a nice day"

اسے متذبذب چھوڑ کر وہ کمرے کے باہر نکل گئی۔

***

زرمین کو بلا خر مہر کی ضد کے آگے ہار ماننا پڑی تھی۔شروعات میں مہر اسے کافی عجیب شخصیت کی مالک معلوم ہوتی تھی۔

مگر جیسے جیسے اس کی ہمراہی میں وقت گزرتا گیا۔اسے یہ احساس ہوا تھا کہ مہر نہایت ہی مخلص لڑکی ہے جو محض پیار بانٹنا اور حق جتانا جانتی تھی۔

بقول مہر کہ اپنی بات منوانے کا یہ نہایت ہی کامیاب نسخہ ہے کہ دوسرے پر اپنا حق جتا کر اپنی مرضی تھوپ دو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جسے وہ ہمیشہ استعمال کرتی آئی تھی۔اس کے ساتھ بھی مہر نے یہی کیا تھا۔

مہر اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔اس کا تعلق کسی رئیس گھرانے سے تھا لیکن گھمنڈ اسے چھو کر نہیں گزرا تھا۔

وہ ہمہ وقت اس کا من بہلانے کے لیے اپنے گھر والوں کی باتیں کیا کرتی تھی جسے وہ غائب دماغی سے سنتی تھی۔

زندگی ایک ہی ڈھب پر گزرتی جا رہی تھی۔

اداس و سوگوار۔

www.novelsclubb.com

***

جس دن سے زرمین اس کے ساتھ رہنے پر آمادہ ہوئی تھی۔اس روز سے اس کی یہی کوشش رہتی تھی کہ زرمین نارمل ہو جائے۔

مگر اس کی کاوشوں کا کوئی خاص نتیجہ حاصل نہیں ہو پا رہا تھا۔

وہ گھنٹوں اندھیرے میں بیٹھی رہتی، لمبی لمبی نمازیں ادا کرتی، دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی شدتوں سے رو پڑتی، ہاسٹل کی چار دیواری سے باہر نکلنے کے تصور سے گھبرا جاتی، راتوں کو چیخ کر اٹھ جاتی۔ مہر زرمین کی اس حالت کو لے کر از حد پریشان تھی اور اسی طرح ایک ہفتہ گزر گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ جوں ہی روم میں داخل ہوئی زرمین اسکی توقع کے عین مطابق عشاء کی نماز ادا کر رہی تھی۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کی نماز ختم ہو کے نہیں دے رہی تھی۔وہ بیڈ کے کنارے ٹک کر اس کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

سلام پھیر کر زرمین اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

مہر اس کے نزدیک جائے نماز پر دوزانو ہو کر بیٹھ گئی اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

.tell me every thing about you"

www.novelsclubb.com

میں اس راز کے متعلق جاننا چاہتی ہوں جو تمہارے سینے میں دفن ہے۔اس غم کے متعلق جاننا چاہتی ہوں جو ہمہ وقت آنسو بن تمھاری آنکھوں سے بہتا ہے۔

مجھے بتاؤں زرمین، خود کو اندر ہی اندر مت مارو۔ایسا کیا ہوا ہے جو تم اس حالت کو پہنچی ہو۔"

مہر کی بات پر اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور کھڑی ہو گئی۔اس سے قبل کہ وہ آگے بڑھتی مہر نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آج نہیں زرمین، گذشتہ ایک ہفتے سے تم مجھے ٹال رہی ہو۔ مگر اب بہت ہو گیا۔اگر تم نے مجھے اپنی دوست مانا ہے تو مجھے سب سچ سچ بتا دو۔"

www.novelsclubb.com

اسنے بے بسی سے اس لڑکی کی طرف دیکھا جسے نا کہنا ناممکن تھا۔اس نے بلا خر اپنی زندگی کی کتاب مہر کے سامنے کھول کر رکھ دی۔

"مجھے تو یہ بھی علم نہیں کہ دائی ماں کونسے ہاسپٹل میں ہے۔ میں چاہوں تو زینت بھابھی سے رابطہ کر کے معلوم کر سکتی ہوں مگر مجھے ان سے شرم آتی ہے۔ اس زندگی میں دوبارہ کبھی میں ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔"

ہچکیوں کے درمیان وہ بولی تھی۔ مہر نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"اگر میری نظر سے دیکھا جائے تو محض سگنل توڑنے اور نو پارکنگ زون میں گاڑی پارک کرنے پر کسی کی خبر اخبار میں شائع کروا رینا بے وقوفی ہے۔ ایسا کر کے تم نے جذباتیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ سب تو اس ملک کی سڑکوں پر دن میں ہزاروں بار ہوتا ہے۔ بلخصوص رئیس زادے ہی کیوں عام لوگ بھی قانون کی پرواہ نہیں کرتے اور یہی سب کرتے ہیں۔

خیر تمہیں سمجھنا چاہیے تھا کہ اکیلی تم اس ملک کو نہیں بدل سکتی۔

لیکن ہاں نشے کی حالت میں گاڑی چلا کر کسی کو ہاسپٹل پہنچانے والے کو سزا ملنی ہی چاہیے تھی۔ تم نے ایسا کر کے بلکل ٹھیک کیا۔

مگر اس شخص نے تمھیں کڈناپ کر کے تمھارے ساتھ زیادتی کی ہے۔

تم دونوں کے ایک گھنٹے میں سب سے بڑا فرق تم دونوں کی صنف کا تھا۔ کسی لڑکے کا ایک گھنٹہ جو اس نے جیل میں گزارا ہو اور کسی لڑکی کا ایک گھنٹہ جو اس نے کسی کڈناپر کے ساتھ گزارا ہو برابر نہیں ہو سکتے۔

اس کا انتقام ایکول نہیں تھا۔ اس نے تمھارے لڑکی ہونے کا فائدہ اٹھایا ہے۔

www.novelsclubb.com

خیر اس سارے میں شکر کرنے والی بات بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم پاک دامن ہو۔ دنیا چاہے جو کہہ لے تم تو جانتی ہو نا کہ تم پاک دامن ہو۔ تمھیں اللہ کا شکر ادا

کرنا چاہیے کچھ برا نہیں ہوا۔ تم ایک جرنلسٹ ہو۔ ایک بہادر جرنلسٹ۔ ہمت سے کام لو بی بریو۔

تمھاری دائی ماں ابھی زندہ ہیں۔ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ انھیں ٹھیک ہونا ہو گا تمھارے لئے۔

تمھارے برعکس کچھ لڑکیوں کی عزت چند لمحوں میں نیلام ہو جاتی ہے۔ انہیں کڈناپ کرنے والے پاک دامن واپس نہیں چھوڑتے۔ باوجود اس کے وہ لڑکیاں تمھاری طرح اپنی بدنصیبی پر آنسو نہیں بہاتی انصاف کے لیے لڑتی ہیں۔

یاد رکھنا زرمین اس دنیا میں لوگ محض دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے مشکل وقت میں یہ ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ تمھارے آنسوؤں کی قیمت صرف تم جانتی ہو۔ یہ تمھارا درد ہے جو تمھاری آنکھوں کے راستے باہر نکل رہا ہے۔ مگر دوسروں کے لیے یہ صرف پانی ہے نمکین پانی۔

ترس نہ کھائے گا کوئی تمھاری حالت پر

تم اپنی آنکھ کبھی اشکبار مت کرنا

مہر نے شاعرانہ انداز میں اس کے آنسو کو انگلی کی پور پر اٹھاتے ہوئے کہا۔

اس کی شخصیت کی طرح دلاسہ دینے کا اس کا انداز بھی مختلف تھا۔وہ آنسوؤں کے ساتھ مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"اس طرح رو رو کر تم کسی دن ضائع ہو جاؤ گی۔کیا تم آنسو بہا بہا کر مر جانا چاہتی ہو ۔ہماری ہمت کی اصل آزمائش مر جانے میں نہیں زندہ رہنے میں ہوتی ہے۔

خودکشی کرنے والوں کو یہ دنیا بزدل کہتی حالانکہ یہ دنیا والے جانتے ہیں کہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لینے کے لیے کتنی ہمت درکار ہوتی ہے۔ وہ ایسا اسیا سلیے کہتے ہیں کیونکہ انھیں لگتا ہے کہ خودکشی کرنے والے جتنی ہمت مرتے وقت دکھاتے اتنی زندگی میں دکھاتے تو باآسانی زندگی کی پریشانیوں کو فیس کر لیتے۔

تمھیں بھی ہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اٹھو جاؤ جا کر دکھادو اس شخص کو کہ تم کیا کر سکتی ہو۔ اسے اس کی غلطی کی سزا دو۔ بلکل پہلے والی زرمین بن جاؤ۔ تمھیں اسی جذباتیت اور پاگل پن کی اشد ضرورت ہے جو تمھاری شخصیت کا حصہ ہوا کرتا تھا۔

Now you have to give him a taste of his own medicine".

اپنی بات ختم کر وہ چلی گئی جبکہ زرمین سوچ میں پڑ گئی۔

**

قریباً ایک ماہ لگا تھا زرمین کو زندگی کی طرف واپس آنے میں اور یہ مہر کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

گزشتہ ایک ماہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا تھا جس دن مہر نے اسے خود پر ہوئے ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کے لیے نہ اکسایا ہو۔

www.novelsclubb.com

کچھ مہر کی باتوں کا اثر تھا تو کچھ غم کے بوجھ تلے دبے انتقام کے جذبے کا اثر کہ اس نے شاہزر کو سبق سکھانے کا عہد کیا۔

اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ میڈیا اور قانون اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کچھ ایسا کر جانا چاہتی تھی جس سے شاہ زر کی نجی زندگی میں طوفان آجائے۔

عجیب جنون ہے یہ انتقام کا جذبہ

شکست کھا کے وہ پانی میں زہر ڈال آیا

***

www.novelsclubb.com

آج گرمیوں کی چھٹیوں کا دوسرا دن تھا۔ہاسٹل کی تقریباً لڑکیاں چھٹیوں کے لیے اپنے گھر جا رہی تھیں۔مہر بھی انہیں میں شامل تھی۔

مہر نے اس سے کہا تھا کہ وہ جب تک چاہے یہاں رہ سکتی ہے مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔اسے بہت سے کام کرنے تھے جو وہ یہاں رہ کر انجام نہیں دے سکتی تھی۔

ان سبھی کے ساتھ وہ بھی جانے کے لیے تیار تھی۔اس ہاسٹل میں آج اس کا آخری دن تھا۔

اپنا بیگ گھسیٹ کر کمرے سے باہر نکلتی ہوئی مہر آنسوؤں سے لبریز اس کی آنکھوں کو دیکھ مسکرا دی۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ زرمین تم بھی ناحد سے زیادہ ایموشنل ہو جاتی ہو۔ہم کونسا ہمیشہ کے لیے الگ ہو رہے ہیں۔تم جہاں کہیں بھی رہنا میرے کانٹیکٹ میں رہنا۔خدا نے چاہا تو ہم دونوں جلد ملیں گی۔"

مہر نے اسے گلے سے لگایا تھا۔

"تم بہت اچھی ہو مہر۔ میں نے تم جیسی مخلص لڑکی آج تک نہیں دیکھی۔ تم مجھے بہت یاد آؤ گی۔"

اس نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

اور اس کی معصومانہ تعریف پر مہر کھلکھلا کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"پھر ملیں گے اپنا بہت خیال رکھنا"۔

ایک دوسرے کو الوداع کہتی وہ دونوں الگ الگ راستوں کی طرف چل دی تھیں۔

اس بات سے بے خبر کے تقدیر انھیں بہت جلد ایک دوسرے سے ملوانے والی تھی۔

***

اسلام و علیکم میرا نام زرمین فاروقی ہے۔پیشے سے میں جرنلسٹ ہوں۔

www.novelsclubb.com

میں "آج کی آواز" اخبار کے لیے کام کرتی تھی۔

جناب راشد صاحب میں آپ سے نہایت ہی اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

کیا آپ مجھے اپنا قیمتی وقت دے سکتے ہیں۔"

ہال کے دروازے سے داخل ہوئی شخصیت کو دیکھ سبھی مرد حضرات کو جھٹکا لگا تھا۔اسے تعارف کی ضرورت نہیں تھی اس گھر کا ہر ایک فرد اسے جانتا تھا۔

راشد صاحب نے اسے صوفے پر بیٹھنے کے لیے کہا۔صوفے پر براجمان شاہ میر اور شارق فوراً سے پہلے اپنی اپنی نشست سے اٹھ کر صوفے کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے۔اشعر،راشد صاحب اور ماجد صاحب مقابل کے صوفے پر براجمان تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے سے صوفے پر بیٹھ گئی۔راشد صاحب کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"میں نے آپ کی بہت تعریفیں سنی ہیں کہ آپ شہر کے کئی مشہور یتیم خانوں، فلاحی اداروں، کالجوں میں old age homes میں فنڈز دیتے رہے ہیں۔اس کے علاوہ عورتوں کی فلاح و بہبود ان کی امداد کرنے میں آپ پیش پیش رہتے ہیں۔"

وہ تحمل سے گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ان باتوں سے تمھارا کیا تعلق ہے۔

اس حقیقت، سے سارا شہر واقف ہے۔کیا یہ کہنے کے لیے تم یہاں آئی ہو۔اصل مدعے پر آؤ۔"

اشعر نے تیکھے چتون سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔راشد صاحب خاموش تھے۔

"سنا تو میں نے یہ بھی ہے کہ آپ صحیح اور سچ کا ساتھ دیتے ہوئے انصاف کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج میں آپ کے سامنے حاضر ہوئی ہوں۔

سنا تو میں نے بہت کچھ ہے مگر آج اپنی آنکھوں سے دیکھنے آئی ہوں۔

یوں سمجھ لیجئے کہ میں ان اداروں کی عورتوں میں ہی سے ایک عورت ہوں جن کی امداد کرنے سے آپ پیچھے نہیں ہٹتے۔مجھے انصاف چاہیے اور آپ وہ واحد شخص ہیں جو مجھے انصاف دلا سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

میں چاہتی ہوں کہ آپ میری پوری بات سنکر جذبات کے دھارے میں نہ بہتے ہوئے غیر جانبداری سے فیصلہ کریں اور مجھے میرا کھویا ہوا مقام واپس لوٹائیں۔"

"بیٹا، آپ کیا کہنا چاہتی ہں وصاف صاف لفظوں میں کہو۔"

راشد صاحب کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔

"میں سمجھ سکتی ہں وں کہ کسی بھی شریف باپ کے لئے یہ سب سننا شرمناک اور تکلیف دہ ہں وگا۔

مگر یہ حقیقت ہے اور آج آپ کو حقیقت کا کڑوا جام پینا ہں وگا۔اس بات سے تو آپ سبھی واقف ہں ونگے کہ ایک ماہ قبل نشے کی حالت میں گاڑی چلانے اور حادثے کو انجام دینے کے جرم میں آپ کے بیٹے کو جیل ہں وئی تھی۔اور محض ایک گھنٹہ بعد وہ جیل سے باہر تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"جی ہاں اس دن کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں۔واقف تو ہم اس بات سے بھی ہے کہ بے بنیاد ثبوت کی بناپر وہ F.I.R تم ہی نے درج کروائی تھی۔میرا بھائی بے قصور تھا اسی لئے ایک گھنٹے بعد جیل سے باہر تھا۔

تمھیں اس کی بے گناہی کا ثبوت دینے کے ہم پابند نہیں ہیں۔

خیر یہ سب تو ایک ماہ پہلے کی بات ہے۔مگر آج ان سب باتوں کو دھرانے کے پیچھے تمھارا کونسا مقصد پوشیدہ ہے۔"

اشعر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ان باتوں کو دھرانے کے پیچھے میرا ایک ہی مقصد ہے کہ میں آپ کے بھائی کے اس گناہ کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو اس نے جیل سے نکلنے کے بعد انجام دیا تھا۔

اس نے مجھے اس غلطی کی سزا دی جو میں کی ہی نہیں تھی۔آج سے ٹھیک ایک ماہ قبل آپ کے بھائی شاہ زر آفریدی نے مجھے میرے پورے محلے کے سامنے ذلیل کیا تھا۔

وہ مجھ اس ایک گھنٹے کا حساب مانگنے آیا تھا جو اس نے میری بدولت جیل میں گزارا تھا۔اس نے مجمع کے سامنے مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے ایک گھنٹے کی قدر و قیمت کا احساس دلائے گا۔

وہ مجھ پر ثابت کرنا چاہتا تھا کہ محض ایک گھنٹے میں انسان کی حیثیت کتنی بدل سکتی ہے ایک عزت دار شخص کس قدر بے عزت ہو سکتا ہے۔

چاہے اس نے ساری عمر کتنا ہی نام کمایا ہو۔

میرے محلے کا ہر ایک فرد جو اس دن وہاں موجود تھا گواہ ہے کہ 2 اپریل کو سارے محلے والوں کے سامنے تماشہ کر لینے کے بعد صبح 9 بجے آپ کا بیٹا جبراً مجھے اپنی کار میں بیٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا اور ٹھیک 10 بج کر 15 منٹ پر وہ مجھے دوبارہ وہی چھوڑ گیا جہاں سے لے گیا تھا۔"

وہ سانس لینے کو روکی۔

راشد صاحب کی نگاہیں فرش پر ثبت تھی۔ اشعر دو بخود کھڑا تھا۔ شاہ میر اور شارق نے اس از حد سنجیدہ معاملہ سے باہر نکل جانے میں ہی عافیت جانی اور ہال سے غائب ہو گئے۔

"

www.novelsclubb.com

اور وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔ میرے جاننے والوں کی نظروں میں اب میں ایک بے عزت لڑکی بن چکی تھی۔

اتنا ہی نہیں کل تک جو لڑکی شریف النفس کہلاتی تھی آج اچانک بدکردار ہو گئی تھی۔ وہ لڑکی یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس سارے میں اس کا کیا قصور تھا۔ مگر یہ ہمارا ملک ہے یہاں ایسے معاملات میں قصور لڑکی کا ہی نکل آتا ہے۔

'اس قدر ذلت و رسوائی کے بعد بھی میری آزمائش ختم نہیں ہوئی تھی اور اس دن کے ختم ہونے سے قبل کچھ ایسے حالات رونما ہوئے کہ مجھے اپنے ہی گھر سے فرار ہونا پڑا۔"

اس نے سپاٹ لہجے میں بات ختم کی۔ اشعر اور ماجد صاحب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ راشد صاحب کو کچھ نہ کہتے پا کر وہ ایک لمبی سانس اندر کھینچ کر گویا ہوئی۔

"ارے یہ کیا آپ سب تو حد درجہ پریشان ہو گئے تو لیجئے میں آپ سب کی پریشانی کم کیے دیتی ہوں۔

ابھی جو کہانی آپ سب نے سنی ہے۔ یہ وہ کہانی ہے جسے دنیا والے جانتے ہیں کہانی کا دوسرا رخ بھی۔

جس سے میرا رب، میں اور آپ کا بیٹا واقف ہیں۔

اور وہ یہ ہے کہ اس روز میں پاک دامن واپس لوٹی تھی۔ آپ کا بیٹا مجھے کسی سنسان زیر تعمیر عمارت کے ایک کمرے میں نظر بند کر کے چل دیا تھا۔

وہ جیت گیا تھا ایک گھنٹے بعد جب میں اپنے گھر پہنچی میری زندگی بدل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

خیر آپ کے سامنے یہ سارا واقعہ دوہرانے کے پیچھے میرا یہی مقصد ہے کہ میں چاہتی ہوں جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا ہے آپ کا بیٹا ساری دنیا کے سامنے اپنا گناہ قبول کرے اور مجھ سے معافی مانگے۔

اور ضرورت پڑنے پر سزا بھی کاٹے۔ میں چاہتی ہوں آپ مجھے انصاف دلائیں۔"

اپنی بات ختم کر کے اسنے ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈیل کر پانی کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔

"یہ جھوٹ ہے شاہ زر ایسا نہیں کر سکتا۔ ہم تمھاری بات پر بھروسہ کیوں کریں"۔

اشعر جیسے ہوش میں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سچ ہے یا جھوٹ اس کی تہہ تک جانا آپ کا دردسر ہے۔ میں پولیس یا وکیل نہیں ہوں جو ثبوتوں کے ساتھ بات کرونگی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ لوگوں کا

زمیر زندہ ہے تو اس معاملے کی تہہ تک پہنچنے بنا آپ لوگ راتوں کو سو نہیں پائینگے۔ میں وکٹم ہوں۔

اور مجھے انصاف صرف راشد صاحب دلا سکتے ہیں۔اس لیے میں یہاں پر آئی ہوں۔ اگر آپ اپنے بیٹے کو بے گناہ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو معاملے کی چھان بین کروائیں۔ اس کے بعد میں دیکھنا چاہونگی کہ ایک مظلوم عورت اور آپ کے بیٹے کے درمیان آپ کس کا انتخاب کرتے ہیں۔انسانیت کے رشتے کا یا باپ اور بیٹے کے رشتے کا۔"

ہال میں سبھی خواتین و مرد کا مجمع لگ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنی بات کہہ کر وہ جانے کے لیے مڑی مگر اس کے عین مقابل ایستادہ دو شخصیات کو دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔

ان دونوں میں سے ایک اس کا گناہ گار تھا۔وہ اس کے گھر میں کھڑی تھی یہاں اس کی موجودگی حیران کن نہیں تھی۔مگر دوسری شخصیت وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔وہ لڑکی اس کی محسن تھی۔بہت احسانات کیے تھے اس لڑکی نے اس پر۔

وہ لڑکی اسے بہت عزیز تھی۔مگر وہ اس کے حریف کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالیں کیوں کھڑی تھی۔

"میرے ڈیڈ بزنس مین ہیں۔.....

www.novelsclubb.com

میرے انکل اس شہر کی most influential ہستیوں میں سے ہیں.....

یوں تو میرے دو سگے بھائی ہیں مگر میں اپنے تایا زاد سے سب سے زیادہ attached ہوں.....

ہم دونوں کو دیکھکر اکثر اوقات لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں کہ ہم دونوں سگے بھائی بہن ہیں۔.....ہم دونوں کی آنکھیں بلکل ایک جیسی ہیں....

اور اس کی نظریں ان دونوں کی آنکھوں پر جم گئ۔

گہری کتھئ آنکھیں جن میں سبز رنگ گھلا معلوم ہوتا تھا۔ہاں وہ آنکھیں بلکل ایک جیسی تھیں۔اسے لگا گزشتہ ایک ماہ سے جٹائ ہوئ ہمت ہوا میں تحلیل ہو گئ۔

اسے لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی مگر نہیں وہ کھڑی تھی پورے ہوش و حواس کے ساتھ۔

www.novelsclubb.com

اس نے دوسری بار انتقام لینے کی کوشش کی تھی۔پہلی بار کی طرح دوسری بار بھی تقدیر نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔

وہ اس شخص سے ہار جاتی تھی۔ہر بار

اس دفعہ تو کھیل شروع ہونے سے قبل ہی وہ بازی ہار گئی۔

مقابل کے تاثرات بھی کچھ مختلف نہ تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دونوں اس کی بات کہاں تک سن پائے ہیں کیونکہ اس سے انہیں فرق بھی نہیں پڑتا وہ دونوں اس کی زندگی کے اس باب سے بخوبی واقف تھے۔

سنہرا رنگ، بھورے بال،

www.novelsclubb.com

، کتھئی آنکھیں وہ ایک دوسرے کس قدر مشابہ تھے۔ کوئی اجنبی بھی باآسانی کہہ سکتا تھا کہ وہ دونوں بھائی بہن ہیں مگر وہ پہچان نہیں پائی تھی۔ تقدیر نے اس کے ساتھ مزاق کیا تھا۔

وہ تینوں اپنی جگہ ساکت تھی تبھی راشد صاحب اس کے نزدیک آئے تھے۔

"ہمیں اس معاملے کی تہہ تک جانے کے لیے چھان بین کی ضرورت در پیش ہو اس سے قبل خود شاہ زر سے پوچھ لیتے ہیں کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے یا نہیں"۔

راشد صاحب کی بات سنکر وہ ششدر رہ گئ۔اس دنیا کا کونسا چور تسلیم کرتا ہے کہ اس نے چوری کی ہے۔یہ کیسی عدالت تھی۔جہاں مجرم سے گواہی لی جارہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ سب وہ راشد صاحب سے نہیں کہہ پائی وہ کچھ بھی کہنے سننے کی حالت میں نہیں تھی۔

راشد صاحب دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے شاہ زر کے مقابل آ کھڑے ہوئے۔

"جتنی دیر سے تم یہاں کھڑے ہو اس لڑکی کی باتوں کا سارا نہ سہی کچھ حصہ تو تم سن ہی چکے ہو گے۔اس نے تم پر کچھ الزام عائد کئے ہیں۔اس لحاظ سے تم اس کے گناہ گار ثابت ہوتے ہو۔کیا تم اس لڑکی کو جانتے ہو؟ کیا یہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے؟"

راشد صاحب نے شاہ زر کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔ہال میں موجود تمام نفوس ساکت تھے۔اسوقت ہر ایک کے دل سے بس یہی دعا نکلی تھی اس کا جواب نا ہو۔وہ لڑکی جھوٹی ہو یا پھر شاہ زر جھوٹ بول دے۔

www.novelsclubb.com

"واقف ہیں اپنے قتل کے ہر فیصلے سے ہم

قاتل ہمارا خود بھی گواہوں کے ساتھ ہے

شاہ زر کو ہنوز خاموش کھڑا دیکھ راشد صاحب نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کیا تم اس لڑکی کو جانتے ہو۔ کیا یہ سچ کہہ رہی ہے"۔

www.novelsclubb.com

اس وقت راشد صاحب کا رواں رواں دعا گو تھا کہ ان کے بیٹے کا جواب نفی میں ہو۔

"ہاں یہ سچ کہہ رہی ہے۔"

شاہزر نے زرمین کی سمت دیکھ کر دھماکہ کیا تھا

۔اور آج کے دن میں اسے حیرانی کا دوسرا جھٹکا لگا۔اس نے اپنا جرم قبول کر لیا تھا

سب کے سامنے۔

وہ جھوٹ بول کر خود کو بچا سکتا تھا۔پھر بھی اس نے ایسا کیوں کیا۔

وہ دم بخود رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

فضاء کے سکوت کو تھپڑ کی آواز نے توڑا تھا۔راشد صاحب کا ہاتھ اٹھا اور شاہ زر کے

گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا۔

یہ عشق نہیں آساں

قسط نمبر 6

(تحریر زرنیلا خان)

شاہ زر نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں، ذلت کے احساس سے اس کا چہرا سرخ ہو گیا۔ ہال موجود سبھی افراد راشد صاحب اور شاہ ذر کی طرف متوجہ تھے۔ تبھی اشعر مزنی کی طرف بھاگا تھا۔ وہ ہوش کھو چکی تھی۔ اس سے قبل کہ وہ زمین بوس

ہاں وقتی اشعر نے اسے تھاما تھا۔ سبھی خواتین اس کی سمت دوڑیں سوائے عالیہ بیگم کہ وہ ساکت کھڑیں اپنے شوہر اور بیٹے کی طرف متوجہ تھی۔

"آج میں خود کو بہت کمزور محسوس کر رہا ہوں۔ تم نے مجھے ذلیل کر دیا شاہ ذر۔ آج مجھے اس حقیقت پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں تمھارا باپ ہوں۔ آج کے بعد میں سر اٹھا کے کی نہیں پاؤنگا۔"

شدید ضبط کے باوجود ایک آنسو ان کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا۔ وہ لڑکھڑائے تھے۔ شاہ ذر بے ساختہ انھیں سہارا دینے کے لئے آگے بڑھا۔

مگر انھوں نے اس کے ہاتھ کو نفرت سے جھٹک دیا اور تنفر بھری نگاہوں سے شاہ ذر کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ان نگاہوں میں اس کے لئے صرف نفرت ہی تھی۔وہ سن رہ گیا۔

وہ خود کو اس ماحول میں کافی مس فٹ محسوس کر رہی تھی۔مہر اور راشد صاحب کی یہ حالت دیکھ کر اس پر لرزہ طاری ہونے لگا تھا

۔وہ جلد از جلد اس منظر سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔

بھاگ جانے کے انداز میں وہ پلٹی۔

"رک جاؤ بیٹی، کہا جا رہی ہو اپنے مجرم کو سزا سنائے بغیر جا رہی ہو۔"

راشد صاحب نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

جو راہ فرار چاہتی تھی سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر پسینہ پسینہ ہو گئ۔

می.....میں چلتی ہوں۔"

وہ بوکھلائی ہوئی گویا ہوئی۔

"نہیں بیٹی، اگر آج تم چلی گئی تو میں تاحیات اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاؤنگا۔ میں تمھارا مجرم ہوں۔ یہ گناہ میرے بیٹے نے کیا ہے لیکن قصوروار میں ہوں۔ میری پرورش میں کوئی کمی رہ گئی ہوگی جو وہ غلط روش پر چل پڑا۔ بولو کیا چاہتی ہو تم کونسی سزا مقرر کی ہے تم نے تمھارے گنہ گار کے لئے؟" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔

www.novelsclubb.com

اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ وہ اس منظر سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔

"دیکھیں میں کسی کو کوئی سزا نہیں دینا چاہتی۔ابھی تھوڑی دیر قبل آپ جان چکے ہیں کہ میں کیا چاہتی ہوں۔

آپ کے بیٹے سے کہیئے کہ وہ ساری دنیا کے سامنے اپنا جرم قبول کرے۔ مجھ سے معافی مانگے اور مجھے میری کھوئی ہوئی عزت و مقام واپس لوٹائے۔"

اس کی آواز کی لرزش کو ہال میں موجود تمام نفوس نے واضح طور پر محسوس کیا تھا۔

"کیا اس کے ساری دنیا کے سامنے اپنا جرم قبول کر لینے سے تمہیں تمھاری کھوئی ہوئی عزت و مقام واپس مل جائیگا؟ کیا تمھارے جاننے والے تمہیں پہلے کی طرح عزت دینے لگ جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ تمھاری کردار کشی کرنا چھوڑ دیں گے ؟ کیا تم دوبارہ اسی گھر میں جا کر رہ سکو گی جہاں سے تمہیں فرار ہونا پڑا تھا۔"

راشد صاحب کے سوالات سن کر وہ حیران ہوئی تھی۔ان سوالوں میں سے کسی کا بھی جواب مثبت نہیں تھا۔وہ بخوبی واقف تھی کے شاہ ذر کے معافی مانگ لینے، دنیا کے سامنے سارا سچ کہہ سنانے کے باوجود بھی اس کی زندگی پہلے جیسی نہیں ہو گی۔

"ٹوٹی کانچ کی کرچیاں چننے والوں کے ہاتھوں میں زخم نہ آئے یہ ممکن نہیں ہے ۔اسی طرح مجھے بھی اپنی بکھری زندگی کو پھر سے جینے کی کوشش میں تکلیفیں اٹھانی ہو نگی۔میں اپنی زندگی کیسے جیو نگی یہ آپ کا دردسر نہیں ہے۔اس لیے آپ میری فکر نہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سنبھل کر کہا۔آنکھیں بار بار آنسوؤں سے بھرتی جارہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھاری زندگی کو ٹوٹی کانچ کہ مانند بکھیر دینے والا میرا بیٹا ہے۔میں تمھاری فکر کیسے نہ کروں۔تم نے درست کہا کہ ٹوٹی کانچ کی کرچیاں چننے کی کوشش میں ہاتھوں کا زخمی ہونا لازمی ہے مگر تمھارے ہاتھوں کے ساتھ دو اور ہاتھ وہ کرچیاں چننے میں تمھاری ساتھ دیں تو زخموں کی تعداد میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

یا عین ممکن ہے کہ تمھارے ہاتھوں پر زخم آئیں ہی نہ گر وہ ہاتھ تمھیں کرچیاں اٹھانے سے باز رکھیں۔"

راشد صاحب کے بات پر اس نے نا سمجھنے والے انداز میں ان طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ بیگم آپ زرمین کو اندر لیکر جائیں میں میرے بھائیوں سے مشورہ کر کے آگے کی بات کرونگا"۔

ان کی بات پر سبھی حیران تھے۔اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتی عالیہ بیگم نے کسی روبوٹ کی مانند حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے بازو سے پکڑا وہ کسی ٹرانس میں ان کے ہمراہ ہولی۔

وہ ایک خوبصورت کمرے میں تقریباً 15 منٹوں سے منتظر تھی کہ کوئی آئے اور اسے یہاں سے جانے کو کہے۔

کونسا مشورہ، کونسی بات۔راشد صاحب کیا کرنے والے تھے سوچ سوچ کر اس کا سر دکھ گیا تھا۔

تبھی دروازہ کھلا اور راشد صاحب کے ہمراہ عالیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹی میں سمجھ سکتا ہوں کہ جو وقت گزر چکا ہے اسے واپس لا کر سب کچھ ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔

مگر جو بگڑ چکا ہے اسے بنانے کی کوشش ضرور کی جا سکتی ہے۔

اور میں تمھیں اس سماج میں تمھاری کھوئی عزت واپس لوٹانے کی ادنیٰ سی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔

شاہ زر کی غلطی کو سدھارنے کا ایک ہی حل ہمیں نظر آیا ہے کہ تمھیں شاہ زر کے نکاح میں دے دیا جائے۔

ہم سبھی اس فیصلے سے متفق ہیں اور شاہ زر نہ کر نہیں پائے گا۔اب فیصلہ تمھارے ہاتھوں میں ہے۔"

www.novelsclubb.com

راشد صاحب نے نظریں جھکا کر کہا تھا۔اسے لگا اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہے لیکن نہیں راشد صاحب نے وہی کہا تھا جو اس کے کانوں نے سنا۔

"واہ کیا خوب انصاف کیا ہے آپ نے راشد صاحب۔گناہ آپ کا بیٹا کرے اور سزا میں بھگتوں۔آپ ہوش میں تو ہیں۔

بلآخر آپ نے باپ کی محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دیے۔

کیا میں نے آپ کو متنبہ نہیں کیا تھا کہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کیجیے گا کیونکہ میرے گناہ گار کو آپ کا بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہے۔

مجھے معاف کیجیے گا کہ میں یہ کہہ رہی ہوں مگر یقین جانیئے مجھے آپ کی ذہنی حالت پر شبہ ہو رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ طنزیہ انداز میں ضبط کی آخری حدوں کو چھوتی گویا ہوئی۔

"مجھے اندازہ ہے کہ یہ تمھارے لئے اسان نہیں ہو گا۔اس شخص سے نکاح کر لینا جو تمھارا گنہ گار ہے جس سے تم نفرت کرتی ہو،اس دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ہیں۔

مگر اس کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہیں نظر آرہا سب کچھ ٹھیک کرنے کا۔

یہ دنیا بہت ظالم ہے باالخصوص تم جیسی شریف لڑکیوں کے لئے جو اس معاشرے میں کسی مرد کے سہارے کے بغیر زندگی جی رہی ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

تمھیں ایک گھر کی ضرورت ہے۔ تحفظ کی ضرورت ہے۔اور میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا تمہیں یہ سب دے وہ تمھاری شیلڈ بنے۔ تمھاری زندگی میں طوفان لانے کا ذمہ دار شاہ زر ہے۔

میں چاہتا ہوں تمھاری زندگی میں سکون و عزت لانے کا باعث بھی وہی بنے۔ تم اسے آوارہ، عیاش ہی کیوں نہ سمجھتی ہو مگر اس کے کردار کی پختگی کی گواہ تم خود ہو۔ وہ جیسا بھی ہے بر کردار نہیں ہے۔اور کردار کی پختگی اور پاکیزگی ہی تو شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔انسان غصے میں جانور بن جاتا ہے اور کچھ نا قابل تلافی غلطیاں کر جاتا ہے۔اوداس نے بھی یہی کیا۔ خیر فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے۔مجھے اس کی غلطی سدھارنے کا ایک موقع دے دو۔خدا امان جاؤ بیٹی۔"

اور اپنی بات کے آخر میں وہ اس کے سامنے گھٹنوں پر بیٹھ گئے۔

شہر کا مشہور معزز ترین شخص اس کے سامنے گھٹنوں پر بیٹھا منت کر رہا تھا۔اسوقت پتہ نہیں کیوں اسے خود پر بہت شرم آئی تھی۔

اسے لگا وہ اس دنیا کی سب سے بری لڑکی ہے۔خود پر ہوئی ساری زیادتیاں اسے بھول گئیں۔وہ اپنا غم بھول گئی۔

اس وقت وہ بس اس شخص کا درد محسوس کر رہی تھی۔ان کے ساتھ کھڑی بے بسی کی انتہاؤں کو چھوتی اس عورت کے صبر کی شدت کو محسوس کر رہی تھی۔جو اپنے شوہر کو گھٹنوں پر بیٹھے منت کرتے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں"۔

اس نے خود کو بولتے ہوئے سنا۔

راشد صاحب کھڑے ہو گیے ان کا چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔

"اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا بیٹی"۔

اس کے سر پر دست شفقت رکھکر وہ کمرے سے باہر نکل گیے۔عالیہ بیگم نے ان کی تقلید کی تھی۔وہ ساکت کھڑی یہ سوچ رہی تھی کہ یہ سارا شہر ان کے طلسم میں کیوں گرفتار تھا۔

ان کے الفاظ کا جادو ان کی شخصیت کا رعب آپ کو کب اپنے حصار میں لے لیتا ہے پتہ ہی نہیں چلتا۔

www.novelsclubb.com

حواسوں میں آتے ہی اس نے اس کشادہ کمرے کا دروازہ بند کیا اور اسی دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گئی۔

آنسو بند توڑ کر نکلے پانی کی طرح بہنے لگے۔اس نے منہ پر ہاتھ رکھکر اپنی ہچکی کی آواز کو روکا تھا۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی پھر بھی رو رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے خوش ہونا چاہیے یا رونا چاہیے۔

وہ یہ سب سوچ کر یہاں نہیں آئی تھی۔سب کچھ بہت جلدی جلدی ہو رہا تھا۔

اس نے صحیح فیصلہ کیا تھا اسے گھر کی ضرورت تھی۔تحفظ کی ضرورت تھی۔اور اس گھر میں رہ کر اسے یہ سب کچھ مل سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھی یہ شادی شادی نہیں ہے ایک معاہدہ ہے۔

اسے بس اپنے انتقام سے سروکار ہونا چاہیے۔شاہ زر کی زندگی عذاب بنانے کے لیئے اس کی زندگی کا حصہ بننا ضروری ہے۔"

مہر وہ کیا سوچے گی۔میں اپنی ہی محسن کے گھر میں آگ لگانے چکی آئی۔"

دل کے کسی کونے سے آواز آئی تھی۔

"وہ ایسا کیوں سوچے گی۔اس نے تو مجھے ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کو کہا تھا۔اپنی جنگ لڑنے کے لیے اکسایا تھا۔میرا گنہ گار اس کا بھائی نکل آیا تو کیا اس کے خیالات بدل جائیں گے۔کیا اب میں اس کے لئے مظلوم نہیں رہو نگی۔

www.novelsclubb.com

مگر میں یہ سب کیوں سوچے جا رہی ہوں میری زندگی کا ایک ہی مقصد ہے شاہ زر سے انتقام لینا اور اب میں اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہے سکتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پتہ نہیں یہ میری غلطی تھی یا اسکی جو اس نے کبھی مجھے اپنے بھائی کا نام نہیں بتایا اور میں کبھی اپنے مجرم کا نام اپنی زبان پر نہ لائی۔

یا شاید غلطی کسی کی نہیں تھی بس تقدیر کا کھیل تھا۔

گر مجھے پتہ چل جاتا کہ اس کا شاہ زر سے کیا رشتہ ہے تو یقینا میں اس کے احسانات قبول نہ کرتی اور اگر اسے پتہ چل جاتا کہ میرا شاہ زر

کے ساتھ کیا رشتہ ہے تو شاید وہ مجھ پر احسان کرتی ہی نہیں۔

جب تک مجھے تسکین نہیں مل جاتی کہ میں نے شاہ زر کو اس کے گناہ کی سزا دے دی ہے تب تک مجھے اس گھر میں رہنا ہی ہو گا۔"

اس نے بہتے ہوئے آنسوؤں کو سختی سے پونچھ ڈالا دل اور دماغ کی جنگ میں دماغ کو فتح حاصل ہوئی۔

دل کا سرمایہ غم دل کی حفاظت میں رہے

گھر کے سامان کو باہر نہیں رکھا جاتا

***

.What the hell are you talking about"

میرا نکاح وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔never ever

بھائی اگر آپ سب نے مجھے فورس کرنے کی کوشش کی تو I swear میں اس آفت کی جڑ کو جان سے مار دونگا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جنونی انداز میں چیخا۔

اس سے قبل کہ اشعر کچھ کہتا راشد صاحب کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"اشعر اس سے کہو کہ ہال میں آکر نکاح نامہ پر دستخط کرے۔ قاضی صاحب آچکے ہیں۔"

اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ اتنی آسانی سے انھیں کرتا دیکھ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکا۔

"کیا سوچ رہے ہں و برخوردار، اتنا سوچ بچار اس لڑکی کو ذلیل کرنے سے پہلے کرتے تو آج صورت حال مختلف ہں وتی۔

.you made the mess you clean it up

اپنی ذمہ داری نبھاؤ اس لڑکی کو اس کا کھویا مقام واپس لوٹاؤ۔

سنو شاہ زر میں تمھاری نہ نہیں سننا چاہتا۔اگر تم نے نکاح کرنے سے انکار کیا تو میں تمہیں اس گھر سے، جائیداد سے بے دخل کر دونگا۔"

ان کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔اس نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا تھا۔ایک اجنبی لڑکی کی خاطر وہ اپنے بیٹے کو گھر سے نکال باہر کرنے کو تیار تھا۔اس کا دل پکے پھوڑے کہ مانند دکھا تھا

۔وہ چپ چاپ ہال میں پہنچا تھا۔اپنے عین مقابل صوفہ پر اس کو براجمان دیکھ کر اس کا خون جوش مارنے لگا۔

اس نے اپنی نگاہیں پھیر لیں۔نہ جانے قاضی صاحب کیا کچھ پڑھے جا رہے تھے وہ چونکا تو تب تھا جب قاضی صاحب نے دوسری بار یہ جملہ دوہرایا تھا۔

"جناب شاہ ذر آفریدی کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

اس کی بے ساختہ نگاہ راشد صاحب کی طرف اٹھی تھی لیکن ان کی نگاہیں فرش پر ثبت تھیں۔

"جی، قبول ہے۔" اس نے بدقت تمام یہ تین لفظ ادا کئے تھے۔ عالیہ بیگم کے سوائے گھر کی سبھی خواتین کمروں میں دبک گئی تھیں اور مرد حضرات اس اچانک وحیران کن صورت حال سے بچنے کے لیے آفریدی ولا سے باہر ہو لیے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے برعکس زرمین نے بڑے آرام سے قبول ہے کہہ کر کاغذات پر دستخط گھسیٹے، اور اس کمرے کی طرف چل دی تھی جہاں وہ گزشتہ آدھے گھنٹے سے بیٹھی ہوئی تھی۔

شاہ زر نے ایک قہر آلود نگاہ اس کی پشت پر ڈالی۔اس سے قبل اپنے ہی گھر میں اسگ اس قدر گھٹن کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

وہ اس ماحول سے نکل جانا چاہتا تھا۔اس سے قبل کہ وہ باہر کی طرف قدم بڑھاتا راشد صاحب نے اسے کندھے سے تھام لیا تھا۔

"عقد کا مطلب سمجھتے ہیں وتم۔ it means Transfer of responsibilities.وہ ساری زمہ داریاں جواب تک اس لڑکی کے بڑے اٹھاتے رہے ہیں۔وہ آج سے تمھاری ہوئیں۔

وہ تمھاری بیوی ہے اور اس گھر کی بہو ہے اسے اتنی ہی عزت واہمیت ملنی چاہیے جس کی وہ حقدار ہے۔اسے تکلیف پہنچانے کا خیال بھی اپنے دل میں مت لانا۔"

راشد صاحب نے حکمیہ انداز میں کہا اور وہ جو ضبط کی انتہاؤں پر تھا بنا مڑے گھر کی چوکھٹ عبور کر گیا۔

زمین پر تدبیر کر کے انتقام لینے والے لوگوں نے آسمان والے کی تدبیر سے شکست کھائی تھی۔اور بے شک وہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

****

وہ رات کے دو بجے کے قریب تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

روم کی سبھی لائیٹس بجھی ہوئی تھیں اور وہ بڑے استحاق سے اس کے بیڈ پر دراز خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔ غم کے بوجھ تلے دبا غصہ ایک بار پھر جوش مارنا لگا۔

"میرے بیڈ سے نیچے اترو، ابھی۔" وہ دھاڑا۔

"مسٹر شاہ زر آفریدی، مسز شاہ زر آفریدی ہں ونے کی حیثیت سے اس کمرے کی ہر ایک یک شے پر میرا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ تمھارا۔اس لیئے میں نے یہ فیصلہ لیا ہلے کہ آج سے تم صوفے پر سوؤ گے اور میں بیڈ پر"۔

کمال اطمینان سے اس نے جمائی روکتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر وہ جارہانہ انداز میں آگے بڑھا غالباً اسے بیڈ سے اٹھا کر نیچے پھینکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور میری نہایت اہم شرط ذہن نشین کرلو، اس کمرے میں تمہیں مجھ سے چھ قدم کی دوری پر رہنا ہں و گا، ہمیشہ۔

یوں تو چار قدم بھی ٹھیک تھے مگر اس کمرے کی کشادگی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے چھ قدم متعین کیئے ہیں۔

تمہیں جو کچھ بھی کہنا ہے چھ قدم کے فاصلے پر رہ کر کہو میں سن رہی ہوں۔"

اس نے اپنی سمت بڑھتے ہوئے اس کے قدموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"میرے گھر میں ہوتے ہوئے میرے کمرے میں رہ کر تم مجھے آرڈر دے رہی ہوں۔ شرائط عائد کر رہی ہو۔ یہ تمھاری خوش فہمی ہے کہ میں انہیں فولو کرونگا۔

www.novelsclubb.com

آسمان کی سیر ختم ہوئی میڈم زمین پر آجاؤ۔ اپنی اوقات میں رہو۔"

اس نے کمال ضبط سے کہا تھا۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس خرافاتی لڑکی کو کھڑکی سے باہر پھینک دے۔

۔

"ڈیڈی، ڈیڈی۔" اچانک اس کے زور زور سے چیخنے پر شاہ زر نے ناسمجھی کے عالم میں اس کی طرف دیکھا۔

ڈیڈ یہاں تمھارے ڈیڈ کون ہیں؟

www.novelsclubb.com

وہ متعجب گویا ہوا۔ چند ہی سیکینڈس گزرے تھے کہ راشد صاحب اور عالیہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"کیا ہاں وا، بیٹی تم چیخی کیوں؟"

"وہ....وہ....."اس نے قصداً اپنی بات ادھوری چھوڑ کر شاہ زر کی طرف دیکھا تھا۔اس کی نظروں کے تعاقب میں راشد صاحب نے ملامتی نظروں سے شاہ زر کی سمت دیکھا۔اس سے قبل کہ وہ اس کی ادھوری بات کا نامعلوم کونسا مفہوم اخذ کرتے۔وہ بول پڑی۔

"وہ چھپکلی تھی۔چھپکلیوں سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔اس لئے بے ساختگی میں آپ کو پکار بیٹھی۔مجھے معاف کیجئے گا میری وجہ سے آپ ڈسٹرب ہوئے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکین شکل بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹی تمھیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بے جھجک کہہ سکتی ہو۔اب سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے"۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔ شاہزر کے اوپر ایک نگاہ ڈالے بغیر۔

اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ غلطی اس کی تھی وہ دروازہ مقفل کرنا بھول گیا تھا۔ دروازہ بند ہوتا تو اس کی چیخ کی آواز باہر نہیں جاتی۔

"کیا پوچھ رہے تھے تم یہاں میرے ڈیڈ کون ہیں۔ کیا تمھیں کچھ دیر قبل کہی میرے حقوق والی بات سمجھ نہیں آئی۔ تمھارے ڈیڈ ہی اب میرے ڈیڈ ہیں۔ اب سمجھ آئی تمھیں میری اوقات۔ اس گھر میں فی الحال میری اوقات تم سے زیادہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کمال اطمینان سے دروازہ بند کرتے ہوئے بولی۔

"رات کے دو بجے چیخ کر سب کو اپنی طرف متوجہ کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔ تم نے یہ چیپ حرکت کیوں کی کیا؟ سوچتے ہونگے ڈیڈ میرے متعلق"

اس کی آواز صدمہ سے بھاری ہوئی تھی۔

"میں کچھ ثابت نہیں کرنا چاہتی ہوں بس تمھارے گھر والوں کی نظروں میں تمھیں ذلیل کرنا چاہتی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ یہی سوچ رہے ہونگے کہ تم نے اپنی نئی نویلی دلہن پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہو گی اور وہ بے چاری مظلوم مدد کے لیے چیخی ہو گی۔"

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"تم میری توقع سے زیادہ شاتر ہو۔اگر میری صلاح مانو تم اپنا خرافاتی دماغ دوڑانہ بند کر دو ورنہ تم بہت پچھتاؤ گی۔"

وہ زہر خند لہجے میں بولتا بستر سے تکیہ اٹھاتا ہوا صوفے کی سمت بڑھا تھا۔تکیہ پر سر رکھتے ہی اسے نمی کا احساس ہوا اس نے نا سمجھنے والے انداز میں تکیہ کو سر کے نیچے سے نکال کر آنکھیں سکیڑے دیکھا۔آدھی تکیہ نم تھی اس نے سر جھٹکا اور تکیہ پلٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سو جاؤ شاہ زر ممکن ہے کہ یہ سب بس ایک خواب ہو۔کل صبح جب تمھاری آنکھ کھلے سب کچھ پہلے جیسا ہو۔"

اس نے جیسے خود کو دلاسہ دیا۔

وہ دونوں اس رات سو نہ سکے ایک دوسرے سے لاتعلق وہ دونوں جاگتے رہے تھے ۔رات دھیرے دھیرے گزرتی جا رہی تھی۔

***

www.novelsclubb.com

اگلی صبح فجر کے وقت باتھ روم سے آتی پانی کی آواز نے اسے جگا دیا تھا۔

وہ کچی نیند سوتا تھا زرا سی آہٹ پر اس آنکھ کھل جایا کرتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھوڑی دیر بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ واش روم سے نکلی تھی۔بغیر کمرے کی لائٹس جلائے وہ جاء نماز بچھا کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہو گئی۔وہ اسی لباس میں ملبوس تھی جسے پہن کر گزشتہ روز وہ اس گھر میں آئی تھی۔

اسنے نفرت سے اپنا رخ موڑ لیا اور ایک بار پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

دوسری دفعہ جب اس کی آنکھ کھلی گھڑی کی سوئیاں ساڑھے سات بجنے کا سندیسہ دے رہی تھی۔بستر کھالی تھا وہ کمرے میں نہیں تھی۔اس نے سکون کی سانس لی اور فریش ہو کر ڈائنگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مام،میرا بریک فاسٹ"۔

وہ باآواز بلند کچن کی سمت دیکھ کر بولا۔کچھ دیر بعد جب کچن سے کوئی جواب موصول نہ ہوا وہ چیخ اٹھا۔

".رشیدہ بوامیرا بریک فاسٹ کہاں ہے۔کیا کسی کو میری آواز سنائی نہیں دے رہی".

اس کی چیخ پر رشیدہ بوکھلائی ہوئی کچن سے برآمد ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ شاہ زر بیٹا اس گھر میں کسی کو بھی آپ کے لیے ناشتہ سرو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

وہ ہانپتے ہوئے بولیں۔

"سوائے میرے"

وہ ناشتے کی ٹرے ہاتھوں میں اٹھائے بڑے ہی ناز سے چلتی ہوئی اس کے نزدیک آکر رک گئی۔

"What?"

یہ کیا بکواس ہے۔کس

نے بنایا ہے یہ واحیات رول؟اب کیا میرے اتنے برے دن آگئے ہیں جو میں تمھارے ہاتھوں سے سرو کیا ہوا کھانا کھاؤنگا۔

www.novelsclubb.com

".It's impossible

وہ دہاڑا تھا۔اس سے قبل کہ وہ اپنے سامنے رکھی ٹرے کو پھینک دیتا راشد صاحب بالائی منزل کی سیڑھیاں اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"میں نے بنایا ہے یہ واحیات قانون۔آج سے تمھیں بریک فاسٹ ہو، لنچ یا ڈنر تمھاری بیوی سرو کرے گی۔اس گھر کے کسی اور فرد کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ اور بلا چوں چراں کہ تمھیں اسے نوش فرمانا ہو گا۔شکر مناؤ کہ آج تمھیں یہ نصیب ہو رہا ہے کل سے اگر ٹھیک ساڑھے سات بجے تم ٹیبل پر نہ پہنچے تو یہ بھی نصیب نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

ان کی بات سنکر وہ تعجب کے مارے کھڑا ہو گیا وہ اپنی بات کہہ کر باہر نکل گئے اور وہ سیدھے کچن میں آیا تھا۔

"ممی، آنٹی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔اور کتنی انسلٹ کرینگے ڈیڈ میری۔ کل جو کچھ ہوا کافی نہیں تھا جواب دو وقت کا کھانا بھی مجھ پر حرام کیا جا رہا ہے۔"

وہ ضبط سے بولا مگر عالیہ بیگم اور راحت بیگم اپنے اپنے کاموں میں یوں مصروف رہیں جیسے اس کی بات سن نہ سکی ہوں۔

"

ممی میں آپ سے مخاطب ہوں آپ جواب کیوں نہیں دے رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے عالیہ بیگم کا رخ اپنی سمت کیا تھا۔

"شاہ زر اپنی ممی کو تنگ مت کرو۔ وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ اس گھر کا کوئی بھی فرد تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ پلیز کچن کے باہر چلے جاؤ اور جیسا تمھارے ڈیڈ کہہ رہے ہیں ویسا کرو"۔

عالیہ بیگم کہ بجائے راحت بیگم کی طرف سے جواب آیا تھا وہ ششدر رہ گیا۔ کیا یہ وہی راحت آنٹی تھیں جو اس کہ خاطر اس کی ممی سے تک لڑ جایا کرتی تھی۔ کس قدر سفاکی سے انہوں نے یہ جملے ادا کیے تھے۔ اسے ساکت چھوڑ وہ دونوں کچن سے باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی تم بریک فاسٹ نہیں کرنا چاہتے۔ کیا میں اسے واپس رکھ دوں"؟

زرمین ناشتے کی ٹرے ہاتھوں میں اٹھائے کچن میں داخل ہوئی۔وہ مسکرا رہی تھی کچن میں اس کے اور اس گھر کی خواتین کے مابین ہوئی گفتگو کو وہ بخوبی سن چکی تھی۔

اپنے سامنے اس صورتحال کی حال کی وجہ کو دیکھ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا لان میں چلا آیا لمبی لمبی سانسیں لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

اس کا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا اپنے ہی گھر کے اس ماحول میں۔وہ بائیک لے کر اس گھر سے دور نکل گیا۔

**

www.novelsclubb.com

وہ کچن میں داخل ہوئی تو عالیہ بیگم اور راحت بیگم کو کچن میں کھانا پکانے کے ساتھ ساتھ ملازمین کو ہدایات دینے میں مصروف پایا۔وہ تذبذب کے عالم میں آگے بڑھی۔

"آنٹی کیا میں کچھ مدد کروادوں۔"

اس نے دھیمی آواز میں استفسار کیا۔

"ارے نہیں بیٹی اتنے ملازموں کے ہوتے ہوئے ہمیں مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے بھلا۔ تم ایسا کرو سب کے ساتھ بیٹھ باتیں کرو سب سے گھلنے ملنے کی کوشش کرو۔"

راحت بیگم مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئیں۔ عالیہ بیگم نے اس کی طرف متوجہ ہونا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے انھیں اس کا کچن میں آنا ناگوار گزرا ہو۔ آنسوؤں کا گولہ نگلتی ہوئی وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ اسے یقین تھا وہ اس گھر میں کبھی ایڈجسٹ نہیں ہو پائے گی۔ اس کی اہم وجہ تھی آفریدی ولا کے مکینوں کے دل میں دبی نفرت۔ وہ لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ اور کیونا

کرتے وہ اس شخص کی زندگی میں زبردستی گھس آئی تھی جس سے وہ لوگ بے انتہا محبت کرتے تھے۔وہ یہاں شاہزر کی زندگی مشکل بنانے آئی تھی مگر اس گھر میں اس کا ہر ایک منٹ بھاری گزر رہا تھا۔جن ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اس نے نکاح نامے پر دستخط کیے تھے ان ارادوں کی تکمیل کرنا ناممکن معلوم ہو رہا تھا۔

وہ واقف تھی کہ جب تک وہ اپنا انتقام نہیں لے لیتی اسے اس گھر میں رہنا ہو گا اور یہ آسان نہ ہو گا۔

باوجود اسکے پتہ نہیں کیوں اس کی آنکھوں میں بار بار آنسو آجاتے تھے۔کچھ دیر تک آنسوؤں کو بے دریغ بہا لینے کے بعد وہ لان میں چلی آئی تھی۔لان کی نرم نرم گھاس پر پیروں کو رکھتے ہی ایک طمانیت کس احساس اس کے جسم میں دوڑ گیا۔ابھی وہ چند ہی قدم چلی تھی کہ اس کی نگاہ لان کے جھولے پر بیٹھی مہر پر پڑی ۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی جھولے کے نزدیک آئی تھی۔اسکی

موجودگی محسوس کر لینے کے باوجود مہر نے اپنا سر نہ اٹھایا اور اسمارٹ فون کی اسکرین پر انگلی گھماتی رہی۔

اپنی ساری ہمت اکٹھا کر زرمین نے لب کھولے۔

"مہر،.... میرا مطلب ہے مزنی.....میں.۔۔۔۔تم.....مجھے یقین ہے تم مجھ سے۔۔۔۔۔خفا ہو گی۔۔۔۔۔۔مگر۔۔۔یقین جانو مجھے علم نہیں تھا کہ۔۔۔۔۔تم ۔۔۔۔وہ تمھارا۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔تمھارا گھر۔۔۔۔۔اس نے نامکمل جملوں کے زریعے اپنی بات کہنی چاہی۔وہ جو کہنا چاہ رہی تھی گھبراہٹ و شرمندگی کے مارے کہہ نہیں پا رہی تھی۔اس کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی مہر نہیں مزنی تھی۔اسے اس گھر میں سب یہی بلاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے اپنے دل کی بات نہیں کر سکتی تھی جیسے مہر سے کیا کرتی تھی۔تب وہ مزنی نہیں تھی شاہزر کی بہن نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے ٹوٹے پھوٹے جملوں کو ادا کرنے کے بعد اس نے بے بسی سے مہر کے چہرے پر نگاہیں مرکوز کیں۔اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔وہ اپنی نشست سے اٹھی اور اس کے قریب سے ہوتی ہوئی نکل گئی اُس کا بازو اس کے بازو سے مس ہوا تھا۔وہ جھٹکا کھا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔جھٹکا بازو کے ٹکراؤ کے باعث نہیں دل کے ٹوٹنے کی وجہ سے لگا تھا۔وہ بے جان وجود کی طرح لان کی گھاس پر بیٹھ گئی۔اس کی نظروں نے دور تک مزنی کی پشت کا پیچھا کیا تھا۔

پرائے پن کی اس وسیع و عریض دنیا میں

یہ خوشی کی بات ہے کہ دکھ اپنا ہے

**

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ عشق نہیں آساں

(زرنیلا خان)

قسط نمبر 7

مزنی کے برتاؤ سے اسے کافی گہری چوٹ پہنچی تھی۔گھر کے باقی افراد کا برتاؤ بھی لیا دیا سا ہی تھا۔وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ رشیدہ بوا اسے کھانے پر بلانے چلی آئی۔اس گھر کے سبھی مکینوں کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانا کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ان سبھی کے لئے وہ اجنبی تھی اور اجنبیوں کے ساتھ کھانا کھانے کا تجربہ اسے نہیں تھا۔اسے لگتا تھا کہ وہ ایک پر اعتماد لڑکی ہے اسے اجنبیوں سے ڈیل

www.novelsclubb.com

کرنا آتا تھا مگر اس گھر میں آکر اس کا سارا اعتماد جھاگ کے مانند بیٹھ گیا تھا۔اجنبیوں کے ساتھ چند باتیں کر لینا آسان تھا مگر ان کے ساتھ چوبیس گھنٹے گزارنا کیا ہوتا ہے اس کا احساس اسے یہاں آکر ہوا تھا۔اس کی آنکھیں ایک بار پھر سے برسنے کو بے تاب ہوں ونے لگی۔دل پر منو بوجھ لیئے وہ ڈائنیگ ہال میں آئی تھی۔حسب معمول گھر کے سبھی افراد اپنی اپنی نشست پر براجمان تھے تاہم شاہ زر کی موجودگی غیر متوقع تھی۔غالباً یہ راشد صاحب سمیت سبھی کو منانے کی کوشش تھی۔عالیہ بیگم اور تینوں تائیاں سب کو باری باری کھانا سرو کرنے میں مصروف تھیں۔ان میں سے کوئی بھی شاہ زر کے نزدیک نہیں آیا تھا۔اسے قصداً نظر انداز کر دیا گیا۔اس نے خود کو بے بسی کی انتہاؤں پر محسوس کیا تبھی زرمین نے باؤل اٹھایا اور اسے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔شاہ زر نے نفرت سے اپنی نگاہیں دوسری سمت کر لی۔

www.novelsclubb.com

"مزنی پانی کا جگ پاس کرنا پلیز۔"

شاہ زر مزنی سے مخاطب ہوا۔ چاہے ساری دنیا اس سے خفا ہو جائے اسے یقین تھا کہ مزنی اس سے خفا نہیں رہ سکتی تھی۔ مزنی ہنوز کھانے میں مشغول تھی گویا اس کی بات ہی نہ سنی ہو۔ ڈائننگ ٹیبل پر موجود باقی افراد کا برتاؤ بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ ذلت و بے بسی کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔ اس نے اپنی پلیٹ پرے دھکیلی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ لاشعوری طور پر سبھی کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی تھیں۔ مگر اس کی نظر زرمین کے چہرے پر مرکوز تھی۔ ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالتا وہ باہر نکل گیا۔ شاہ زر کے جاتے ہی عالیہ بیگم اپنی نشست چھوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ اور ان کے بعد ان کی تقلید کرتے ہوئے سبھی کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ سب سے آخر میں راشد صاحب اپنا کھانا ختم کر اپنی نشست سے اٹھے تھے۔ گویا یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ انھیں شاہ زر کے بھوکا رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ضبط کی طنابیں اس کی

ہاتھوں سے سرکتی جارہی تھی۔آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹکنے لگا۔آج کا کھانا ادھورا رہ جانے کی وجہ صرف وہ تھی۔نہ جانے مستقبل میں اور کتنے کھانے ادھورے رہ جانے والے تھے۔وہ شاہ زر کو سبق سکھانا چاہتی تھی،اس کی زندگی خراب کرنا چاہتی تھی،اسے دکھ دینا چاہتی تھی مگر بلاواسطہ وہ اس گھر کے مکینوں کو دکھ دے رہی تھی۔وہ خود کو ان کا مجرم محسوس کررہی تھی۔وہ بے چینی سے ہال کے چکر کاٹ رہی تھی۔لاکھ کوشش کے باوجود وہ اپنے اور شاہ زر کے مشترکہ کمرے میں جانے کی ہمت نہیں جٹا پارہی تھی۔جتنے غصے میں وہ کھانا چھوڑ کر گیا تھا عین ممکن تھا کہ اس کو سامنے پاتے ہی اس کا گلا گھونٹ دے گا۔اسی اثناء میں رشیدہ بوا اس کے قریب آئی اور عجلت میں اس کے ہاتھ میں موبائل تھما کر کچن میں روپوش ہوگئی۔اس سے قبل کہ وہ کچھ سمجھ پاتی SMS کی بیپ نے اس کا دھیان اپنی طرف کرلیا۔اس نے پڑھنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

,Dear zarmeen

میں جانتی ہوں کہ تمہیں میرے برتاؤ سے ٹھیس پہنچی ہو گی۔ میں مجبور ہوں۔ میں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتی ہوں۔ وہ میرے لیئے بہت اہم ہیں۔ مگر اس کا قطعی یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تم سے خفا ہوں یا تمھارے لیئے میری محبت میں کمی آگئی ہے۔ مجھے تم پر ناز ہے تم نے وہی کیا جو میں چاہتی تھی۔ تم نے میری باتوں کا مان رکھا۔ میرے اور شاہ زر کے رشتے کی حقیقت جاننے کے باوجود تم نے اپنے حوصلوں کو ٹوٹنے نہیں دیا۔ تم بااعتماد اور بلند حوصلہ زرمین فاروقی بن گئی۔ ہو بالکل پہلے والی زرمین۔ میں تمھارے لیے بہت خوش ہوں۔ مگر اس لڑائی میں میں تمھارا ساتھ دینے سے قاصر ہوں۔ میں شاہ زر اور تم دونوں ہی سے محبت کرتی ہوں۔ میں تم دونوں کے درمیان کسی ایک کا انتخاب نہیں کر پاؤنگی۔ نہ ہی کسی ایک کا ساتھ دے پاؤنگی۔ تم اپنے حق کے لیے لڑتی رہنا۔ وہی کرنا جو تمہیں مناسب لگے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم کبھی کچھ غلط نہیں

کر سکتی۔اس گھر میں ہمیں اجنبیوں کی طرح پیش آنا ہو گا۔یہ ظاہر کرنا ہو گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو نہیں جانتی۔اسی میں ہم دونوں کی بہتری ہے۔خود کو تنہا محسوس نہ کرنا۔اس گھر سے باہر نکلتے ہی تم جب چاہو مہر سے مل سکتی ہو۔میں تمھارے لیے مہر ہی رہو نگی ہمیشہ۔take care

"

اس کے ہاتھوں میں مقید موبائل اس کے آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔وہ کسی تھکے مسافر کے مانند صوفے پر ڈھے گئی۔اسے اپنا آپ بہت ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔اسنے اپنا گیلا چہرا ڈوپٹہ سے خشک کیا اور کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔اس کمرے میں داخل ہونے کے لیے درکار ہمت اس میں آ گئی تھی۔

***

وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی اس کی چھٹی حس نے آنے والے خطرے کا احساس کرایا تھا۔

ٹیبل لیمپ اوندھا پڑا تھا۔ کھڑکی کے پردے فرش پر آرہے تھے۔ ڈریسنگ ٹیبل کا سامان جابجا بکھرا ہوا تھا۔ بیٹ شیٹ بیڈ کہ بجائے فرش پر بچھی اپنی قسمت کو رو رہی تھی۔ کمرے کی حالت اس کے غصے کی عکاسی کر رہی تھی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ باتھ روم سے شاور کی آواز آرہی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ کے قریب آئی فرش سے بیڈ شیٹ اٹھا کر بیڈ پر بچھانے لگی تبھی واش روم کا دروازہ کھلا اور باہر نکلا۔ وہ بے ساختہ پلٹی تھی۔ وہائٹ ٹی شرٹ اور بلاک جینس پانی سے تر بتر تھیں۔ بھورے سلکی بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے جن سے ٹپکتی پانی کی بوندیں یہ صاف ظاہر کر رہی تھی کہ وہ کپڑوں سمیت شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا تھا۔

"آ گئی تم، بیوی"۔

اس نے لفظ بیوی پر زور دیتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔

شاہزر کی سرخ ہو رہیں آنکھیں اور طنزیہ طرز تخاطب نے اس کی گھبراہٹ کو دو چند کر دیا۔

"میں تمھاری بیوی نہیں ہوں سمجھ آئی تمھیں۔ آئندہ مجھے اسطرح مت پکارنا""۔

www.novelsclubb.com

بمشکل اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے وہ بولی۔

"اچھا تو تم میری بیوی نہیں ہو۔حال ہی میں میرا نکاح جس لڑکی کے ساتھ ہوا ہے کیا وہ تم نہیں ہو۔"

وہ اس کے عین مقابل آ کھڑا ہوا۔

وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔

"ت.....ت تمھیں شرط یاد نہیں ہے۔6 قدموں کی دور پر رہ کر جو کہنا ہے کہو ۔دور ہٹو۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کی سعی مگر لہجے نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں۔اتنا تو میں جانتا ہوں کہ تم کوئی مظلوم بے چاری قسم کی لڑکی نہیں ہو۔یقیناً کسی پلاننگ کے ساتھ تم یہاں آئی ہو۔بولو کیا چاہتی ہو تم؟کیوں گھس آئی ہو میرے گھر میں میری زندگی میں؟تمھاری پرابلم کیا ہے؟"

وہ ایک قدم آگے بڑھا تھا اسے خود سے اتنے قریب پا کر وہ بدک کر پیچھے ہٹی نتیجتاً دیوار سے جا لگی۔اس نے مڑ کر دیوار کو اور پھر شاہ زر کو دیکھا۔اس شخص نے اس کی شرط کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی الٹا اسی پر رعب جما رہا تھا۔اس کا دماغ کھول اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہو میری پرابلم۔میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔تمھاری بربادی چاہتی ہوں۔بلکل ٹھیک اندازہ لگایا تم نے میں کوئی مظلوم بے چاری قسم کی لڑکی نہیں

ہوں جو خاموشی کے ساتھ ظلم برداشت کرتی جاؤں۔میں وہی جرنلسٹ ہوں جس نے تمھیں جیل بھیجوایا تھا۔تم نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ظلم کیا ہے۔میں نے تمھیں موقع دیا تھا کہ میری جان لے لو مگر تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا۔اب تم اپنی بربادی اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔مجھے تمھاری دکھتی رگ کا پتہ چل گیا ہے دنیا والے تمھارے متعلق جو کچھ سوچے تمھارے متعلق جیسی بھی خبریں پڑھیں تمھیں فرق نہیں پڑتا تمھیں محض اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ تمھاری فیملی تمھارے بارے میں کیا سوچتی ہے۔اسی فیملی کے سامنے میں تمھیں ذلیل کرونگی۔وہیں چوٹ کرونگی جہاں سب سے زیادہ درد ہوگا تمھیں۔

تمھیں اس قدر مجبور کرونگی کہ تم گھٹنوں پر بیٹھ کر مجھ سے معافی مانگو گے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے شاہ زر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔اس کا تنفس تیز تیز چل رہا تھا۔

"تم مجھے تباہ کرو گی۔مجھے ذلیل کرو گی۔تم ہو کون ایک کمزور لڑکی۔ تمھیں کیا لگتا ہے کہ تم میرے ہی فیمیلی کو میرے خلاف کر دو گی۔میرے ہی گھر کی چھت کے نیچے کھڑی ہو کر تم مجھ کو چیلنج کر رہی ہو۔تو جاؤ کر لو جتنی کوشیشیں کرنی ہیں۔لیکن یہ امید قطعی نہ رکھنا کہ میرے گھر والے تمھارے "مشن بربادی"

میں تمھاری مدد کرینگے۔یہ لوگ میری فیملی ہیں۔چند روز میں وہ سب نارمل ہو جائینگے۔کیونکہ یہ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں اور جن سے محبت کرتے ہیں نا ان سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہا جا سکتا۔میں یہ سب تم سے کیوں کہہ رہا ہوں۔ تمھیں کیا خبر کے فیمیلی کیا ہوتی۔تم تو اپنی دائی ماں کے ساتھ رہتی ہو نا۔تم جیسی لڑکیوں کی اپنی کوئی فیمیلی ہوتی نہیں ہے اس لیے دوسروں کے ہنستے کھیلتے گھروں میں آگ لگانے چلی آتی ہیں۔تم سے دوسروں کی خوشیاں برداشت نہیں ہوتیں ہے نا اپنی محرومیوں کا بدلہ تم دوسروں سے لینا چاہتی ہو ہے نا"۔

شاہزر نے اس کے نازک دودھیا بازو کو اپنی ہاتھ کی آہنی گرفت میں دبوچ لیا تھا۔ اس کی گرم گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔زرمین کا ہر ایک لفظ اس کی مردانہ انا پر چابک کے مانند لگا تھا اس نے بھی حساب برابر کرنا ضروری سمجھا تھا۔درد کے مارے وہ کراہ اٹھی باوجود ضبط کے ایک آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر گرا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔"

بدقت تمام زرمین نے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔اس کی لہجے کی لرزش واضح تھی ۔پلکوں سے گرا آنسو چہرے کا سفر کرتا شاہزر کی کلائی پر گرا تھا۔وہ بے ساختہ زرمین کے بازو کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے پیچھے ہٹا۔

"

مسٹر شاہ زر آفریدی میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں تم سے۔ مجھ سے دور رہو۔ آئندہ تم نے مجھے تکلیف پہنچانے کی تو میں وہ کرونگی جس کا تصور بھی تم نے نہ کیا ہوگا۔ بہت زعم ہے نا تمھیں تمھاری مردانگی پر ایک کمزور لڑکی کیا کچھ کر سکتی ہے اس کا اندازہ عنقریب تمھیں ہو جائے گا۔"

اپنی بات ختم کر کے وہ بھاگنے کے انداز میں باتھ روم کی سمت بڑھی اور دروازہ بند کرتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھیں کیا خبر فیمیلی کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔تم جیسی لڑکیوں کی اپنی تو کوئی فیمیلی ہوتی نہیں ہے۔۔۔۔اسلیے دوسروں کے ہنستے کھیلتے گھروں میں آگ لگانے چلی آتی ہیں۔۔۔

شاہ زر کے زہریلے الفاظ تیر کی طرح اس کے دل میں چبھے تھے۔وہ اگر اسے تکلیف پہنچانے کا ارادہ رکھتا تھا تو یقیناً کامیاب ہوا تھا۔اس کی آج کی یہ رات اسی تکلیف کے نام ہو جانی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

وہ دیر رات تک روتی رہی تھی۔فجر کی اذان کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی وہ نماز پڑھنے کے ارادے سے اٹھ بیٹھی بے ساختہ اس کی نظریں بیڈ کے دائیں طرف

صوفے پر سوئے شاہ زر پر ٹھہر گئی۔اس کا قد 6 فٹ سے ایک دو انچ زیادہ ہی تھا۔اس کا آدھا جسم صوفے پر تھا دونوں پیر صوفے کے حدود سے باہر لٹک رہے تھے۔

جسم بھی کثرتی تھا لہذا اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں ہی لحاظ سے صوفے پر سو پانا اس کے لئے ناممکن تھا۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ہر وقت انگارے اگلتی ہوئی آنکھیں بند تھی۔ سوتے ہوئے بالکل بچے کی طرح معصوم لگ رہا تھا۔یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جس کی بدولت وہ یہ حال کو پہنچی ہے۔ جس کی زبان کل رات الفاظ نہیں زہر اگل رہی تھی۔اس کا زہر خند لہجہ اس کے کٹیلے الفاظ کانوں میں گونج اٹھے۔

www.novelsclubb.com

اس شخص کی بے آرامی پر اسے ذرا بھی ترس نہیں آیا۔اسے اس حالت میں دیکھ طمانیت و سکون کا احساس اس کی رگوں میں اتر گیا۔ فوراً سے پیشتر اس کے چہرے سے نگاہ ہٹا کر وہ نماز کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ صبح ساڑھے سات بجے کا الارم لگا کر سویا تھا یہ بروقت ناشتے کی ٹیبل پر پہنچنے کی کوشش تھی۔الارم کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔فریش ہو کر وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ وہ کمرے کے داخلی دروازے سے برآمد ہوئی۔

"میرا لاکٹ مجھے واپس کرو۔"

اس کے عین مقابل کھڑی اس نے اپنا مخروطی ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا۔

www.novelsclubb.com

"کون سا لاکٹ؟میں تمہاری کسی بھی چیز کے متعلق کوئی معلومات نہیں رکھتا۔"

کمال بے نیازی سے جواب دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انجان بننے کی کوشش مت کرو۔ میں جانتی ہوں وہ تمھارے پاس ہے۔ میری چیز مجھے واپس کرو۔ وہ میرے لئے بہت important ہے۔"

غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔

"اوہ! اچھا یاد آیا۔ وہی لاکٹ جو اس روز جھینا جھپٹی میں میری جیکٹ میں پھنس گیا تھا۔ اسے تو میں نے پھینک دیا اسی روز۔ تمھارا کیا خیال تھا میں تمھاری چیز کو اتنے دنوں تک سینے سے لگا کر رکھتا۔ اب ہٹو میرا راستہ چھوڑو۔"

اسے ایک طرف ہٹاتے ہوئے طنزیہ ہنسی ہنستا آگے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بے بسی کی مورت بنی اس کی پشت کو دیکھ کر رہ گئی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ سبھی افراد اپنی اپنی نشست پر براجمان تھے۔ زرمین اس کے پیچھے آئی تھی۔ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ زرمین نے اس کے سامنے مینگو جوس سے بھرا گلاس اور ٹوسٹ کی پلیٹ رکھی۔ اسے یکسر نظر انداز کرتا وہ ناشتے کی پلیٹ پر جھک گیا۔ پہلے ہی نوالے کے ساتھ اس نے بڑی طرح کھانسنا شروع کر دیا۔ ایک ہی ساتھ کئی پانی کے گلاس تھامے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھے تھے۔ کوئی اور موقع ہوتا تو وہ خوشی کے مارے اچھل پڑتا۔ مگر فی الحال اس کی حالت ابتر تھی لہٰذا خاموشی کے ساتھ ایک گلاس تھام کر لبوں سے لگا لیا۔

کچھ افاقہ ہونے پر ٹیبل پر موجود دوسرے افراد کی طرف نظر کی تھی۔ سبھی اپنی پلیٹ پر یوں جھکے ہوئے تھے گویا انھیں اس کی حالت سے کوئی سروکار نہیں۔

"یہ کونسا نیا ڈرامہ ہے برخوردار۔ کیا ڈنر کی طرح بریک فاسٹ بھی کسی ہوٹل میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ جہاں جانا ہے بخوشی جاؤ اس کے لئے تمہیں تماشہ کرنے کی اور مفت میں سب کی ہمدردیاں بٹورنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

بڑی ہی سفاکی سے راشد صاحب نے اس کی اصلی والی کھانسی کو ڈرامے کا نام دے دیا تھا۔ اس نے کچھ نہ کہنے میں ہی عافیت جانی اور اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔ ناشتہ کا ہر ایک لقمہ عذاب بن گیا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ٹوسٹ میں بہت ساری مرچی گر گئی ہو۔ اس کی زبان پر شدید جلن ہو رہی تھی۔ حلق میں کانٹے سے اگ آئے تھے۔ اس نے سرعت سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔ پہلا گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہی اسے آج کی تاریخ میں حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا۔ جوس ضرورت سے زیادہ میٹھا تھا۔ وہ جوس کم چینی کا گھول زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔ ایک گھونٹ پیتے ہی اسے لگا کھایا پیا سب باہر آ جائے گا۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

عین ممکن تھا کہ اس کے ٹوسٹ میں مرچی گر گئی ہں و مگر جوس کے جگ مشترکہ تھے اگر اس کے جوس میں اس قدر مٹھاس گھلی ہوئی تھی تو باقی افراد کے جوس کا ذائقہ بھی ایسا ہی ہں ونا چاہیئے تھا۔ لیکن ٹیبل پر موجود سبھی افراد بالکل نارمل انداز میں جوس پیتے ہں وئے ناشتے کے ساتھ انصاف کر رہے تھے۔ اسے یقین تھا کہ فی الحال وہ جو کچھ کہے گا کسی کو اس پر اعتبار نہیں آئے گا۔ بلکہ راشد صاحب کو اس کی بے عزتی کرنے کا سنہرا موقع مل جائے گا۔ اس نے جیسے تیسے ٹوسٹ کو حلق سے نیچے اتارا اور کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہں وا۔

سبھی کی نظریں اس کی طرف اٹھی تھیں مگر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا آیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے بیڈ کی دائیں طرف میز پر رکھے پانی سے بھرے جگ کو لبوں سے لگا لیا۔ پانی کو گلاس میں انڈیلنے تک کی برداشت نہیں تھی اس میں۔

بوکھلاہٹ میں جگ کو منہ سے لگانے کے باعث اس کی شرٹ گردن سے لیکر سینے تک بھیگ چکی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کا سہارا لیے اپنی سانسیں بحال کر رہا تھا تبھی دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوئی۔

"کیسا لگا ناشتہ پسند آیا یا نہیں"۔

وہ مسکرا کر گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

سیکنڈ سے بھی کم وقفہ لگا تھا شاہزر کو سمجھنے میں کہ یہ سب اس لڑکی کے خرافاتی دماغ کا کمال تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ یہ گھٹیا کھیل کھیلنے کی۔ how dare you".

وہ دہاڑا۔

"تم اس قدر ناراض کیوں ہو رہے ہو میں تو بس تمھیں اس احساس سے دوچار کرانا چاہتی تھی کہ شدید پیاس لگنے کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔ حلق میں کانٹے اگ آنا کسے کہتے ہیں۔ تمھیں تو یاد نہیں ہو گا مگر میں یہ کبھی نہیں بھولو نگی کہ تمھاری بدولت اس روز میں نجانے کتنے گھنٹوں تک بھوکی پیاسی اپنی قسمت کو رو رہی تھی۔ صبح سے شام ہو گئی تھی مگر میری حلق سے پانی کی بوند تک نیچے نہیں اتری تھی۔ میں چاہتی تھی کہ تمھیں بھی اندازہ ہو کہ شدید بھوک اور پیاس سے گزرنا کیسا ہوتا

ہے۔کئی گھنٹوں کے لیے تمھیں بھوکا پیاسا رکھ پانا ناممکن ہے نواب زادے جو ہو ۔پیاس لگنے پر فلٹر

واٹر دستیاب نہ ہوا تو منرل واٹر خرید کر پی لیتے ہیں تم جیسے رئیس زادے۔

لہذا میں نے یہ طریقہ اپنایا تاکہ کچھ دیر کے لئے ہی سہی تمھیں اس تکلیف کا مزا چکھلینے دیا جائے۔تکلیف تو تکلیف ہوتی ہے پھر چاہے وہ منٹوں کے لیے ہو یا گھنٹوں کے لیے"۔

اپنی بات ختم کر کے وہ گردن اکڑاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ضبط کی آخری حدوں کو چھوتے شاہ زر نے زوردار مکا دیوار پر دے مارا۔

www.novelsclubb.com

***

وہ سارا دن بے چین پھرتی رہی تھی۔ شاہزر کے کمرے کا ہر ایک کونا کھنگال لینے کے باوجود اس کا لاکٹ نہیں ملا تھا۔

یہ تصور ہی اسے ڈرا رہا تھا کہ اگر شاہزر نے حقیقتاً اس کا لاکٹ کہیں پھینک دیا ہو تو وہ کیا کرے گی۔

بچپن سے لیکر جوانی تک اس کے مرحوم والدین کی واحد نشانی کو اس نے سینے سے لگا کر رکھا تھا۔

مگر آج وہ واحد نشانی کو بھی وہ کھو چکی تھی۔ اسے پوری شدت کے ساتھ شاہزر سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔ وہ بے بسی کی انتہاؤں پر تھی۔ لابی سے گزرتے ہوئے اس کی نگاہ مزنی کے کمرے کے کھلے دروازے پر پڑی۔ وہ فون پر محو گفتگو تھی۔ وہ بھاگتے ہوئے اس کے کمرے کی چوکھٹ کو عبور کر اس سے لپٹ گئی۔ اسے بھول گیا تھا کہ وہ دونوں اجنبی تھیں۔ اس گھر میں وہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں جانتی

تھیں۔وہ مزنی کی ساری ہدایات کو فراموش کر بیٹھی مزنی کو دیکھ اس کا ضبط جواب دے گیا۔وہ جو فون پر محو گفتگو تھی اس اچانک افتاد پر چونک پڑی۔اس نے فوراً سے پیشتر کمرے کا دروازہ مقفل کیا اور زرمین کو بیڈ پر بیٹھا کر اس مقابل گھٹنوں پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟ کسی نے کچھ کہا ہے، کیا بھائی سے لڑائی ہوئی ہے؟ Come on just tell me کیا ہوا ہے؟"

اسے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے مزنی نے سوالات کی جھڑی لگا دی

www.novelsclubb.com

"مہر میں بہادر لڑکی نہیں ہوں۔میں ایک کمزور لڑکی ہوں۔مجھ سے کچھ نہیں ہو پائے گا۔مجھے کسی کو سبق نہیں سکھانا کوئی انتقام نہیں لینا۔میں بس یہاں سے کہیں دور چلی جانا چاہتی ہوں۔سب کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی ہوں۔تم نے جیسا

کہا تھا یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے اس دنیا میں دو صورت حال بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔اول اس شخص کے بغیر زندگی گزارنا جس سے آپ بے پناہ محبت کرتے ہیں دوم کسے اس شخص کے ساتھ زندگی گزارنا جس سے آپ کو شدید نفرت ہے۔اور آج میں ان دونوں صورتوں سے گزر رہی ہوں صرف اور صرف تمھارے بھائی کی بدولت۔

آج میری دائی ماں میرے ساتھ نہیں ہیں یہ تکلیف کیا کم تھی جو میں تمھارے بھائی کے ساتھ رہ کر اس تکلیف کو اور بڑھا رہی ہوں۔میں اس سے نفرت کرتی ہوں اس کے ساتھ ایک منٹ بھی گزارنا مجھے گوارا نہیں ہے۔میں یہاں سے بھاگ جانا چاہتی ہوں مہر میری مدد کرو۔"

www.novelsclubb.com

مزنی کے کاندھے پر سر رکھے وہ بلک بلک کر رو دی۔اس کے آنسو مزنی کے سنہرے بالوں میں جذب ہوتے جا رہے تھے۔

"دیکھو زری میں تمھیں یہ صلاح ہر گز نہیں دونگی کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔کیونکہ میں ایسا نہیں چاہتی اگر تم نے یہ قدم اٹھایا تو تمھارا وہ سارا حوصلہ تمھارا وہ اعتماد جسے تم نے بڑی محنت سے پوری طرح ٹوٹ جانے کے باوجود واپس حاصل کیا تھا اسے ایک بار پھر کھو دو گی۔

تم ایک گلٹ ایک ناکامی کے احساس کے بوجھ تلے دب جاؤ گی۔

تم زرمین فاروقی نہیں زرمین آفریدی ہو جب جی میں آئے تم اس گھر سے نکل کر نہیں جا سکتی۔تم اس گھر کی عزت ہو بھلے ہی تم اور بھائی اس رشتے کو نہیں مانتے مگر

اس گھر کے دوسرے افراد کی نظر میں تم دونوں ہسبنڈ وائف ہو۔اگر تم یہاں سے جانا چاہتی ہو تو لیگل طریقے سے ڈایئورس لیکر جانا ہو گا۔

مگر میں نہیں چاہتی کے یہاں تک بات پہنچے۔تم جو کرنا چاہتی ہو اس گھر میں رہ کر کرو بھائی سے ان کا گناہ قبول کروانا چاہتی ہو انہی ذلیل کرنا چاہتی ہو شوق سے کرو ۔میں تم دونوں کے درمیان کچھ نہیں بول سکتی۔مگر میری ایک بات ذہن نشین کر لو زرمین کہ اس حادثہ کے متعلق تو میں زیادہ نہیں جانتی کیونکہ اس وقت میں ملک سے باہر تھی اور اس گھر کا کوئی بھی فرد مجھے کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہے۔میں نہیں جانتی کے اس حادثہ میں بھائی قصوروار تھے یا نہیں

میں بس اتنا جانتی ہوں کہ بھائی شراب نہیں پیتے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گی میں ان کی طرف سے صفائی نہیں دینا چاہتی انھیں چاہیے کہ وہ خود اپنے حق میں صفائی دیں ثابت کریں وہ بے قصور ہیں۔تم انھیں عیاش رئیس زادہ سمجھتی ہو مگر

یقین جانو وہ ایسے نہیں ہیں تم دونوں ایک دوسرے کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہو۔

بچپن سے لیکر جوانی تک بھائی نے محبت اور توجہ ہی پائی تھی۔اسکول ہو کالج ہو وہ ہر جگہ مشہور و مقبول رہے۔ساری زندگی انہوں نے محبت پائی اور محبت ہی لٹائی ہے نفرت سے انکا دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔پھر ایک دن اچانک تم انکی زندگی میں آئی۔ایک ایسی لڑکی جسے ان میں کچھ بھی خاص نظر نہیں آیا تھا۔دوسری لڑکیوں کے لیے جوان کی خوبیاں تھیں تمھاری نظر میں وہ خامیاں تھیں۔تمھاری نظر میں وہ بس ایک عیاش رئیس زادے تھے۔تم نے ان کے متعلق خبریں شائع کروادیں ۔اور ایک دن تم نے انھیں جیل بھجوادیا۔اس حادثہ نے انھیں ہلا کر رکھ زندگی میں پہلی مرتبہ راشد انکل کی اس قدر تذلیل ہوئی ہو گی اور اسکی وجہ وہ تمھیں سمجھتے رہے ان کی نظر میں قصوروار تم تھی۔اپنے والد کی تذلیل کا انتقام لینے کے لیے

انہوں نے وہ کر دیا جو انہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔وہ تم سے انتقام لینا چاہتے تھے۔وہ یہ سب کچھ غصے میں کرتے چلے گئے میرا یقین کرو وہ تم سے نفرت نہیں کرتے۔

تم ان سے چاہے جتنی نفرت کا اظہار کر لو وہ تم سے نفرت نہیں کر پائینگے۔کیونکہ انہوں نے کبھی کسی نفرت نہیں کی۔ایک ایسا شخص جس سے کسی اجنبی کے بھی آنسو برداشت نہیں ہوتے اس قدر نرم دل رکھنے والا شخص اپنے دل میں کسی کے لیے نفرت کا جذبہ کیسے رکھ سکتا ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حادثہ کے ان کے دل میں گلٹ کا جذبہ پیدا ہوا ہو وہ تم سے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتے ہوں مگر اس سے پہلے تم ان کی زندگی میں آ گئی۔اور اب تم ان کی ضد بن گئی ہو۔ایک لڑکی ہوتے ہوئے تم انہیں برباد کرنے کی دھمکی دیتی ہو یہ بات ان کی مردانہ انا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔تم ان کے سامنے ناقابل تسخیر چٹان کی مانند کھڑی ہو جسے وہ تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔میرا خیال ہے ایک وقت ہو گا جب وہ تم سے معافی مانگنے کا ارادہ

رکھتے ہونگے مگر فی الحال وہ تمھارے حوصلوں کو توڑنا چاہتے ہیں۔ان کے گلٹ کی جگہ غصے نے لے لی ہے۔آخر میں وہ ایک مرد جو ہیں۔

میں بھی کون سی باتیں لیکر بیٹھ گئی۔ہم ایسا کرتے ہیں تمھاری دائی ماں کے پاس چلتے ہیں تم زرا فرسٹریشن کا شکار ہو گئی ہو۔انھیں دیکھو گی تو بہتر فیل کرو گی۔

آج شام میں تمھیں ان کے پاس لے چلونگی۔"

اس کے بال سہلا کر مزنی واش روم کی سمت بڑھ گئی اور وہ اپنے آنسو پونچھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔دائی ماں کو دیکھ پانے کی خوشی نے اس کا دھیان اپنی طرف کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

******

قریبا پندرہ منٹ بعد مزنی نے اپنی کار روکی تھی۔اپنے عین مقابل اونچی کشادہ عمارت کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔وہ کسی بھی لحاظ سے سرکاری ہسپتال نہیں لگ رہا تھا۔

اس نے حیرانی سے مزنی کی طرف دیکھا۔اس سے قبل کہ وہ کچھ پوچھتی مزنی خود ہی بول پڑی۔

"یہ وقار انکل کا ہاسپیٹل ہے۔راشد انکل نے تمہاری دائی ماں کو یہاں شفٹ کروالیا ہے۔یہاں انھیں بہتر ٹریٹمنٹ ملی گی۔

www.novelsclubb.com

راشد انکل کے علاوہ گھر میں کسی بھی فرد کو دائی ماں کے متعلق کچھ علم نہیں ہے۔راشد انکل تم سے بہت شرمندہ تھے اسی لیے تمھیں ٹرانفسر کے تعلق سے وہ کچھ نہیں بتا پائے جلد یا بدیر وہ تمھیں انفارم کر دیتے کہ دائی ماں یہاں ایڈمیٹ ہیں

۔وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ میں ساری حقیقت سے واقف ہوں لہذا میں تمھارے ساتھ اندر نہیں چل سکتی۔ڈاکٹر ہمدانی نے خدانخواستہ مجھے دیکھ لیا تو فوراً سے پیشتر گھر کے بڑوں کو خبر کر دینگے میں نہیں چاہتی کے گھر میں کسی کو بھی دائی ماں کی حالت کے متعلق خبر ہو سب پریشان ہو جائینگے۔مجھے یقین ہے تم بھی یہی چاہو گی"۔

مزنی کی بات سنکر وہ سمجھداری سے سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔جوں ہی وہ انفارمیشن کاونٹر کے پاس پہنچی اس کے کچھ پوچھنے سے قبل نرس کا لباس زیب تن کیے ایک لڑکی اس کے قریب آئی تھی۔

"مس کیا آپ ہی زرمین فاروقی ہیں"۔

اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"آپ میرے ساتھ آیئے۔ جس پیشنٹ کو آپ دیکھنا چاہتی ہیں وہ I.C.U میں ہیں ان سے ملنے کے لیے آپ کو یہ لباس زیب تن کرنا ہو گا"۔

یہاں خصوصی مراعات ملنے پر اسے حیرانی نہیں ہوئی تھی۔ یہ ہسپتال آفریدیس کی ملکیت تھا اور وہ انہی کے توسط سے آئی تھی

اس نے فوراً سے پہلے نیلے رنگ کا لباس تھام کر نرس کے پیچھے قدم بڑھا دئے۔ اسے icu میں چھوڑ وہ نرس چلی گئی تھی۔ آکسیجن ماسک کے نیچے دائی ماں کا شفیق چہرہ دیکھ اس کا دل پکے پھوڑے کہ مانند دکھنے لگا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ان کے بیڈ کے نزدیک آئی تھی۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔ ان کا جھریوں زدہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسنے لبوں سے لگا لیا۔

"دائی ماں

آپ کب آنکھیں کھولینگی میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتی ہوں۔بہت تھک گئ ہوں میں اُپکے بغیر جیتے ہوئے۔اٹھیں دیکھیں آپ کی چڑیا آگئی۔آپ میرا انتظار کررہی تھیں نا۔یہ سب کچھ میری بدولت ہوا ہے۔اپکی اس حالت کی ذمہ دار میں بھی ہوں۔میں نے سب کچھ بگاڑا ہے۔آپ فکر نہ کریں میں سب کچھ ٹھیک کردونگی۔ہمیں کوئی طعنہ نہیں دیگا۔ہم پھر سے ہمارے محلے میں ہمارے گھر میں رہینگے۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔پہلے آپ ٹھیک ہو جائیں۔آپ کے بغیر میں کچھ نہیں کر پاؤنگی۔"

اس پر رقت طاری ہو چکی تھی۔وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔نرس دروازے سے اندر آئی تھی۔اسے اس حالت میں دیکھ بڑی مشکل سے دائی ماں سے الگ کیا تھا۔

مزنی کار میں اس کی منتظر تھی۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہاسپٹل کی عمارت سے باہر آئی۔وہ زار و قطار روئے جا رہی تھی۔کار کا دروازہ کھول کر وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ ہو گئ۔ی پہلی مرتبہ تھا جب مزنی نے اسے آنسو بہانے سے نہیں روکا تھا۔

**

یہ عشق نہیں آساں

(زرنیلا خان)

قسط نمبر 8

قدرے سنسان سڑک کے کنارے اپنی بائیک روک کر اس نے وہ لاکٹ اپنی جیب سے برآمد کیا۔اس حادثہ کے دوران یہ لاکٹ اس کی جیکٹ کی جیب میں پھنس کر آدھا باہر تو آدھا اس کی جیب میں لٹک رہا تھا۔زرمین کو واپس اس کے گھر چھوڑنے کے بعد وہ بے مقصد سڑکوں پر کار دوڑا رہا تھا تبھی اس کی نگاہ اس پینڈنٹ

پر پڑی تھی۔اس روز سے آج کے دن تک وہ اسے اپنے پاس بڑی حفاظت کے ساتھ رکھتا آیا تھا۔ہارٹ شیپ پینڈنٹ کے اندرونی حصے میں ایک عورت اور مرد کی مسکراتی ہوئی تصویر جڑی تھی۔وہ دونوں اس کے ماں باپ تھے۔جتنی دفعہ وہ ان تصاویر کو دیکھ چکا تھا ابتک تو وہ باآسانی بتا سکتا تھا کہ زرمین نے کونسے نقوش اپنی ماں سے چرائے ہیں اور کونسے اپنے والد سے۔اس نے بازو اوپر اٹھا کر ہوا میں لٹکتے اس پینڈنٹ پر نگاہیں مرکوز کیں۔

"اس روز تمھیں تمھارے جاننے والوں کے سامنے ذلیل ورسواء کرنے کے بعد مجھے ذرا برابر بھی خوشی نہیں ہوئی۔ایک گلٹ نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔غصے کی آگ بجھی تو دماغ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا کہ طیش میں آکر میں نے ایک شریف النفس پاک دامن لڑکی کے دامن پر کیچڑ اچھال کر اسے داغدار کیا ہے۔میں تمھارے ساتھ زیادتی کر بیٹھا۔میرا انتقام perfectly equal

نہیں تھا۔اور شاید اسی لیے خدا کا حکم ہے کہ انتقام لینے سے بہتر معاف کر دینا ہے کیونکہ انسان اتنا قابل نہیں ہے کہ برابری کے ساتھ کام کر سکے۔اس دن میں نے خود سے عہد کیا کہ میں بذات خود تمھیں یہ پینڈنٹ لوٹاؤنگا۔تم سے معافی مانگونگا۔حالانکہ میں جانتا تھا کہ تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گی مگر میں محض اپنی تسکین اپنے سکون کے لیے یہ کرنا چاہتا تھا۔اس فعل کو انجام دینے کے لیے ہمت درکار تھی۔دن پر دن گزرتے گئے مگر میں تمھارا سامنا کرنے کی ہمت مجتمع نہیں کر پایا۔میں لاشعوری طور پر اس موقع کا منتظر تھا جب تقدیر خود ہمیں ایک دو سرے کے مقابل لا کھڑا کرے ایسا پہلے ہوتا آیا تھا تقدیر ہمیں ایکدوسرے سے ملاتی آئی تھی۔مگر افسوس تم نے وہ موقع نہ آنے دیا کہ میں تم سے معافی مانگتا۔تم جبراً میری زندگی میں گھس آئی۔تمھاری اس حرکت نے میری اندر کی ندامت کو دھو دیا۔اب شاید ہی یہ ممکن ہو سکیگا کہ میں تم سے اپنے گناہ کے لیے معافی مانگوں۔کیونکہ جہاں انتقام ہوتا ہے وہاں معافی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تصور کی آنکھ سے زرمین کو دیکھ رہا تھا۔اس نے لاکٹ اپنی جیب میں ٹھونس کر بائیک اسٹارٹ کر دی۔

***

وہ ہاسپٹل سے لوٹکر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔اسے اپنا آپ نڈھال اور تھکا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ تبھی اس کے قدم غیر ارادی طور پر رک گئے۔راشد صاحب کے کمرے کا دروازہ بس زرا سا کھلا رہ گیا تھا۔ان کے لبوں پر اسکا نام تھا۔نامحسوس طریقے اس کے کان ان کی بات سننے لگے۔

www.novelsclubb.com

"زرمین اس گھر کی بہو ہی ھماری عزت ہے۔میں آپ سب کے گزشتہ رویوں کے تعلق سے وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں۔یہاں تک ٹھیک تھا کہ آپ سبھی بمطابق میری مرضی شاہ زر سے کوئی بات نہیں کر رہے اسے نظر انداز کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنی کیے پر شرمندہ ہو اسے احساس ہو کہ وہ گنہ گار ہیں۔اس نے کوئی انتقام نہیں لیا اس نے گناہ کیا ہے۔مگر افسوس اس سارے میں آپ سب کو اس معصوم بچی پر زرا سا بھی رحم نہ آیا۔شاہ زر کے گناہ کی سزا اس مظلوم کو کیوں دی جا رہی ہے۔میں نے غور کیا ہے کہ اس گھر کا کوئی بھی فرد اسے مخاطب نہیں کرتا اور جب وہ کسی سے کچھ کہنے کی کوشش کرتی ہے تب بڑی ہی بے رحمی کے ساتھ اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

راشد صاحب طیش میں آ چکے تھے۔

"مگر بھائی جان، اس صورت حال کی ذمہ دار وہ لڑکی ہے۔ اذحد جذباتی اور بے وقوف قسم کی لڑکی ہے وہ۔

زرا سی بات کا بتنگڑ بنانے کی کیا ضرورت تھی اسے۔ اس کی بیوقوفی کی بدولت شاہ زر کی زندگی مشکل ہو گئی ہے۔ ہم سے وہ لڑکی اس شہر میں برداشت نہیں ہو رہی تھی اور آپ نے اسے اس گھر میں شاہزر کی زندگی میں شامل کر دیا ہے۔ اور اب آپ چاہتے ہیں کہ ہم اسے عزت دیں اس کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔"

وقار صاحب نے نفرت سے سر جھٹکا۔

دروازے کے باہر کھڑی زرمین کو اپنا آپ از حد بے وقعت محسوس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔شرم آنی چاہیے وقار تمھیں شاہزر کی طرف داری کرتے ہوئے۔وہ لڑکی تمھیں جذباتی بے وقوف نظر آتی ہے اور تمھارے لاڈلے نے کونسی سمجھداری کا کام انجام دیا ہے اب تک۔اپنے غصے کا نشانہ اس لڑکی کو بنا کر اس کی زندگی کا تماشہ بنا دیا۔کیا اس نے جذباتیت و بے وقوفی کا مظاہرہ نہیں کیا ۔اس لڑکی کے سر سے چھت چھن گئی اور یہاں آپکا بیٹا عالیشان کمرے میں آرام سے سوتا رہا اور آپ کو لگتا ہے کہ شاہ زر کی زندگی مشکل ہوئی تھی۔اور رہی بات ان دونوں کے نکاح کی تو یہ اس لڑکی کا ظرف ہے کہ اس نے شاہزر نکاح کے لیے منظوری دی۔ورنہ کونسی شریف لڑکی اس قدر نازیبا حرکت کرنے والے کو اسے دنیا کی نظروں میں ذلیل کرنے والے کو اپنا شوہر تسلیم کرتی ہے۔خیر میں بس یہ چاہتا ہو کہ اس گھر کا ہر ایک فرد اسے اتنی ہی عزت و محبت دیں جسکی وہ حقدار ہے۔"

www.novelsclubb.com

اپنی بات کہکر راشد صاحب شاید آٹھ کھڑے ہوئے تھے قدموں کی آہٹ پر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔

آج اس پر یہ راز افشا ہوا تھا کہ اس شہر کے لوگ راشد صاحب کو اسقدر عزت و اہمیت سے کیوں نوازتے تھے۔بلاشبہ وہ اس شہر میں بسنے والے دوسروے رئیسوں سے مختلف تھے۔وہ ایک عظیم انسان تھے۔اسے شاہ زر کی قسمت پر رشک ہوا اسکی رگوں میں ایک عظیم شخص کا خون دوڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے کھانے پر شاہ زر حاضر نہیں تھا۔غالباً یہ اس کی خفگی کا اظہار تھا۔جلدی جلدی دو چار نوالوں کو حلق سے اتار کر وہ ایک بار پھر لاکٹ کی تلاش میں جت گئ تھی۔اس کی زبان دعاؤں کے ورد کرنے میں مصروف تھی اور ہاتھ مختلف درازوں کو کھولنے بند کرنے میں لگے تھے۔اسے بدحواس سی چیزوں کو الٹتے پلٹتے دیکھ وہ دروازے سے ہی واپس مڑ گیا۔اضطراب و بے چینی کی زندہ تصویر بنی وہ شاہ زر کو احساس ندامت میں مبتلا کر رہی تھی۔وہ اس کی چیز واپس لوٹانا چاہتا تھا لیکن خود اپنے ہاتھوں سے اسے وہ لاکٹ سونپنا اس کی انا کے خلاف تھا۔اسی ادھیڑ بن میں مبتلا وہ ہال میں چلا آیا تبھی اس کی نگاہ صوفے پر بیٹھی دعا پر پڑی تھی۔دعا شعر کی بیٹی تھی۔سارے گھر کی لاڈلی دعا بہترین جاسوس تھی۔اس کی نظروں سے کچھ بھی بچ پانا ناممکن تھا۔وہ مسکراتا ہوا اس کے نزدیک چلا آیا۔وہ اپنی ڈرائنگ بنانے میں مصروف تھی۔اسے باتوں میں الجھا کر کمال مہارت سے اس نے وہ لاکٹ صوفے کے پاس فرش پر گرا دیا۔بہت جلد وہ لاکٹ اپنے مالک کے پاس پہنچی والا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لان کے پودوں کو پانی دے رہی تھی تبھی اسکی نظر جھولے پر بیٹھی بچی پر پڑی۔اسے خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔اس سے قبل اسے اس گھر میں کوئی بچی نہیں دیکھی تھی۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔وہ جھولے پر بیٹھی رنگین کتاب سے poem پڑھنے میں مصروف تھی۔اس سے قبل کہ زرمین اس سے کچھ پوچھتی اس کی نگاہ اس کے گلے میں لٹک رہے لاکٹ پر پڑی۔اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

.Hello aunty. How are you?I am Dua"

میں مسٹر اشعر آفریدی کی daughter ہوں۔"

اس نے اپنا پھولا ہوا نرم ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔کالی چمکتی ہوئیں بڑی بڑی آنکھیں۔کالے ریشمی کمر پر گرتے بال۔روئی جیسے سفید پھولے ہوئے گال۔اس

گھر میں کوئی عام صورت بھی تھا یا نہیں۔ کیا سبھی رئیسوں کے گھروں میں بسنے والے تمام افراد خوبصورت ہوا کرتا ہیں یا صرف آفریدیس کو یہ شرف حاصل تھا۔اس نے حیرانی سے اسکا نرم ہاتھ تھاما تھا۔

"تم مجھے جانتی ہں وں ہم تو پہلی بار مل رہے ہیں نا؟اس نے جھولے پر بیٹھتے ہں وئے مسکرا کر کہا۔

"آپ مجھے نہیں جانتی تو کیا ہں وا میں تو آپ کو جانتی ہں وں۔آپ شاہ زر چاچو کی وائف ہے نا۔actually میں کل ہی اپنی granny کے یہاں سے لوٹی ہں وں۔ تبھی میری Mom نے بتایا کہ شاہ زر چاچو کی Marriage ہں و گی

ہے اور گھر میں ایک نئی aunty آئی ہے۔آپ کو دیکھتے بچوں ہی میں سمجھ گئی کہ آپ ہی نئی آنٹی ہیں و۔"

وہ اپنی عمر سے کئی زیادہ سمجھدار معلوم ہو رہی تھی۔وہ بظاہر اس سے محو گفتگو تھی مگر اس کا ذہن لاکٹ میں اٹکا ہوا تھا۔

"دعا کیا یہ لاکٹ تمھارا ہے؟"

اس کی برداشت جواب دے گئی اس نے بلآخر پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لاکٹ میرا کیسے ہو سکتا ہے آنٹی یہ تو آپ کا ہے۔"

دعا نے لاکٹ اپنے گلے سے اتارتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایکچولی کل رات مجھے ہال میں صوفے کے پاس پڑا نظر آیا۔ میں نے اسے اٹھا لیا۔ میری مام کے پاس بھی ایسا ہی ایک لاکٹ ہے مگر پینڈینٹ heart shape کا نہیں ہے square ہے۔ میں نے گھر میں سب سے پوچھ لیا ہے سوائے شاہ زر چاچو کے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کا ہے۔ میں نے اسے اپنے گلے میں پہن لیا تاکہ جب آپ سے ملونگی تب لوٹا دونگی۔"

وہ بچی پل پل اسے حیران کیے دے رہی تھی

۔

"اوہو آنٹی آپ اتنی careless کیسے ہو سکتی ہیں اپنی چیزوں کو لیکر۔آئندہ سے دھیان رکھیے گا اوکے۔"

اس نے بوڑھی نانی کی طرح نصیحت کرتے جھولے پر کھڑی ہو کر اس کی چوٹی آگے کرتے ہوئے لاکٹ اس کے گلے میں پہنایا تھا۔بے ساختہ اسے اس بچی پر ڈھیروں پیار آیا تھا۔جس نے اس کی عزیز ترین شئے اس تک پہنچائی تھی۔

***

www.novelsclubb.com

آفریدی ولا میں صبح کی چہل پہل دکھائی دیتی تھی۔ سبھی افراد خانہ بریک فاسٹ ٹیبل پر حاضر تھے۔زرمین نے ناشتے کی پلیٹ شاہزر کے سامنے رکھی تھی۔اس نی ایک نظر ٹوسٹ پر اور دوسری نظر پراٹھوں پر ڈالی۔ گزشتہ تجربہ کی روشنی میں

احتیاطی تدبیر کی طور پر ہمیشہ سے صحت کو لیکر حد سے زائد حساس رہنے والے شخص نے پراٹھوں کی سمت ہاتھ بڑھایا تھا۔

پہلا ہی نوالہ اس کے زبان پر زبردست کھٹاس چھوڑ گیا۔بے ساختہ آئی کھانسی کو اس نے سختی سے منہ بند کر روکا تھا۔آج ذائقہ بگاڑنے کے لیے لیمو کا استعمال کیا گیا تھا اس نے کھا جانے والی نگاہ سے زرمین کی سمت دیکھا جو بڑے آرام سے ناشتہ کے ساتھ انصاف کرنے میں مشغول تھی۔دو تین نوالوں میں پراٹھا ختم کر اس نے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا خلاف توقع اس کا ذائقہ برا نہیں تھا۔آج جوس پر رحم کیا گیا تھا۔

وہ پانچ منٹ کے اندر کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"

کہاں کے لیے چل دیے برخوردار۔ ہمیں احساس ہے کہ آپ کافی سے زیادہ مصروف رہتے ہیں مگر آج ہم پر ایک احسان کیجیے اور اپنی قیمتی وقت سے چند گھڑیاں نکال کر ہمیں بھی فیض یاب کریں کہ کچھ عرض کر سکیں۔ ہال میں ہمارا انتظارِ کیجیے۔"

بڑے ہی احترام کے ساتھ راشد صاحب نے اس پر طنز کیا تھا۔ کمرے کی سمت جاتے اس کے قدم ہال کی سمت مڑے تھے ایک نئے حکم کی تعمیل کے لیے وہ تیار تھا۔

"وہ صوفے کی پشت پر گردن ٹکائے راشد صاحب کا منتظر تھا قدموں کی آہٹ پر وہ سیدھا ہوا تھا۔ وہ اس کے مقابل براجمان ہوئے تھے۔ اس کے نکاح کے بعد وہ پہلی بار ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے تھے۔

"اس لڑکی نے ہمیں اور بھی دور کر دیا ہے۔"

غصے کی لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔

"اس سے قبل جب کبھی تم سے بزنس میں ہاتھ ڈالنے کا کہا گیا تم پڑھائی کا بہانہ بنا کر کنارہ کشی اختیار کرتے آئے ہو۔ مگر اب تمھارا یہ بہانہ کام نہ آئے گا۔ تمھاری شادی ہو چکی ہے بہت بڑی ذمہ داری تمھارے کاندھوں پر آ چکی ہے۔ اسلیے بہتر یہی ہے تم دوسری ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے سنبھالنے کی کوشش کرو۔ بزنس میں ہاتھ بٹاؤ۔ اب تم کالج جا کر موجیں کرنے والا کنوارا لڑکا بن کر نہیں جی سکتے۔ آج سے تم کالج نہیں جاؤ گے۔"

www.novelsclubb.com

ان کی بات سنکر اسے زرا بھی حیرانی نہیں ہوئی تھی اسے ایسے ہی کسی حکم کی توقع تھی وہ بادل ناخواستہ اثبات میں گردن ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

***

وہ جوں ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ وہائٹ شرٹ، بلاک ٹائ فل بلاک سوٹ میں وہ خلاف معمول فارمل ڈریسنگ میں تیار قد آور آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تم آ گئ۔ اسطرح اچانک میرے آفس جانے کا کریڈٹ تم اپنے سر نہ لے لینا۔ آج نہیں تو کل مجھے آفس جوائن کرنا ہی تھا۔ کل سو آج کر آج کرے سو اب سو میں نے آفس جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر خدا کا واسطہ تم یہ نہ سوچ لینا کہ میرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

زندگی میں اچانک ہونے والی اس تبدیلی سے تمہیں کوئی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔میں نے فیصلہ محض اس لیے لیا ہے تاکہ مجھے کالج نہ جانا پڑے۔کالج جانے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔میں ہمہ وقت اس ڈر کے ساتھ نہیں جی سکتا کہ یونیورسٹی میں کسی کو تمھارے متعلق کچھ خبر ہو جائے۔اور میری انسلٹ ہو بہتری اسی میں ہے کہ میں آفس جوائن کر ڈیڈ کو خوش کرتے ہوئے اپنا الو سیدھا کر لوں۔"

اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ بشاشت سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آفس تو تم یقیناً جاؤ گے مگر ویسے نہیں جیسے تم چاہتے ہو"۔

وہ کچھ سوچ کر مسکرائی تھی۔

وہ پورچ سے اپنی کار باہر نکال رہا تھا تبھی اس کی نگاہ زرمین پر پڑی وہ اسی کی طرف آرہی تھی کار کے نزدیک پہنچ کر اس نے دو انگلیوں کو موڑ کر شیشہ کھٹکھٹایا تھا۔ شاہ زر نے کھڑکی کی کانچ نیچے کرتے ہوئے کوفت زدہ چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔ وہ کھڑی پر جھکی کار کی اسٹیرنگ کو گھورے جارہی تھی۔ کچھ دیر اسے ہنوز خاموش کھڑا دیکھ شاہ زر نے سر جھٹک کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ تبھی وہ بولنا شروع ہوئی۔

"بلآخر آپ نے آفس جانے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ کیا کہنے آپ کے۔ ایکطرف آفس جاکر اتنا بڑا معرکہ سر کر لینے کے ایوز تعریف وصولینگے دوسری طرف عالیشان آفس کی نرم کشادہ سیٹ پر بیٹھ کر ویڈیو گیمز دوستوں کے ساتھ چیٹنگ کے مزے لوٹ لینگے۔ کیونکہ آفس کا سارا کام تو آپ کے ماتحت کے سر منڈھ دیا جانا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔درست کہہ رہے تھے آپ کالج جانے سے بہتر آفس جانا ہے۔کالج میں تو پھر بھی پرنسپل، لیکچررس کی روک ٹوک ہوتی ہے اس کے برعکس آفس تو جنت ہے ۔نہ کسی کی روک ٹوک نہ کسی کا ڈر۔ظاہر ہے ایک پوری عمارت کے مالک پر کون روک ٹوک لگا سکتا ہے۔یقیناً آج آپ کے ماتحت کام کرنے والوں کی شامت آنی ہے۔آپ جیسے رئیس زادوں کو کیا خبر کہ متوسط طبقے کے افراد کسطرح دھکے کھاتے ہوئے بسوں اور ویگنوں کے پیچھے بھاگ بھاگ کر آفس پہنچ پاتے ہیں۔اور دفتر پہنچ کر سارا دن آپ جیسے مالکان کی جی حضوری میں نکل جاتا ہے۔در حقیقت ان کی کمائی خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔خیر میں یہ سب آپ سے کیوں کہہ رہی ہوں۔میں تو بس اللہ حافظ کہنے آئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہونکوں کی طرح اسے دیکھے جا رہا تھا وہ کار سے دو قدم میں پیچھے ہٹ کر الوداع کہنے کے انداز میں اپنا ہاتھ ہلا رہی تھی۔اس کا بدلا بدلا انداز، طرز تخاطب اسے

حیران کیے دے رہا تھا۔وہ اس کی کہی باتوں کے ایک بھی جملے کو معنی نہیں پہنا سکا تھا اس کے ذہن کی سوئی "آپ" پر اٹکی تھی۔جب ذہن سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا تب وہ مزید حیران ہوا آفس جانے سے قبل ہی آفس میں عیش اڑانے کی منصوبہ بندی اس نے کب کی۔اور تو اور اس منصوبہ بندی کو اس نے اپنی نئی نویلی بیوی سے کب شئیر کیا۔وہ اس کی باتوں کے جال میں الجھا تھا کہ اس کے والد نے منظر نامے میں مداخلت کرتے ہوئے اسے مزید پریشان کر دیا۔

"کار سے باہر نکلو برخوردار آج تم اپنے آفس نہیں جا رہے۔"

www.novelsclubb.com

راشد صاحب نے کھڑکی ادھ کھلا شیشہ بجا کر حکمیہ انداز میں کہا۔وہ حیران ہوتا باہر نکلا وہ منظر سے غائب ہو چکی تھی۔

"میں کچھ سمجھا نہیں آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔"

وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔

"اسقدر تیار ہو کر تم کہاں کے لیے نکل رہے ہو۔"

اسے اوپر سے نیچے

دیکھتے ہوئے راشد صاحب بولے۔

"ڈیڈ آپ ہی نے تو کہا تھا کہ مجھے آفس جانا

www.novelsclubb.com

ہے سو میں جا رہا ہوں۔اشعر بھائی اور باقی سب بھی تو اسی طرح ڈریسڈ اپ ہوتے ہیں میں نے کیا اوور کر دیا ہے"۔

وہ بری طرح بدمزہ ہوا۔

"غالباً تم نے ٹھیک سے سنا نہیں کہ میں نے کہا۔ تم اپنی آفس نہیں جا رہے اس سے مراد ہے تم ماجد انقل کی آفس جاؤ گے۔ وہ بھی ایک عام امپلوائ کی حیثیت سے اس لحاظ سے مجھے تو تم اوور نظر آ رہے ہو۔"

بڑے اطمینان کے ساتھ راشد صاحب نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔

"عام امپلوائ"

www.novelsclubb.com

اس نے بدقت تمام یہ دو الفاظ ادا کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"محض دو ہی چار دنوں میں تمہیں بخوبی اندازہ ہو جائے گا کے جس پیسے کو تم بے دریغ خرچ کرتے آئے ہو وہ کسقدر محنت سے کمایا جاتا ہے۔اور ہاں کار کو واپس اس کی جگہ پر لگا دینا عام امپلوائس کار سے سفر کر کے آفس نہیں آتے"۔

اسے ساکت کھڑا چھوڑ کر وہ گھر کے اندر چلے گئے تھے۔وہ کھولتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں آیا تھا۔

گلے سے ٹائ کھینچ کر اتاری کوٹ کو بستر پر پھینک کر اس نے بائیک کی چابی کی تلاش میں نظر دوڑائی تبھی وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی۔منظر نامے میں اس کی موجودگی نے گویا شعلے کو ہوا دی تھی۔وہ لڑکی اس کی زندگی مشکل بنانے پر تلی تھی۔وہ غیض و غضب کی تصویر بنا اس کی طرف بڑھا۔

"ڈیڈ کا حکم ہے کہ تم آفس جانے کے لیے بائیک کا استعمال نہیں کر سکتے لہذا تمہیں بس سے سفر کر کے آفس پہنچنا ہو گا"۔

وہ کمال اطمینان سے بولی تھی۔

اس کا جی کر رہا تھا کہ اس خرافاتی لڑکی کا گلا دبا دے۔اس سے قبل کہ اپنے غصے کا مظاہرہ کرتا راشد صاحب کی آواز نے اس کی توجہ اپنی طرف کر لی۔وہ با آواز بلند اسے پکار رہے تھے۔بادل نخواستہ اس نے اپنے قدم دروازے کی سمت بڑھائے کمرے سے باہر نکلنے سے قبل سائیڈ ٹیبل پر دھرے پانی کے جگ کو ہاتھ مار کر گرانا وہ نہیں بھولا تھا۔چھناک کی آواز کے ساتھ کانچ کا جگ چکنا چور ہوا تھا۔وہ سنگھار میز کو تھامے اپنی دھڑکن کو قابو میں لانے کی سعی کر رہی تھی جو مارے خوف کے حد سے زائد تیز ہو گئی تھی۔

**

جس دن سے راشد صاحب نے آفریدی ولا کے مکینوں کو آئینہ دکھایا تھا اس روز کے بعد سے سبھی کے برتاؤ میں تبدیلی آئی تھی۔ سبھی تائیاں تھوڑی بہت گفتگو کر لیا کرتیں، مرد حضرات سے بھی سلام دعا تک بات ہو رہی تھی۔ مزنی سے گھر کے باہر ملنا جاری تھا۔ وہ ہال میں بیٹھی کسی میگزین کی ورق گردانی میں منہمک تھی تبھی راحت بیگم اس کے پاس چلی آئیں۔

"زرمین ایسا کرو تم کچھ نئے جوڑے خرید لو جب سے اس گھر میں آئی ہو انہی چند جوڑوں میں نظر آتی ہو جو ایمرجنسی میں تمھارے کمرے میں رکھوا دیے گئے تھے۔ میں مزنی سے کہو نگی وہ تمہیں اپنے ساتھ شاپنگ کرانے لے جائے۔"

وہ مسکرا کر گویا ہوئیں۔

اس نے بادل ناخواستہ اثبات میں گردن ہلادی تھی۔اس گھر میں آکر یہاں کے مکینوں کے ساتھ رہ کر اسے اندازہ ہوا تھا کہ رئیسوں کے متعلق اس کے خیالات غلط تھے۔ سبھی دولت مند افراد ایک سے نہیں ہوتے۔اس گھر کے سبھی افراد دل کے صاف محبت لٹانے والے مل جل کر رہنے والے تھے۔بڑوں کے ساتھ احترام سے پیش آتے چھوٹوں کے ساتھ محبت سے۔مذہب کے پابند تھے۔بس ایک شاہ زر ہی تھا جو ان سب سے مختلف تھا۔وہ اپنی سوچوں کے گرداب میں پھنسی تھی دفعتاً کسی نے اس کی چوٹی کو جنبش دی۔وہ چونک کر مڑی۔

"

www.novelsclubb.com

ہیلو زرمین آنٹی آپ کہاں کھوئی ہیں۔کہیں آپ بور تو نہیں ہو رہیں؟"

بلاک فرلس سے بنے اسکرٹ اور وہائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس دعا مسکرا رہی تھی۔

"

ارے دعا تم کب آئی؟ ویسے بور تو میں ہو رہی ہوں۔ بتاؤ تم میری بوریت دور کرنے کے لئے کیا کرو گی"؟

اس نے دعا کے پھولے ہوئے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

"آج Holy maria convent school میں چھٹی ہے اسلیے آج دعا آپکو ایک سیکنڈ کے لیے بھی بور نہیں ہونے دے گی"۔

www.novelsclubb.com

اپنے اسکول کا پورا نام لیتے ہوئے وہ پر جوش ہوئی تھی۔

"چلیے میں آپکو پورے آفریدی ولا کی سیر کراتی ہوں۔اب سے یہ آپ کا بھی گھر ہے۔اسی لیے اس گھر کے ہر ایک کورنر کی انفارمیشن آپ کو ہونی چاہیے"۔

دعا نے کسی بوڑھی نانی کی طرح نصیحت کی وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسکے ہمراہ چل پڑی۔حیدر آباد کے پوش علاقے بنجارا ہیلس میں آفریدی ولا واقع تھا۔ہزاروں گز کے رقبہ پر پھیلا آفریدی ولا انتہائی آراستہ اور پر کشش تھا۔چوڑے گیٹ سے گزر کر بہت بڑا لان شروع ہوتا تھا۔جس میں چاروں طرف پھولوں کی کیاریاں اور درمیان میں فوارے اور سوئمنگ پول تھا۔لان کی دائیں طرف ایک خوبصورت لوہے سے بنا جھولا تھا۔لان کا راستہ عبور کر کے داخلی دروازے تک پہنچا جا سکتا تھا اور تبھی بڑا ہی شاندار سا ہال اور اسی ہال سے دائرہ بناتی سیڑھیاں دو سمتوں میں اوپری طرف چلتی تھی۔بے شمار کمرے پہلی منزل پر دائرے کی شکل میں بنے

ہوئے تھے۔پورا گھر گھما لینے کے بعد دعا اسے اس کے اور شاہ زر کے کمرے میں لے آئی تھی۔

وہ حیران ہوتی ہوئی اس کی طرف متوجہ ہوئی تبھی وہ فاتحانہ انداز میں مسکراتی بالکنی کی سمت بھاگی تھی۔وہ جب سے اس گھر میں آئی تھی اس بالکنی کا رخ اس نے کبھی نہیں کیا تھا اور شاید شاہ زر کو اس کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔دعا نے کشادہ بلا کنی کے شیشوں سے بنے دروازے کھول دیئے ہوا کا ایک تیز جھونکا اس کے بالوں کو چہرے پر بیکھیر گیا۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بالکنی میں چلی آئی۔

"اور یہ ہے اس گھر کا سب سے بیوٹی فل کارنر۔آپ کو پتہ ہے آنٹی شاہ زر چاچو کے کمرے کی میرا مطلب ہے آپ دونوں کے بیڈ روم کی اس بالکنی بہت سارے

ماؤنٹینس بہت قریب سے دیکھنے کو ملتے ہیں۔سب سے مزے کی بات یہ ہے کہ شام ہوتے ہی بہت ساری برڈس یہاں بالکنی میں آکر بیٹھ جاتی ہیں۔"

وہ بہت خوش ہو کر اس کی معلومات میں اضافہ کر رہی تھی۔

خوبصورت ہرے درختوں سے ڈھکے پہاڑان میں بہتے بے شمار جھرنے جن کی آواز باآسانی سنی جاسکتی تھی۔روح کو طمانیت بخشتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں۔ادھ ادھر اڑتے رنگ برنگے ان گنت پرندے۔کسقدر پر سکون تھا وہ نظارہ وہ بے خود رہ گئی۔اس سے خوبصورت منظر اتنے قریب سے اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی آپ بور تو نہیں ہو رہیں نا؟"

مستقل بولتی دعا نے تشویش سے اس کا ہاتھ ہلا کر استفسار کیا تھا۔ وہ نفی میں گردن ہلا کر مسکرائی تھی اس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو جھلملائے تھے بعض اوقات سکون بھی آپ کو رلا دیتا ہے۔ پتہ نہیں کیوں اس کا جواب کوئی نہیں جان پایا تھا۔

***

آفریدی ولا میں رات کا سکون چھایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سبھی ہال میں بیٹھے محو گفتگو تھے۔ تبھی وال کلاک نے دھن بجا کر گیارہ بجنے کی خبر دی۔ ہال کا دروازہ کھلا اور شاہزر اندر داخل ہوا۔ سبھی جملہ افراد کی نگاہ اس پر پڑی تھی۔ ماتھے پر بکھرے بال، شکن زدہ قمیض، جھکے ہوئے کاندھے، تھکن زدہ چال وہ سر سے پاؤں تک بری طرح تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ مرد حضرات کو قہوہ سرو کرتیں عالیہ بیگم کا دل

کٹ کر رہ گیا۔ وہ سلام کرتا ہوا اہال کی سیڑھیاں چڑھتا سیدھے اپنے کمرے میں روپوش ہو گیا۔ گذشتہ کئی دنوں سے چپ شاہ کا روزہ رکھیں عالیہ بیگم بول پڑیں۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے اس گھر میں۔ کس حال کو پہنچ گیا ہے میرا بچہ کیا۔ کسی کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ آپکو خدا کا واسطہ اس پر یہ ظلم نہ کریں۔ اسے معاف کر دیں"۔

انہوں نے راشد صاحب سے منت زدہ لہجے میں کہا۔

"آپ صبر سے کام لیں عالیہ بیگم۔ اس کی حالت پر ترس کھانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ اس پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا اسے اس کی غلطی کا احساس کرانے کی اسے ایک ذمہ دار شخص بنانے کے کوشش کی جا رہی ہے۔ آپکی یہ جذباتیت ہماری ساری محنت پر پانی پھیرنے کے لیے کافی ہے۔ زرا سے ہمدردی پانے پر کچھ بعید نہیں کہ وہ

پہلے کی روش پر چل پڑے گا۔ میں نہیں چاہتا کہ ایسا ہو لہٰذا اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ اور جو ہو رہا ہے ہونے دیں"۔

راشد صاحب نے قہوہ کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔ اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتیں وہ کچن میں چلی آئیں۔ وہ کچن کاؤنٹر کے پاس کھڑی سب کے لیے چائے بنا کر ابھی فارغ ہوئی تھی۔ اپنی ساری ہمت کو مجتمع کر اس گھر کے کچن میں آ کر سب کے لیے چائے بنانے پر بمشکل اس نے خود کو آمادہ کیا تھا۔ وہ اپنے فیصلے پر پچھتائے بنا نہ رہ سکی۔ اور سب سے چھپتے چھپاتے اپنے کمرے میں چلی آئی۔ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بیڈ کے کنارے ٹک کر بیٹھ گئی۔ باہر نکلنے پر اس کا ردعمل کیا ہو گا یہ تصور اسے خوفزدہ کیے دے رہا تھا۔

باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا۔وہ ٹاول سے بالوں کو رگڑتا صوفے پر ڈھے گیا۔اس سے کچھ کہنا تو دور دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔وہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی۔ تبھی وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا وہ غیر ارادی طور پر اس کے پیچھے آئی تھی۔اس کا رخ کچن کی سمت تھا۔وہ ستون کی اوٹ میں ہو کر جھانکتی رہی۔وہ فریج میں سے ڈبوں میں رکھے رات کے کھانے کو باہر نکال رہا تھا۔ عموماً رات کا کھانا دوستوں کے ساتھ کھانے والا شخص آج بھوکا گھر لوٹا تھا۔کچھ لمحے ان ڈبوں کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد اس نے تین ڈبوں کو دوبارہ فریج میں رکھ دیا کچن کاؤنٹر پر بریانی کا ڈبہ رہ گیا تھا۔ تبھی بالائی منزل کی سیڑھیاں اترتیں مشعل بھابھی نظر آئیں ان کا رخ کچن کی سمت تھا۔کچن میں داخل ہوتے ہی انہوں نے کاؤنٹر پر رکھا ڈبہ اٹھالیا۔

www.novelsclubb.com

"

تم بیٹھو شاہ زر میں کھانا گرم کر دیتی ہوں"۔

وہ عجلت میں فریج سے مختلف ڈبے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے بولیں۔واقف سبھی خواتین تھی محبت بھی سبھی اس سے کرتی تھیں دل بھی سبھی کا دکھا تھا مگر نیچے آکر اس کا سامنا کرنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی نتیجتاً مشعل نیچے آئی تھی۔سب کا خیال تھا کہ مشعل سے اس کی بھابھی ہے ان دونوں کے درمیان احترام کا رشتہ تھا۔ وہ اسے منع نہیں کر پائے گا۔

"آپ رہنے دیں بھابھی میں کرلوں گا آپ جا کر سو جائیں۔

میں بچہ تھوڑے ہی ہوں کہ خود سے کھانا لیکر نہیں کھا سکتا"۔

www.novelsclubb.com

مشعل کے ہاتھ سے ڈبہ لیکر اس نے واپس کاؤنٹر پر رکھا تھا۔وہ بظاہر مسکرایا تھا مگر اس کے لہجے کی قطعیت کو محسوس کر وہ کچھ بول نہ سکی اور خاموشی کے ساتھ کچن

سے باہر نکل آئی۔ان کی آنکھوں میں بے ساختہ جھلملائے آنسو زرمین سے پوشیدہ نہ رہ سکیں۔ان دونوں کے درمیان ویسا رشتہ نہیں تھا جو شاہ زر کا اس گھر کی دوسری خواتین کے ساتھ مگر پھر بھی ایک رشتہ تھا اپنائیت کا۔وہ محبت تھی جو گھر کا ہر ایک مکین لاشعوری طور پر دوسرے مکین سے کرتا ہے۔ان کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے انہیں بھی شاہ زر کے لیے تکلیف ہوئی تھی۔

ان کے جاتے ہی شاہ زر نے جلتے ہوئے گیس کو بند کرتے کچن میں موجود چھوٹی سی میز اور کرسی پر بیٹھ کر ٹھنڈی ہی بریانی کھانا شروع کر دی۔بے ساختہ ایک احساس جرم نے اپنا حصار اس کی گرد کسا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بدولت اس گھر کے کسی بھی فرد کو رتی برابر بھی دکھ پہنچے۔ان کے ساتھ رہتے ہوئے ایک لگاؤ سا پیدا ہو گیا تھا۔مگر یہ ناممکن تھا کہ شاہ زر کو تکلیف پہنچے اور انہیں دکھ نہ ہو۔وہ سب اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے اسے خوش دیکھنے کے خواہاں تھے۔وہ تنہا تھی جو اس

نفرت کرتی تھی اسے تکلیف میں دیکھنا چاہتی تھی۔اس عالیشان عمارت میں بلکل تنہا۔

***

رات کے کس پہر وہ کمرے میں آیا تھا اسے احساس تک نہیں ہوا تھا۔فجر کی اذان کے ساتھ وہ اٹھ بیٹھی۔بلاارادہ ہی اس کی نظر صوفے کی طرف اٹھی تھی۔نیند میں بھی وہ کافی مضطرب نظر آرہا تھا۔چہرے سے تھکن کے آثار واضح تھے۔اس نے رخ پھیر لیا۔وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی حسب معمول وہ رو پڑی۔اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔منہ پر ہاتھ رکھکر اسنے ہچکی کی آواز کو روکا تھا۔اس نے رخ موڑ کر صوفے کی سمت دیکھا۔اس کی توقع کے عین مطابق وہ تکیہ سے سر اٹھائے عجیب سی نظروں سے اسی کی سمت دیکھ رہا تھا۔اس

نے فوراً اپنے آنسو پونچھے اور جائے نماز لپیٹ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ اٹھ بیٹھا غالبا سونے کا ارادہ ترک کر چکا تھا۔ باتھ روم سے چہرے پر پانی کی چھینٹے مار لینے کے بعد وہ اسٹیڈی ٹیبل پر کچھ فائلوں میں منہ دے کر بیٹھ گیا۔ وہ بے نیازی کا مظاہرہ کرتے منہ تک کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔ صبح سوا سات بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلنے ہی والی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ پہاڑ بنا دروازے کے عین درمیان ایستادہ تھا۔ وہ اس کے

مقابل کھڑی اس کے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن اس کو ہنوز کھڑا دیکھ کر وہ جی بھر کر بدمزہ ہوئی۔ اس نے سائڈ سے نکلنے کی سعی کی تبھی اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ کر باہر نکلنے کے واحد راستے میں شاہ زر نے اپنا بازو حائل کر دیا۔ ماتھے پر چمکتی پسینے کی بوندیں، جاگنگ سوٹ یہ واضح کر رہے تھے کہ وہ ابھی ابھی جاگنگ سے لوٹا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"راستہ دو۔" شاہ ذر کے گمبھیر تاثرات اسکی گھبراہٹ کو بڑھا رہے تھے۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی میرا راستہ چھوڑو۔ مجھے جانے دو۔" اس نے دروازے کے ناب کو گھماتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے بات کرنی ہے۔ ایکچولی میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمھارے ذہن میں اور کتنی خرافات بھری ہے؟ کس حد تک جانے کا ارادہ ہے؟ تمھارے فیوچر پلانس

کیا ہے؟" شاہ زر نے ناب پر رکھے اس کے ہاتھ پر سختی سے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اپنا ہاتھ ہٹاو۔ مجھے جانے دو میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔"

اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کی مگر اس کی گرفت مضبوط تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے؟ یوں منتیں کرتی ہوئی تم بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔ فی الحال تمہیں اس حال میں دیکھ کر ہر دیکھنے والا اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے گا کہ

کوئی معصوم و مظلوم لڑکی کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ مگر در حقیقت تم نہایت ہی چالاک و شاطر لڑکی ہو۔"

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے گرفت سے آزاد کیا تھا۔اس کا سفید ہاتھ دباؤ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"مجھے تم سے ڈر نہیں لگتا شاید کبھی لگے گا بھی نہیں۔میں تم سے صرف ایک بار ڈری تھی جب تم مجھے گھسیٹتے ہوئے میرے محلے سے اٹھا کر لے گیے تھے۔اس سے قبل میں اتنی خوفزدہ کبھی نہیں ہوئی تھی۔"

کسی انہونی کے تصور سے میری روح تک کانپ رہی تھی۔ایک قیامت تھی جو گزر گئی اور اسی دن میرا سارا ڈر ختم ہو گیا۔کیوں کیا ہوا بہت غصہ آ رہا ہے مجھ پر ۔بہت تکلیف ہو رہی ہے۔یہ تو بس شروعات ہے تم نے مجھ سے ایک گھنٹے کا

حساب لیا تھا نا میں تم سے پورے ایک ماہ کا حساب لونگی۔ تمہیں ہر اس اذیت ہر اس تکلیف سے گزرنا ہوگا جو میں نے تمہارے بدولت محسوس کی تھی۔اب تک تو تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اکیلے پن اور تنہائی کا احساس کیا ہوتا ہے۔ کیسا محسوس ہوتا ہے جب اس بھری دنیا میں ہم تنہا رہ جاتے ہیں۔اچانک ہماری زندگی بدل جاتی ہے۔ کیسا محسوس ہوتا ہے جب وہ لوگ جو کبھی ہمارے اپنے ہوا کرتے تھے وہ ملامت کرتی ہوئی نگاہوں سے ہمیں دیکھتے ہیں۔ خیر میں نے تم سے انتقام کا عہد کیا ہے اور اب میں اپنے موقف سے کسی قیمت پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ یہ دنیا دار لمکافات ہے اور اب تمہاری باری ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔اس کا تنفس تیز تیز چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے تکلیف پہنچانا چاہتی ہو؟ اپنوں سے دور رہنے کی تکلیف، تو یوں سمجھ لو کہ تم کامیاب ہوئی۔ میں اپنی فیملی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جس اذیت سے میں ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چند دنوں میں گزرا ہوں اس کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ میرے زندہ رہنے کے لیے ان کا ساتھ ان کی محبت اشد ضروری ہے۔ ان سب کے بغیر میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتا ہوں۔"

وہ شکستہ لہجے میں بولا تھا۔ غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں میں اچانک یاسیت در آئی تھی۔ اس کے بدلے بدلے انداز پر وہ ششدر رہ گئی۔ وہ اپنی بات ختم کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ دروازے کو تھامے ساکت کھڑی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

*****

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ عشق نہیں آساں

(تحریر زرنیلا خان)

قسط نمبر 9

"انکل میں نہیں چاہتی کہ اس گھر کے مکینوں کو میرے کسی بھی عمل سے تکلیف پہنچے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس گھر کے سبھی افراد کو شاہ زر سے لا تعلق رہنے کے لیے اسے نظر انداز کرنے کے لیے فورس نہ کریں۔ یہ میری نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ آپ کے اس حکم کی تعمیل کے دوران سبھی کو دکھ پہنچتا ہے انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ شاہ زر کے ساتھ ایسا برتاؤ روا رکھنے کی وجہ سے

www.novelsclubb.com

سبھ اداس رہنے لگے ہیں بالخصوص عالیہ آنٹی۔اسی لیے آپ سبھی کو جبراً شاہ زر سے بدسلوکی پر مجبور نہ کریں۔انہیں اس کے ساتھ اسی طرح پیش آنے دیں جیسے ان کا دل کہتا ہے۔"

وہ لان میں راشد صاحب کے مقابل کھڑی نگاہیں زمین پر ثبت کیے اپنی درخواست پیش کر رہی تھی۔راشد صاحب کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"میری بس یہی گزارش تھی۔باقی آخری فیصلہ آپ ہی کا ہوگا۔اب میں چلتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

راشد صاحب کو پر سوچ انداز میں خاموش بیٹھے دیکھ اس نے سلسلہ کلام جوڑا۔

"جیسا تم چاہو گی وہی ہو گا۔"

ہنکارا بھر کر راشد صاحب گویا ہوئے۔

لان سے گزرتے شاہ زر کے قدم راشد صاحب اور زرمین کو محو گفتگو دیکھ رکے تھے۔وہ ناریل کے درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ان کے مابین ہوئی گفتگو سنکر وہ حیران ہوا تھا۔وہ ڈیڈ کو انکل کہہ کر مخاطب کر رہی تھی اس واضح تھا کہ نکاح کی پہلی رات انہیں ڈیڈ کہہ کر پکارنا محض اس کو چڑھانے کے لیے تھا۔اس کی درخواست پر حیران ہونا لازمی تھا۔وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی یہ سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔کیا واقعی اسے اس کے گھر والوں کی تکلیف کا احساس تھا یا یہ گذارش بھی کسی پلاننگ کا حصہ تھی۔وہ دبے قدموں سے لان عبور کرتا گیٹ کے باہر نکل گیا۔

آج گزشتہ کئی روز کے بلکل برعکس آفریدی ولا کی رسوئی میں کافی چہل پہل نظر آتی تھی۔عالیہ بیگم نے اپنے ساتھ ساتھ سبھی تائیوں کو بھی شاہ زر کے پسندیدہ پکوان کی تیاری میں لگایا ہوا تھا۔جس لمحے سے راشد صاحب نے اس گھر کے سبھی افراد کو شاہ زر سے بلکل پہلے کا سا سلوک رکھنے کی اجازت دی تھی عالیہ بیگم کے پاؤ زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔دوپہر کے کھانے پر لزیز پکوان سے ڈائنیگ ٹیبل کو سجا دیا گیا۔ سبھی مرد حضرات کو بالخصوص شاہ زر کو دوپہر کے کھانے پر حاضر رہنے کی ہدایت دی گئی۔ سبھی بہت خوش کھانے پر موجود تھے۔شاہ زد نے اتنی ساری تیاریاں اور سب کا اس کے ساتھ پہلے جیسا برتاؤ دیکھ حیران ہونے کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے۔گویا وہ بے خبر تھا کہ یہ خوشگوار تبدیلی ہونے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس خوشی کے موقع پر آفریدی ولا کے مکین اس شخصیت کو فراموش کر بیٹھے جسکی بدولت وہ سب ایک ساتھ بیٹھے پر مسرت دل کے ساتھ سیر ہو کر کھانا کھا رہے تھے۔زرمین ڈائنیگ ٹیبل پر موجود نہیں تھی۔اس کی غیر حاضری شاہ زر نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

محسوس کی تھی مگر اسے حیرانی نہیں ہوئی تھی اسے یقین تھا وہ اس فیملی گیٹ تو گیدر میں شرکت نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ اس فیملی کا حصہ نہیں تھی۔ اور جو کچھ ہو رہا تھا سب اسی کی بدولت ہو رہا تھا۔ اس نے اپنا دھیان سب کی طرف لگا دیا وہ اس خوشی کے موقع پر اسے سوچ کر اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی راشد صاحب نے زرمین کو بلاوا بھیجا تھا۔ زرمین کا نام سنکر سب اپنی اپنی جگہ چور سے بن گئے۔ وہ نہیں آئی تھی۔ اس نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا لیا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ نہیں آئے گی مگر پھر بھی پتہ نہیں کیوں وہ اتنا خوش نہیں تھا جتنا ہونا چاہیے تھا۔ وہ خود اپنی کیفیت پر حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھی خود کے ارادوں کو مضبوط بنانے کی سعی کر رہی تھی۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ اس گھر میں زیادہ دنوں تک نہیں ٹک پائے گی۔ کتنے خوش تھے وہ سب اس کی غیر حاضری میں۔ اس کی موجودگی ان کی تکلیف کا باعث

تھی۔ جس دن سے وہ اس گھر میں آئی تھی شاہ زر کا تو اسے اندازہ نہیں تھا مگر اس گھر کے مکینوں کی زندگیوں میں زبردست تلاطم پیدا ہوا تھا۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ شاہ زر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ شاید وہ ٹھیک ہی کہتا تھا کہ وہ ایک کمزور لڑکی وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔ وہ جیت جائے گا وہ ہار جائے گی۔ وہ خود کو بہت کمزور اور ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

وہ آسمان میں اڑتے پرندوں کو دیکھتے سوچے گئی۔

"یارب العزت میری مدد کر، مجھے سیدھا راستہ دیکھا۔ بے شک تو ہی ہدایت دینے والا ہے۔ میری زندگی آسان کر دے میرے مولا۔"

وہ نیلے آسمان کی طرف دیکھ کر سسک اٹھی۔

***

وہ ابھی ابھی ہاسپٹل سے لوٹی تھی دل کے ساتھ ساتھ جسم بھی بوجھل محسوس ہو رہا تھا۔دفعتاً دعا دوڑتی ہوئی اس کے پاس چلی آئی۔

"اف آنٹی آپ کہاں چلی گئی تھی میں کب سے سارے گھر میں آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔"

پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان اپنی بات کہتے ہوئے دعا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"she is not feeling well.

www.novelsclubb.com

اس لیے تم آنٹی سے بعد میں بات کر لینا فی الحال انہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔"

اچانک مزنی فرنچ فرائز کی پلیٹ ہاتھ میں اٹھائے کچن سے باہر آئی تھی۔

"اٹس آل رائٹ مزنی میں بلکل ٹھیک ہوں اور دعا کی کمپنی میں میری طبیعت کافی سے زیادہ بہتر ہو جاتی ہے۔"

اس نے دعا کے گال کو پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔

دعا کو گھور کر مزنی ہال کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے ایک بات کہوں actually i dont like her"

دعا نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"کیوں؟"

اس نے مصنوعی حیرانگی سے منہ کھولا۔

"کیا وہ آپ کو چاکلیٹ نہیں لیکر دیتیں، گھمانے نہیں لیکر جاتی یا اسٹوریز نہیں سناتیں؟"

اسے ہنوز منہ پھلائے دیکھ وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"چاکلیٹس تو بہت سارے دلاتی ہیں۔oftenly اپنے ساتھ واک پر بھی لیکر جاتی ہیں۔وہ دن میں تو گھر پر available ہوتی ہیں مگر رات کو ہاسٹل میں ہوتی ہیں اسلیے اسٹوری ان سے سننے کا چانس ہی نہیں ملتا۔آج کل وہ ان کی

summer vacation پر آئی ہوئی ہیں اسلیے رات کو بھی یہی رہتی ہیں۔بس مجھے اس بات سے چڑ ہے کہ وہ کہتی ہے نیوی بلیو کلر بورنگ ہے ان کا فیوریٹ کلر پنک ہے نا اسی لیے۔مجھے پنک کلر بلکل پسند نہیں ہے میرا فیوریٹ کلر نیوی بلیو ہے نا مجھ سے اس کی برائی برداشت نہیں ہوتی۔"

اس اپنی چھوٹی سی ناک چڑھا کر کہا۔اس کا تفصیلی جواب سنکر اس نے اپنے بے ساختہ قہقہے کو روکا تھا۔

"ایسا مت کہو پنک بھی تو بہت اچھا کلر ہے۔بس اس ایک reason کی وجہ سے تم ان سے نفرت کرتی ہو۔ویری بیڈ she is your one and only phuphu."

اس نے دعا کو سمجھانے کے انداز میں کہا۔

"آپ بھی پنک کی سائیڈ لے رہی ہیں۔اوہ اچھا اب میں سمجھی آپ کے گال پنک ہیں نا اسی لیے آپ کو بھی وہی پسند ہو گا۔ لیکن ایک اور reason ہے میرے پاس انہیں hate کرنے کا۔ میں نے ان سے کتنی دفعہ کہا میری اسٹوری کی پرنسس بن جائیں۔ مگر انہوں نے صاف No کہہ دیا۔ وہ کہتی ہیں کہ تمھاری پرنسس کی eyes تو ڈارک براؤن ہیں حالانکہ میری eyes تو gray ہیں۔ میں اس رول میں سوٹ نہیں کرو نگی۔ان کے نہ کہنے کی وجہ سے میں کتنے دنوں سے اپنی پرنسس ڈھونڈ رہی ہوں۔"

وہ رو دینے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے بابا نیوی بلیو کلر ہی سب سے بیسٹ ہے اور رہی بات پرنسس بنانے کی تو تم اپنی مام کو بنالو پرنسس۔ وہ بھی تو کتنی بیوٹی فل لگتی ہیں مزنی آنٹی کی طرح۔"

اس نے اس کا مسئلہ چٹکی میں حل کرنا چاہا تھا۔

"اوفو آنٹی میں آپ کو کیسے سمجھاؤں ممی کی eyes black ہیں میری طرح۔ میری پرنسس کی eyes تو ڈارک براؤن ہیں جیسے کبھی مٹی کا کلر ہوتا نہیں جیسے Cinnamon کا کلر ہوتا نہیں وہ بھی نہیں، جیسے....

www.novelsclubb.com

وہ اپنی بات پوری بھی نہیں کر پائی تھی کہ اس کی گہری کالی آنکھیں اس کی آنکھوں پر جم گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آنٹی آپ کی eyes کتنی بیوٹی فل ہیں جیسے دو کافی ڈراپس ہوں اور آپ کے بال اومائی گاڈ آنٹی آپ مجھے پہلے کیوں نہیں ملی۔"

وہ خوشی سے چیختی ہوئی اسے گلے لگ کر جھوم رہی تھی۔وہ ناسمجھی سے اس کے ساتھ دائیں بائیں جھولنے پر مجبور تھی۔

"آنٹی آپ انڈین نہیں ہو ہے نا۔آپ بلکل بھی انڈین نہیں لگتی۔"

وہ اس الگ ہوتی اچھل کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ت ت تم کیا کہہ رہی ہو اس سے پہلے تو کسی نے مجھ سے یہ نہیں کہا۔کیا میں اتنی عجیب لگتی ہوں تمہیں۔"

وہ ہڑبڑا کر بولی تھی۔ جیسے کسی چور کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا گیا ہو۔ بچپن میں وہ اپنے پورے محلے میں خوب مشہور ہوا کرتی تھی۔ سبھی بچے اسے فرنگی کہہ کر چڑھاتے تھے۔ غیر معمولی رنگ کی آنکھیں اور اسی رنگ کے بال اس دوسرے بچوں سے ممتاز کرتے تھے۔ اس کی نانی انگلینڈ سے تعلق رکھتی تھی۔ اور اس کی آنکھوں اور بالوں کا عجیب رنگ ان سے نواسی کے تعلق کی دین تھا۔ جب کبھی اس سے کوئی کہتا کہ تم انڈین نہیں لگتی یہ بات اسے کسی تازیانے کی طرح لگتی تھی۔ اب تک تو بالوں کا رنگ کچھ حد تک گہرا ہو گیا تھا پھر بھی اس چھوٹی سی بچی نے اسے پکڑ لیا تھا۔

"نہیں آنٹی آپ بہت بہت بہت بیوٹی فل ہو۔ آپ جانتی ہیں مزنی آنٹی اور شاہزر چاچو مجھے اس پورے گھر میں سب سے بیوٹی فل لگتے ہیں۔ پتہ ہے کیوں، کیونکہ وہ لوگ بھی انڈین نہیں لگتے آج سے آپ ہی میری پرنسس ہو۔ yahoooo

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ نعرہ لگاتی صوفے پر اچھل رہی تھی۔اسے اسقدر خوش پا کر اس کا بوجھل دل ایکدم سے ہلکا ہو گیا۔کوئی تو تھا اس گھر میں جسے اس کی وجود سے نفرت نہیں تھی۔وہ اس کے لیے خوشی کا باعث تھی۔اس کے متعلق اچھی رائے رکھتی تھی۔وہ بھی کھلکھلا کر ہنس دی۔

***

وہ آج پھر رات کے گیارہ بجے لوٹا تھا۔البتہ آج وہ تھکن اور نقاہت اس کے چہرے سے مفقود تھی جو گذشتہ کئی دنوں سے اس کے چہرے کا ایک احاطہ کیے ہوئے تھی۔غالباً یہ گھر والوں کے پیار و توجہ واپس مل نے کی وجہ سے تھا۔دل پر کوئی

ں وجھ نہ ہاں وتو کوئی بھی کام بھاری نہیں پڑتا۔ مشقت سے بھرا کام بھی آسان لگنے لگتا۔ شاہ زر کو دیکھ اس کے دل میں یہی خیال آیا تھا۔

عشاء کی نماز پڑھکر وہ حسب معمول نئی امید اور حوصلے کے ساتھ دائی ماں کی زندگی کے لیے دعا مانگنے لگی۔

جس دن وہ دائی ماں کا چہرہ دیکھ کر واپس آتی شاہ زر کے تیئں اپنے دل میں نفرت کے جذبات کو بڑھتا ہوا پاتی۔ اس سے انتقام لینے کا ارادہ اور مضبوط ہو جاتا تھا۔ دائی ماں کو کھو دینے کا غم، ذلت، رسوائی دربدری کیا کچھ نہیں سہا تھا اس نے شاہ زر کی بدولت۔ بس چند دنوں میں وہ خود کو بھی کھو چکی تھی۔ بہادر، پر اعتماد بلند حوصلہ زرمین فاروقی مر چکی تھی۔ اور اس کا قاتل تھا شاہ زر۔ وہ اس کی شخصیت کے قاتل کو چین کی نیند سونے نہیں دے گی۔

وہ اپنی سوچوں کے جال میں پھنسی تھی۔ تبھی وہ غسل خانے سے باہر آیا تھا۔ جاء نماز طے کرتے وہ پلٹی تھی۔ وہ متحیر رہ گئی۔ وہ سیٹی بجاتا ہوا بنا شرٹ پہنے ہی باہر آگیا۔ اس سے قبل ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ گردن سے ٹاول لٹک رہی تھی۔ غالباً وہ شرٹ پہننا بھول گیا تھا۔ وہ اپنی دھن میں سیٹی بجاتا آئینہ کے مقابل کھڑا ہوا تب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے بے ساختہ مڑ کر زرمین کی سمت دیکھا۔ خود کو لاتعلق ظاہر کرنے کے لیے اس نے میگزین اٹھالی تھی۔ وہ میگزین کے اوراق پلٹنے میں مصروف نظر آنا چاہتی تھی مگر اس چہرے کے ساتھ کان لویں تک سرخ ہو گئی تھیں۔ اس کے تاثرات کا بغور جائزہ لیکر وہ پھر اپنے عکس کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بال سکھانے لگ گیا۔ غالباً شرٹ پہننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اسے۔ زرمین کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلا تھا۔ وہ اس بار غصہ سے لال ہو رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید اسے دیکھ کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو اور شرٹ پہن لے مگر اس کی توقع کے بلکل برعکس وہ نہایت ہی بے شرم اور

www.novelsclubb.com

بد تمیز ثابت ہوا تھا۔زدمین نے آئینے میں جھلکتے اس عکس کو دیکھا تو مزید کھول اٹھی۔وہ بذریعہ آئینے کے اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔اس کی اس کیفیت پر مزے لے رہا تھا۔دل جلانے والی اس کی مسکراہٹ دیکھ اس کا صبر جواب دے گیا میگزین کو بستر پر پھینک کر وہ باہر نکل گئی۔

"بہت مزہ آرہا تھا نا مجھے نظریں چراتا دیکھ کر میری اس حالت پر۔اب دیکھ لینا میں تمھارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔تب میں دیکھو نگی کہ کون embarrass ہوتا ہے۔"

ہال میں جلے پاؤ کی بلی کی طرح چکر کاٹتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔

فجر کی نماز ادا کر کے وہ بستر پر لیٹی شاہ زر کو زچ کرنے کے نت نئے طریقے سوچتی ہوئی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔سات بجے کا الارم بجتے ہی وہ اٹھ بیٹھی اور بجلی کی

تیزی سے باتھ روم گھس گئ۔قریباً آدھا گھنٹہ انتظار کر لینے کے بعد شاہ زر کا صبر جواب دے گیا۔

"کیا کر رہی ہو تم اندر اتنی دیر سے۔وہ سونے کی جگہ نہیں ہے۔باہر آؤ ابھی۔میں جانتا ہوں یہ بھی تمھاری کسی سازش کا حصہ ہے زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش مت کرو۔باہر نکلو مجھے آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔"

اس نے دروازہ پیٹ ڈالا۔

www.novelsclubb.com

وہ مزے سے پانی سے لبالب بھرے باتھ ٹب کے کنارے پر بیٹھی اس کی طیش میں ڈوبی آواز کو سن کر خوش ہو رہی تھی۔اس سے قبل کہ وہ دروازہ توڑنے کی کوشش کرتا وہ باہر آئی تھی۔ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالتا وہ باتھ روم میں گھسا دھاڑ

کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا۔وہ بڑے آرام سے کمر تک آتے اس کے ریشمی گیلے بالوں کو ڈرائر سے سکھانے لگی۔اس کی ساری توجہ واش روم سے آتی آواز کی طرف تھی۔بڑے ہی صبر سے وہ اس کی متوقع چیخ یا دھاڑ اپنی سماعت میں اترنے کی منتظر تھی۔پانچ منٹ گزر گئے کوئی چیخ یا دھاڑ سنائی نہیں دی۔وہ بے حد مضطرب سی کمرے کے چکر کاٹنے لگی۔

"کہیں میرا بنایا پلان فیل تو نہیں ہو گیا۔یہ ناممکن ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔میں نے گیزر آن کیا تھا وال بھی ٹھیک سے چیک کئے تھے پھر بھی وہ بچ نکلا کیسے؟"

اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا۔دفعتاً دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلا۔آج وہ قمیض پہننا نہیں بھولا تھا۔اس کے باوجود ہاف سلیوز سے جھانکتے سرخ ہو رہے بازو، بے تحاشہ سرخ ہو رہی گردن،انگارے اگلتی آنکھوں نے سب عیاں کر دیا تھا۔وہ

کھولتے پانی کا شکار ہوا تھا۔اس کی یہ زبوحالی دیکھ سکون و مسرت کی ایک لہر اس کی جسم میں دوڑ گئی۔

"ماننا پڑے گا تمھاری جرات کو۔کمال کے مرد ہو تم کھولتا پانی جسم پر گرا اور تم نے ایک چیخ تک نہیں نکلنے دی۔واو

"iam impressed"

وہ سنگھار میز کے سامنے رکھی کرسی کو تھامے ہنسی اور پھر ہنستی ہی چلی گئی۔بے ساختہ ہنسی۔اسے اسطرح کھلکھلا کر ہنستا دیکھ وہ جو سخت سے سخت سنانے کی نیت کیے باہر آیا تھا ٹھٹھک گیا اس کی ساری صلواتیں منہ میں رہ گئیں۔کسقدر مسحور کرنے والی کھنک تھی اس ہنسی میں۔اسے لگا اس کے اطراف جلترنگ بج اٹھے۔لگا جیسے اس کے ساتھ اس کمرے کی ہر ایک شئے ہنس دی ہو۔وہ خوبصورت تھی اور

اس حقیقت سے وہ خود بھی واقف ہو گی مگر شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی ہنسی بے تحاشہ خوبصورت ہے۔وہ مبہوت رہ گیا۔ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے۔آنسو کو انگلی کی پور سے پوچھتے ہوئے اس نے ساکت کھڑے شازر کی سمت دیکھا۔اس کی ہنسی رکی سحر ٹوٹ گیا۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔وہ قدرے ناسمجھی سے اس کی سمت دیکھ رہی تھی۔اس کی حرکت پر اسے بری بھلی سنانے کے بجائے وہ خاموش کھڑا تھا۔اسے بت بنا دیکھ وہ بری طرح سٹپٹا کر باہر نکل گئ۔

وہ اسے اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا تھا مجھے۔میں نے اسے جانے دیا اسنے اسقدر گھٹیا حرکت کی اور میں نے کچھ نہیں کہا۔اوہ گاڈ گرم پانی کے اثر سے میرا دماغ خراب ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔"

اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے خود کو دلاسہ دیا تھا۔ سحر زدہ لمحوں کے دوران جلن کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا سحر ٹوٹا تو جلن پھر شروع ہو گئی۔ اس کا علاج حد سے زائد ٹھنڈا پانی کر سکتا تھا۔

****

حسب معمول اس کے سامنے میز پر آفس کی چند فائلیں بکھری تھی۔ کام کا اس قدر ل و جھ ہں ونے کے باوجود وہ غیر ارادی طور پر اسی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

''اس نے میرے اور میری فیملی کے تعلقات بحال کرنے کے لیے ڈیڈ سے بات کیوں کی۔ وہ بخوبی واقف ہے کہ میری فیملی میرا weak point ہے۔ انھیں تکلیف پہنچا کر وہ بلا واسطہ مجھے تکلیف پہنچا سکتی تھی۔ یہ جاننے کے باوجود اس نے ایسا کیوں کیا۔ کیا واقعی اسے میری فیملی کی فکر ہں ونے لگی ہے۔ کیا محض چند دنوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں اس کے دل میں ان سب کے لیے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی وجہ ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ مجھ سے تو اسے شدید نفرت ہے وہ خواب میں بھی مجھے رتی برابر خوشی سے نوازنے کا نہیں سوچ سکتی۔مجھے ذرا سی بھی رعایت ملے یہ اسے گوارا نہیں ہو گا۔یقیناً اس نے گھر والوں کی خوشی کے لیے یہ قدم اٹھایا ہو گا۔ مگر میں اسے کیوں سوچے جا رہا ہوں۔یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا۔"

اس نے جیسے خود کو ملامت کی۔ تبھی مینیجر اشفاق اس کی کیبن میں داخل ہوئے۔

"یہ بہت ہیں سر۔ان میں سے کچھ کی ذمہ داری میں اپنے سر لے لیتا ہوں"۔

www.novelsclubb.com

اس کی ٹیبل سے کچھ فائلوں کو اٹھاتے ہوئے وہ بولے۔

"نو اشفاق انکل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، میں آپ کے ماتحت کام کر رہا ہوں یا آپ میرے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ آپ میرے کام کہ بوجھ کو کم کرنے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں اور پلیز آپ مجھے 'سر' کہہ کر نا بلایا کریں۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جب آپ مجھے اس طرح مخاطب کرتے ہیں۔ خدانخواستہ ڈیڈ کو خبر ہو گئی تو میری شامت آجائے گی۔ کچھ بعید نہیں وہ مجھے پیون کی پوسٹ سونپ دیں۔ پھر مجھے 'سر' کہہ کر پکارنے کی ہمت کوئی نہیں کرے گا۔"

اس نے ان کے ہاتھوں سے فائلیں لے کر واپس ٹیبل پر رکھ دیں۔

اشفاق ملک گذشتہ کئی سالوں سے اس کمپنی میں مینیجر کے عہدے پر فائز تھے۔ وہ راشد صاحب کے سب سے زیادہ بھروسے مند اور ایماندار employees میں سے تھے۔ وہ ان کی بہت زیادہ عزت کرتا تھا۔

"راشد سر چاہے جو کہہ لیں وہ حقیقت کو نہیں بدل سکتے۔ یہاں سبھی واقف ہیں کہ آپ کی حیثیت کیا ہے۔" اسے پیون کی پوسٹ سونپے جانے والی بات سن کر قہقہہ لگاتے ہوئے وہ گویا ہوئے تھے۔

"اوہ گاڈ انکل آپ میری حیثیت کا تعین کرنا چھوڑیں اور آئندہ مجھے 'سر' کہہ کر مت بلایئے گا۔ آپ مجھے بیٹا بھی تو کہہ سکتے ہیں نا۔" اس کی بات پر وہ شفقت سے مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

ملک صاحب نے اسے پہلی بار تب دیکھا تھا جب وہ محض پانچ سال کی عمر میں اپنے والد کی انگلی تھامے آفس آیا تھا۔ وہ ان کے سامنے جوان ہوا تھا۔ ان کے خیال

میں وہ نہایت ہی مخلص اور نیک دل لڑکا تھا۔اوروں کی طرح وہ شاہ ذر کے متعلق کوئی غلط رائے نہیں رکھتے تھے۔

آفریدی ولا کے آنگن میں شام کے سائے پھیلے ہوئے تھے۔پرندے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔آج آفس میں ہاف ڈے تھا لہذا وہ جلدی گھر لوٹا تھا۔وہ جوں ہی ہال میں داخل ہوا، دعا کہیں سے وارد ہوئی اور اس کا راستہ روک لیا۔

.Welcome home Prince chachu"

www.novelsclubb.com

آج کل آپ مجھے بالکل ٹائم نہیں دیتے۔میں آپ سے خفا ہوں۔" وہ اپنا رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔

"اچھا میری چھوٹی موٹی princess اب جلدی سے بتائیے

کہ چاچو آپ کی خفگی دور کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟" اس کے عین مقابل

گھٹنوں پر بیٹھ کر اس کے دونوں

ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ بولا۔

"افوہ! چاچو آپ ہمیشہ میرا موڈ خراب کر دیتے ہیں۔ میں آپ کی پرنسس نہیں ہوں۔ میں آپ کو پرنس بلاتی ہوں مگر میں آپ کی پرنسس نہیں ہوں۔ اگر آپ مجھے پرنسس بلائینگے تو آپ کی real والی پرنسس کو برا لگ جائے گا۔ وہ سامنے بیٹھی ہیں۔ آپ ٹائمینگ تو دیکھ لیا کریں کچھ بولنے سے پہلے۔"

صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ گردن اکڑا کر بولی۔

صوفے کی سمت دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔وہ صوفے پر براجمان دعا کی story bookپر جھکی ہوئی تھی۔اس کے چہرے پر پھیلے ناگوار تاثرات سے واضح تھا کہ وہ دعا کی بات بخوبی سن چکی تھی۔

"?What"

وہ بے ساختہ چیخا۔

زرمین کی موجودگی میں اس کے سامنے دعا اسے اسکاپرنس چارلس بنانے پر تلی تھی۔حیرانی سے زیادہ شرمندگی نے اسے گھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ shockedکیوں ہو رہے ہیں چاچو میں نے کچھ غلط کہہ دیا ہے کیا؟"

دعا نے کمر پر ہاتھ رکھ خالص لڑاکا عورتوں والے انداز میں استفسار کیا۔ یہ اس کی طرف سے جنگ کا اعلان تھا۔

وہاٹ نہیں میرا مطلب تھا wow. زبان پھسل گئی تھی tongue slip یو نو نا کبھی کبھی ہاں ہو جاتی ہیں۔"

اس نے فورا اپنی حیرت کو بشاشت میں تبدیل کر کہا تھا۔ دعا کو غصہ دلا کر وہ جنگ کی شروعات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بٹ چاچو پرنسس تو بہت beautiful dresses پہنتی ہیں تو پھر زرمین آنٹی ویسے dresses کیوں نہیں پہنتی؟ آپ ایسا کریں آنٹی کے لیے بالکل

Cinderella جیسی dress لے کر آئیں۔آپ انھیں پہننے کے لیے کہینگے تو وہ منع نہیں کر پائینگی۔ ممی بھی پاپا کو نا نہیں کہہ پاتی ہیں۔"

ایک نئے سوال کے ساتھ ایک نئی فرمائش بھی سامنے آئی تھی۔

دعا کی بات پر اس کی نگاہ بے ساختہ زرمین کی طرف اٹھی تھی۔اس کی ہلکے گلابی رنگ کی قمیض پر سفید دھاگے کی کڑھائی کا ورک تھا۔سفید رنگ کا چوڑیدار پاجامہ کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ تھا جس کے کنارے گلابی رنگ کی موتیاں لٹک رہی تھی۔اس کے چہرے کا رنگ بھی قمیض کا ہم رنگ معلوم ہو رہا تھا۔سنہری دراز پلکیں جھکی تھیں۔ریشمیں گھنے بالوں کی چوٹی دعا کی سٹوری بک پر جھول رہی تھی۔کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کو بار بار چھونے کی جسارت کر اسے پریشان کیے دے رہی تھی۔ جنھیں کانوں کے پیچھے دھکیلنے میں وہ مصروف تھی۔ سرسری سی نظر ڈال کر شاہ ذر نے باریکی سے اسکا جائزہ لیا تھا۔

وہ اسی قسم کے ہلکے رنگ کے سادہ ملبوسات میں نظر آتی تھی۔ وہ خوبصورت تھی اور ہر لباس میں خوبصورت لگتی تھی۔ مگر اس کا لباس دعا کی پرنسس کے معیار پر پورا نہیں اترتا تھا۔ وہ اپنی گردن پوری طرح جھکاتے ہوئے خود کو لاتعلق ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

دعا کے سوال کا شاہ ذر سے کوئی جواب نہیں بن پڑ رہا تھا۔ تبھی مزنی کی آواز نے اس کی الجھن سلجھادی تھی۔

"دیکھو دعا زرمین آنٹی کو اسی طرح کے کپڑے پسند ہیں اسی لیے وہ ایسے dressed up ہوتی ہیں۔ تم اس قسم کے unneccessary سوال اور فرمائیش کرنا بند کردو۔ جاؤ تمھاری مام تمہیں بلا رہی ہیں۔"

ہال سے بالائی منزل کو جاتی سیڑھیوں کے درمیان کھڑی وہ نہ جانے کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔وہ تینوں اس کی موجودگی سے بے خبر تھے۔

دعا کچن کی طرف بھاگی تھی۔ہال میں موجود دونوں شخصیتوں نے بیک وقت پر تشکر نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔عین موقع پر حاضری دے کر اس نے ان دونوں ہی کو awkward صورتحال سے نکالا تھا۔

انہیں مکمل طور پر نظرانداز کرتی وہ دائیں سمت سے بالائی منزل کو جاتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔اور شاہ زر بائیں سمت سے اوپر کو جاتی سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں روپوش ہو گیا۔وہ صوفے پر بیٹھی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

مزنی اور شاہ زر کے موجودگی میں دعا نے اس کا نام شاہ زر کے ساتھ جوڑا تھا وہ سخت بدمزہ ہوئی تھی۔

****

"تھینکس، ڈیڈ کو رضامند کرنے کے لئے"۔

وہ غسل خانے سے باہر آئی تبھی وہ بولا تھا۔

"کیا مطلب"۔

حیران ہوتی ہوئی وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"لان میں تمھارے اور ڈیڈ کے درمیان ہو رہی گفتگو میں نے سن لی تھی۔اسی لیے تھینکس میری اور میرے گھر والوں کی مشکل آسان کرنے کے لیے۔"

اس نے سلسلہ کلام جوڑا تھا۔اس سے بات کرتے ہوئے نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کرنے کہ بجائے وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے یہ کہتے ہوئے سسکی کا احساس ہو رہا ہو۔

"میں نے انکل کو رضامند کر لیا اور اس گھر کا ماحول پہلے جیسا ہو گیا اس سے تم یہ مطلب ہر گز نہ اخذ کر لینا کہ تمھیں رعایت دینے کا خیال میرے دل میں آیا ہے۔میں نے یہ سب اس گھر کے مکینوں کی خوشی کے لیے کیا ہے۔میں انہیں تکلیف نہیں دینا چاہتی۔میرے قصوروار تم ہو اس لیے سزا کے مستحق بھی تم ہو وہ لوگ نہیں۔لہذا خوش فہمی سے دور رہو اور اپنا تھینکس اپنے پاس ہی رکھو۔"

اسے ٹکا سا جواب دے کر وہ بستر پر لیٹ کر چادر میں چھپ گئی۔ وہ چادر میں لپیٹے اس کے وجود کو دیکھ رہ گیا۔ اس کچھ ایسے ہی جواب کی امید تھی۔

وہ صوفے پر لیٹ گیا رات دھیرے دھیرے صبح کی طرف بڑھ رہی تھی۔ تبھی شاہ زر کے فون کی رنگ نے ماحول کے سکوت کو توڑا۔ اس نے فون ریسیو کیا۔

"ہاں بھائی میں جانتا ہوں وہ فائل کل کی میٹینگ کے لیے بہت اہم ہے۔ کل صبح تک میں اسے کمپلیٹ کر آپ کو سونپ دونگا آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اشعر نجانے فون پر کیا کچھ کہہ رہا تھا وہ سن نہیں سکتی تھی۔ شاہ زر نے اس کی یقین دہانی کر کے فون کاٹ دیا۔ اس وسیع و عریض گھر میں کسی ضروری بات کو ایک

دوسرے تک پہنچانے کے لیے طویل راہداری عبور کر آمنے سامنے بیٹھ کر اپنا مدعا بیان کرنے کے بجائے عموماً بذریعہ فون کے معلومات کا تبادلہ ہوتا تھا۔

اس کے ذہن کی سوئی "اہم فائل" ان دو الفاظ پر اٹک کر رہ گئی تھی۔

"تو مسٹر شاہ زر آفریدی اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ میرے ارادے کمزور پڑ رہیے ہیں۔ان کے تئیں میری نفرت میں کمی آگئی ہے۔کیوں نہ ان کی خوش فہمی دور کر دی جائے۔میری نظر میں ان کی کیا حیثیت ہے اس کا احساس کرایا جائے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کسی پلاننگ کو ذہن میں ترتیب دیتے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی وہ صوفے سے ندارد تھا۔اس نے اطراف میں نظر دوڑائی اس کا سر اسٹڈی ٹیبل پر تھا اطراف میں ایک فائل کھلی پڑی تھی۔انگلیوں میں پکڑے پین پر اس کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑی تھی۔غالباً ابھی ابھی اس کی آنکھ لگی تھی۔اگرچہ وہ گہری نیند میں ہوتا تو پین اس کے ہاتھ سے گر چکا ہوتا۔

وہ بغیر کوئی آواز کیے آہستگی کے ساتھ اپنے کام انجام دیتی رہی۔وہ چاہ رہی تھی کہ وہ سوتا رہے۔اس کی نیند کچی تھی زرا سی آہٹ پر اس کے بیدار ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

وہ ناشتہ کی ٹیبل پر موجود نہیں تھا۔

"شاید وہ رات بھر جاگ کر کام کرتا رہا ہے۔بہتر ہے اسے سو لینے دیا جائے۔"

www.novelsclubb.com

راشد صاحب کے استفسار پر اشعر کا جواب سنکر وہ خاموش ہو گئے۔

ناشتے کے فوراً بعد وہ ٹرے ہاتھوں میں اٹھائے اپنے کمرے میں چلی آئی۔

وہ ہنوز سو رہا تھا پین انگلیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر ٹیبل پر گری تھی۔

"گڈ مارننگ مسٹر شاہ زر آفریدی۔آپ کا بریک فاسٹ حاضر ہے۔اپنے پہلے کے رنگ میں واپس لوٹتے ہوئے آج پھر آپ بریک فاسٹ کے وقت غیر حاضر تھے لہذا آپ کی والدہ محترمہ نے بڑے احترام کے ساتھ یہ بریک فاسٹ آپ کی لے بھجوایا ہے۔نیند کی وادیوں سے باہر آجائیں اور نوش فرمائیں۔"

www.novelsclubb.com

انگلیوں سے میز بجا کر زرمین نے اعلان کرنے کے انداز میں کہا۔وہ ہڑبڑا کر بیدار ہوا تھا۔اس سے قبل کہ وہ اس کا ذہن لاشعور سے شعور کی طرف آتا اس کی نظر

ناشتے کی ٹرے پر پڑی تھی۔زرمین نے لاپرواہی سے ٹرے قدرے ٹیڑھی کر کے اٹھا رکھی تھی۔ن تیجتا چائے کا کپ بھی ٹرے کے کنارے پھسلا تھا چائے کپ سے چھلک کر سیدھے اس کی "اہم فائل" پر گر رہی تھی۔

.carefull

وہ بدحواس سا بجلی کی تیزی سے ٹرے پرے دھکیل کر چیخا تھا۔مگر دیر ہو چکی تھی فائل کھولی ہونے کی بدولت چائے سیدھے صفحات پر گری تھی۔کل ساری رات جاگ کر کی ہوئی محنت سیاہی بن کر فرش پر ٹپک رہی تھی۔وہ بے یقینی سے کھڑا ہو کر صفحات کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔کوئی بچت نہیں ہوئی تھی اسکی محنت ضائع ہو چکی تھی۔وہ سکتے کی کیفیت میں دوبارہ کرسی پر گر گیا۔بڑے ہی اطمینان سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی ابتر حالت کو دیکھ اپنی آنکھوں کو تسکین پہنچا لینے کے بعد وہ جانے کے لیے مڑی تھی۔

رکو"۔

اس کی آواز پر وہ رکی۔

وہ بغور ناشتے کی ٹرے کو دیکھ

رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر کا ہر ایک فرد واقف ہے کہ میں چائے نہیں پیتا۔ ممی سے یہ بھول کبھی نہیں ہو سکتی کہ وہ میرے لیے چائے بھجوائیں۔ پہلے تو کبھی زرمین میرے لیے کمرے تک ناشتہ لیکر نہیں آئی پھر آج اچانک کیسے"۔

چائے کہ کپ کو دیکھ سارا ماجرا اسے سمجھ آ گیا۔

"ممی جانتی ہیں، ممی کیا اس گھر میں سب جانتے ہیں کہ میں چائے نہیں پیتا سوائے تمھارے۔اس سے قبل تو روایتی بیویوں کی طرح تم کبھی ناشتہ کی ٹرے لیکر کمرے تک نہیں آئی پھر آج اچانک اس چینج کی وجہ کیا ہے".

اس کے چہرے کو نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے اس نے تصور کو الفاظ کی شکل دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب سارا ماجرا تمھاری سمجھ میں آ چکا ہے تو پھر یہ بے تکا سوال کر کے تم خود بے وقوف ثابت کرنے پر کیوں تلے ہو۔"

وہ کمال اطمینان سے ٹرے میز پر رکھتے گویا ہوئی۔

"کیوں کیا تم نے یہ۔ تمھاری دشمنی مجھ سے تھی تو مجھ تک محدود رکھتی بزنس کے معاملات میں مداخلت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم جانتی بھی ہو کتنی اہمیت رکھتی تھی یہ فائل آج ہونے والی میٹینگ کے لیے۔ ڈیڈ نے مجھ پر بھروسہ کر یہ فائل مجھے سونپی تھی۔ اب کیا کرونگا میں۔ کیا جواب دونگا انھیں؟"

اس کے لہجے میں یاسیت در آئی۔

www.novelsclubb.com

"تمھارے ڈیڈ بخوبی واقف ہیں کہ تم کتنے قابل ہو لہذا تم ان کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔ وہ اس تلخ حقیقت کو قبول کر چکے ہیں کہ تم صرف اور صرف ان کا نقصان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرنے کے لیے ان کے بیٹے بنکر اس دنیا میں آئے ہو۔یہ خبر سنکر انہیں زیادہ حیرانی نہیں ہو گی۔"

وہ طنزیہ انداز میں کہتی دروازے کی سمت بڑھی تھی۔وہ بجلی کی تیزی سے اس کے پیچھے آیا

تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں تو میں"۔

کھلتے ہوا دروازہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ واپس بند ہوا تھا۔ شاہ زر نے اپنا آہنی ہاتھ دروازے پر جما کر دانت چبا کر کہا۔

"کیا کرو گے ؟مار ڈالو گے۔مار ڈالوں میری طرف سے اجازت ہے۔مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا اس زندگی میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔یقین جانو تمھارے ہاتھوں سے مرنے میں میرا ہی مفاد پوشیدہ ہے۔کیونکہ تمھیں ایک بار پھر جیل کی ہوا کھانے پڑے گی۔ قتل کرنے والوں کو ایک گھنٹے کے اندر بیل نہیں ملا کرتی ۔تمھیں جیل میں چکی پیستا دیکھ میری روح کو تسکین مل جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کمال اطمینان سے اپنا رخ اس کی سمت کرتے ہوئے بولی۔وہ اس لڑکی کی جرات پر ششدر رہ جایا کرتا۔بے خوف اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ اسے بے نقط

سنایا کرتی تھی۔شاید وہ سچ ہی کہتی تھی کہ اس کے اندر کا سارا ڈر ختم ہو چکا تھا۔یا پھر وہ جانتی تھی کہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اسقدر بے خوفی سے جان لینے کی بات کر دینا اسی یقین کی دین تھا کہ اس کے سامنے کھڑا شخص اتنا بہادر نہیں ہے کہ کسی کی جان لے لے۔اس لڑکی کا خیال تھا کہ جان لینے کے لیے بہادر ہونا اہم ہے جبکہ حقیقتاً اس کے لیے بہادری کی نہیں سنگ دلی کی ضرورت ہوتی ہے۔اور وہ پتھر دل کا مالک نہیں تھا۔وہ من ہی من سوچ کر رہ گیا۔

اس نے اپنا سارا غصہ دروازے پر نکالا مکے کے زور سے پورا دروازہ ہل گیا۔فائل ہاتھ میں لئے وہ تن فن کرتا باہر نکل گیا تھا۔وہ اپنی تیز دھڑکن کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی۔چند لمحوں بعد وہ خود کو کمپوزڈ کر کے کمرے سے باہر آئی۔ سبھی جملہ افراد کی موجودگی میں ہال کے صوفے پر براجمان راشد صاحب اس کی عزت افزائی کر رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جوں ہی مجھے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ تم میں تبدیلی آئی ہے۔اب تم کسی لائق بن سکتے ہو اہم ذمہ داریاں اٹھا سکتے ہو عین اسی وقت تم مجھے غلط ثابت کر دیتے ہو۔تم سے کچھ نہیں ہو پائے گا تم محض آوارہ گردی کرنے کے لیے پیدا ہوئے ۔میں ہی احمق تھا جو تم سے توقعات وابستہ کر بیٹھا۔اشعر فوراً اسے ٹھیک کرو میں میٹنگ کچھ گھنٹوں کے لیے ڈیلے کیے دیتا ہوں۔ان صاحب کے بھروسے گر ہم بیٹھ جائیں تو آن آن کی میں آفریدی امپائر پانی میں ڈوب جائے گا۔"

اشعر کی طرف زرمین کا نشانہ بنی فائل بڑھاتے ہوئے راشد صاحب بولے تھے۔شارق اور شاہ میر کو اس سنجیدہ صورت حال میں بھی ہنسی آ رہی تھی۔وہ دونوں ہال سے باہر نکل گئے۔ورنہ ان کی شامت آتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ خاموشی کے ساتھ اپنے حصے کی ڈانٹ سر جھکائے سن رہا تھا۔ایک بار پھر راشد صاحب اور اسکے درمیان گفتگو ہو رہی تھی مگر گفتگو کی نوعیت مختلف نہیں تھی۔وہ ڈانٹ رہے تھے وہ سن رہا تھا۔ تبھی اس کی نظر اوپر اٹھی تھی بالائی منزل پر عین اس کے اوپر ریلنگ کو تھامے وہ کھڑی فاتحانہ انداز میں مسکرا رہی تھی۔اس کی طبیعت مزید مکدر ہو گئی۔

***

یہ عشق نہیں آساں

www.novelsclubb.com

(تحریر زرنیلا خان)

قسط نمبر 10

آج آفریدی ولا میں زین کی استقبال کی تیاری کی جا رہی تھی۔کچن سے اشتہا انگیز پکوانوں کی خشبوئیں اٹھ رہی تھیں۔اتوار کا دن تھا لہذا سبھ مرد حضرات بھی گھر ہی پر ناشتے کے بعد خوش گپیوں میں مصروف تھے۔دفعتا لان سے بچے کی دلخراش چیخ کی آواز آئی تھی۔

سبھی لان کی سمت بھاگے تھے۔رشیدہ بوا کا پوتا مدثر جس کی عمر لگ بھگ گیارہ یا بارہ برس تھی بری طرح گھائل تھا۔

اس کے سر سے بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا غالباً کھیلتے ہوئے گر پڑا تھا۔واچ مین اپنے ہاتھ سے زخم کی جگہ کو دبا کر خون کے بہاؤ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔شاہ زر نے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھایا اور گاڑی میں ڈال کر مین گیٹ سے باہر نکل

گیا۔ سبھی کی توجہ بچے کی طرف تھی۔ تبھی مزنی پلٹی تو زرمین کو لان کی گھاس پر بے سدھ پایا۔ حیرت کے مارے اس کی چیخ نکل گئی۔

وہ ہوش میں آئی تو خود کو اپنے کمرے کے بستر پر پایا۔

"کیا ہو گیا تھا اچانک تمھیں۔ چوٹ مدثر کو آئی تھی اور بے ہوش تم ہو گئی۔ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟۔"

اسے ہوش میں آتا دیکھ مزنی نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔ مزنی کے علاوہ راحت بیگم اور مشعل بھابھی بیڈ کے سرہانے کھڑی تھیں وہ شرمندہ سے اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے بس زرا سا چکر آ گیا تھا۔ پلیز آپ لوگ میرے لیے پریشان نہ ہوں۔"

اس نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اس کا جواب سنکر مشعل اور راحت بیگم مسکراتی ہوئیں اسے اپنا خیال رکھنے کی ہدایت دیتیں باہر نکل گئیں۔

"وہ دراصل بہت زیادہ خون دیکھتے ہی میری طبیعت خراب ہونے لگ جاتی ہے"۔

مزنی کو اکیلا پا کر اس نے اصل وجہ بتائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم heamophobic ہو۔مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا کہ بظاہر اتنی بہادر نظر آنے والی لڑکی اندر سے اتنی کمزور نکلے گی۔کب سے ہے یہ پرابلم تمھیں۔"

مزنی حیران ہوئی تھی۔

"بچپن سے"۔

اس نے سر جھکا کر مختصر جواب دیا۔

"جہاں تک مجھے پتہ ہے عموماً زیادہ تر heamophobic افراد کم عمر میں کسی خطرناک ایکسیڈنٹ یا voilence کو دیکھ لینے سے یا خود اس کا حصہ ہونے کی وجہ سے اس فوبیا کے شکار ہوتے ہیں۔ کیا تم بھی"

www.novelsclubb.com

مزنی نے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی۔

"پتہ نہیں کونسی وبا پھیلی تھی تب ہر دوسرا انسان خون کی الٹیاں کر رہا تھا۔ میرے ماں باپ بھی میرے سامنے خون کی الٹیاں کرتے ہوئے دم توڑ گئے۔"

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بولی۔ اس کی بات سنکر مزنی کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔ کتنا کچھ سہا تھا اس لڑکی نے۔

"تم یہ سب باتیں چھوڑو اور بتاؤ مدثر کیسا ہے۔ کیا اسے ہاسپٹل لے جایا گیا؟"

مزنی کو خاموش پا کر اس نے بات بدل دی۔

www.novelsclubb.com

تبھی مشعل جوس کا گلاس اٹھائے کمرے میں داخل ہوتی اس کی بات سنکر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھیں اس گھر کے ملازمین کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں شاہ زر تنہا کافی ہے اس نیک کام کے لیے۔رشیدہ بوا سے تو اس کی اسپیشل بانڈگ ہے اب دیکھنا مدثر کی مرہم پٹی کروا کر جب وہ گھر واپس آئے گا تو رشیدہ بوا سے کہے گا

"بوا آپ کچھ دنوں کے لئے اس گھر کے اندر قدم بھی نہ رکھیں اور مدثر کا خیال رکھیں کام دوسرے ملازمین کر لیں گے۔"

۔آج تو پھر بھی کوئی وجہ بنتی ہے فکر مندی کی لیکن شاہ زر بلاوجہ ملازمین کو چھٹیاں دینے میں ماہر ہے۔بہت سر چڑھا رکھا اس نے ملازمین کو۔"

www.novelsclubb.com

مشعل نے ہنستے ہوئے جوس کا گلاس اسے پکڑایا۔

"اسقدر مغرور شخص ملازمین کی فکر کیسے کر سکتا ہے۔ہنہ ڈرامے بازیاں"۔

اس نے دل میں سوچا وہ کسی قیمت پر شاہ زر کے اندر رتی برابر بھی اچھائی ہونے پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تبھی اس کی نظر مزنی کی نظروں سے ملی تھی۔اسے لگا وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہ رہی ہے جیسے اس کے چہرے کے راستے اس کے دل میں کیا کچھ چل رہا ہے جان لینا چاہتی ہو۔اس نے فوراً جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

مزنی کی موجودگی میں شاہ زر کی تعریف پر وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو جاتی تھی۔

***

ذین کے آتے ہی سب کی خوشی دگنی ہو گئی تھی۔ذین کو اس سے بطور خاص ملوایا گیا تھا۔دل کی کسی کونے میں وہ بھی اپنی عزیز ترین دوست کے منگیتر کو دیکھنے کی خواہاں تھی۔ مگر اس سے ملکر وہ ششدر رہ گئی تھی۔وہ پہلا شخص تھا جس نے اسے ''بھابھی'' کے لقب سے نوازا تھا۔شاہ ذر کے دوسرے کزنس اسے شاذ و نادر ہی مخاطب کیا کرتے تھے۔اور اسے مخاطب کرنے کے لیے اس کے نام کا ہی استعمال کیا جاتا تھا۔سب کے سامنے اس طرح پکارے جانے پر وہ بری طرح خجل ہو گئی تھی۔

اس کے بر عکس شاہ زر نے اس لمحے خود کو لاتعلق ظاہر کرنے کی ساری حدیں پار کر دیں تھی۔ گویا اسے بھابھی کسی اور کے حوالے سے پکارا جا رہا ہو۔یہ جان کر اسے از حد افسوس ہوا تھا کہ اور بھی کزنس ہونے کے باوجود زین کا سب سے قریبی دوست شاہ زر ہی تھا۔

گھر واپس آتے ہی زین نے

'مشن ملاپ' پر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ جس کا مقصد تھا شاہ زر اور مزنی کی باہمی رنجش دور کرنا۔

"مزنی آخر تمہیں ہوا کیا گیا ہے۔ تم اتنے دنوں تک شاہ زر سے بات کیے بنا کیسے زندہ ہو؟"

وہ ٹیریس پر مزنی کے پیچھے چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ان دنوں ذہنی کشمکش سے گزر رہی ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کروں۔"

اس کا لہجہ تھکن زدہ تھا۔

come on"

مزنی میں اتنے دنوں سے تم سے پوچھ رہا ہوں آخر کیا وجہ ہے کہ تم اسے معاف کرنے پر آمادہ نہیں ہو۔اس سے ایک غلطی ہوئی تھی۔اس پر گھر کے سبھی افراد ناراض تھے۔ مگر اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے سب نے اسے معاف کر دیا ہیں۔ پھر اکیلی تم اسے کس جرم کی سزا دے رہی ہو۔ مجھے بتاؤ پرابلم کیا ہے؟"

زین نے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

مزنی نے اسے زرمین سے اپنی پہلی ملاقات سے لے کر اب تک کی ساری داستان من و عن سنا دی۔

"بس اتنی سی بات اس میں اتنا ٹینشن لینے کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔ تم شاہ زر کی وائف سے شاہ زر کی لاعلمی میں مل سکتی ہو تو شاہ زر سے کیوں نہیں؟ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ تمہیں شاہ زر سے بھی اس طرح ملنا چاہیے کہ اس کی وائف کو خبر نا ہو۔ اس طرح وہ دونوں کے ساتھ تم بھی خوش رہو گی۔ وہ دونوں ہی اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں گے کہ تم اس کی طرف ہو۔"

اس کی بات سنکر وہ حیران رہ گئی۔ کس قدر احمق تھی جو اتنی سی بات کو لے کر پریشان تھی۔ زین نے اس کی کشمکش کو منٹوں میں ختم کر دیا۔ تشکر کے مارے اس کی آنکھیں بھر آئی اس نے اپنا سر اس کے شانو پر رکھ دیا۔ ذین نے بڑی محبت سے اسے سمیٹ لیا۔

وہ آفس کہ مین گیٹ کو عبور کرنے ہی والا تھا کہ اس کی نگاہ ریڈNissanپر پڑی سیکنڈ سے کم وقفے میں وہ پہچان گیا وہ مزنی کی کار تھی۔

تبھی کار کا دروازہ کھلا وہ باہر نکلی تھی۔ شاہزر کو اپنے مقابل دیکھ اس نے دور سے ہاتھ ہلایا تھا۔ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ حیرانی کی وجہ مزنی کی وہ مسکراہٹ تھی جو اس نے دور سے اس کی طرف اچھالی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کے قریب چلی آئی۔

مسکرا کر اسے دیکھا اور اس کے سینے سے لگ وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے کھڑا رہ گیا۔

"اوہو بھائی اپنا منہ تو بند کر لیں اس حالت میں آپ بلکل بھی ہینڈسم نہیں لگ رہے۔".

اس سے الگ ہوتے ہوئے وہ قہقہ لگاتی ہوئی بولی۔

Icant believe this"

مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا"۔

وہ جیسے ہوش میں آیا۔

"اسقدر حیران ہو کر آپ مجھے شرمندہ کر رہیں۔ کیا میں اتنا بھی حق نہیں رکھتی کہ کچھ دن آپ سے ناراض رہ سکوں۔"

وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔"

www.novelsclubb.com

"بے شک تم مجھ سے خفا رہ سکتی ہو۔ خفا تو سب تھے مگر صرف تمھاری خفگی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔"

ساری باتیں یہاں کھڑے کھڑے ہونی ہے کہ آپ مجھے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ لے چلیں گے۔

مزنی کو احساس ہوا وہ دونوں آفس کے مین گیٹ پر کھڑے تھے۔

"ریسٹورنٹ تو ضرور لیے چلونگا مگر تمھیں مجھے لفٹ دینی ہو گی۔ میں اس حالت میں نہیں کہ اس خوشی کے موقع پر تمھیں اپنی کار میں بیٹھا کر لے جاؤں اور کسی شاندار سے ہوٹل میں پارٹی دوں۔ گذشتہ کچھ دنوں سے تمھارا بھائی بس سے سفر کرنے پر مجبور ہے۔"

www.novelsclubb.com

شاہزر نے مسکرا کر کہا وہ دونوں کار کی طرف بڑھ گئے۔

دس منٹ کے سفر کے بعد وہ دونوں کرمار یسٹورنٹ کی کرسیوں پر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے تھے۔

"آیم سوری بھائی اتنے دنوں تک

آپ سے بات نہ کر پانے کے لیے۔ایکچوئلی گھر میں سب کچھ اتنا جلدی جلدی ہو گیا کہ میں خود کو سنبھال ہی نہیں پائی۔میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پائی۔میں شاک میں تھی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سلسلہ کلام وہی سے جوڑا جہاں بات ادھوری رہ گئی تھی۔

اس کی بات پر شاہ زر نے نظریں چرائیں۔

"میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی سرزد ہوئی تھی۔ جو کچھ ہوا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ یہ سب کچھ خود گھر والوں کے لیے شاکنگ ہو گا۔ مگر کیا کسی نے میرے متعلق سوچا کہ اچانک اس لڑکی کا میرے گھر میں آنا، میرا اس کے ساتھ نکاح کر دیا جانا یہ سب میرے لیے کسقدر شاکنگ تھا۔

جس لڑکی کی بدولت مجھے بے قصور ہوتے ہوئے جیل جانا پڑا تھا اسی لڑکی سے ڈیڈ نے میرا نکاح کروا دیا۔ کیا تمھیں یہ خبر ہے کہ ایکسیڈنٹ کے دن میں ڈرنک اسپائکینگ کا شکار ہوا تھا۔ بے قصور ہوتے ہوئے اس نے مجھے جیل بھجوا دیا۔ یہ درست ہے کہ جیل سے نکلنے کے بعد میں نے جو کیا وہ ٹھیک نہیں تھا مگر یہ سب اس لڑکی نے شروع کیا تھا۔ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی تھی۔ ڈیڈ اس لڑکی کو معصوم سمجھتے ہیں اس کے برعکس وہ لڑکی ہر دن مجھے ذچ کرنے کے نت نئے طریقوں پر عمل کرتی نظر آتی ہے۔ تم نہیں جانتی اس گھر میں کوئی نہیں جانتا کہ محض مجھ سے انتقام لینے کے لیے اس نے مجھ سے نکاح تک کرنے سے گریز نہیں

کیا۔میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میری چھوٹی سی غلطی کی مجھے یہ سزا دی جائے گی۔شادی مذاق نہیں ہوتی۔نکاح کا استعمال کر کے وہ احمق لڑکی انتقام کا کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔"

وہ افسوس ناک لہجے میں بولا۔

"مجھے گھر کے کسی بھی فرد نے حادثہ کے پیچھے کی وجہ نہیں بتائی باوجود اس کے مجھے یقین تھا کہ آپ بے قصور ہونگے۔

www.novelsclubb.com

خیر عجیب و غریب ذائقہ سے پر ناشتہ اتنی بڑی سزا بھی نہیں ہے"۔

سینڈوچ کا بائٹ لیتے ہوئے مزنی نے مسکرا کر کہا۔اس نے اپنے اور زرمین کے رشتے کو شاہ زر سے فی الحال مخفی رکھنے میں ہی عافیت سمجھی۔

"اوہ تو گھر میں سبھی واقف ہیں کہ ہر دن ناشتے پر میری زبان اور معدے پر کیا گزرتی ہے۔"

وہ حیران ہوا۔

"سب کا تو نہیں پتہ میں ضرور جانتی ہوں"۔

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرا دیئے۔

"آپ کی مسکراہٹ گواہ ہے بھائی کہ آپ کے لیے زرمین کا وجود اتنا ناقابل برداشت بھی نہیں ہے۔ آپکو اس کی عادت ہو گئی ہے۔ خدا کرے یہ حادثاتی نکاح آپ دونوں کے درمیان محبت کی ڈور بنا دے۔ یہ ڈور تاحیات آپ دونوں کے ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے دے۔"

www.novelsclubb.com

شاہ زر کے مسکراتے چہرے کو دیکھ اس کے دل سے بے ساختہ دعا نکلی تھی۔

وہ قبولیت کی گھڑی تھی اس کی دعا قبول ہوئی تھی مگر صرف آدھی دعا۔

***

گھڑی کی سوئیاں گیارہ کے ہندسے پر جا رکیں اور وہ گھر میں داخل ہوا۔ حسب معمول کھانے کے بعد چائے کا دور چل رہا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ان کی طرف چلا آیا گھر کے بڑے سونے کے لیے اپنے کمروں میں جا چکے تھے جوانوں کی محفل جمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور کھانا کھا لیا سب نے"۔

اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بات برائے بات کہا۔اتنے دنوں کے بعد سب کے ساتھ بیٹھا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بات کرے۔الفاظ کہیں گم سے ہو گیے تھے۔

"ہم سبھی نے کھانا کھالیا تم ہماری فکر چھوڑو اور اپنی فکر کرو۔کچھ اندازہ ہے بڑے تایا کب تک تمھاری جان بخشی کرائینگے اس مشقت سے۔

بس کے دھکوں کا اثر تمھارے چہرے کے ساتھ ساتھ کپڑوں پر بھی نظر آنے لگا ہے۔"

زین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہا۔

اس کے چہرے پر تھکن صاف دکھائی دیتی تھی مگر کپڑوں والی بات وہ سمجھ نہ سکا۔قدرے نا سمجھی سے نے وضاحت طلب نظروں سے زین کی سمت دیکھا۔اشعر کے سوائے سبھی مسکرا رہے تھے۔اشعر کے چہرے پر برہمی کے تاثرات تھے گویا اس کی حالت دیکھ غصہ چڑھا ہو۔

www.novelsclubb.com

اب کے زین اس کے عقب میں کھڑا نجانے کس کی تصویر لے رہا تھا۔

"کیوں جناب لڑکیوں نے جان نہیں چھوڑی تمھاری ابتک۔کالج چھوٹ گیا مگر پھر بھی نے ان چڑیلوں سے نجات نہیں مل پائی۔ویسے بہانے سے کسی کے اوپر گرنے کے لیے بس بہترین جگہ ہے۔تم ہزار بار کسی کی گود میں گر جاؤ کوئی کچھ نہیں کہتا۔ہم نے تو یہ سب بس فلموں میں ہوتے دیکھا تھا آج حقیقتا ثبوت دیکھ کر حیرانی ہو رہی ہے۔اس ملک میں لڑکیوں کی harassment کے لیے لاکھوں قانون ہیں۔مگر بے چارے شاہ زر جیسے لڑکوں کے لیے کوئی قانون نہیں بنا افسوس۔لڑکوں کو چھیڑنے والی لڑکیوں کو بھی سزا ہونی چاہیے۔گھبراؤ مت پیارے ہم تمھارے لیے آواز اٹھائینگے۔"

موبائیل کی اسکرین اس کی آنکھوں کے سامنے نچا کر زین نے

اس کی حمایت میں تقریر پیش کی۔ باقی کزنس کے بے ساختہ قہقہے ہال میں گونج تھے۔

تصویر میں اس کی پشت پر گہری سرخ لپسٹک کا داغ واضح تھا۔ بے ساختہ اسے وہ لڑکی یاد آئی جو بس میں سیٹ خالی ہونے کے باوجود اس کی سیٹ کے پاس کھڑی تھی۔ جب جب بس اسپیڈ بریکر پر سے گزرتی وہ آوچ کی آواز کے ساتھ اس کی گود میں گرنے کی کوشش کرتی۔ بڑی مشکل سے اس نے اس بدکردار لڑکی کو اپنی گود میں بیٹھنے سے باز رکھا تھا۔

انہی کوششوں کے چلتے وہ داغ اس کی سفید شرٹ کو داغ دار کر گیا تھا۔ مجبوراً جب اسنے اپنی سیٹ بدلی تب کہیں جا کے سکون کی سانس نصیب ہوئی۔

وہ سب کے سامنے کھسیا کر رہ گیا۔ اس کو لیکر لڑکیوں کا پاگلپن ان لڑکوں سے پوشیدہ نہیں تھا۔

تبھی عالیہ بیگم ہال میں داخل ہوئیں سب کی ہنسی کو بریک لگے تھے۔

"شاہ زر جلدی سے فریش ہو جاؤ اور آ کر کھانا کھالو رات بہت ہو گئی ہے بیٹا۔ میں کچن میں تمھارا انتظار کر رہی ہوں"۔

وہ جی کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر چادر میں چھپے موجود پر ٹھر گئی کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔ غالباً وہ سو چکی تھی۔

وہ اپنا بیگ صوفے پر پھینک کر غسل خانے کی سمت بڑھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی بے تحاشہ کھانسنے کی آواز پر وہ مڑا تھا۔ وہ بستر پر بیٹھی مسلسل کھانسے جا رہی تھی۔ اس اچانک افتاد پر وہ گھبرا گیا۔ فوری امداد کی طور پر اس نے سائڈ ٹیبل پر موجود جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔ غالباً نیند میں گلا

خشک ہوں ہونے کی وجہ سے وہ کھانس رہی تھی۔زرمین نے پہلے پانی کے گلاس کی طرف پھر اس کی طرف دیکھا اور اپنا رخ دوسری سمت پھیر لیا اس کی کھانسی رک چکی تھی۔

اس کے چہرے پر "مجھے نہیں چاہیے" والے تاثرات کو دیکھ شاہ زر نے پانی کا گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"نہیں چاہیے۔as you wish بھلائی کا زمانہ نہیں رہا۔"

www.novelsclubb.com

وہ طنزیہ لہجے میں کہتے ہوئے پلٹا۔

زرمین کی نظر سیدھے اس کی پشت پر جگمگاتے سرخ لپسٹک کے نشان پر جم گئی۔سیکنڈ سے بھی کم وقفے میں اس کا غصہ نقطہ ابال سے اوپر چلا گیا۔

"مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم سے مدد لینے سے بہتر میں مرنا پسند کرونگی۔اور ہاں میرے سامنے بھلائی کا ڈھونگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔یہ تماشہ ان لوگوں کے سامنے کرنا جو تمہیں اچھا اور بھلا انسان سمجھتے ہیں۔میں تمہاری اصلیت سے بخوبی واقف ہوں کہ تم کتنے بھلے انسان ہو۔"

اس کے ایک جملے کے جواب میں وہ دس جملے سنا کر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔نہ جانے اس لپسٹک کے نشان کو دیکھ کر اسے اس قدر غصہ کیوں آیا تھا۔وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

شاہزر نے اس کی مدد کرنی چاہی جس کے جواب میں وہ اسے بے نقط سنا کر لیٹ چکی تھی۔

"اتنی بدگمانی اس قدر نفرت کتنا زہر بھرا ہوا ہے اس کے دل میں میرے لیے۔مانا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ طیش میں آکر میں نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ مگر میری سزا بھی تو اسی نے طے کی تھی۔اب کیا چاہتی ہے وہ مجھ سے؟"

وہ ساکت کھڑا سوچتا رہ گیا۔

اس نے اپنی زندگی میں کئی لڑکیاں دیکھی تھیں۔جو اس کی ایک نگاہ کو ترستی تھیں۔ نفرت کرنا تو دور وہ اس کی نفرت کا جواب بھی محبت سے دیا کرتیں۔اس کی وجاہت اور امارت سے حد سے زائد متاثر پروانہ صفت سطحی لڑکیاں۔اسے ان بدکردار لڑکیوں سے گھن آتی تھی۔اور پھر ایک دن یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی۔وہ پہلی اور شاید واحد لڑکی تھی جو اس سے نفرت کرتی تھی۔ جسے اس کی وجاہت،امارت کچھ بھی متاثر نہیں کر پایا تھا۔اور لڑکیاں اس کی محبت میں برباد

ہونے کو تیار رہتیں مگر یہ لڑکی اسے برباد کرنے کا عہد کر چکی تھی۔وہ مختلف تھی ۔اس کا انداز اسے دوسروں میں ممتاز کرتا تھا۔وہ غیر ارادی طور پر اسے سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔وہ کسی مقناطیس کی طرح اس کی طرف کھینچتا چلا جا رہا تھا۔

وہ شاور کے نیچے کھڑا اس کے متعلق سوچے جا رہا تھا۔وہ فریش ہو کر باہر آیا تبھی اس کی نگاہ اس شرٹ پر پڑی جو وہ ابھی ابھی اتار کر صوفے پر پھینک گیا تھا۔لپسٹک کا نشان واضح تھا۔اس نے فوراً سے پیشتر شرٹ اٹھائی اور لانڈری باسکٹ میں ڈال دی۔

"خدانخواستہ اس لڑکی نے یہ نشان دیکھ لیا تو نجانے دن میں کتنی بار عیاش ہونے کا طعنہ سننے کو ملیگا۔بلا کسی تردد کے وہ مجھے لڑکیوں کے ساتھ عیاشی کرنے والے مردوں کی فہرست میں شامل

کر دیگی۔یوں بھی اس کی نظر میں دنیا کا عیاش ترین رئیس زادہ میں ہی ہوں۔"

اس نے سوچتے ہوئے جھرجھری لی تھی۔

نامحسوس طریقے سے وہ دونوں من ہی من میں شوہر بیوی کی طرح پیش آرہے تھے

****

www.novelsclubb.com

فجر کی نماز قضاء ہونے میں کچھ ہی وقت بچا تھا تبھی اس کی آنکھ کھلی۔وہ سرعت سے اٹھ بیٹھی تھی۔اس سے قبل کہ وہ واش روم کی سمت بڑھتی غیر ارادی طور پر اس کے نگاہ صوفے کی طرف اٹھی۔

وہ اس کا ایک بازو سینے پر دوسرا ماتھے پر تھا۔وہ گہری نیند میں تھا۔اس کے چہرے سے تھکن واضح طور پر عیاں ہو رہی تھی۔نیند کی کمی کہ باعث آنکھوں کے گرد قدرے سوجن آ گئی تھی۔دفعتا اس کی نظروں کے سامنے اس شخص کا چہرہ گھوم گیا جس پہلی دفعہ وہ ایک سڑک پر ملی تھی۔اس ہشاش بشاش چہرے میں اور اس چہرے میں بہت تضاد تھا۔اس کے دل میں بے چینی سے ہونے لگی۔اپنے اضطراب کی کوئی وجہ نہیں سمجھ آئی اسے۔اس نے شاہ زر کے چہرے سے اپنی نگاہ ہٹالی۔وہ خود کی کیفیت پر متحیر تھی۔

"نجانے عالیہ آنٹی کسقدر بدزن ہو نگی مجھ سے۔کیا سوچتی ہو نگی میرے متعلق۔مجھے دیکھتے ہی ان کے دل سے بد دعا نکلتی ہو گی۔ان کے عزیز ترین بیٹے کی اس حالت کی وجہ میں ہوں۔شہزادے کہ مانند اپنی اب تک کی زندگی بسر کرنے والے بیٹے کی یہ حالت دیکھ ان دل کتنا دکھتا ہو گا،کسقدر تکلیف ہوتی ہو گی۔انھیں

اسطرح اپنے بیٹے کے غم گھلتے میں نہیں دیکھ سکتی۔اس سارے میں ان کا تو کوئی قصور نہیں نکلتا پھر وہ تکلیف کیوں سہیں۔میں آج ہی انکل سے بات کرونگی۔عام امپلوائ کی حیثیت سے آفس جا کر کام کرنے کی سزا سے اسے نجات دے دیں۔

مجھے یہ کرنا ہوگا اس کی فیملی کے لیے۔میری دشمنی اس سے ہے ان لوگوں سے نہیں۔میں یہ صرف اور صرف اس کی ماں کے لیے کر رہی ہوں ان کا مجھ پر احسان ہے۔من ہی من انہیں مجھ سے نفرت ہو گی اس کے باوجود ان کا رویہ میرے ساتھ برا نہیں رہا۔میرا بھی فرض بنتا ہے کہ انھیں کوئ تکلیف نا ہونے دوں۔میرے دل میں شاہ زر کے لیے نفرت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے نہ ہی میرا دل پسیجا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے خود کو دلاسہ دیا تھا۔

ناشتے کہ وقت حسب معمول ان نئی خبر اس کی منتظر تھی۔

"شاہ زر چونکہ تم آفس کی زمہ داریاں اٹھانے کے لائق ہو چکے ہو ہم نے فیصلہ لیا ہے کہ آج سے تم مالک کی حیثیت سے اپنی آفس جوائن کر سکتے ہو۔"

راشد صاحب نے اطمینان سے کہا۔ ٹیبل کے گرد بیٹھے سبھی افراد نے خوشگوار حیرت سے شاہ زر کی طرف دیکھا تھا مگر اس کے نظر بے ساختہ زرمین کی طرف اٹھی تھی۔ وہ لاتعلق بنی ناشتہ کرنے میں منہمک نظر آرہی تھی۔ اسے بخوبی اندازہ تھا کہ یہ کرم فرمائی کس کی سفارش پر کی جارہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو میڈم مجھ پر احسان کرنے چلی ہیں۔ اس کے ذہن میں کل رات زرمین کہے الفاظ تازہ ہو گئے

"مجھے تمھاری مدد کی ضرورت نہیں ہے"۔

"ڈیڈ میرا خیال ہے کہ چند اور دن مجھے اسطرح کام کرنا چاہیے۔اس سے میری نالج میں اضافہ ہو گا بزنس کے داؤ پیچ کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع ملے گا۔experience بڑھے گا۔"

اس نے سنبھل کر کہتے ہوئے زرمین کی سمت دیکھا گویا آنکھوں سے کہہ رہا ہو "مجھے بھی تمھارے رحم و کرم کی ضرورت نہیں"۔

وہ حیران ہوتی اس کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"برخوردار ہم فیصلہ لے چکے ہیں تمھیں اطلاع دی جا رہی ہے تمھاری رائے نہیں طلب کی جا رہی۔آج سے تم اپنی آفس سنبھالو گے۔"

راشد صاحب ہمیشہ کی طرح اس کی بات رد کرتے حکم صادر کر چکے تھے۔اس نے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ شاہ زر کو دیکھا وہ بل کھا کر رہ گیا۔

ان دونوں کے درمیان آنکھوں سے ہو رہی سرد جنگ سے لطف اندوز ہوتی مزنی کھل کر مسکرادی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

پورچ میں اپنی کار کھڑی کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لان میں داخل ہوا۔آج اپنی آفس میں بطور باس اس کا پہلا دن تھا اور پہلے ہی دن نہایت اہم کاغذات وہ گھر پر بھول گیا تھا۔اس کے ستارے گردش میں تھے۔دفعتاً اس کی نگاہ لان میں پودوں کو

پانی دیتیں دعا اور زرمین پر پڑی۔ جبکہ لان کے جھولے پر بیٹھی مزنی چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔ پانی کے پائپ کو پودوں کی کیاری میں چھوڑ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہی تھیں۔

زرمین دعا کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ صورت حال کا جائزہ لیتا پول کے نزدیک پہنچ گیا۔ موقع پا کر دعا شاہ زر کی اوٹ میں ہو گئی۔ شاہ زر کی آمد سے یکسر بے خبر وہ پلٹی تھی ایکدم سے اسے اپنے سامنے پا کر وہ ٹکراؤ سے بچنے کے لیے بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی۔ اس بات سے بے خبر کے اس کے عین عقب میں سوئمنگ پول تھا۔ پول کے اطراف ٹائلس پر پانی ہونے کے باعث اس کا پیر پھسلا۔ اس کی چیخ لاشعوری تھی۔ اس نے خود کو پول میں گرتا ہوا محسوس کیا۔ تبھی شاہ زر نے ہوا میں معلق اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ نتیجتاً وہ اس کے سینے سے جا لگی۔ دونوں ہی کا توازن ایک ساتھ بگڑا تھا لاشعوری طور پر زرمین نے اس کمر

کے گرد کی شرٹ کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑ کر خود کو لڑکھڑانے سے بازر کھا جبکہ شاہ زر نے اسے کندھوں سے تھام کر توازن سنبھالا تھا۔

اس نے چہرہ اٹھا کر شاہزر کو دیکھا۔ وہ براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ گہری کتھئی آنکھیں وہ پہلے ہی بھی بارہاان آنکھوں میں براہ راست دیکھ چکی تھی۔ مگر ان آنکھوں میں اور آج اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی ان آنکھوں میں ایک فرق تھا۔ جذبات کا فرق۔

ان میں ہلکورے لیتے جذبات مختلف تھے۔ اس سے قبل اس نے شاہ زر کی آنکھوں میں ان جذبات کو تیرتے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے بمشکل خود کو ان آنکھوں کی گہرائی میں ڈوبنے سے بچایا۔ عجیب سا سحر تھا ان آنکھوں میں کوئی کشش جو اسے اپنی سمت کھینچ رہی تھی۔ وہ ان آنکھوں سے چاہ کر بھی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ شاہ زر کی شرٹ کو جکڑے ہوئے تھے شاہ زر کے دونوں ہاتھ اس کے

کندھوں پر تھے۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔چند سیکنڈ گزر گئے۔سحر کو ان دونوں کے دائیں طرف کھڑی دعا کی تالیوں کی گونج نے توڑا۔

"واو چاچو آپ نے بلکل correct timing پر آنٹی کو بچا لیا۔آپ سچ میں ہیرو ہیں۔"

وہ دونوں جیسے ہوش میں آئے تھے۔سیکنڈ سے بھی کم وقفہ میں وہ دونوں ایک دوسرے سے کرنٹ کی تیزی سے دور ہوئے تھے۔شرم کے مارے زرمین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔مزنی کی موجودگی نے صورت حال کو مزید awkward بنا دیا تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے how dare you touch me۔"

ضبط کرتی وہ آواز دبا کر بولی مبادا آواز مزنی کے کانوں تک نہ پہنچ جائے۔

"بدتمیزی کونسی بدتمیزی؟ میں نے تمھاری ہیلپ کی ہے۔ میڈم اگر میں تمھیں ٹچ نہیں کرتا تو ابتک تم پول میں گر چکی ہوتی۔ اور تو اور یہ سب sudden تھا ۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمھیں ٹچ کرنے کا۔ میں نے تمھیں ٹچ کیا تو کیا تم نے مجھے ٹچ نہیں کیا حساب برابر"۔

اس نے اپنی شرٹ پر پڑی شکنیوں کی سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا زرمین کی مٹھیوں کی گرفت مضبوط ہونے کی وجہ سے کمر کے گرد شرٹ سکڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو تم نے میری ہیلپ کی ہے۔ کیا میں نے تم سے ہیلپ مانگی تھی۔ اوکے فائن حساب برابر کرتے ہیں۔ میں نے تمھاری شرٹ پکڑی تھی تمھیں ٹچ نہیں کیا تھا اب میں تمھیں ٹچ کرونگی۔"

اس کی بات پر شاہ زر کو حیرانی کا زبردست جھٹکا لگا وہ کیا کہہ رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

اپنی بات ختم کر کے ان دونوں کے درمیان دو قدم کا فاصلہ مٹاتی وہ اس کے قریب آئی اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی نازک ہاتھوں کی گرفت میں لیا اسے اپنی جگہ پر لا کھڑا کیا اب شاہزر کی پشت پول کی سمت تھی۔

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے اشاروں پر چلتا گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمھاری طرح ill mannerd نہیں ہوں اسی لیے.

so sorry for touching you

اس کے سینے پر اپنی دونوں ہتھیلیاں جما کر ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولی۔

اس کے اسقدر قریب کھڑی اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ مسکرا رہی تھی اس کے دل کو کچھ ہوا گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اس سے قبل کہ وہ کچھ سمجھ پاتا اپنی پوری قوت لگا کر زرمین نے اسے پول میں دھکیل دیا۔

غیر متوقع حملے کے لیے وہ تیار نہ تھا پورے قد سے پول میں گرا۔ بہت سارا پانی اس کے اندر گرنے پر باہر چھلکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے ساتھ ساتھ دعا کو بھی پیچھے کھینچ کر اس نے بھیگنے سے بچایا تھا۔

”well thats unfair

مزنی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔اسے پانی کی نذر کر وہ جا چکی تھی۔اس کے ہیرو چاچو کی ہیروئن نے

انھیں پانی میں دھکیل دیا تھا

دعا کو رنج والم نے گھیر لیا۔اسے مزنی پر ایک بار پھر غصہ آیا چاچو کی یہ حالت تھی اور وہ ہنسے جا رہی تھیں۔

وہ پول گہرا نہیں تھا۔ باآسانی اس میں کھڑا ہو کر وہ اپنے پانی سے تر جسم کو دیکھ نفی میں سر ہلاتا مسکرا رہا تھا۔وہ لڑکی unpredictable تھی۔پتہ نہیں کیوں اس لڑکی کے سامنے وہ بے وقوف بن جایا کرتا تھا۔اس کی ساری ہوشیاری ہوا میں تحلیل ہو جایا کرتی۔ہر بار وہ اس پلاننگ کا شکار ہو جایا کرتا۔اسے غصہ نہیں آیا تھا اپنی اس کیفیت پر وہ خود ششدر تھا۔اسے ابھی اسی وقت آفس پہنچنا تھا مگر وہ پانی

سے تر جسم کے ساتھ سوئمنگ پول میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔آفس کے پہلے ہی دن وہ لیٹ ہونے والا تھا۔

***

دائی ماں کے حوالے سے ڈاکٹرس نے کوئی حوصلہ افزا بات نہیں کہی تھی۔

من بہلانے کی غرض سے وہ کچن میں چلی آئی۔عالیہ بیگم اور رشیدہ بوا کے علاوہ کچن میں کوئی نہیں تھا۔دوپہر کے کھانے کا مینو ترتیب دیا جا رہا تھا۔چکن کڑاہی کا نام سنتے ہی وہ کھل اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی کیا میں چکن کڑاہی بنادوں۔ میں بہت ہی ذائقہ دار چکن کڑاہی بنالیتی ہوں۔"

وہ پرجوش ہو کر ان قریب آئی۔

عالیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھ کر بادل ناخواستہ گردن اثبات میں ہلائی اور کچن کے باہر نکل گئیں۔

اس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو تیر گئے۔ان کا برتاؤ اس کے ساتھ برا نہیں تھا تو اچھا بھی نہیں تھا۔گھر کے سبھی افراد اس سے گھل مل گئے تھے۔ مگر عالیہ بیگم کے رویے میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔وہ بخوبی واقف تھی کہ اپنے بیٹے کی زندگی میں اسطرح گھس آنے پر عالیہ بیگم اسے کبھی معاف نہیں کریں گی۔ باوجود اس کے ہر بار خود کو نظرانداز کر دیے جانے پر اس کی آنکھیں بھر آتیں۔

بے دلی سے چکن کڑاہی بنا کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کب سے اپنے کمرے کی بالکنی کے عین نیچے کھڑا صفدر کا منتظر تھا مگر وہ تو جیسے غائب ہی ہو گیا تھا۔ وہ اپنی کار کی چابی کمرے میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ واپس جا کر چابی لانے کی زحمت سے بچنے کے لیے اس نے یہ کام گھر کے ملازم صفدر کو سونپا۔

قریباً پانچ منٹ سے وہ بالکنی کے نیچے کھڑا منتظر تھا کہ وہ چابی نیچے پھینکے گا مگر افسوس وہ ندارد تھا۔ تنگ آ کر اس نے سیٹیاں بجانی شروع کر دیں۔ اسے یقین تھا کہ سیٹیوں کی آواز سنکر اس احمق صفدر کو یاد آ جائے گا کہ اس کے مالک نے اسے کوئی ذمہ داری سونپی تھی کیونکہ سوائے شاہ زر کے اس گھر میں کوئی بھی اسطرح سیٹیاں بجا کر کسی کو بلانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں میگزین کھول کر بیٹھی مسلسل بجتی اس سیٹی کی آواز سنکر مسکرا رہی تھی۔

جوں ہی صفدر کمرے میں چابی لینے کی غرض سے آیا بنا چابی دیے ہی اس نے اسے چلتا کر دیا تھا۔ شاہ زر کو زچ کرنے کا ایک بھی موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔

کچھ لمحوں کے گزر جانے کے بعد وہ بالکنی میں آئی۔

صفدر کے بجائے اسے باہر آتا دیکھ وہ ٹھٹکا۔ اس نے چابی ہاتھ میں پکڑ کر ہوا میں لہرائی تھی۔ اس سے قبل کہ وہ چابی دیکھا دیکھا کر اسے زچ کرتی اس کے عقب میں کھڑے راشد صاحب کو دیکھ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کیا آپ ذرا سا بھی صبر نہیں کر سکتے سیٹیاں بجا کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا۔ لا رہی تھی میں چابی بس ڈھونڈنے میں دیر ہو گئی آپ کوئی بھی چیز اس کی جگہ پر نہیں رکھتے۔"

سیکنڈ سے بھی کم وقفہ میں دل جلانے والی مسکراہٹ کی جگہ دلفریب مسکراہٹ نے کے لیے تھی۔ فوراً چابی اس کی سمت اچھال کر وہ اندر چلی گئی۔ اور وہ جس کا خیال تھا کہ بغیر چھینے وہ چابی آج اس کے ہاتھ نہیں لگنے والی وہ حیران تھا۔

"پہلے تو چابی دکھا دکھا کر میرا صبر آزما رہی تھی پھر اچانک شرافت کے جامے میں کیسے آ گئی۔ خیر اچھا ہی ہوا اس لڑکی سے بحث کرنے کا وقت نہیں تھا میرے پاس "۔

وہ سوچتا ہوا پلٹا اپنے عین مقابل راشد صاحب کو کھڑا دیکھ وہ حیران ہوا۔

"ڈیڈ تو واک کے لیے گئے تھے۔ کب واپس لوٹے اور یہاں کتنی دیر سے کھڑے ہیں میرے خدا کہیں ڈیڈ نے مجھے سیٹی بجاتے اور زرمین کو باہر آتے تو نہیں دیکھ لیا"۔

اس نے ڈرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا خشمگیں نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہے تھے ان کے تاثرات سے واضح تھا کہ اس منظر کو دیکھ چکے تھے جسے نادیکھنے میں ہی شاہ زر کی عافیت تھی۔

"

کچھ تو شرم کرو۔اپنی بیوی کو سیٹی بجا کر بلانے کا نایاب طریقہ تم نے کہاں سے سیکھا ہے یا تم خود ہی اس کے موجد ہو۔سدھر جاؤ اب بھی وقت ہے۔"

www.novelsclubb.com

ملامت کرتی نظر اس پر ڈال کر وہ گھر کی چوکھٹ کو عبور کر بالائی منزل کی سیڑھیاں چڑھ گئے وہ ان کے پیچھے اپنے کمرے میں آیا تھا۔

"میں نے صفدر کو بھیجا تھا چابی لینے کے لیے پھر تم کیوں آئی۔ پاپا کی موجودگی سے باخبر تھی تم ہے نا۔ تبھی تم نے نے ایسے ظاہر کیا گویا میں تمھیں ہی سیٹی بجا کر بلا رہا تھا۔ ڈیڈ کی نظروں میں مجھے ذلیل کرنے کا کوئی موقع تم ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ حیرانی ہوتی ہے مجھے اس قسم کی خرافات تمھارے ذہن میں آتی کہاں سے ہیں؟"

"وہ اس کے سر پر کھڑا زچ ہو کر بولا۔

"تو سارا ماجرا تمھیں سمجھ آ گیا ہے۔ گڈ، یقین جانو اگر میں اس خرافات پر عمل نہ کرتے ہوئے بالکنی میں نا آتی تب بھی انکل یہی سمجھتے کہ تم مجھے ہی بلا رہے ہو کیونکہ اس حقیقت سے تو محض میں اور تم واقف ہیں کہ تم صفدر کو بلا رہے تھے تمھارے

ڈیڈ کے نظریے سے دیکھا جائے تو تمھارے کمرے سے اس وقت تمھاری بیوی ہی برآمد ہو سکتی ہے۔"

وہ کمال اطمینان سے میگزین کے صفحات پلٹتی بنا اس کی سمت دیکھے بولی۔

اس کی بات پر وہ ٹھٹکا۔ ذہن کی سوئی "تمھاری بیوی" ان دو الفاظ پر اٹک سی گئی۔

اسے کچھ نہ کہتا دیکھ زرمین نے سلسلہ کلام جوڑا۔

"تم اسقدر پریشان کیوں ہو رہے ہو۔ تمھیں سڑک چھاپ لوفروں والی حرکت کرتا دیکھ تمھارے ڈیڈ قطعاً حیران نہیں ہوئے ہونگے۔ وہ تمھاری عادات و اطوار سے بخوبی واقف ہیں۔"

www.novelsclubb.com

کمال اطمینان سے کہتی وہ اس کے قریب سے نکلتی ہوئی کمرے کے باہر چلی گئی۔وہ جو سخت سے سخت سنانے کی ٹھان کر آیا تھا۔ساکت کھڑا رہ گیا۔وہ اپنی ہی ذہنی کیفیت پر حیران تھا۔یہ آج کل اسے کیا ہوتا جا رہا تھا۔وہ بلا ارادہ اسے سوچنے پر مجبور تھا اس کی دل جلانے والی حرکتوں پر اسے بے نقط سنا کر حساب برابر کرنے کے بجائے وہ کبھی اس کی باتوں میں کبھی اس چہرے کے نقوش میں تو کبھی اس کے شخصیت کے اتار چڑھاؤ میں الجھ جاتا۔فی الحال وہ اپنے کمرے کے وسط میں کھڑا یہ سوچنے پر مجبور تھا۔

"کیا اس نے یہ رشتہ قبول کر لیا ہے کیا۔اس نے مجھے اپنا شوہر تسلیم کر لیا ہے"۔

***

عشاء کی نماز کے بعد دعا کی لیے اس نے ہاتھ اٹھائے حسب معمول آنسوؤں نے اسکا چہرہ بھگو دیا۔

وہ آہستگی کے ساتھ بنا کوئی آواز کیے کمرے میں داخل ہوا مبادا وہ جاگ نہ جائے۔

اسکی توقع کے عین خلاف وہ جاگ رہی تھی اور جاء نماز پر بیٹھی نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔ بہت دنوں بعد سب کے ساتھ کھانے کے بعد خوش گپیوں میں مصروف وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلا تھا۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا صوفے کی سمت بڑھا دفعتاً اس کی نظر اس کے وجود پر پڑی وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔ دھیمی دھیمی ہچکیوں کی آواز سے واضح تھا کہ وہ رو رہی تھی۔ وہ جس دن سے اس گھر میں آئی تھی اکثر اوقات شاہ زر نے اسے اسطرح روتی ہوئے دیکھا تھا دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی اور بس روتی جاتی۔ اس کی

اس حرکت پر وہ کافی ڈسٹرب ہوا کرتا تھا۔اپنا دھیان بٹانے کے لیے وہ اسٹڈی ٹیبل پر کسی فائل میں منہ دے کر بیٹھ گیا۔ ہیچکیوں میں بتدریج اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

روز کی نسبت آج وہ زیادہ بے چینی محسوس کررہا تھا۔اسطرح رونا اس کے لیے روزانہ کا معمول تھا مگر اس کی موجودگی کا لحاظ کرتے ہوئے وہ اپنی آواز کو دبا لیتی تھی لہذا وہ بمشکل اس کی ہچکیوں کی آواز سن پاتا تھا مگر آج اس کے اسطرح کھل کر رونے سے واضح تھا کہ وہ اس کی موجودگی سے لاعلم تھی۔چند منٹوں بعد اس کا صبر جواب دے گیا۔وہ فائل بند کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ان کے درمیان فاصلہ عبور کرتا وہ اس کے دائیں طرف ایک زانو ہو کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

فروزی رنگ کا ڈوپٹہ اس کے چہرے کے گرد لپٹا ہوا تھا۔بند آنکھوں سے ٹپکتے آنسو ،کپکپاتے ہونٹ،لرزتا وجود وہ لحظہ بھر کو دم بخود رہ گیا۔اسے لگا وہ پاکیزہ

وجود سیدھے اس کے دل میں اتر رہا ہے۔اسی لمحے ایک آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر رخسار پر پھسلا اس سے قبل کے وہ چہرے کا سفر کرتا اس کے دوپٹے میں جذب ہوتا اس نے اسے اپنی مٹھی میں قید کر لیا۔کسی کی موجودگی کے احساس سے زرمین نے فوراً آنکھیں کھولیں۔اسے اپنے اتنی قریب بیٹھا پا کر وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔

"تم روزانہ ہر نماز کے بعد اتنی شدت سے کیوں رو پڑتی ہو؟ مجھے پتہ ہے تم میرے سوال کا جواب نہیں دو گی در حقیقت اس سوال کا جواب جاننا میرے لیے اتنا اہم بھی نہیں ہے کیونکہ شاید میں اس سوال کا جواب جانتا ہوں۔اچانک تمھاری زندگی میں ایک طوفان آیا جس نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔طوفان لانے والا شخص میں ہوں۔تم مجھ سے نفرت کرتی ہو مجھ سے انتقام لینا چاہتی ہو اپنی تذلیل و رسوائی کا۔غالباً انتقام کے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تم اسقدر عاجزی کے ساتھ دعا مانگتی ہو۔یا یہ بھی ممکن ہے ان آنسوؤں میں غم کے جذبات بھی گھلے ہوں۔ایکدم سے دنیا بدل جانے کا غم۔اپنی پہلے کی زندگی بدل جانے کا غم۔خیر

میں بخوبی واقف ہوں کہ تم میرے سوالات کے جواب نہیں دو گی پھر بھی میں پوچھتا ہوں کہ کیا مجھے تکلیف دینے سے تمھارا انتقام پورا ہو جائے گا؟ تمھارا مقصد پورا ہو جائے گا؟ کیا مجھے درد دے کر تمھارے درد میں کمی آجائے گی؟"

کسی معصوم بچے کی طرح اس نے استفسار کیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"تم یقین نہیں کرو گی مگر پھر بھی میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں مجھے احساس ہوا ہے کہ تمھارے آنسوؤں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں، بے خوف انتقام لینے کا جذبہ رکھنے والی جرنلسٹ زرمین فاروقی ہی مجھے اچھی لگتی ہے۔ تمھیں آنسوں بہاتا دیکھ یوں لگتا ہے ان آنسوؤں سے لاکھ درجے بہتر تو تمھاری وہ مسکراہٹ ہے جو بالخصوص

مجھے زچ کرنے کے بعد تمھارے ہونٹوں کا احاطہ کرتی ہے۔"

اس کے آنسو کو کسی نایاب موتی کی طرح مٹھی میں سنبھالے وہ کھوئے کھوئے سے لہجے میں گویا ہوا۔

حیرت کے سمندر میں غوطہ زن اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔اس نے سرعت سے جاء نماز اٹھایا اور بستر پر آ گئی۔البتہ وہ کچھ دیر اسی پوزیشن میں فرش پر بیٹھا رہا پھر اٹھکر صوفے پر لیٹ گیا۔

شاہ زر کی مخالف سمت میں کروٹ لیکر وہ لیٹ گئی۔مگر اس کی نگاہوں کی تپش کو وہ اپنی پشت پر محسوس کر سکتی تھی۔اس کے بدلے ہوئے انداز پر وہ حیرت کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔نیند جیسے روٹھ گئے تھی اور دوسری سمت کروٹ بدلنا مشکل تھا۔اچانک اسے کیا ہوا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

تبھی اس کے ذہن میں مزنی کے الفاظ ایکدم سے تازہ ہوئے۔

"ایک ایسا شخص جس سے کسی اجنبی کے آنسو تک برداشت نہیں ہوتے وہ کسی سے نفرت کیسے کر سکتا ہے"۔

"اوہ تو جناب کو آنسوؤں میں بہہ جانے کا مضر مرض لاحق ہے۔"

وہ جیسے اس کے بدلے ہوئے رویے کی تہہ تک جا کر مطمئن ہوئی۔اور نیند نے اسے اپنے آغوش میں لے لیا۔اس کے برعکس شاہ زر کی رات آنکھوں میں کٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

***

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ عشق نہیں آساں

(تحریر زرنیلا خان)

قسط نمبر 11

وہ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو چکی تھی۔اس کی نگاہیں شاہ زر کے چہرے پر ثبت تھیں۔وہ صوفے پر آڑا ترچھا لیٹا گہری نیند میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا حقیقتاً اس سے کسی کے آنسو برداشت نہیں ہوتے؟ اسقدر نرم دل اور ہمدرد طبیعت کا مالک ہو سکتا ہے وہ؟ کیا واقعی یہ ممکن ہے کہ کوئی اس دنیا میں کسی سے نفرت نہ کرے؟ تو کیا وہ مجھ سے بھی نفرت نہیں کرتا؟"

بیک وقت کئی سوالوں نے ذہن پر حملہ بول دیا۔ سوالوں کا سلسلہ آخری سوال پر آکر تھم گیا۔

"یہ کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے؟ میں اس شخص کو کیوں سوچے جا رہی ہوں؟ وہ مجھ سے نفرت کرے یا نہ کرے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ کیونکہ میرے دل میں اس کے لیے محض نفرت کے جذبات ہیں۔ میں اس سے نفرت کرتی ہوں اور کرتی رہونگی۔ میرا مقصد حیات ہے اس کا چین و سکون غارت کرنا۔"

اس نے خود کو وہی سبق پڑھایا جو تقریباً ہر دن دہراتی آئی تھی۔

ناشتے کی ٹیبل پر وہ موجود نہیں تھا زرمین کی سفارش کرنے کے بعد سے راشد صاحب نے اس پر سختی کرنا بلکل ہی چھوڑ دیا تھا۔اب اس پر بروقت ناشتے کی ٹیبل پر پہنچنے کی پابندی عائد نہیں تھی۔

"اشعر تم شاہ زر کے ساتھ city center پہنچ جانا ہمدانی صاحب کے ساتھ ضروری میٹنگ ہے ساڑھے آٹھ بجے۔"

ماجد صاحب کے کہنے پر زرمین کے کان کھڑے ہو گئے۔اس بات سے یکسر بے خبر کے وہ سو رہا ہے اشعر نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔اس کا خیال تھا وہ آفس کے لیے تیار ہو رہا ہو گا۔گذشتہ کچھ دنوں سے اس کا یہی معمول تھا۔

اشعر اس بات سے بے خبر تھا کہ شاہ زر آدھی رات تک جاگتا رہا تھا بروقت اس کی آنکھ کھل جانا ناممکن تھا۔

وہ کمرے کے چار چکر کاٹ چکی تھی وہ ہنوز سو رہا تھا۔ گھڑی کی سوئیاں اپنی رفتار سے حرکت کر رہی تھیں۔ وہ متذبذب تھی۔ اسے جگائے یا نہ جگائے۔

"وہ اسی طرح سوتا رہ گیا تو وقت پر میٹنگ کے لیے نہیں پہنچ پائے گا نتیجتاً انکل اس کی خوب عزت آفزائی کرینگے۔"۔

www.novelsclubb.com

اس کے دل سے آواز آئی۔ شاہ زر کو ذلیل کرانے کا ایک سنہرا موقع تھا۔ یہ سوچنے کے باوجود وہ کمرے کے وسط میں کھڑی اپنی نچلے ہونٹ کو دانتوں سے زخمی کر رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں دل مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔

"زرمین آنٹی کہاں ہیں"؟

کمرے کے باہر سے دعا کی آواز آئی۔وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی۔اسے یقین تھا دعا کے ساتھ جانے پر بروقت کمرے میں واپس آنا ممکن نہ تھا۔

نجانے اس لمحے اسے کیا ہوا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی صوفے کے نزدیک آئی اپنا ہاتھ اس کی سمت بڑھایا مگر پھر رک گئی۔

اسے چھونا صحیح نہیں لگا بیدار ہو کر نجانے وہ کون کونسی خوش فہمیاں پال لیتا۔

اسے جگانے کا کوئی طریقہ سوجھ نہیں رہا تھا کہ وہ بیدار ہو جائے اور اسے پتہ بھی نہ چلے کہ اسے نے اس نے جگایا ہے۔دفعتا اس کی نظر کانچ کے گلاس پر پڑی۔اس نے گلاس اٹھایا اور پوری قوت سے فرش پر پٹخ دیا۔چمکیلے ٹائلس سے کانچ

www.novelsclubb.com

ٹکرائی۔ چھناکے کی آواز کے ساتھ گلاس چکنا چور ہوا تھا۔ وہ بجلی کی تیزی سے کمرے کے باہر نکل گئی۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ فرش پر کانچ کے ٹکڑے بکھرے تھے۔ گلاس کو دانستہ یا نادانستہ زمین بوس کرنے والی شخصیت کمرے میں نہیں تھی۔ تبھی اس کی نظر وال کلاک پر پڑی وہ اچھل کر صوفے سے اترا تھا میٹنگ میں محض آدھا گھنٹہ بچا تھا۔ کمرے کی حالت دیکھ اسے صورت حال کا پس منظر سمجھ آ گیا۔ وہ زیر لب مسکرایا تھا۔

وہ فریش ہو کر عجلت میں ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس سے قبل کہ وہ ممی کی پکار لگاتا ناشتے کی ٹرے لیے وہ کچن سے برآمد ہوئی تھی۔ گذشتہ کچھ دنوں سے عالیہ بیگم ہی اسے سرو کر رہی تھی راشد صاحب نے بھی اعتراض نہیں جتایا تھا۔ اس کی سزا ختم ہوئی تھی۔ مگر آج بالخصوص اسے ٹرے اٹھائے اپنی سمت آتا دیکھ اس کی

چھٹی حس نے اشارہ دیا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو وہ روک نہ سکا۔

پٹخنے کے انداز میں اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھی۔شرافت کے جامے میں رہتے ہوئے اس نے ذائقہ سے پر بریڈ آملیٹ کا نوالہ منہ میں ڈالا۔ذائقہ زبان پر آتے ہی اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔اسے یوں مسکراتا دیکھ وہ بل کھا کر رہ گئی۔

بے تحاشہ نمکین بریک فاسٹ وہ مزے لیکر کھا رہا تھا۔بریڈ آملیٹ چٹ کر جانے کے بعد وہ کمال اطمینان گلاس کو لبوں سے لگائے جسے مرچی کا گھول زیادہ جوس کم کہا جا سکتا تھا وہی گھونٹ میں حلق کے نیچے اتار گیا۔وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ڈائنگ ٹیبل پر فی الوقت وہ تنہا تھا وہ چاہتا تو پہلے نوالے کے بعد ہی ناشتہ کی ٹرے کو پرے دھکیل سکتا تھا۔مگر وہ تو بڑے آرام سے ناشتہ ختم کر چکا تھا۔اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی مسکراہٹ کو دیکھ لگ رہا تھا گویا بہت ذائقہ دار ڈش نوش فرمائی ہو۔ نیپکین سے ہاتھ پونچھتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اپنے غصے کو دباتی ٹرے اٹھا کر وہ جانے کے لیے پلٹی۔

"نیند سے جگانے کے لیے تھینکس"۔

وہ ورتہ حیرت میں مبتلا اس کی طرف پلٹی اس کے ایک ہاتھ میں ٹرے تھی جبکہ دوسری ہاتھ کی کلائی شاہ زر کی مضبوط گرفت میں تھی۔

وہ مسلسل اس کی مسکراتی نظروں کی زد میں تھی۔

بڑی ڈھٹائی سے اس کی کلائی تھام کر وہ اسے تھینکس کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حیرت کی جگہ غیض و غضب نے لے لی۔

"خوش فہمیاں پالنے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔اور آج تم اس حد کو پار کر چکے ہو۔وہ گلاس غلطی سے میرے ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔میں نے تمھیں جگانے کے لیے کچھ نہیں کیا۔میرا بس چلے تو تمھیں تاحیات سوتے رہنے کی کوئی دوا کھلا دوں۔میری بات ذہن نشین کر لو میں اپنے دشمنوں کی ہیلپ کرنے کی قائل نہیں ۔وہ بھی ایسے دشمن جن سے میں بے تحاشہ نفرت کرتی ہوں۔"

ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑا کر ٹرے ٹیبل پر پٹختے ہوئے وہ غرائی۔

"میں نے تو کسی گلاس کا ذکر نہیں کیا تھا۔گلاس کا ذکر کر کے تم نے از خود میرے شک پر یقین کی مہر ثبت کر دی ہے۔once again thanks alot میری پرواہ کرنے کے لیے۔رہا سوال تمھاری مجھ سے نفرت کا تو کیا میں یہ سمجھوں کہ ابھی جو ناشتہ تم نے مجھے سرو کیا تھا وہ تمھاری بے انتہا نفرت کا اظہار ہے۔

.oh god ,you are so cute i cant even hate you

وہ ہنسا تھا۔

بعض اوقات مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا تم مجھ سے زیادہ خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی رہتی ہو کہ تم مجھ سے نفرت کرتی

ہو۔خیر تمھاری نفرت ایسی ہے تو خدا جانے محبت کیسی ہو گی۔فی الحال تو ہم تمھاری نفرت میں ہی خوش ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر جھولتی لٹ کو انگلی سے چھیڑ کر وہ بائے کے انداز میں ہاتھ ہلاتا ہال کی چوکھٹ کو عبور کر گیا۔

وہ ٹیبل کو تھامے ساکت کھڑی رہ گئی۔

**

وہ لان میں جھولے پر بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرتکز کیے شاہ زر کے بدلے ہوئے انداز کے متعلق سوچ رہی تھی۔

"کہاں کھوئی ہو؟ کیا بھائی کے خیالوں میں گم ہو؟"

اچانک مزنی نے عقب سے اس کے شانو پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔

اس کی اچانک آمد سے زیادہ وہ اس کے الفاظ سنکر ہڑبڑا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"درست اندازہ لگایا تم نے۔ میں اسی کے متعلق سوچ رہی تھی مگر سوچ کی نوعیت تمھارے اندازے سے مختلف ہے لوگ اکثر محبت میں گرفتار ہو کر پہروں کسی کو

سوچتے ہیں لیکن میں تمھارے بھائی کی نفرت میں مبتلا اسے سوچ رہی ہوں۔ تم تو واقف ہو کہ میں اس گھر میں کس نیت سے آئی ہوں۔ ظاہر ہے میرے شب و روز انہی سوچوں میں گزرتے ہیں کہ کسطرح شاہ زر کا جینا مشکل کروں"۔

اس نے فوراً اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر کہا۔

"تم بھائی سے نفرت نہیں کرتی۔ تمھیں اس فعل سے نفرت ہے جو انہوں نے انجام دیا تھا۔ اور سچ کہوں تو تمھارے انتقام لینے کے طریقے بھی تمھاری طرح کافی کیوٹ ہوتے ہیں جن سے پہلے پہل تو بھائی کو پرابلم ہوتی تھی پر اب بلکل نہیں ہوتی ۔وہ تمھیں سمجھنے لگے ہیں۔ میری صلاح مانو تو تم بھی پچھلی باتوں کو فراموش کر کے آگے بڑھو۔ میں مانتی ہوں بھائی سے غلطی ہوئی تھی۔ اس دنیا میں ڈھونڈنے سے

بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جس نے اپنی زندگی میں کوئی غلطی نہ کی ہو۔انسان خطا کا پتلا ہے۔اسی لیے معاف کر دینے کا رواج ہے اس دنیا میں۔تم بھائی کو معاف کر دو۔اپنی لائف نئے سرے سے شروع کرو۔"

جھولے پر اس کی بغل میں بیٹھی مزنی کی بات پر وہ طیش کے مارے کھڑی ہو گئی۔

"تم کہنا کیا چاہ رہی ہو؟مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔اس دنیا میں تم واحد ہستی ہو جو باخبر ہے کہ میں کس کرب سے گزری ہوں۔اور تم چاہتی ہو کہ میں تمھارے بھائی کو معاف کر دوں،اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کروں اگر واضح لفظوں میں کہا جائے تو تم کہنا چاہ رہی ہو کہ میں تمھارے بھائی کو اپنا شوہر تسلیم کر لوں۔تمھارے ذہن میں یہ بات آ کیسے گی کہ میں شاہ

زر جیسے مغرور اور characterless شخص کو اپنا ہم سفر مان لو نگی۔"

"لسن زرمین بھائی ناتو مغرور ہیں ناہی characterless ان کے ساتھ اتنے دن گزارنے کے بعد تم بھی اس حقیقت سے واقف ہو چکی ہو۔اگر تم انھیں ان کے اطراف گھومتی لڑکیوں کی وجہ سے انہیں characterless کے خطاب سے نواز رہی ہو تو thats unfair۔وواپنی اسمارٹنیس کی وجہ سے لڑکیوں میں پاپولر ہیں۔جس سوسائٹی میں ہم موو کرتے ہیں وہاں لڑکیوں سے بات کر لینا عام بات ہے۔یہ لڑکیاں بھائی کے پیچھے پڑی رہتی ہیں اس میں بھائی کا کیا قصور ہے۔ان کی ابتک کی زندگی میں کسی بھی لڑکی سے انکا اس نوعیت کا رشتہ نہیں رہا جیسا تم سوچ رہی ہو۔بھائی کو ان لڑکیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔تم بے بنیاد باتوں کو وجہ بنا کر بھائی کو اپنا ہیسبنڈ ماننے سے انکار کر دو گی تو کیا اس سے حقیقت بدل جائے گی ۔تم مانو یا نا مانو تم دونوں husband wife ہو thats it."

اپنی بات ختم کر کے مزنی گھر کے اندر چلی گئی۔ پہلی دفعہ مزنی اس پر ناراض ہوئی تھی۔ مگر وہ یہی چاہتی تھی۔ وہ اس پر اپنے کمزور پڑتے دل اور ارادوں کو عیاں ہونے نہیں دینا چاہتی تھی۔ وہ اسے یقین دلانا چاہتی تھی کہ اب بھی وہ شاہ زر سے نفرت کرتی ہے وہ اپنے ارادوں پر سختی سے قائم ہے۔ مگر یہ حقیقت نہیں تھی۔ وقت تیزی سے بدل رہا تھا۔ اس کے جذبات بدل رہے تھے۔

**

آج آفس میں میٹنگز کے چلتے

گھر لوٹنے میں دیر ہوئی تھی۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔ بستر پر وہ پوری طرح کمبل میں چھپی لیٹی تھی۔ آہٹ پر اس کے وجود میں جنبش نہیں ہوئی تھی۔ وہ فریش ہو کر صوفے پر دراز ہو گیا۔ اس کا رخ زرمین کی سمت تھا۔ تبھی اس کے چہرے

سے کمبل سرکا تھا۔وہ گہری نیند میں تھی۔اس سے قبل اس نے کبھی اسے سوتے میں نہیں دیکھا تھا وہ خود کو مکمل طور پر کمبل سے ڈھک کر سوتی تھی۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔چوٹی دائیں طرف کو ڈالی ہوئی تھی۔وہ کسی بچی کی طرح معصوم لگ رہی تھی۔کیا سوتے ہوئے بھی کوئی اسقدر حسین لگ سکتا ہے وہ حیران تھا۔وہ دم بخود دیکھے گیا۔دفعتاً اس کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں۔سکون سے بند آنکھیں سختی سے میچ لیں۔بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اس نے کمبل کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا۔کمرے میں اے۔سی چل رہا تھا باوجود اس کے وہ پسینے میں بھیگ گئی۔

آن کی آن میں پر سکون مورت اضطراب وخوف کی زندہ تصویر بن گئی۔اس اچانک افتاد پر وہ بجلی کی سرعت سے بیڈ پر آیا تھا۔حواس باختہ سا وہ اس کی بند مٹھی کو تھامے اسے جگانے ہی والا تھا کہ وہ چیخ کر اٹھ بیٹھی۔اگلے ہی لمحے اس پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔وہ اس کی بانہوں میں سمائی چھوٹی بچی کی مانند بلک رہی تھی۔اس کا

وجود پر لرزہ طاری تھا۔ وہ دم سادھے بیٹھا رہا۔ اسے یقین تھا گر اس نے کسی بھی رد عمل کا اظہار کیا تو وہ حواسوں میں لوٹ آئے گی۔ فی الحال اسے سہارے کی ضرورت تھی۔ وہ اس کا سہارا بننا چاہتا تھا۔ اس نے سانس تک روک لی۔ وہ اپنے آنسوؤں سے اس کی قمیص بھگوتی رہی۔ کچھ دیر آنسو بہا لینے کے بعد وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔ ذہن لاشعور سے شعور کی طرف آیا۔ شناسا کلون کی مہک اس کے سانس میں اتر گئی۔ اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ بلکل ساکت بیٹھا اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم بیڈ پر کیوں آئے؟"

وہ بوکھلا کر ایک جست میں بیڈ سے نیچے اتری تھی۔ وہ اس ایسے دیکھ رہی تھی گویا اس سے کوئی خطرناک جرم سرزد ہو گیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ actually تم نیند میں چیخی تھی۔کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔تو میں نے سوچا تمھیں جگادوں کوئی برا خواب دیکھا ہو گا۔مگر جیسے ہی میں تمھیں جگانے کی نیت سے بیڈ پر آیا...."وہ کسی مجرم کی طرح صفائی پیش کر رہا تھا۔

"بس،بس کرو۔"

زرمین نے درمیان میں ہی اس کی بات کاٹ دی وہ بخوبی واقف تھی کہ اس کے آگے وہ کیا کہنے والا تھا۔یہ سننے سے بہتر تھا وہ چلوں بھر پانی میں ڈوب مرتی۔

"میں نیند میں روؤں چیخوں،چلاؤں چاہے جو کروں تمھیں اس کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے سمجھے تم۔میرے سامنے یہ اچھائی اور ہمدردی کا ڈھونگ کرنے کی کوشش مت کرنا۔میں تمھاری گل فرینڈز میں سے نہیں ہوں جو تمھارے زرا سے

www.novelsclubb.com

التفات پر نثار ہو جاؤں۔ میں پہلے بھی تمھیں وارن کر چکی ہوں دوبارہ کرتی ہوں، مجھ سے دور رہو۔"

اپنے گرد دوپٹہ اچھی طرح لپیٹتے ہوئے وہ غرائی۔ شاہ زر کو اس سے کچھ ایسے ہی ردعمل کی توقع تھی۔

"میں کوئی ڈھونگ نہیں کر رہا۔ بالخصوص اچھائی کا ڈھونگ تو قطعاً نہیں۔ ہاں اگر بار بار تمھیں یہ احساس ہوتا ہے کہ میں واقعی اچھا انسان ہوں اور تم خود کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہو کہ یہ کوئی ناٹک ہے تو اس سارے میں میں بے قصور ہوں۔ پہلی بات تم نے بلکل غلط کہی ہاں لیکن دوسری بات صد فی صد درست کہی کہ تم میری گرل فرینڈز میں سے نہیں ہوں کیونکہ تم واحد شخصیت ہو جسے میری

بیوی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جہاں تک التفات کا سوال ہے وہ میں نے تم پر نہیں تم نے مجھ پر کیا ہے۔ تم اپنی مرضی سے کچھ دیر قبل میری بانہوں میں سمائی تھی۔"

وہ اپنے شوخ موڈ میں لوٹ چکا تھا۔

"شٹ اپ، بند کرو یہ بے ہودہ بکواس۔ تم سے اسی قسم کی لغویات کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خبردار جو آئندہ مجھے بیوی کہہ کر مخاطب کیا۔ میں تمھاری بیوی نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

شرم اور غصے کے ملے جلے جذبات نے اس کے چہرے کو سرخ بنا دیا تھا۔ وہ بیڈ سے تکیہ اٹھا کر صوفے کی سمت بڑھ گئی۔ وہ حیران ہوا۔

"کہاں چل دی محترمہ۔صوفے پر تو میں غریب ہی بڑی مشکل سے اڈجسٹ کر پاتا ہوں کجا کہ تم بھی۔ہم دونوں کے سونے کے لیے صوفہ ناکافی ہو گا۔"

وہ مزید پھیلا۔

زرمین کو لگا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔شرم کے مارے اس کے کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئیں۔

وہ پلٹی اور سنگھار میز پر دھرے کرسٹل کا گلدان اسے دے مارا جسے بڑی مہارت سے کیچ کر لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک گاڈ میں کرکٹ میں اچھا تھا۔"

اس نے گلدان کو دیکھتے ہوئے شکر کا کلمہ پڑھا۔

"میں نے تم جیسا بے ہودہ شخص آج تک نہیں دیکھا۔مجھے اس قسم کی بکواس سے حد درجہ نفرت ہے۔آئندہ سوچ سمجھ کر میرے سامنے بولنے کی ہمت کرنا ورنہ آج تو بچ گئے تمھاری قسمت اچھی تھی آئندہ میں بنا چکے تمھارا سر پھوڑ دونگی۔اور ہاں آج سے میں صوفے پر سوونگی تمھیں بیڈ پر سونا ہے تو بخوشی سو جاؤ ورنہ دروازہ کھلا ہے۔"

وہ جھانسی کی رانی بنی بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا دن آ گئے ہیں اپنی ہی کمرے سے دربدر کیا جا رہا ہے مجھے۔خیر ہوتا وہی ہے جو تم چاہتی ہو سو آج بھی وہی ہو گا۔"

اس نے مسکین شکل بنا کر کہا۔البتہ وہ سر سے پیر تک چادر تانے صوفے پر دراز تخلیہ کہہ چکی تھی۔

وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔

بظاہر مطمئن نظر آرہا تھا مگر وہ الجھا ہوا تھا

"ایسا کیا دیکھا تھا اس نے خواب میں۔"

وہ پریشان تھا۔نیند ایک بار پھر روٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

***

وہ ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔شاہ زر آفس جا چکا تھا۔وہ ڈریسنگ ٹیبل پر بکھرے سامان کو ترتیب دینے لگی۔دفعتاً اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل

پر رکھی کرنسی نوٹوں کی گڈی پر پڑی وہ حیران ہوتی ہوئی سیدھی ہوئی تبھی اس کی نظر آئینے پر چسپاں نوٹ پر پڑی۔اس نے پڑھنا شروع کیا۔

"میں جانتا ہوں کہ شروع میں تمھیں اس نوٹ کو دیکھ کر حیرانگی ہو گی پھر جیسے جیسے تم اس پیغام کو پڑھتی جاؤ گی تمھاری حیرانی طیش میں بدلتی جائے گی بلآخر تم اس نتیجے پر پہنچو گی کہ ایک بار پھر میں اچھا بننے کی کوشش کر رہا ہوں۔یقین جانو میں کوئی ڈھونگ نہیں کر رہا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے یہ روپے میں نے تمھارے لیے چھوڑے ہیں۔مجھے یقین ہے کہ ان پیسوں کو دیکھ تمھیں زرہ برابر بھی خوشی نہیں ہوئی ہو گی۔تم میرے ہاتھوں سے دیے روپے قبول کر لو یہ ناممکن تھا اس لیے براہ راست تمھیں یہ روپیے دینے کے بجائے ٹیبل پر چھوڑے جا رہا ہوں۔میں جانتا ہوں اس گھر میں تمھیں پیسوں کی کمی کبھی محسوس نہیں ہوئی ہو گی کیونکہ میں لاکھ imperfect صحیح میرے پیرینٹس فرفیکٹ ہیں وہ اپنی ذمہ داریاں نبھانا بخوبی

جانتے ہیں۔ خیر دیر آئے درست آئے کا مصداق آج اپنا فرض نبھانے کی سعی کر رہا ہوں۔ عین ممکن ہے کہ میری غیر موجودگی میں بھی تم ان پیسوں کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔ مگر اس امید کے سہارے کہ تم اسے اپنا حق سمجھ کر رکھ لو گی میں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ میری ہر چیز پر تمھارا حق ہے۔ ایسا کرنے سے تمھاری فیلینگ کا تو میں اندازہ نہیں لگا سکتا مگر مجھے بلکل شوہروں والی فیلنگ آ رہی ہے۔ تمھارے شوہر کے خون پسینے سے کمایا رزق حلال قبول کرو۔ پلیز۔۔۔۔"

آخر میں پلیز کے ساتھ ایک اسمائلی بنائی ہوئی تھی۔ اس کی توقع کے عین مطابق اس نے کرنسی نوٹوں کی گڈی کو اسٹڈی ٹیبل کے دراز میں ٹھونس دیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہوتا جا رہا ہے اسے کتنی آسانی سے مجھ پر اپنا حق جتاتا جا رہا ہے۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کو تھامے سوچ کر رہ گئی۔وہ حیران تھی اسے غصہ نہیں آرہا تھا پتہ نہیں کیوں۔

تبھی میسج کی ٹون نے اس کا دھیان اپنی طرف کر لیا۔

شاہ زر کا موبائل اسٹڈی ٹیبل پر پڑا تھا۔اس کے لیے نوٹ چھوڑنے کی ہڑ بڑاہٹ میں وہ اپنا فون یہیں بھول گیا تھا۔

مسسل بجتی میسیج ٹون سے تنگ آکر اس نے موبائل اٹھایا اور سوئچ آف کا بٹن تلاشنے لگی فون کی اسکرین اس کی انگلی سے سوائپ ہوئی اور حال ہی میں آیا میسج اوپن ہو گیا۔وہ حیران ہوئی اس کا فون لاک نہیں تھا۔اج کے اس دور میں کوئی شخص اسقدر دودھ کا دھلا نہیں ہوتا کہ اپنا فون لاک نہ کرے۔مگر یہ شخص۔۔

The shortest word i know is“

"I"

The sweetest word i remember is

love" and"

"The person which i never forget is "you

اس قسم کے پیغامات سے ان باکس بھرا پڑا تھا جنھیں کھول کر پڑھنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔ حتی کہ میسیجس بھیجنے والیوں کے نام تک سیو نہیں کیے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کا خون جوش مارنے لگا۔

"کسقدر کم ظرف ہوتی ہیں یہ لڑکیاں۔ حیا کسے کہتے ہیں، عزت کیا ہوتی ہے، کردار کی پاکیزگی کس چڑیا کا نام ہے انہیں کچھ خبر نہیں ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ یہ لڑکیاں اس شخص کی پیچھے اپنا وقت ضائع کر رہی ہیں جو انہیں رتی برابر اہمیت نہیں دیتا"۔

وہ تاسف سے سوچے گئی۔

"شاید مزنی درست کہہ رہی تھی کہ اسے ان لڑکیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ ساری وارفتگیاں یک طرفہ تھی۔ جب اس کے دل میں کوئی چور نہیں تھا تو وہ اپنا فون لاک کیوں کرے۔"

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں اس کی سائڈ کیو لے رہی ہوں۔ وہ آوارہ ہے۔ عیاش ہے اسی کی دی ہوئی شہ کی وجہ سے یہ لڑکیاں اس کی پیچھے پڑی ہیں۔ آجکل جناب کے سر پر ہمدردی اور ذمہ داری کا بھوت سوار ہے۔ شوہروں والی فیلینگ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ تو کیوں نا انہیں ہمارے رشتے کی نوعیت کا احساس کرایا جائے۔"

اس نے اپنے دل کو ڈپٹا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کے موبائل سے کچھ نمبروں پر ایک میسیج بھیج کر بھرپور انداز میں مسکرا رہی تھی۔ وہ اپنے رنگ میں واپس آچکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں پھاڑے لان میں بچھی کرسیوں پر براجمان جدید فیشن کے لباس میں ملبوس لڑکیوں کی سمت دیکھ رہا تھا۔ ان کی تعداد بیس پچیس سے اوپر تھی۔

اس کا فون اس کے پاس نہیں تھا آفس کے فون پر کال کر کے اسے فوراً سے پیشتر گھر آنے کا حکم ملا تھا۔

"چھوٹے صاحب یہ لڑکیاں آپ سے ملنے آئیں ہیں۔ میں نے کہا بھی کہ آپ گھر پر نہیں مگر یہ لوگ جانے پر رضامند نہیں ہوئیں ان کا کہنا ہے کہ آپ نے ان سب کو یہاں بلایا ہے۔ بڑے صاحب بہت غصے میں ہیں۔"

صفدر بھاگ کر اس کے قریب آیا تھا۔ وہ ہکلا رہا تھا مہمانوں کی اس قسم کو "خوش آمدید" کہنے کی اسے عادت نہیں تھی۔

وہ حیرت کے مارے ساکت کھڑا تھا صفدر کی بات پر جیسے ہوش میں آیا۔

"وہاٹ؟ میں نے بلایا ہے؟"

وہ چیخ پڑا۔

"ٹھیک ہے تم اندر جاؤ میں دیکھتا ہوں"۔

صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے وہ گویا ہوا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آیا۔

"شاہ زر"

اس سے قبل کہ کوئی والہانہ انداز میں اس سے لپٹ جاتی وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم سب کون ہو اور یہاں میرے گھر میں کیا کر رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

تمیز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"وہاٹ کیا تم ہمیں نہیں جانتے؟

میں فلک، میں رومی اسے چھوڑوں میں تو تمھیں یقیناً یاد ہو نگی میں elizabeth

"۔

وہ ساری بڑھ چڑھ کر اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ انھیں جانتا ہے۔قریب ہی تھا کہ وہ ساری آپس میں لڑ پڑتیں تبھی ان میں سے ایک نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"مانا کہ ہم تم پر جان چھڑکتے ہیں مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم اپنے گھر بلا کر ہمیں ذلیل کرو یہ مذاق کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔"

وہ خفگی سے بولی۔

"اس قسم کے واحیات مذاق کرنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔میں نے تم سب کو یہاں نہیں بلایا۔یقیناً یہ کسی missunderstanding کا نتیجہ ہے۔اب جلد سے جلد تم سب یہاں سے چلی جاؤ یہ میرا گھر ہے کالج کیمپس نہیں جو جب جی میں آئے کوئی منہ اٹھا کر چلا آئے۔"

اس نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے تم نے خود ہم سب کو میسیج کیا تھا کہ آج تم ہمارے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہو۔یہاں موجود

ہر لڑکی یہاں پہنچنے سے قبل یہی سمجھتی رہی کہ تم نے صرف اسے بلایا مگر یہاں پہنچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ مجمع لگا ہے۔"

سرخ لباس زیب تن کیے ایک اور لڑکی گویا ہوئی۔

"دیکھو یہ میسیج کی گتھی میں بعد میں سلجھا لونگا فی الحال تم سب ابھی اسی وقت واپس لوٹ جاؤ میں تم سب سے کسی اور دن مل کر تفصیل سے بات کرونگا۔"

ملنے کے وعدے کے سوائے انہیں ٹالنے کا اسے کوئی اور طریقہ نہیں سوجھا۔

www.novelsclubb.com

دوبارہ ملنے کے وعدے کے سہارے وہ ساری واپس لوٹ گئیں۔

وہ سر جھکائے ہال میں داخل ہوا۔ راشد صاحب صوفے پر براجمان اسی کے منتظر نظر آرہے تھے۔ان کی عدالت میں اس کی پیشی ہونی تھی۔

راشد صاحب اور وقار صاحب کے علاوہ باقی مرد حضرات روزگار کے سلسلے میں گھر سے باہر تھے۔گھر کی خواتین بالائی منزل پر مجمع لگائے نیچے جھانک رہی تھیں۔

سب کے درمیان کھڑی وہ اپنی کامیابی پر مسکرا رہی تھی۔

"ڈیڈ دراصل"

اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتا راشد صاحب دہاڑ اٹھے۔

"خبردار جو ایک لفظ بھی تم نے اپنے لبوں سے ادا کیا۔چند دنوں کے لیے زرا سی چھوٹ کیا مل گئی شرافت کے جامے سے باہر آنے میں تم نے دیر نہیں لگائی۔کالج جانے پر پابندی کیا لگ ان بے غیرتی کی تصویروں کو گھر پر ہی دعوتیں دی جانے لگیں۔اس ڈھٹائی سے میرے مقابل کھڑے ہو کر تم کیا کہنے والے ہو۔معذرت کرنے والے ہو یا صاف مکرنے کا ارادہ ہے کہ،ان لڑکیوں کو تم نے نہیں بلایا۔معزرت پیش کرنے کا ارادہ ہے تو ٹھیک لیکن اگر مکر جانے کا ارادہ ہے تو ان

کی یہاں موجودگی کا الزام کس کے سر ڈالو گے۔تم نے انہیں بلایا تھا تو کیا میں نے انہیں میرے گھر آنے کی دعوت دی تھی۔"

وقار صاحب نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

وہ سر جھکائے کھڑا رہا کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں معذرت وہ قبول نہیں کرتے اور مکر جانا اس کے بس میں نہیں تھا۔

"عالیہ بیگم اس سے کہہ دو کہ آئندہ اس نے ایسی حرکت کی تو میں اسے آفریدی ولا سے نکال باہر کرونگا۔"

www.novelsclubb.com

بلاواسطہ اپنی دھمکی اس تک پہنچا کر وہ واک آؤٹ کر گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مزنی کا بے ساختہ قہقہہ ہال میں گونج اٹھا۔ بالائی منزل کی سیڑھیاں اترتی وہ ہنستی جا رہی تھی۔ باقی خواتین کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی سوائے عالیہ بیگم کے۔ خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھ کر وہ کچن کی سمت بڑھ گئی وہ دوڑ کر ان کی راہ میں حائل ہوا تھا۔

"سوری ممی، سو سوری بہت دنوں سے ڈیڈ کی ڈانٹ نہیں سنی تھی اسی لیے مذاق کا موڈ بن گیا آپ خوامخواہ اتنی سیریس ہو رہی ہیں۔"

"ان کی گردن میں بازو حمائل کرتے وہ انھیں منانے کی سعی کر رہا تھا۔

وہ حیران رہ گئی بڑی آسانی سے وہ سارا الزام اپنے سر لے رہا تھا۔

وہ متذبذب سے اپنے کمرے میں آ گئی وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

.wow what a talent

آج تو واقعی تم نے کمال کر دیا۔ خالص روایتی بیویوں والی حرکت کی ہے تم نے۔ میری عدم موجودگی میں میرے موبائل کا کیا خوب استعمال کیا۔

ویسے میں دیکھنا پسند کرتا کہ تم نے میسیج میں کیا لکھا تھا، لیکن یقیناً تم نے میسیج بھیج کر اس کے سارے ثبوت مٹا دیے ہونگے۔

لاجواب! کسی کو شک نہیں ہوا ہوگا کہ یہ تمھاری کارستانی ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ یہ تم نے کیا ہے کیونکہ میں اپنی بیوی کی رگ رگ سے واقف ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا وہ مسکرا رہا تھا۔

"مجھے بیوی، بیوی کہنا بند کرو۔ سمجھ گئے تم۔"

وہ محض اتنا ہی کہہ پائی۔ایکطرف وہ اسے زچ کرنے کو سو جتن کر رہی تھی دوسری طرف وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔اس پر تو جیسے کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ اجکل تمھیں مجھے پریشان کرنے میں زرا بھی مزا نہیں آرہا ہو گا۔کیونکہ میں بجائے زچ ہونے کے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔یقین جانو اس میں میرا کوئ قصور نہیں ہے نجانے کیوں لاکھ کوششوں کے باوجود مجھے تمھاری کسی حرکت پر غصہ نہیں آتا۔میں وہ پہلے والا شاہ زر نہیں بن پا رہا جسے تم سے اللہ واسطے کا بیر تھا۔

i think

تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے مقابل کھڑا بڑے آرام سے سے کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

اور اسے لگا کہ اس کے دل کے سارے دروازے ایکدم سے کھل گئے۔اپنی تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ اس نے گھبرا کر ادھ ادھر دیکھا۔راہ فرار نظر نہیں آرہی تھی۔

"آنٹی پلیز میری اسٹوری کمپلیٹ کرنے میں میری ہیلپ کر دیں نا"۔

دعا دوڑتی ہوئی کسی فرشتے کی طرح منظر نامے میں داخل ہوئی۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہمراہ کمرے سے باہر نکل گئی۔وہ مسکراتا ہوا اس کی پشت کو دیکھتا رہا۔

تمھارے معاملے میں خود میرا دل

www.novelsclubb.com

میرے مد مقابل ڈٹ گیا ہے

***

خلاف معمول آج آفریدی ولا میں کافی جہل پہل دکھائی دیتی تھی۔ جس کی وجہ تھی دعا کی سالگرہ۔ مستعدی سے صفائی میں مصروف ملازمین پر نظر ڈالتی وہ لان میں چلی آئی۔ مشعل اور مزنی سمیت گھر کی سبھی خواتین کسی بحث و مباحثہ میں مصروف نظر آرہی تھیں۔

"تمہارا کیا خیال ہے زرمین، ہمیں سالگرہ کے موقع پر ساری پہننا چاہئیے یا کچھ اور ٹرائے کرنا چاہئیے۔" مزنی نے اسے گفتگو میں گھسیٹا۔

"جو آپ دونوں کو پسند آئے وہی ٹھیک رہے گا۔"

وہ جز بز ہوئی تھی۔

"ہم دونوں تو جو لباس پسند آئے وہی زیب تن کرنے کی قائل ہیں مگر اس بار ایک مسئلہ درپیش ہے کہ تم پارٹی کے لیے کس طرح کا لباس پسند کرتی ہو۔"

مشعل نے اس کی تشویش کو مزید بڑھایا۔

"میں"

اس نے حیران ہوتے ہوئے خود اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کی حرکت پر سبھی مسکرا اٹھے۔

"ہاں تم۔ آفریدی خاندان کی لڑکیوں نے ایک رول بنایا ہے۔ ڈریس کوڈ رول۔ خاندان کی کسی بھی تقریب میں شرکت کرنے والی ہر لڑکی ایک جیسا لباس زیب

تن کرے گی۔ڈیزائن سیم ہو گا بس رنگ مختلف ہونا چاہیے۔اس تقریب میں تمھاری

شرکت ضروری ہے اس لیے تمھارے رائے بھی ضروری ہے کہ تم کس طرح کے ڈریس میں comfertable محسوس کرو گی۔"

مزنی نے معلومات بہم پہنچائی۔

"میں میں کچھ بھی پہن لو نگی آپ دونوں میرے لیے پریشان نہ ہوں"۔

www.novelsclubb.com

اسقدر پذیرائی پر وہ بری طرح بوکھلا گئی۔

"نو، تمھیں ڈریس کوڈ فولو کرنا ہی ہو گا۔تم اپنی رائے نہیں دینا چاہتی تو ٹھیک ہے ۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پارٹی والے

روز ہم سب لڑکیاں کس طرح کی ڈریس زیب تن کریں گی۔

اور ہاں میری ایک بات ذہن نشین کر لو، تم ڈریس کی شاپنگ کے لیے شاہ زر بھائی کے ساتھ جاؤ گی ان کی چوائس بہترین ہوا کرتی ہے۔ تمھاری اکلوتی نند کی یہ بات تمھیں ماننی ہو گی۔

مزے سے مسکراتی "مزنی نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔ سب کی موجودگی میں وہ اعتراض نہیں جتا سکی۔ پہلی بار اسے مزنی کی مسکراہٹ اچھی نہیں لگی تھی۔

"آنٹی آپ میرے برتھ ڈے پر سب سے pretty ڈریس پہنینگی نا؟"

www.novelsclubb.com

موقع ملتے ہی اس کے گود میں چڑھ کر دعا نے بڑی آس سے سوال کیا۔

بادل ناخواستہ اس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔

سیاہ نیٹ کے سوٹ میں نیٹ کا دوپٹہ اوڑھنے وہ بے دلی سے قدم اٹھاتی کار تک آئی۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان تھا۔اس سے قبل کہ وہ عقبی دروازہ کھولتی شاہ زر نے سرعت سے کار کا فرنٹ ڈور وا کر دیا۔اس کار کے مقابل اپنی کار میں بیٹھی یہ منظر سے لطف اندوز ہوتی بھرپور انداز میں مسکرائی۔

بادل ناخواستہ وہ ڈرائیونگ سیٹ کے بغل والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

حسب معمول وہ سادہ سے انداز میں "تیار" ہوئی تھی۔میک آپ سے عاری چہرہ، کمر تک آتے ریشمی بالوں کو چوٹی کی شکل دی گئی تھی۔کچھ آوارہ لٹیں چوٹی کی قید سے آزاد ہو کر چہرے پر جھول رہی تھیں۔زیور کے نام پر ایک واحد لاکٹ اس کے گردن کی زینت بنا ہوا تھا۔اس سادگی کے باوجود جانے کیوں وہ اسے ہمیشہ سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

دفعتاً زرمین نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ بری طرح سٹپٹا گئی۔

اس کے تاثرات دیکھ وہ خجل سا ہو گیا اور فوراً گاڑی راہ راست پر ڈال دی۔

سگنل پر کار کو بریک لگانا پڑا تھا۔ وہ سگنل کے کھلنے کا منتظر اطراف کا جائزہ لے رہا تھا تبھی اس کہ نگاہ زرمین کی طرف والی کھڑکی سے نظر آتے شخص پر پڑی۔

ان کے کار سے کچھ فاصلے پر اپنی toyota میں بیٹھا بنا پلک جھپکے زرمین کے چہرے پر وہ نظریں گاڑے ہوئے تھا۔

یہ منظر دیکھ اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ فوراً سے پہلے اس نے زرمین کی طرف والی کھڑکی کا شیشہ اوپر کر دیا۔ وہ جو کھڑکی سے باہر نیلے آسمان کو تکے جا رہی تھی اچانک سے کھڑکی بند ہو جانے پر اس کی محویت ٹوٹی۔ اس نے گردن موڑ کر

ناگواری سے اسے دیکھا۔ جبکہ وہ خود کا لاتعلق ظاہر کرتا ونڈ اسکرین سے باہر دیکھتا رہا۔

"یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے اس لڑکی کو لیکر میں اسقدر possessive کیوں ہوتا جا رہا ہوں۔ مجھے اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے۔ جی کر رہا ہے اس ذلیل شخص کی آنکھیں نوچ لوں۔

زرمین کی جگہ مزنی ہوتی تب بھی مجھے اتنا ہی غصہ آتا۔ سب کچھ ٹھیک میرا برتاؤ نارمل ہے۔"

اس نی جیسے خود کو دلاسہ دیا۔

کار ایک شاندار عمارت کے سامنے رکی تھی۔ سورج کی کرنوں میں ہیرے کہ مانند چمکتی شیشوں سے بنی عمارت کو دیکھ اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ بے تحاشہ مہنگی

اشیاء سے بھری اس طرح کی کسی عمارت سے شاپنگ کرنے کا تصور بھی اس نے نہیں کیا تھا۔

وہ اس کی تقلید کرتی مال میں داخل ہوئی تھی۔ابھی کچھ ہی قدموں کا فاصلہ طے پایا تھا تبھی اس کی نظر escalator پر پڑی۔اسے ان حرکت کرتی سیڑھیوں سے بے انتہا خوف محسوس ہوتا تھا۔

وہ escalator پر پیر رکھنے کی تیاری میں تھا تبھی اس نے مڑ کر دیکھا وہ اس سے دو چار قدم کے فاصلے پر کھڑی پھٹی پھٹی آنکھوں سے escalator کو دیکھے جا رہی تھی۔وہ اس کے قریب آ گیا۔

"کیا ہوا تم رک کیوں گئی؟are you all right."

وہ متفکر سا گویا ہوا۔

"میں escalator سے اوپر نہیں جاؤنگی مجھے ڈر لگتا ہے۔"

اس نے کسی خوفزدہ چھوٹی

بچی کی طرح بے ساختہ کہا۔

وہ حیران ہوا پھر ایک مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر در آئی۔اسوقت وہ اسے بہت معصوم لگی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوگا ہمت کرو۔ باقی لڑکیاں بھی تو اوپر جانے کے لیے اسی کا استعمال کر رہی ہیں۔escalator نہ استعمال کرنے کی صورت میں ہمیں سیڑھیوں کے

ذریعے بالائی منزل تک پہنچنا ہو گا ان سیڑھیوں کی قطار دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ آدھے سفر میں ہی تم پسینہ پسینہ ہو جاؤ گی۔ تم گھبراؤ نہیں میں تمھارا ہاتھ تھامے رکھونگا۔"

اس کی مرضی جانے بغیر اس نے زرمین کا ہاتھ تھاما اور escalator پر چڑھ گیا۔ وہ بوکھلائی ہوئی کود کر حرکت کرتی سیڑھی پر چڑھ گئی۔ آنکھیں بند کیے شاہ زر کے ہاتھ کو سختی سے تھامے وہ زیر لب دعاؤں کا ورد کر رہی تھی۔ وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔ چند سیکینڈس بعد وہ دونوں بالائی منزل پر تھے۔ اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ فرش پر پیر رکھتے ہی برف جیسے ٹھنڈے فرش کے لمس نے احساس کرایا کہ اس کے ایک پیر کی سینڈل غائب تھی۔ سینڈل کی تلاش میں اس کی نگاہیں حرکت کرتی سیڑھیوں سے ہوتی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گراؤنڈ فلور پر جا رکیں۔بوکھلاہٹ میں escalator پر پیر رکھتے وقت سینڈل اس کے پیر سے نکل کر وہیں گر گئی تھی۔

"میری سینڈل"

وہ روہانسی ہو گئی اُن حرکت کرتی سیڑھیوں کو واپس طے کر کے سینڈل لیکر آنا اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہ تھا۔اسے لگا جیسے اس کی سینڈل چند قدموں کی دوری پر نہیں ملوں کی دوری پر تھی۔

روہانسی سی آواز میں کہے گئے دو لفظ شاہ زر کی سماعت میں اترے۔اس کی نظروں کے تعاقب میں اس نے دیکھا۔اس کی نازک سیاہ سینڈل گراؤنڈ فلور پر پڑی نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہی رکو میں تمھاری سینڈل لیکر آتا ہوں"۔

اس کی روتی صورت دیکھ وہ حیران ہوتا گویا ہوا۔ یہ لڑکی اتنی چھوٹی سی بات پر روہانسی کیوں ہو رہی تھی۔ کیا اس کے سینے میں کسی چڑیا کا دل فٹ تھا۔

وہ نیچے کی سمت جاتے escalator کی سیڑھیاں پھلانگتا نیچے پہنچا اور اس کی سینڈل اٹھا کر واپس ہو لیا۔

شہر کا سب سے عیاش، مغرور رئیس زادہ اس کی سینڈل ہاتھوں میں اٹھائے اس کی طرف آ رہا تھا۔ وہ اسے انہی القاب سے نوازتی آئی تھی۔ مغرور، عیاش، آوارہ۔

اسے کا خیال تھا کی مردوں کے لیے عورت کی جوتی کو ہاتھ تک لگانا باعث شرم ہوتا ہو گا۔ بالخصوص رئیس مردوں کے لیے۔ مال میں آتے جاتے مردوں کی حیرت بھری نگاہیں یہ ظاہر کر رہی تھیں کہ یہی حقیقت تھی۔ اس کی جگہ کوئی اور مشرقی مرد ہوتا تو شاید ایسا نہ کرتا۔ مگر وہ مختلف تھا۔

یہ شخص اس کی زندگی مشکل کر رہا تھا۔وہ اس کے دل پر بڑی تیزی سے قابض ہو رہا تھا

۔حرکت کرتی سیڑھیوں سے لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب آتے اس شخص کو دیکھتی رہ گئی۔

مردوں کے برعکس لڑکیاں رشک بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔

This guy sure knows how to melt a girls .heart

www.novelsclubb.com

اس کے قریب سے گزرتی کسی لڑکی نے رشک بھرے لہجے میں کہا تھا۔

وہ اپنی دھن میں ارد گرد سے بے نیاز اس کے قریب آگیا۔

جھکتے ہوئے اس کے پیر کے قریب سینڈل رکھکر وہ سیدھا ہوا۔اسنے فوراً اس کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹا کر اپنا دایاں پیر سینڈل میں قید کر لیا۔

"اب چلیں"۔

اسے ہاتھ کے اشارے سے چلنے کا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔وہ اس کے پیچھے ہو لی۔

یہ عشق نہیں آساں

(تحریر زرنیلا خان)

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 12

مختلف ڈیزائنرز سے کے خوبصورت ملبوسات سے بھری شاپ میں وہ اس کے ہمراہ داخل ہوا۔

اس شاپ میں خلاف توقع کافی بھیڑ تھی۔ بھیڑ میں زیادہ تر لڑکیاں شامل تھیں۔ بلاک گول گلے والی ٹی شرٹ پر سفید جینس زیب تن کیے آنکھوں پر کالے گوگلز چڑھائے وہ عام سے حلیے میں شاپ کے اندر داخل ہوا تھا باوجود اس کے وہاں موجود تقریباً ہر لڑکی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔ وہ اس کے پیچھے کھڑی بری طرح نروس ہو رہی تھی۔ شاہ زر کی وجہ سے وہ بھی سب کی نظروں کی زد میں تھی ۔رشک، حسد، ستائش، تعصب مختلف لڑکیوں کے آنکھوں میں مختلف جذبات ہلکورے لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کم آن آگے آؤ تم بار بار کہاں کھو جاتی ہو۔"

اس خود سے پیچھے گم سم کھڑا دیکھ شاہ زر نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے برابر کھڑا کر دیا۔

اس سے قبل کہ وہ شاپ کیپر سے کچھ کہتا اس کا فون گنگنا اٹھا۔ وہ فون اٹھاتا ایکسکیوز کہتا ہوا شاپ سے باہر نکل گیا۔

"ہیلو میڈم، آپ کس طرح کی ڈریس دیکھنا پسند کرینگی۔"

www.novelsclubb.com

شاپ کیپر پروفیشنل انداز میں اس سے مخاطب ہوا۔

"میں وہ".

وہ جیسے ہوش میں آئی مزنی نے اسے بتایا ہی نہیں تھا کہ اس نے پارٹی کے لیے کس طرح کی ڈریس کو فائنل کیا ہے۔اس نے مڑ کر کانچ کے دروازے کی سمت دیکھا دروازے کے باہر شاہ زر کی پشت نظر آرہی تھی وہ محو گفتگو تھا۔

"وہ میرے ہس۔۔۔ہسب۔۔۔ ہسبنڈ کو آلینے دیں وہی ڈریس پسند کرینگے۔"

اس نے بمشکل ہسبنڈ کا لفظ ادا کیا تھا۔شاپ کیپر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"کون ہو تم؟نام کیا ہے تمھارا؟یہاں شاہ زر کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟

اچانک دو لڑکیاں جدید فیشن کے ماڈرن لباس زیب تن کیے اس کے نزدیک آئیں۔وہ حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی۔

"یہ پوچھنے والی آپ کون ہوتی ہیں؟

برجستہ جواب آیا۔اس کا اعتماد لوٹ آیا تھا۔

"میں شاہ زر کی گرل فرینڈ ہوں۔تم مجھے ان لڑکیوں کی طرح قطعاً نہ سمجھنا جو شاہ زر کی ایک نظر کو ترستی ہیں اور وہ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔میں شاہ زر کے لیے اتنی ہی اہم ہوں جتنا وہ میرے لیے ہے۔ہم دونوں کافی کلوز ہیں۔لہٰذا میں یہ سوال کرنے کا پورا حق رکھتی ہوں کہ تم کون ہو؟اس سے قبل تو تمھیں کبھی اس

www.novelsclubb.com

کے آس پاس پھٹکتے نہیں دیکھا گیا۔ کہیں تم ان لڑکیوں میں سے تو نہیں جو ایک رات کی دوستی نبھانے میں ماہر ہوتی ہیں۔"

میرون گھٹنے تک آتے اسکرٹ اور بنا آستینوں والی ٹی شرٹ میں ملبوس اس لڑکی نے زہر خند لہجے میں کہا۔

وہ جو خود کو بااعتماد ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی بات پر سن رہ گئی۔

شاپ کیپر ان کی گفتگو باآسانی سن سکتا تھا شرم وذلت کے احساس سے اس کا چہرہ تمتما اٹھا آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

اسے لگا جیسے وہ پوری قد سے گر پڑے گی ایکدم سے دل کی دھڑکن دھیمی پڑ گئی پیر بے جان ہو گئے۔ قریب ہی تھا کہ وہ گر پڑتی۔

?Who are you

اسے خاموش پا کر وہ لڑکی چیخی۔

تبھی زرمین کو اپنے شانو پر ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا وہ لوٹ چکا تھا۔

She is misses Shahzar aafredi.now will "

.you please excuse us

لزا کو اپنے مقابل کھڑا دیکھ اسے بہت کچھ یاد آیا تھا اپنا غصہ کو ضبط کرتا ہوا وہ زرمین کو تھامے ہوئے آگے بڑھ گیا۔اس لڑکی نے نفرت سے ہیلس والی سینڈل میں مقید پیر فرش پر پٹختا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ ان shameless لڑکیوں کے سامنے خاموش کیوں کھڑی تھی تم؟ مجھ پر تو ہمہ وقت بڑا رعب جمانے کی کوشش میں رہتی ہو تو پھر ان لڑکیوں کے سامنے بھیگی بلی بن کر کیوں کھڑی تھی؟ جانے کیا بکواس کی ہو گی اس بے غیرت لڑکی نے؟ she is insane کیا کہہ رہی تھی وہ تم سے؟

وہ اسے یوں ڈانٹ رہا تھا گویا وہ کوئی چھوٹی بچی ہو۔

وہ اپنی اس حالت پر ششدر تھی۔

"میں ایسی تو کبھی نہیں تھی۔ ڈرپوک، بزدل، خاموشی سے کڑوی باتوں کو سہہ جانے والی۔ ان لڑکیوں کے سامنے میں کچھ بول کیوں نہیں پائی۔ میں خود کو اتنا کمزور کیوں محسوس کرنے لگی۔ اس لڑکی کے کہے ایک جملے نے میری ساری ہمت جھاگ کی طرح بیٹھا دی۔ کتنے استحقاق سے وہ شاہ زر کا نام لے رہی تھی گویا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

برسوں کی شناسائی ہو۔ مگر شاہ زر نے تو اسے یکسر نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میرا دل اتنا کیوں دکھ رہا ہے۔ مجھے ٹھیس کیوں پہنچی ہے۔"

وہ سوچے گئی۔

"ہاں یہ ڈریس مجھے پرفیکٹ لگ رہی ہے۔"

گولڈن اور وائلٹ کا میبنیش میں ریشمی کپڑے اور نیٹ سے بنی گاؤن پر موتیوں کا کام تھا۔

وہ

www.novelsclubb.com

اس کی طرف پلٹ کر مخاطب ہوا۔

"یہ ڈریس میں پہنو نگی؟"

وہ بے ساختہ گویا ہوئی۔اس نے اپنی ابتک کی زندگی اسطرح کا لباس زیب تن نہیں کیا تھا۔

"ہاں تم یہی ڈریس پہنو گی، مزنی اور پارٹی میں شرکت کرنے والی باقی لڑکیاں بھی اسی طرح کی ڈریس زیب تن کرنے والی ہیں۔after all

دعا کی برتھ ڈے ہے۔ سبھی لڑکیاں Disney Princess

طرح نظر آنے کی کوشش کرینگی۔تم تو دعا کی پرنسس ہو تمھیں سب سے خوبصورت دکھنا ہوگا۔"

www.novelsclubb.com

وہ بڑے آرام سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا گویا ان دونوں کے درمیان کافی خوشگوار تعلقات رہے ہوں۔

"لیکن دعا کا فیوریٹ کلر نیوی بلو ہے۔"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"دعا کا فیوریٹ کلر نیوی بلیو ہے میرا تو نہیں ہے نا۔ میرا خیال ہے کہ تمھیں اپنے ہسبنڈ کی پسند کے کلر کا لباس پہننا چاہئیے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ جانے کیوں وہ اسے بہت اپنا اپنا سا لگا۔

www.novelsclubb.com

مجھے چھوڑ دے میرے حال پر تیرا کیا بھروسہ اے زندگی

تیری مختصر سی نوازشیں میرا درد اور بڑھا نہ دیں

"ہے زری، دفعتاً کسی نے اسے پکارا تھا۔اسے اس نام اسے بہت قریب سے جاننے والے پکارتے تھے۔وہ اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر آئی تھی۔

"کہاں غائب ہو گئی تھی تم؟ تم جانتی بھی ہم سب تمھارے لیے کسقدر پریشان تھے۔"

www.novelsclubb.com

اپنے عین مقابل حسین کو ایستادہ دیکھ اس کا چہرہ فق پڑ گیا۔اس نے شاہ زر کی سمت دیکھا وہ شاپ کیپر سے محو گفتگو تھا۔وہ سرعت سے شاہ زر سے قدرے فاصلے پر کھڑی ہو گی۔

"میں تم سے ملکر تفصیل سے سب بتاؤ نگی فی الحال میں جلدی میں ہوں۔"

اس نے جلد از جلد گفتگو سمیٹنی چاہی۔

"ارے ارے رکو میڈم۔یہ کیا بات ہوئی۔اچانک کسی دن غائب ہو جاتی ہو پھر مہینوں بعد خوش قسمتی سے کہیں نظر آ جاؤ تو کنارہ کشی اختیار کر لیتی ہو۔یہ سب ہو کیا رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دائی ماں کی کچھ خبر نہیں ہے تمھارے محلے والوں سے پوچھو تو عجیب و غریب سی کہانی سنا رہے تھے۔ کم از کم تم تو مجھے بتاؤ کہ حقیقت کیا ہے۔"

وہ جانے کے لیے پلٹی تھی تبھی حسین کے الفاظ پر اس کے قدم رکے تھے۔

اس کے چہرے سے گھبراہٹ واضح تھی۔ وہ اس منظر سے غائب ہو جانا چاہتی تھی اس کے سوالوں کے جواب میں وہ کیا کہتی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں حسین اسے شاہ زر کے ساتھ نہ دیکھ لے۔

مگر ہوا وہی جس کا ڈر تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں"۔

بڑا سا شاپر ہاتھ میں اٹھائے وہ اس کے قریب آ کر گویا ہوا۔

"اوہ تو ہمارے کانوں میں پڑتی افواہیں محض افواہیں نہیں ہے۔ تم حقیقتاً مس فاروقی سے

misses afredi

بن چکی ہو۔"

شاہ زر کو اس کے ساتھ کھڑا دیکھ حسین طنز کیے بنا نہ رہ سکا۔

www.novelsclubb.com

"میں چلتی ہوں۔"

وہ حسین کی تیکھی نظروں کی تاب نہ لا کر پلٹی تھی۔

شاہ زر نے ایک چبھتی ہوئی نظر اس شخص پر ڈالی جو بڑے استحاق سے اس کی بیوی سے مخاطب تھا۔

escalator

پر سوار ہو کر نیچے کی سمت جاتے ہوئے اس دفعہ وہ گھبرائی نہیں تھی۔اس کا دھیان کہیں اور تھا۔وہ دونوں مال سے باہر نکل آئے۔

"کون تھا وہ؟ کیا رشتہ ہے وگا اس کا زرمین کے ساتھ؟ اس کا انداز خاصا بے تکلف تھا۔ گویا ایک عرصے سے زرمین کو جانتا ہے وہ۔ زرمین خوبصورت ہے، پر اعتماد ہے۔آج کے دور کی لڑکی ہے۔آج کل تقریباً ہر لڑکی اپنے لائف پارٹنر کا انتخاب خود کرتی ہے۔وہ لڑکا مجھے تیکھی نگاہوں سے کیوں دیکھ رہا تھا۔اس کے سامنے

www.novelsclubb.com

زرمین اسقدر گھبراہٹ کا شکار کیوں ہوئی تھی۔میں زرمین کی گذشتہ زندگی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا کہیں زرمین اور وہ شخص۔"

اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہیں سکا۔

اس کے دماغ میں جھکڑ سے چلنے لگے۔سینے میں ایک لاوا سا بھڑک اٹھا۔وہ سختی سے ہونٹ بھینچے کار ڈرائیو کرتا رہا۔اس نے ایک نگاہ بغل میں بیٹھی زرمین پر ڈالی۔وہ اپنی گود میں دھرے ہاتھوں پر نظر گاڑیں بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے سے کسی بھی قسم کے تاثرات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"اس نے ایک لڑکے سے بات ہی تو کی ہیں۔ ممکن ہے وہ اس کا رشتہ دار ہو، یا کوئی جاننے والا ہو، یا ممکن ہے کہ "۔

اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ

ایک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

www.novelsclubb.com

دھیان بٹانے کے لیے اس نے ان ڈیش اسٹیریو آن کر دیا۔

Every body deserves some body

But girl nobody can love you like I do

Iam not perfect but you are so worth it

I wanna change the world for you

So baby don't settle for less

You deserve the best

You, re better than the rest

I can be the best

So baby don't settle for less

گانے کے بول سنتے ہی ہڑبڑا کر اس نے اسٹیریو بند کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تین چار بٹنس دبنے کے بعد مطلوبہ بٹن پر ہاتھ پڑا تھا۔

اس کی ہڑبڑاہٹ دیکھ وہ حیرت زدہ سی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔وہ ہونٹ کاٹتا ونڈ اسکرین سے باہر دیکھ رہا تھا۔

وہ ہڑبڑا اٹھا تھا۔ وہ الفاظ اس کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔ اسے لگا جیسے اس کے ذہن میں فی الوقت آگے پیچھے دوڑتے خیالات کو ایکدم سے کسی نے ترتیب وار باآواز بلند پڑھ دیا ہوں۔

***

رات کے کھانے کے بعد لان میں بیڈمینٹن کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔

شاہ زر نے زرمین کی تلاش میں اطراف میں نظر دوڑائی۔ وہ لان میں نہیں تھی۔ وہ اس کو تلاش کرتا کمرے میں چلا آیا۔ تبھی اس کی سماعت میں دعا کی آواز اتری تھی۔

"آنٹی آپ کو پتا ہے میری فرینڈ کے ساتھ میری fight ہو گئی۔"

دعا روہانسی ہوں کر بولی تھی۔وہ دونوں بالکنی میں کرسیوں پر بیٹھی بیٹمینٹن کے مقابلے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"کیوں ایسی کیا بات ہو گئی؟"

وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارا نام weird اور uncommon ہے۔تمہارا نام سن کر ہنسی آجاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا اس نے ایسا کہا۔ تم نے اچھا کیا اس سے fight کی غلط بات پر خاموش نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری اچھی فرینڈ ہوتی تو کبھی ایسا نہ کہتی۔ تمہارا نام بہت ہی پیارا ہے۔ تمہیں پتا ہے آج میں شاپنگ مال گئی تھی وہاں مجھے میرا ایک دوست مل گیا۔ اس کی چھ سال کی بیٹی ہے۔ اس کا نام بھی دعا ہے۔ وہ بھی تمھاری طرح پیاری ہے۔ uncommon تو بلکل نہیں ہے یہ نام۔ مجھے تو تمہارا نام بہت پسند ہے۔"

اس نے دعا کو پچکارتے ہوئے کہا۔ گو کہ اس نے دعا کو مطمئن کرنے کے لیے یہ بات کہی تھی مگر اس کی بات سن کر ان دونوں کے عقب میں کھڑے شاہ زر کو لگا کہ اس کے اطراف ٹھنڈے پانی کی پھوار برسنے لگی۔ وہ ایک دم سے ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا۔ اس کے لب آپ ہی آپ مسکرا دیے۔

Thank God"

وہ لڑکا اس کا فرینڈ ہے وہ بھی شادی شدہ۔"

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔اس رات وہ چین کی نیند سویا تھا۔

وہ فجر کی نماز پڑھ کر تلاوت کی نیت سے الماری کی سمت بڑھی تھی۔دفعتاً اس کا پیر مڑا۔اس سے قبل کہ وہ منہ کے بل گرتی اچانک شاہ زر نے اسے تھام لیا۔ سنبھل کر کھڑی ہوتے ہوئے اس نے مڑ کر دیکھا۔وہ اسے سوتا جانکر مصروف عبادت اس بات سے قطعی لاعلم تھی کہ در حقیقت وہ جاگ رہا تھا۔اور اپنی ساری توجہ اسکی حرکات و سکنات پر مرکوز کیے ہوا تھا ورنہ اسے کیونکر خبر ہوتی کی وہ گرنے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

زرمین نے فوراً سے پیشتر اپنی کمر سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔ گو کہ شاہ زر نے اسے منہ کے بل گرنے سے بچایا تھا مگر اس کا نقصان بھی در پیش تھا۔ روزانہ چھپ چھپ کر اسے دیکھنے کا راز کھل گیا تھا۔ وہ اپنی بے اختیاری پر شرمندہ تھا۔ شرم کے مارے وہ نگاہ نہیں اٹھا پا رہی تھی۔ الماری سے کلام پاک نکال کر وہ کمرے کے باہر نکل گئی۔

"کیا ضرورت تھی اسطرح چوری سے اسے دیکھنے کی۔ کوئی اپنی بیوی کو چوروں کی مانند گھورتا ہے کہیں۔"

اپنے سر پر چپت رسید کر وہ خود کو سرزنش کرتا واپس صوفے پر لیٹ گیا۔

قرآن کو سینے سے لگائے صبح کے سوا پانچ بجے ٹھنڈے لان کے جھولے پر بیٹھی وہ اپنے دل کی دھڑکن کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میرے خدا یہ کیا ہوتا جا رہا مجھے۔ مجھے اس پر غصہ کیوں نہیں آ رہا؟ اس سے نفرت کیوں نہیں ہو رہی؟ یہ وہی شخص ہے جس کی بدولت دائی ماں زیست موت کے بیچ جھول رہی ہیں۔ اور میرا دل ہے کہ اسی شخص کی طرف جھکتا جا رہا ہے۔ اس کے زرا سے التفات پر نازاں ہوئے جا رہا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جسے میں عیاش، مغرور ،آوارہ رئیس زادہ گردانتی تھی۔ مگر آج یہی بات کسی اجنبی لڑکی سے سنکر مجھے برا کیوں لگ رہا ہے؟ مجھے کیوں یقین ہے کہ شاہ زر ایسا نہیں کر سکتا وہ ان لڑکیوں کو نہیں جانتا۔ وہ مضبوط کردار کا مالک ہے۔ ایک رات کی دوستی نبھانے والی لڑکیوں سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ آفریدی خاندان سے ایک عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کسی لڑکی اس نوعیت کا رشتہ استوار نہیں کر سکتا۔

وہ لڑکی جھوٹی ہے۔

مجھے اس شخص پر اسقدر اعتماد کیوں ہیں؟اس نے تو کبھی مجھے اعتماد کا کوئی جگنو نہیں پکڑایا۔ کبھی اپنی صفائی پیش نہیں کی۔

اف! میرے مولا مجھ پر رحم کر۔میری مشکل آسان کر۔

جی تو کرتا ہے کبھی آگ لگا کے دل کو

پھر کہیں دور کھڑی ہو کہ تماشہ دیکھوں

www.novelsclubb.com

****

Trust is first step of love

(اعتماد محبت کی پہلی سیڑھی ہے)۔

لان میں پودوں کو پانی دیتے اسکے ہاتھ دعا کی آواز پر رکے تھے۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اس کے قریب چلی آئی۔لان کی ہری گھاس پر بیٹھی دعا بآواز بلند اپنی بک پڑھنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا پڑھا تم نے ابھی ابھی؟"

اسکے لہجے سے گھبراہٹ واضح تھی۔

"آنٹی مجھے میری ٹیچر نے ہی وم ورک دیا ہے۔مجھے یہ quote یاد کرنا ہے۔

.Trust is first step of love

میری ٹیچر کہتی ہیں کہ ہمیں ہمارے parents اور elders پر ٹرسٹ کرنا چاہیے۔ان سے ہر بات شیئر کرنی چاہیئے۔اسطرح پیار بڑھتا ہے۔جہاں ٹرسٹ نہیں ہوتا وہاں love بھی نہیں ہوتا۔اسی لیے بس یہ کہہ دینا کہ ہم ہمارے پیرینٹس سے love کرتے ہیں کافی نہیں ان پر ٹرسٹ کرنا بھی ضروری ہے۔"

ٹیچر کی کہی بات دعا کو جتنی سمجھ آئی تھی وہ زرمین کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے شاہ زر پر اسقدر اعتماد کیوں ہے۔کہیں میں اس سے محبت۔۔۔۔"

اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہیں پائی تھی۔کل رات سے ا نسلجھی گتھی ایکدم سے سلجھ گئی۔وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی اور دوڑتی ہوئی گھر کے اندر چلی آئی۔

اسے اچانک اسطرح جاتا دیکھ دعا آواز دیتی رہ گئی۔

اس کے دل کی دھڑکن ایکدم دھیمی پڑ گئی۔حلق میں جیسے اچانک سے کانٹے آگ آئے۔

جس سے راہ فرار چاہتی تھی اسی سے سامنا ہو گیا سوٹ پہنے آفس جانے کے لیے تیار وہ جوس کا گلاس اٹھائے ہال سے باہر نکل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا بات ہے wifey آج تم نے ناشتے کو مزے دار نہیں بنایا۔ وہ کیا ہے نا مجھے تمھارے ہاتھوں سے بنے ذائقہ دار بریک فاسٹ کرنے کی عادت سی ہو گئی ہے اور تم ہو کہ آج کل مجھ پر رحم کرتی جا رہی ہو۔ لہٰذا میں نے جوس نہیں پیا ہے تا کہ تم خصوصی ingredient کو اس میں ملا دو پھر میں اسے پی لوں۔"

وہ اسی کی تلاش میں گلاس اٹھائے باہر نکل رہا تھا۔ جوس کا گلاس اسے دیکھا کر مسکراتے ہوئے وہ بولا۔

ضبط کی آخری حدوں کو چھوتی اس نے سائڈ سے نکل کر جانے کی سعی کی تبھی شاہ زر نے اس کا راستہ روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں میں خود اجزائے خصوصی اس میں ملا دیتا ہوں"۔

اس نے مسکراتے ہوئے گڑیا کی شکل کی ننھی سی شیشی اپنی جیب سے برآمد کی جسے وہ کچن سے اٹھالایا تھا۔ڈھیر ساری مرچی جوس میں چھڑک کر وہ دو ہی گھونٹ میں جوس پی گیا۔

وہ ساکت کھڑی رہی۔

"کیا ہوا؟ تمھیں خوشی نہیں ہوئی کیا؟ تم مسکرا کیوں نہیں رہی۔میں نے یہ سب اسی لیے کیا ہے تاکہ تمھاری مسکراہٹ واپس آجائے۔وہی مسکراہٹ جو مجھے زچ کرنے کے بعد تمھارے لبوں کو چھوتی ہے۔وہی مسکراہٹ جو کل سے تمھارے ارد گرد نہیں پھٹکی"۔

گلاس کو ٹیبل پر رکھتا وہ اس کی طرف پلٹا اسے خاموش دیکھ وہ قدرے پریشان ہوا تھا۔ آنسو بند توڑ کر بہنے کو بے قرار تھے۔ اس نے شاہ زر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پرے دھکیلا اور بھاگتی ہوئی بالائی منزل کی سیڑھیاں چڑھ گئ۔

وہ متفکر سا ہال کے وسط میں کھڑا رہ گیا۔

***

وہ مجھے اچھی لگنے لگی ہے اتنی اچھی کہ جب میں اس کی طرف دیکھتا ہوں تو اس کے چہرے سے نگاہ ہٹانا بھول جاتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس پوری دنیا میں اس لڑکی سے زیادہ حسین، معصوم اور پاکیزہ لڑکی نہیں ہو گی۔ پھر سوچتا ہوں کہ جس لڑکی کو ایک نظر دیکھنا تک مجھے گوارا نہ تھا میرے لیے وہ اسقدر اہم کیسے بن گئ۔ کیا واقعی نکاح کے بولو میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ایک ناواقف شخص کے

لیے ہمارے جذبات ایکدم سے بدل جاتے ہیں۔ایکطرف تو اس کے چہرے پر میری نگاہ پڑتے ہی ایک انجانی سی خوشی میرے دل کو چھو جاتی تو اسی لمحے ایک خوف میرے گرد اپنا حصار کس لیتا ہے۔وہ انتہا سے زیادہ معصوم اور جذباتی ہے مزنی۔اس دنیا کی سمجھ نہیں ہے اسے۔

کسی ناواقف کی مدد کرنے کے لیے،سچ کا ساتھ دینے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔آج بھی وہ دن میرے حافظے میں اچھی طرح محفوظ ہے جب وہ پہلی دفعہ مجھ سے ملی تھی۔پھر اتفاق در اتفاق تقدیر ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ملواتی رہی۔ہر ملاقات میں وہ مجھ سے صحیح کے لیے لڑتی۔محض مجھے سبق سکھانے کے لئے اس نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔اس تصور سے میری روح تک کانپ اٹھتی ہے کہ بجائے میرے وہ کسی اور عیاش سے ٹکرا جاتی تو کیا ہوتا۔میں خدا کے حضور میں شکر کے جتنے سجدے کروں ناکافی ہیں کہ اس نے اس لڑکی کو میرے

لیے چنا۔اس شہر میں ہزاروں لڑکے روزانہ قوانینِ کی خلاف ورزی کرتے ہیں مگر اس کی نظر مجھ پر پڑی۔

بعض اوقات میرا دل کرتا ہے کہ اسے شاطر اور غلیظ لوگوں سے بھری اس دنیا کی نظروں سے چھپالوں۔وہ تاحیات میری حفاظت میں رہے"

جذبات کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔حسب عادت اپنے دل کی بات مزنی سے شئیر کر کے وہ ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔

"وہ آپ کو صرف اچھی نہیں لگتی بھائی،اس جذباتی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہیں آپ۔"

www.novelsclubb.com

من ہی من سوچ کر مزنی مسکرا دی۔

***

دائی ماں کی حالت میں سدھار نہ ہوتا دیکھ اس کی طبیعت مذید بوجھل ہو گئی تھی۔وہ جوں ہی ہاسپٹل سے لوٹی ہال میں قدم رکھتے ہی شاہ زر نے اسکا راستہ روک لیا۔

"کہاں تھی تم؟

اس کی بے قراری اس کے لہجے واضح تھی۔حسب عادت اسے یکسر نظر انداز کرتی وہ آگے بڑھ گئی۔اس نے سرعت سے اس کی کلائی تھام لی۔

www.novelsclubb.com

"تم روتی رہی ہو؟تمھاری آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں؟کیا ہوا ہے؟اگر پریشان ہو تو پہلے کی طرح لڑ جھگڑ کر اپنا سارا frastration نکال دو مجھ پر۔اتنا عجیب برتاؤ کیوں کر رہی ہو؟.

وہ تشویشناک لہجے میں بولا تھا۔

تو اب اسے بھی احساس ہو رہا ہے کہ میں کمزور پڑ گئی ہوں۔ پہلے کی طرح لڑ جھگڑ نہیں پا رہی ہوں۔ میرے خدا کہیں اسے یہ پتہ تو نہیں چل گیا کہ میں اس سے نفرت نہیں کر پا رہی میں اس سے۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔

"میں کہیں بھی جاؤں، روؤں یا ہنسوں تمھیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے"۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے آزاد کی۔

"یہ ہوئی نا بات۔اب مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ زرمین شاہ زر آفریدی کی شکل میں کوئی بہروپیا اس گھر میں نہیں گھس آیا ہے"۔

وہ مسکراتا ہوا بڑے استحاق سے اس کے نام کو اپنے نام سے جوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

مجھے خود کو سنبھالنا ہو گا۔میں یہاں اس شخص کی محبت میں گرفتار ہونے نہیں آئی تھی۔میں اسی طرح پیش آتی رہی تو کچھ بعید نہیں کہ یہ عقدہ کھل جائے گا میں اس سے۔۔۔"

اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہیں پائی تھی۔

وہ ایک خوبصورت وادی تھی۔چاروں سمت آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہرا سبزا پھیلا ہوا تھا۔دو پہاڑوں کے درمیان سے شفاف چمکیلے پانی کا جھرنا بہہ رہا تھا جس کے اطراف تقریباً ہر رنگ کے پھولوں کی کیاریاں ہوا کے دوش پر لہرا رہی تھیں۔رنگ برنگے پرندے ٹھنڈے شفاف بہتے پانی کے چشمے سے چونچ بھر کر پانی پی رہے تھے۔وہ دونوں چشمے کے ٹھنڈے پانی میں پیر لٹکائے محو گفتگو تھے۔اس لڑکی نے وہی لباس زیب تن کر رکھا تھا جو اس نے اپنی پسند سے اس کے لیے خریدا تھا۔اس کے ساتھ بیٹھی وہ لڑکی خوش تھی انتہا سے زیادہ خوش۔ خوشی اس کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔دفعتاً وہ کسی بات پر ہنسی تھی۔اطراف کا منظر ایکدم سے مزید خوبصورت ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کی دلنشین مسکراہٹ میں کھو سا گیا۔ تبھی وہ اٹھی اور جھرنے میں اتر گئی۔ جھرنے کے بہتے پانی سے کھیلتے ہوئے وہ ایک خوبصورت سرخ پھول کو توڑنے کی غرض سے جھکی اسی لمحے اس کا پیر پھسلا اور وہ کھائی میں گرتے چشمے کے دہانے پر جھول گئی۔اس نے ایک پتھر کو تھام رکھا تھا۔وہ بدحواس سا بجلی کی سرعت سے اس تک پہنچا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔پانی کا بہاؤ دہانے پر تیز تھا اس سے قبل کہ وہ اسے اوپر کھینچتا اس لڑکی کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ایک دلخراش چیخ کے ساتھ وہ خوفناک کھائی کی گہرائی میں گم ہو گئی۔۔۔

زرمین"

www.novelsclubb.com

وہ ہزیانی انداز میں چیخا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چیخ کے ساتھ وہ بیدار ہوا تھا۔اس کی پیشانی پسینے سے بھیگ چکی تھی۔سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔وہ اپنے کمرے کے بستر پر تھا۔اس کی بے قرار نظریں صوفے پر جا کر تھم گئیں۔

وہ مندی مندی آنکھوں سے کہنی کے سہارے اپنے آدھے جسم کو صوفے سے اوپر اٹھائے اسی کو دیکھ رہی تھی۔غالباً اس کی چیخ سنکر بیدار ہوئی تھی۔یہاں کوئی وادی نہیں تھی۔وہ لڑکی اس کے عین مقابل موجود تھی۔وہ ایک خواب تھا۔بے انتہا خوفناک خواب۔

اس نے بازو کو ماتھے پر پھیر کر پسینہ پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بیڈ کے نزدیک آئی سائیڈ ٹیبل پر رکھے گلاس میں پانی انڈیل کر اس کی طرف بڑھایا۔

"تم ٹھیک تو ہو؟ڈراؤنا خواب دیکھا ہو گا۔اعوذ پڑھکر بائیں طرف تھوک دو آیتہ الکرسی پڑھکر دوسری کروٹ پر سو جاؤ۔"

اس نے یوں ہدایت دی گویا وہ کوئی بچہ ہو۔شاید اس کی حالت پر رحم آگیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھام کر وہ ایک ہی سانس میں پی گیا۔بدقت تمام یہ تین لفظ ادا کر کے وہ دوسری کروٹ پر لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

فجر کی اذان تک ہونے تک وہ آنکھیں کھولے چت لیٹا رہا۔وہ حسب معمول فجر کی نماز کے لیے اٹھی تھی۔حسب توفیق وہ اسے نماز پڑھتا دیکھتا رہا۔زیرو لیمپ کی

مدھم روشنی میں وہ خدا کے حضور میں اسے سجدے کرتا دیکھتا رہا۔اچانک اس کے دل میں ایک خواہش نے سر اٹھایا کہ وہ بھی نماز ادا کرے۔خدا کے حضور میں شکر کے سجدے کرے۔اس نے کن کن نعمتوں سے اسے نوازا تھا۔ان نعمتوں میں سے ایک نعمت اس کے عین مقابل خدا سے گفتگو میں منہمک تھی۔وہ خدا کا شکر ادا کرنا چاہتا تھا ان ساری نعمتوں کے لیے جن سے اس نے اسے نوازا تھا۔اور اس بات کے لیے بھی کہ وہ خواب محض ایک خواب تھا حقیقت نہیں۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا وارڈروب سے سفید کرتا پاجامہ اور ٹوپی برآمد کی اوع واش روم میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ حیرانی سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

لان میں پہنچتے ہی گھر کے سبھی حضرات اسے گیٹ سے باہر نکلتے نظر آئے۔اس گھر کا ہر ایک فرد سوائے اس کی پنج وقتہ نمازی تھا۔سفید کرتے پاجامے میں ملبوس سفید جالی دار ٹوپی سر پر سجائے وہ بڑے اہتمام کے ساتھ مسجد جانے کو تیار نظر آرہا تھا اسے دیکھ ایک ساتھ کئی ماشاءاللہ لان کی فضاء میں گونجے تھے۔

"دیر آئے درست آئے برخوردار"

فرط جذبات سے راشد صاحب نے اسے گلے سے لگالیا۔وہ جھینپ کر سر کھجانے لگا۔وہ اپنی بالکنی میں کھڑی اسے گیٹ سے باہر نکلتا دیکھتی رہی۔

اقبال تیرے عشق نے سب بل دئے نکال

مدت سے آرزو تھی سیدھا کرے کوئی

www.novelsclubb.com

***

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہوں رہا تھا۔ جبکہ وہ بالکنی میں کھڑی گلے سے لٹکتے پنڈنٹ کو مٹھی میں دبائے کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔ ڈریسینگ ٹیبل کے سامنے کھڑے شاہ زر کو یہاں سے اس کا نیم رخ دیکھائی دے رہا تھا۔

"کس قدر خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جو تمہیں اسقدر عزیز ہیں۔ تمہارے لیے اتنی اہمیت رکھتے ہیں۔"

اس نے حسرت سے زرمین کی پشت کو دیکھ کر سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ بند ہوں ہونے کی آہٹ پر وہ مڑی تھی۔ وہ جا چکا تھا۔ وہ اس کا سامنا کرنے سے گریز برت رہی تھی۔ ایک خوف سا لگا رہتا کہ اس سے سامنا ہوں ہونے پر خدانخواستہ وہ اس کی آنکھوں میں رقم تحریر نہ پڑھ لے۔ جسے وہ خود سے بھی چھپائے پھر رہی

تھی۔سچ ہی کہا کرتے تھے اس کے دوست واحباب کہ "وہ ایک جذباتی لڑکی ہے۔" جذبات کی رو میں بہہ کر وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔ان کا کہا سچ ثابت ہوا تھا۔ صحیح غلط کے لیے لڑتے لڑتے اول وہ اپنی نیک نامی، دوم وہ اپنی دائی ماں اور اب اپنا دل گنوا بیٹھی تھی۔اس نے کبھی یہ تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کی محبت میں گرفتار ہو جائے گی۔ جس سے کبھی اس نے بے انتہا نفرت کی تھی۔ جس شخص کی بدولت اس کی دنیا بدل گئی تھی،اس کی دائی ماں اس کے ساتھ نہیں تھی۔اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔دو آنسوں اس کے رخسار پر ڈھلک آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے بعد شاہ زر اور مزنی لان میں ایک دوسرے کے مقابل کرسیوں پر براجمان تھے۔ گذشتہ رات والا خواب مزنی کے گوش گزار کر وہ متفکر نظر آ رہا تھا۔

"میں بہت پریشان ہوں۔

.It was the worst nightmare I have ever seen

وہ بھیانک خواب تھا۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ محض ایک خواب دیکھ کر میری حالت اتنی خراب ہو سکتی ہے۔اس خوبصورت خواب کا اختتام دیکھ مجھے لگا جیسے میرے جسم سے جان نکل گئی ہو۔تم ہی بتاؤ اس خواب کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟دن تک تو ٹھیک تھا مگر اب تو وہ راتوں کو بھی وہ میرے حواسوں پر حاوی ہونے لگی ہے۔"

اس کا لہجہ تھکن زدہ تھا۔اس کی توقع کے عین خلاف چائے کی چسکیاں لیتی مزنی مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"تم مسکرا رہی ہو۔iam serious"

وہ خفا ہوا۔

.I am too Bhai"

"محبت کرنے والوں کی دنیا میں آپ کا استقبال ہے۔ میں اسی لیے مسکرا رہی ہوں کہ اب میری بھابھی میرے بھائی کے خوابوں میں بھی آنے لگی ہے۔ آپ فکر نہ کریں اور اپنی کافی پیئے جو ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ خوابوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ جیسے کچھ خواب دن بھر ہمارے ذہن میں آگے پیچھے دوڑتے خیالات سے مراد ہے ہمارے ذہنی اختراع کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ خواب اللہ کی طرف سے بھیجے گئے غیبی اشارے ہوتے ہیں۔ یہ اشارے ہمیں مستقبل میں درپیش اچھے یا برے وقت کے تعلق سے خبردار کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور کچھ خواب ایسے ہوتے جن سے ہم پر یہ عقدہ کھلتا ہے کہ کچھ لوگ ہمارے لیے کتنی اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ کا خواب بھی انہیں خوابوں کے زمرے میں آتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ قدرے ناسمجھی سے گویا ہوا۔

Oh god"

بھائی آپ بھی نا کبھی کبھی بالکل اناڑیوں کی طرح behave کرتے ہیں۔ابھی کل ہی آپ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ وہ آپ کو اچھی لگنے لگی ہے۔وہ آپ کو محض اچھی نہیں لگنے لگی، آپ اس سے محبت کرنے لگے ہیں۔جب ہم کسی سے محبت کرنے لگتے ہیں تو اس خوبصورت جذبے کے ساتھ ایک خوف بھی ہمارے دل میں پناہ لے لیتا ہے۔اس شخص کو کھو دینے کا خوف۔محبت جس قدر شدید ہوتی جاتی ہے۔خوف بھی اتنی شدت اختیار کرتا جاتا ہے۔یہ ڈر ہمہ وقت ہمارے ذہن پر سوار رہنے لگتا ہے اور بعض اوقات راتوں کو بھیانک خواب کی شکل میں نمودار ہو کر ہمارے نیندیں تک چرا لے جاتا ہے۔چند ماہ قبل نفسیات کی ایک بہت اچھی کتاب میں نے اس کے متعلق پڑھا تھا۔"

مزنی کی بات ختم ہوتے ہی اس کا فون بجا تھا وہ ایکسکیوز کرتی اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوی۔

وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔

***

بلآخر وہ دن آگیا جس کا سبھی کو بے صبری سے انتظار تھا۔آفریدی ولا کا ہر ایک مکین مصروف تھا۔دعا کی تیاریاں ختم ہوکے نہیں دے رہی تھیں۔اپنی تیاریوں کے پیچھے اس نے گھر کی تمام خواتین کو لگا رکھا تھا۔چند گھنٹوں بعد خواتین کو بھی تیار ہونے کا موقع نصیب ہوا۔وہ جانے کتنی دیر سے اپنے کمرے میں چھپ کر بیٹھی تھی۔اس کی منتظر مزنی کا صبر جواب دے گیا۔دھاڑ کی آواز کے ساتھ وہ

کمرے میں داخل ہوئی۔اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود مختلف اقسام کے میک اپ کا سامان، نگوں سے مزین ہیڈ اسکارف اور بیش قیمتی بریسلیٹ اس کے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔

"آفریدی ولا کی لڑکیاں کھلے سر مردوں کے سامنے نہیں جاتی۔ویسے تمھیں یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے پھر بھی کہہ رہی ہوں اس اسکارف کو حجاب کی شکل میں اوڑھ لینا۔کیونکہ ہم سب حجاب میں ہونگی اسلیے جویلری کی ضرورت نہیں ہے۔سنو زرمین اپنا موڈ ٹھیک کرو۔تمھیں پارٹی میں سب سے بہتر نظر آنا ہے ورنہ دعا کا غصہ جانتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

مزنی دھمکی آمیز لہجے میں کہتی باہر نکل گئی۔

وہ بے دلی کے ساتھ وہی گاؤن زیب تن کر چکی تھی جو اس نے شاہ زر کے ہمراہ خریدا تھا۔violet اور golden کا مبینیش کا گاؤن جو کمر سے اوپر چست نیچے جا کر قدرے گھیروں میں بدل گئی تھی۔اس کے سراپے کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔ بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر اس نے میک اپ کے سامان کی سمت دیکھا۔ بالوں کا جوڑا اس کی گردن کو مزید صراحی دار بنا رہا تھا۔وہ میک اپ کی شوقین نہیں تھی۔اس نے اپنی اب تک کی زندگی میں شاید ہی کبھی میک اپ کیا تھا۔ کسی پارٹی یا فنکشن میں جانے سے قبل محض مسکارہ اور لیپ اسٹک کا استعمال اس کی تیاری کو مکمل بنا دیا کرتا۔مذید میک اپ کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ حسب عادت مسکارہ کی مدد سے اپنی آنکھوں کو مزید قاتلانہ بنا کر ہونٹوں پر نسبتاً ہلکے شیڈ کی لیپ اسٹک لگائے اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا۔وہ بچپن سے سنتی آئی تھی کہ اس کی خوبصورتی غیر معمولی ہے بقول اسکی سہیلیوں کے اس کو دیکھ کر کسی

www.novelsclubb.com

شہزادی کا گمان ہوتا ہے وہ ان کی بات ہنس کر ٹال جاتی۔ مگر آج خود کے عکس کو دیکھ وہ حیران رہ گئی۔ وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

اپنے سراپے پر ایک طائرانہ نظر ڈالتی وہ پلٹی تھی ایک دھیمی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر بے ساختہ دوڑ گئی تھی۔ اس سے قبل کے وہ بیڈ پر دھرے ریشمی ہیڈ اسکارف کو اٹھاتی۔ خوشبو ایک جھونکے کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

وائن کلر کے سوٹ میں وہائٹ شرٹ میں ملبوس

وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

,Gorgeous

www.novelsclubb.com

توبہ شکن مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ پلٹی تھی۔ اس پر نظر پڑتے ہی وہ بے اختیار بول اٹھا۔ وہ حیران ہوتی سیدھی ہوئی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا۔ اس کی نظریں زرمین کے چہرے پر ثبت تھی۔ اس کی سادگی بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس پر قیامت ڈھاتی تھی کجا کہ یہ تیاریاں۔وہ اسے قتل کرنے کے اوزاروں سے لیس نظر آرہی تھی۔وہ بے خود سا اس کے قریب آرہا تھا۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی نتیجتاً دیوار سے جا لگی۔وہ اس کے قریب چلا آیا۔ان دونوں کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا۔مارے گھبراہٹ کے اس کا حلق خشک ہو گیا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس دائیں بائیں دیوار پر جما دیے اور قدرے جھک کر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے برابر لے آیا۔وہ اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔اس کے دل کی دھڑکن ایکدم سے بڑھی۔اسے لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔اس نے بے حس و حرکت لٹکے ہاتھ سے ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے کو تھامنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا کرنے والا تھا۔وہ یقیناً اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔میرے خدا میں کیا کروں۔

شاہ زر کی نگاہیں اسکے خوبصورت چہرے سے ہوتی ہوئیں اس کی آنکھوں پر جا رکیں۔وہ پتھرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔وہ بری طرح خوفزدہ لگ رہی تھی۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔

Did I scare ?so sorry I was just caught in a "
.moment

وہ سرعت سے دیوار سے اپنے ہاتھ ہٹا کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔

تبھی زرمین کا ذہن سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا۔ڈریسنگ ٹیبل پر دھرا گلاس اس کے ہاتھ سے ٹکرایا۔کچھ ہی دیر قبل پانی پیکر وہیں رکھ دیا تھا۔گلاس آدھا بھرا ہوا تھا۔اس نے پانی کا گلاس اٹھایا اور اس کے منہ پر انڈیل دیا۔وہ شاک کی کیفیت میں دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

".Don't you dare cross your limits"

اسی کی زبان میں جواب آیا تھا۔اس کے رد عمل کے بلکل بر عکس اس کی آواز کی لرزش اس کے اندر کا حال بیان کر رہی تھی۔بیڈ سے ہیڈ اسکارف اٹھا کر وہ تقریباً بھاگنے کے انداز میں کمرے کے باہر نکل گئ۔

اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے بیش قیمتی سوٹ پر ٹپکتے پانی کی بوندوں کو دیکھ وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس لڑکی کو کیسے سمجھاتا کی وہ تو پوری سر سے پاؤں تک اس کی حدوں میں آتی تھی۔

بے خودی میں اس کی سمت بڑھتے ہوئے اس کے لاشعور میں یہ بات تھی کہ وہ لڑکی اس کی منکوحہ ہے۔ مگر جب ذہن نے لاشعور سے شعور کا سفر طے کیا تو ادراک ہوا کہ اس کے منہ پر پانی پھینک کر جانے والی محض اس کی بیوی نہیں تھی وہ لڑکی زرمین فاروقی تھی۔ جرنلسٹ زرمین فاروقی۔

"بعض اوقات میں اوور ہو جاتا ہوں"۔

اس نے خود کو سرزنش کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دل آشنائے درد محبت ہے کیا کروں

اس کا ستم بھی باعث لذت ہے کیا کروں

وہ راہداری کے ستون کو تھامے اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی۔اس کی ٹانگیں اب بھی کانپ رہی تھیں۔

یہ عشق نہیں آساں

(تحریر زرنیلا خان)

قسط نمبر 13

www.novelsclubb.com

روشنیوں سے سجے لان میں داخل ہوتے ہی شہر کی قریباً تمام معزز و مقبول ہستیوں کو موجود پا کر اس کے ہوش اڑ گئے۔اس سے قبل کے وہ کسی کونے میں جا چھپتی مزنی نے اسے جا لیا۔

"کہا تھی تم نہ جانے کتنی دیر سے میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔بھائی تمہارے منتظر ہے جاؤ ان کے ساتھ کھڑی ہو جاؤ۔آج راشد انکل تمہارا تعارف سب سے کروائینگے اور Grand level پر منعقد کیے جانے والے تمہارے اور بھائی کے ولیمے کا اعلان کرینگے۔جو ٹھیک اس ہفتے کے آخر میں ہونا طے پایا ہے۔

www.novelsclubb.com

"مزنی نے بڑے ہی اطمینان سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔اس کا چہرہ فق پڑ گیا۔مزنی کیا کہہ رہی تھی؟ دعا کی برتھڈے پارٹی میں اس کا تعارف کیوں کروایا

جارہا ہے؟ وہ یہ سوچ کر دہل کر رہ گئی کی وہ ان رئیس مہمانوں سے کیا کہے گی کیا یہ کہ وہ شاہ زر کی بیوی ہے جو کہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔اسے شاہ زر کی زندگی میں جبراً شامل کیا گیا ہے۔یا یہ کہ راشد صاحب کی ضد کی بدولت وہ شاہ زر جیسے رئیس زادے کی بیوی بنادی گئی تھی۔ہزاروں دلوں کی دھڑکن شاہ زر آفریدی کی بیوی وہ لڑکی تھی جس نے اسے جیل بھجوادیا تھا۔راشد صاحب اپنے مہمانوں سے کیا کہیں گے اچانک شاہ زر کی بیوی کہاں سے وارد ہو گئی۔

اس کا وجود لرزنے لگا۔

اسکا فق پڑتا چہرہ دیکھ مزنی نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر اسے بیٹھایا اور خود اس کے مقابل دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔اپنے عزیز ترین بھائی کی عزیز ترین بیوی کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے ہوئے وہ گویا ہوئی۔

"Don't be afraid .be brave.تم کیوں خوفزدہ ہو جب تم نے کیوں غلطی ہی نہیں کی۔اپنی ماضی کو بھول جاؤ اور حال میں جینے کی عادت ڈال لو۔تم آفریدی خاندان کی بہو ہو۔شاہ زر آفریدی کی بیوی ہو۔تم سے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔تمھیں یہاں اتنی ہی عزت دی جائے گی جتنی بھائی کو دی جاتی ہے۔آج تمھیں تمھارا کھویا مقام و عزت

"واپس مل جائے گی۔"

آنسو ایک تواتر سے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے۔اس نے خالی خالی نظروں سے مزنی کی طرف دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے یہ سب نہیں ہو پائے گا۔مجھے کوئی مقام کوئی عزت واپس نہیں چاہیے۔انکل سے کہو وہ کسے سے نا کہیں کہ میں کون ہوں اس گھر میں کیا کر رہی ہوں۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی۔

اس کی بات پر مزنی کا انداز پل بھر میں بدلا تھا۔فل شاکنگ پنک گاؤن پر پنک حجاب لپیٹے وہ ایکدم سے کھڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کم آن رونا بند کرو۔اور بنا سر پیر کی باتیں مت کرو چلو اٹھو۔"

اس کا ہاتھ کھینچ کر ایک جھٹکے سے اسے کھڑا کر وہ اس کا ہاتھ تھامے شاہ زر کے نزدیک آ رکی۔

"آپکی وائف آپکے حوالے۔"

یہ کہکر مزنی اسے شاہ زر کے پاس چھوڑ کر چلی گئ۔

"یہ کیا مظلوموں والی شکل بنائی ہوئی ہے تم نے۔ گویا تمھیں پھانسی کی سزا سنائی جانی ہے۔ مظلوموں والی شکل تو مجھے بنانی چاہیے رات دن ہنس ہنس کر تمھارے ظلم برداشت کرتا ہوں میں۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر دانستہ اسے چھیڑنے کے لیے بولا تھا تاکہ وہ اپنے موڈ میں لوٹ آئے اس سے لڑے۔ مگر خلاف توقع وہ خاموش تھی۔

اس سے قبل کہ وہ فرار کی راہ ڈھونڈتی شاہ زر نے اس کا ہاتھ تھاما اور کچھ معزز ہستیوں کے درمیان جا کھڑا ہوا۔

ابھی اس کا تعارف بھی نہ ہو پایا تھا کہ کیک کٹنے کا اعلان کیا گیا۔

کیٹ کاٹا گیا اپنے ممی پاپا اور چاچو کو کیک کھلا لینے کے بعد دعا نے اس کی طرف کیک کا پیس بڑھایا تھا۔ پارٹی میں آئے تقریباً افراد نے قدرے حیرانی سے اس ڈری سہمی لڑکی کو دیکھا تھا جسے آفریدی ولا کے مکین خصوصی توجہ سے نواز رہے تھے۔ دفعتا راشد صاحب نے اسٹیج پر چڑھکر مائک سنبھالا۔ وہ جو دعا سے اسقدر پذیرائی پر اور سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر بری طرح نروس ہو رہی تھی۔ مائیک کی کھڑ کھراہٹ سن کر مزید بوکھلا گئی۔

"برائے کرم سبھی guests یہاں متوجہ ہوں۔آج اس پارٹی کے انعقاد کے دو خاص مقاصد ہیں۔اول یہ کہ آج میری لاڈلی پوتی دعا کی سالگرہ ہے۔دوم میں آپ سبھی کو اپنی چھوٹی بہو 'زرمین شاہ زر آفریدی'

سے متعارف کروانا چاہتا ہوں۔مجھے اندازہ ہے کہ یہ خبر سن کر آپ سبھی متعجب ہوں گے کے شاہ زر کا نکاح کب اور کیسے ہوا؟ دراصل یہ سب اسقدر جلدی میں ہوا کہ میں اپنے احباب و رشتے دار کو مدعو کرنے کا وقت بھی نہیں نکال پایا۔اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔البتہ شاہ زر کے ولیمے کا انعقاد اس ہفتے کے آخر میں ہوں ناطے پایا ہے۔آپ سب سے شرکت کی گزارش ہیں۔دعوت نامے آپ سبھی کے گھر پہنچا دیے جائینگے۔"

www.novelsclubb.com

اپنی بات ختم کر راشد صاحب اسٹیج سے نیچے اترے تھے۔

اعلان کا اختتام ہوتے ہی اسٹیج کے اطراف موجود تقریباً سبھی افراد شاہ زر کے قریب کھڑی لڑکی کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ مگر زرمین کی توقع کے عین خلاف کسی نے بھی حیرانی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

upper class

طبقے میں اس قسم کی شادیاں عام بات تھی۔ وہ تو راشد صاحب تھے جنہوں نے اپنے جاننے والوں کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔ شرافت کا تقاضا تھا۔ ورنہ اس طبقے سے تعلق رکھنے والے کچھ رئیس زادوں کی شادی کی خبر بھی تب ہوتی جب اخباروں میں ان کی طلاق کی خبر شائع ہوتی تھی۔

سب سے پہلے مزنی اپنی سہیلیوں کو لیے اس کے نزدیک آئی تھی۔

"ان سے ملیے یہ ہیں میرے بھائی کی وائف misses Shahzar

"aafredi

اپنے سہیلیوں کے بڑے سے گروہ کے ساتھ مزنی نے اسے گھیرا تھا۔

She is beautiful

.شاہ زر کو اپنی ٹکر کی بیوی نصیب ہوئی ہے۔'

ایک لڑکے نے اس کی خوبصورتی سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"ملی نہیں ہے ڈھونڈ نکالی ہیں۔بھائی نے love marriage کی ہے۔"

مزنی نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے سفید جھوٹ بولا تھا۔وہ ششدر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"واو، جسطرح شاہ زر لڑکیوں کو زرا سی بھی لفٹ نہیں کرواتا تھا ہمیں تو یقین ہو چلا تھا کہ اس کی marriage arrange ہو گی۔ مگر دیکھ لو ہوا کیا۔ در حقیقت شاہ زر جیسے لڑکے اپنی ساری محبت کسی ایک لڑکی کے لیے سنبھال کر رکھتے ہیں۔"

دوسری لڑکی نے اظہار خیال کیا تھا۔ وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ تبھی پریوں جیسے سفید فرلس سے بنے فراک میں ملبوس دعا ان کے قریب آئی تھی۔

"آنٹی چلیں جلدی چلیں مجھے اپنی فرینڈز کو دکھانا ہے کہ میری آنٹی کسی پرنسس سے کم نہیں ہیں"۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کا ہاتھ تھام کر تیاریوں میں ایک دوسرے کو مات دیتی ننھی منھی لڑکیوں کے درمیان لے آئی۔

"واؤ دعا تمھاری آنٹی تو سچ میں پرنسس کی طرح لگتی ہیں۔"

سرخ فراک میں ملبوس لڑکی نے بے ساختہ کہا باقی لڑکیوں نے اثبات میں گردن ہلا کر اس کی تائید کی۔ دعا نے فخر سے اپنی گردن کچھ اور اکڑالی۔

"ہیلو میسیس شاہ زر آفریدی"۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اس کے عقب سے شناسا آواز ابھری تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پلٹی اپنے عین مقابل عائشہ اور حسین کو ایستادہ دیکھ اسے حیرت نہیں ہوئی تھی۔ وہ دونوں صحافت پیشہ تھے اس قسم کی تقریبات میں ان کی موجودگی یقینی تھی۔ آج اگر وہ یہاں misses Shahzar aafredi کی حیثیت سے ان کے مقابل نہ کھڑی ہوتی تو یقیناً وہ جرنلسٹ کی حیثیت سے ان دونوں کے ساتھ کھڑی ہوتی۔

"کتنی گھنی ہو تم زرمین، شادی کر لی اور اپنی دوست کو بھنک تک نہ پڑنے دی۔"

اس کا ہاتھ تھامے عائشہ مصنوعی خفگی سے بولی تھی۔

"میں تفصیل سے تم دونوں سے بات کرنا چاہتی تھی مگر موقع نہیں ملا۔"

وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ جھوٹ بول رہی تھی۔در حقیقت وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ وقت آئے جب اسے اپنی زندگی کے ان لمحوں کے متعلق انہیں بتانا پڑے جنھیں وہ کسی سے شیر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ارے چھوڑو اب تم کہاں ہمیں گھاس ڈالو گی۔اب تو تم زرمین فاروقی نہیں رہی,زرمین آفریدی بن چکی ہو۔خیر ہم تو اتنے میں ہی خوش ہیں کہ کل کے اخبار کے لیے سنسنی خیز خبر ہمارے ہاتھ لگی ہے۔

"آج کی آواز کے لیے کام کرنے والی ابھرتی ہوئی جرنلسٹ زرمین فاروقی نے ہزاروں دلوں کی دھڑکن شاہ زر آفریدی کا دل چرا لیا۔"

عائشہ خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔ حسین خاموش کھڑا تھا۔اس پارٹی میں شرکت کرنے والے تقریباً افراد کی طرح وہ دونوں بھی حقیقت سے لاعلم ہونے کا ڈھونگ کر رہے تھے۔ایک ایک خبر کے لیے جان مارنے والی اس لڑکی کو آج احساس ہوا تھا کہ روزانہ شائع ہونے والے ہزاروں اخباروں میں قریبا پچاس فیصد خبریں جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔ حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود یہ صحافت پیشہ افراد غلط خبریں شائع کروا کر لوگوں تک غلط خبریں پہنچاتے تھے۔اسے میڈیا یا اس لفظ سے ایکدم سے نفرت محسوس ہوئی۔

وہ مسکرا بھی نہ سکی۔وہ دونوں اس سے الوداعی کلمات کہتے تقریب کا جائزہ لینے چل دیے کل کے اخبار کے لیے ایک ہی خبر کافی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً کسی نے سختی سے اس کی کلائی تھام کر اس کا رخ اپنی سمت کر لیا۔

اپنے عین مقابل شاپنگ مال میں زہر اگلنے والی لڑکی کو دیکھ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ڈریس کوڈ کے مطابق وہ بلاک بغیر آستینوں والے گاؤن میں ملبوس تھی۔

"اوہ تو تم شاہ زر کی وائف بنی سب سے مبارکباد وصول کر رہی ہو۔غالبا یہی وجہ تھی کہ اس دن شاپنگ مال میں تم کافی سے زیادہ confident نظر آرہی تھی۔میں نے تو محض سن رکھا تھا کہ مڈل کلاس لڑکیاں shameless ہوتی مگر آج دیکھ بھی لیا۔کسقدر ڈھٹائی اور بے شرمی سے تم میسیس شاہ زر آفریدی بنی گھوم رہی ہو۔تمھیں کیا لگتا ہے یہاں کوئی تمھاری اصلیت سے واقف نہیں۔غلط فہمی ہے تمھاری۔تمہیں congratulate کرتے یہ لوگ بخوبی واقف ہیں کہ کسطرح تم شاہ زر کے سر مڈھ دی گئی ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ زہر خند لہجہ میں گویا ہوئی۔

اسے اس لڑکی سے یہی توقع تھی۔ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ خاموش کھڑی رہی۔ اس کے منہ لگ کر وہ بدمزگی نہیں

پھیلانا چاہتی تھی۔

"تمھاری لائف کے A سے لیکر Z تک ہر چھوٹی بڑی حقیقت سے واقف ہوں میں۔ جس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے تم نے اسے جیل بھجوادیا اس کے جواب میں اسنے تمھیں ایک گھنٹے کے لیے کیڈنیاپ کر لیا تھا۔ وہ ایکسیڈنٹ میری وجہ سے ہوا تھا۔ میں نے اس کی ڈرنک میں نشہ آور گولیاں ملائی تھیں۔ اسے حاصل کرنے کی اور کوئی تجویز مجھے نہیں سوجھی تھی۔ میرا پلان کامیاب ہو ہی جاتا گر اس روز وہ اپنے گھر کے لیے روانہ نہ ہوتا۔ نشہ نے اپنا اثر دکھایا اور اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ کچھ

دنوں تک میں بہت سوری فیل کرتی رہی کہ میری بدولت اس کا ایکسیڈنٹ ہوا۔ مگر جب مجھے پتہ چلا کہ اس ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اسے جیل جانا پڑا، اس ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس نے تمھیں kidnap کیا۔ and iam sure اس ایک گھنٹے کے دورانیہ میں اس نے تمھیں ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا باوجود اسکے اسی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے راشد انکل نے تمھیں اس کی بیوی بنا دیا۔ تب میرے دل میں شدت سے ایک خواہش نے سر اٹھایا کہ کاش وہ اس حادثہ میں مر جاتا۔ میں اس کی لاش دیکھ سکتی ہوں مگر اسے کسی اور لڑکی کے ساتھ کھڑا نہیں دیکھ سکتی۔ میں نے اس رات اسے حاصل کرنے کے لیے اس پلان کا سہارا لیا تھا مجھے یقین تھا کہ میری اور شاہِ زر کی چند نازیبا تصاویر ہی میرا کام بنا دینگی۔ راشد انکل بنا کسی تردد کی مجھے اس کی وائف کے عہدے پر فائز کر دینگے۔ مگر ہوا کیا تمھارا مڈل کلاس ذہن اور بھی شاطر نکلا۔ راشد انکل کو emotionally manipulate کر کے بڑے آرام سے تم شاہ زر کی لائف میں گھس آئی۔ مگر یاد رکھنا، تم میری غلطی کی

www.novelsclubb.com

وجہ سے شاہ زر کی زندگی میں آئی ہو تو تمھیں اس کی زندگی سے باہر پھینکے بغیر میں چین کی سانس نہیں لونگی۔"

اس لڑکی نے ایک ایک لفظ اپنی نفرت میں ڈبو کر مارا تھا۔

الفاظ تھی کہ قیامت۔اس کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔وہ ساکت رہ گئی۔انتقام کی وہ کہانی لکھنے والی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔وہ لڑکی کونسی کہانی سنا گئی تھی۔افسوس،بے بسی،غصہ،نفرت یکبارگی کئی جذبات نے اس کے ذہن پر یلغار کی تھی۔بلا خر غصہ ان جذبات پر سبقت لے گیا۔فضاء میں اس کا ہاتھ اٹھا اور اس لڑکی کہ رخسار پر اپنا نشان چھوڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے افسوس ہوتا ہے اس حقیقت پر کہ تم جیسی لڑکیاں اس روئے زمین پر سانس لیتی ہیں۔قصوروار تم تھی اور سزا شاہ زر کو ملی جبکہ تم آزاد گھوم رہی ہو۔تمھیں تو

سیدھے پھانسی پر لٹکا دینا چاہیے تاکہ تمھارے ناپاک اور غلیظ ترکیبوں سے شاہ زر جیسے مرد محفوظ رہیں۔ تم جیسی لڑکیوں کا آزاد گھومنا معاشرے کے لیے کسی جان لیوا وبا کہ پھیل جانے سے زیادہ خطرناک ہے۔ گھن آرہی ہے مجھے تم سے"۔

وہ چیخ کر بولی تھی اس کا تنفس تیز تیز چل رہا تھا۔

لزا شاک کی کیفیت میں تھی۔ اپنے مقابل کھڑی دھان پان سی لڑکی سے اسے ایسے رد عمل کی توقع نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

چند لمحوں کے گزر جانے کے بعد وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔ اس سے قبل کے وہ تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دیتی فضاء میں معلق اس کا ہاتھ کسی نے تھام لیا۔

"تم سے مل کر ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی۔

تم تو بڑی ہی shameless نکلی بنا انویٹیشن کے ہی چلی آئی۔"

اس کے ہاتھ کو جھٹک کر اپنے ہاتھ کو رومال سے پوچھتے ہوئے شاہ زر نے طنزیہ انداز میں کہا۔ گویا اس لڑکی کو چھو لینے سے اس کے ہاتھ میلے ہو گئے ہوں۔

I am impressed shazar"

تم نے جورو کا غلام بننے کی ساری حدیں پار کر دیں ہیں۔ مگر believe me یہ مڈل کلاس wastage تمہیں بالکل سوٹ نہیں کر رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

.You better watch your words girl"

تم میری وائف کے بارے میں بات کر رہی ہں و۔ خیر میری بیوی نے تمہیں تمہاری اصل اوقات دکھادی ہے۔Now you can leave ورنہ مجھے سیکیورٹی کی مدد لینی ہں و گی وہ باعزت تمہیں گیٹ تک چھوڑ آئینگے۔"

ان کے اطراف پارٹی میں آئے افراد دائرے کی شکل میں جمع ہو گئے تھے۔تذلیل کے احساس سے لزا پاگل ہں وئی جا رہی تھی۔ کھا جانے والی نظر زرمین پر ڈالتی وہ واک آؤٹ کر گئی۔

".Everything is fine. all of you carry on"

شاہ زر نے فضاء میں ہاتھ بلند کر تالی بجاتے ہوئے باآواز بلند کہا۔ مجمعہ چھٹ گیا۔

پارٹی سابقہ انداز میں لوٹ آئی جبکہ وہ گیٹ کیپر کی خبر لینے تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

پارٹی کے اختتام تک وہ کسی روبوٹ کی طرح مجمعے کا حصہ بنی رہی۔

اس کا ذہن سوچنے اور سمجھنے کی قوت سے مفلوج ہو چکا تھا۔ پارٹی اپنے اختتام کو پہنچی۔ سبھی مہمان رخصت ہو چکے تھے۔ وہ ہال کی ایک کرسی پر بے حس و حرکت بیٹھی تھی تبھی مزنی اس کے پاس چلی آئی۔

"اتنا زبردست کارنامہ انجام دے کر تم یہاں چھپی بیٹھی ہو۔ تم نے جو کیا ٹھیک ولڑکی یہی deserve کرتی تھی۔ تمھیں فیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو دعا تمھیں پوچھ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

مزنی اس کا ہاتھ پکڑ کر

لان میں گھسیٹ لائی۔

لان میں جوانوں کی محفل سجی تھی۔سب کی توجہ کا مرکز دعا تھی۔

"لو آگئی تمہاری پرنسس آنٹی اب بولو کیا وش ہے تمہاری؟"

شاہ میر نے دعا سے سوال کیا۔

"میری wish ہے کہ شاہ زر چاچو اور پرنسس آنٹی مجھے ایک پارٹی ڈانس dedicate کریں۔"

www.novelsclubb.com

دعا نے اترا کر آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا۔ سبھی لڑکوں نے سیٹی بجا کر اس کی تائید کی تھی۔اس سے قبل کہ وہ اعتراض جتاتی گرے فل سوٹ اور وہائٹ شرٹ میں ملبوس وہ کسی پرنس کی شان سے چلتا ہوا اس کے قریب آرکا۔ماتھے پر اس کے

براؤن بال آرہے تھے ہمیشہ کی طرح اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی اس نے کبھی اسے کلین شیو نہیں دیکھا تھا۔ سنہری رنگت قمقموں کی روشنی میں دمک رہی تھی۔ وہ حسب معمول حسن اور وجاہت کا مجسمہ لگ رہا تھا۔

شاہ زر نے آپ ہاتھ آگے بڑھایا۔

"How dare you do this to me.------

بنا کسی ثبوت کے تم یہ کیسے کر سکتی ہو-------

www.novelsclubb.com

اس رات میں نے شاہ زر کی ڈرنک میں نشہ آور گولیاں ملائی تھیں-------

تمھیں میری باپ کی تذلیل میری ماں کے آنسوؤں کا حساب دینا ہو گا-------

میں بس اتنا کہو نگی کہ بھائی شراب نہیں پیتے-------

میں نے اسے حاصل کرنے کی لیے اس پلان کا سہارا لیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک ساتھ کئی آوازوں کی بازگشت اس کے زہن میں گونجنے لگیں۔

وہ ساکت کھڑی ایک ٹک اس کے چہرے پر نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھی۔اسے ہاتھ نا بڑھاتا دیکھ شاہ زر کچھ پریشان ہوا تھا۔ تبھی مزنی جو زرمین کے ذہن میں چھڑی جنگ سے یکسر بے نیاز تھی نے مداخلت کرتے ہوئے اس کا ہاتھ شاہ زر کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جب تک یہ اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیگی، کل کا سورج طلوع ہو جائے گا۔ چلیں میوزک ان کریں۔"

باآواز بلند کہتی وہ دوبارہ اپنی نشست پر براجمان ہو گئی۔

اس کا ٹھنڈا یخ ہاتھ شاہ زر کے گرم ہاتھ کی گرفت میں آیا تھا۔اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے اس نے بازو اوپر کیا اور اپنا دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر کو تھاما تھا۔

اس کے لمس کے احساس سے وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔شاہ زر کا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا جبکہ دوسرا اسکی کمر پر۔وہ بے ساختہ اپنے آپ میں سمٹی تھی۔

اس کی قربت اسے بری طرح نروس کر دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"?Are you uncomfortable"

اسے قدرے حواس باختہ دیکھ شاہ زر نے استفسار کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی حالت اس بچے کی سی تھی جو چاہتا تو ہے کہ خود کو مضبوط ظاہر کرے مگر کسی اپنے کے استفسار پر کہ وہ خوفزدہ ہے یا نہیں؟

غیر ارادی طور پر اس کی گردن اثبات میں ہل جاتی ہے۔

شاہ زر کے استفار پر غیر ارادتا اس کی گردن اثبات میں ہلی۔

اس نے فوراً سے پیشتر اپنا ہاتھ اس کی کمر سے ہٹا لیا۔

"میرے خدا یہ شخص اتنا اچھا کیوں تھا؟ میرے دل میں اور جگہ بچی ہی نہیں ہے اس شخص کو سونپنے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

اے کاش میں اس روز نو پارکنگ میں کھڑی گاڑی کو نظر انداز کر دیتی۔ یا یوں ہوتا کہ تمھارے بجائے اس کار میں کوئی اور سوار ہوتا۔ تو پھر آج میری زندگی مختلف ہوتی۔

اس دنیا میں کوئی بھی باپ راشد انکل جیسا نہ ہوگا جو ایک ناواقف لڑکی کو انصاف دلانے کے لیے اپنے بیٹے کا نکاح اس لڑکی سے کرا دے۔

اس دنیا میں کوئی بیٹا تمھارے جیسا نہیں ہوگا جو بڑی آسانی سے اپنی غلطی کی پاداش میں اپنے باپ کے حکم پر کسی اجنبی لڑکی سے نکاح پر رضامند ہو جائے۔

تمھاری جگہ کوئی بھی مرد ہوتا تو مجھے یقین ہے چاہے وہ کتنا ہی نیک دل ہوتا میں اس کی محبت میں گرفتار نہ ہوتی۔ نفرت کرنے والوں کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کرنے کا ہنر صرف تمھیں آتا ہے۔ صرف تمھیں۔

شاہ زر نے اپنا ہاتھ اس کی کمر سے ہٹا کر اسکا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔اس کا صبر جواب دے دیا گیا۔آنسوؤں کا سمندر بند توڑ کر نکلنے کو بے تاب ہو گیا۔فی الوقت وہ اس پوری دنیا میں سے محض ایک شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔اور وہی شخص اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ۔اس سے قبل کہ وہ اس کے سامنے ہی بلک بلک کر رو دیتی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچے اور بھاگتی ہوئی مین گیٹ کے باہر نکل گئ۔۔

وہ ششدر سا اس کے پیچھے جانے کی تیاری میں تھا کہ مزنی نے اسے روک لیا۔

"Leave her alone.

بھائ اسے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں۔تم سب سے کسی بھی عقلمندی کی توقع عبث ہے۔کیا ضرورت تھی سیٹیاں اور تالیاں بجا کر شور ڈالنے کی اچھا خاصا پزل کر دیا بے چاری کو"

وہ لان کی کرسیوں پر براجمان لڑکوں کو دیکھ کر بولی تھی۔

دعا کا موڈ بگڑا تھا۔

"کوئی بات نہیں ہم تمھیں خوبصورت سا پارٹی ڈانس dedicate کیے دیتے ہیں۔"

ذین نے کھڑے ہو کر مزنی کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا۔دعا کی طرف دیکھ مزنی نے ذین کی تائید کرنے میں ہی عافیت جانی۔

گو کہ شاہ زر قدرے پریشان تھا مگر بظاہر وہ مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً دعا رونے لگی سبھی پریشان سے اسکی طرف بھاگے تھے۔اچانک اس کے پیٹ میں شدید درد شروع ہوا تھا۔شاہ زر نے فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کیا۔آدھے گھنٹے بعد اس کی طبیعت سنبھلی تھی۔کھانے۔یں غیر احتیاطی برتنے کی وجہ سے پیدا ہوئی زرا سی گیس نے اس کا یہ حال کیا تھا۔

وہ بے آواز روتی سیدھی سنسان سڑک پر چلتی جا رہی تھی۔ذہن منتشر تھا دل آزردہ۔سب کچھ غلط ہو گیا تھا۔اس کہانی کا آغاز ہی غلط فہمی کی وجہ سے ہوا تھا۔بنا تفتیش کیے اس نے ناکردہ گناہ کے لیے اسے جیل بھجوا دیا تھا۔راشد صاحب کی، آفریدی خاندان کی تذلیل کا باعث بنی تھی۔

وہ بے قصور تھا پھر وہ اس سے انتقام کیوں نہ لیتا۔اپنے باپ کی تذلیل کا حساب کیوں نہ لیتا۔اس شخص نے اپنی تذلیل کے بدلے اس تذلیل کی بھی تو کس انداز میں۔وہ

چاہتا تو اسے اپنی ہی نظروں میں ذلیل کر دیتا۔ مگر وہ اسے باعزت اس کے گھر کے دروازے پر چھوڑ گیا۔ وہ ایسا کرتا بھی کیسے وہ اعلیٰ ظرف تھا، شریف النفس تھا۔ اس کا زمیر اسے یہ گناہ کرنے ہی نہ دیتا۔ اس روز اسے اس شخص سے خوف آیا تھا۔ وہ اسے برا سمجھتی تھی۔ مگر وہ مختلف نکلا۔ برے تو وہ لوگ نکلے جن پر اس نے اعتماد کیا تھا۔ برا تو وہ شخص تھا جسے اس نے بھائی کا درجہ دیا تھا وہ محلے والے تھے جنکے طعنوں نے اس کی روح کو چھلنی کر دیا تھا۔ وہ احمق رئیسوں سے نفرت کرتی آئی تھی مگر یہ متوسط طبقے کے لوگ تھے جنہوں نے اسے اپنے ہی گھر سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

یہ رئیس افراد تو اعلیٰ ظرف نکلے تھے۔ ان رئیسوں کے درمیان آ کر وہ اس شخص سے ملی جس نے اپنے بیٹے پر ناواقف لڑکی کو فوقیت دی تھی۔ اور ان سے بھی زیادہ اعلیٰ ظرف وہ شخص تھا جس کی ایک "ہاں" نے بنا ثبوت و گواہ کے اس کی کہانی پر

صداقت کی مہر ثبت کر دی تھی۔وہ چاہتا تو مکر سکتا تھا۔اس کی ایک ہاں نے اس جیل پہنچانے والی لڑکی کو اس کی منکوحہ بنا دیا تھا۔

اور وہ احمق نکاح کو سیڑھی بنا کر اسے تباہ کرنے چلی تھی آج اسی سیڑھی نے اسے عرش سے فرش پر لا پٹخا تھا۔اسے بلکل تہی داماں کر دیا تھا۔رشتہ داروں سے تو پہلے ہی محروم تھی ایک دل تھا وہ بھی گنوا بیٹھی تھی۔وہ دل اس شخص کا ہو چکا تھا جو جبراً

اپنی زندگی میں اس سے انتقام لینے کی نیت سے شامل ہوئی لڑکی سے نفرت کرنا تو دور ہمدردی جتا رہا تھا۔اسے اہمیت دے رہا تھا گویا کسی جرم کی تلافی کر رہا ہو مگر وہ تو بے قصور ثابت ہوا تھا۔قصوروار تو وہ تھی۔بے جان ہوتے جسم کے ساتھ وہ سڑک کے کنارے ایک درخت سے ٹیک لگائے زمیں پر بیٹھ گئی۔وہ با آواز بلند رو رہی تھی۔اس کی ہچکیاں رات کے سناٹے میں گونج رہی تھیں۔

تین عیاش شراب کے نشہ میں دھت اس سڑک سے گزر رہے تھے تبھی ان کی نگاہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی لڑکی پر پڑی۔ان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ارے یہ پری آسمان سے اتری ہے کیا؟لباس سے تو ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے۔"

لڑکھڑاتے لہجے میں کسی غیر شناسا آواز کو سن کر اس نے اپنا سر اٹھایا تھا۔

تین لڑکے جن کی عمر بیس پچیس کے درمیان ہو گی۔اس کے ارد گرد کھڑے نظر آئے۔قیمتی جیکٹ اور جینس زیب تن کیے ان کی وضع قطع سے واضح تھا کہ رئیس زادے تھے۔اور ہاتھ میں تھامی شراب کی بوتل ظاہر کر رہی تھی کہ وہ تینوں نشہ میں تھے۔

وہ بجلی کی سرعت سے کھڑی ہوئی۔

"میرا راستہ چھوڑو مجھے جانے دو"۔

وہ رعب دار لہجے میں بولی۔

"اگر راستہ نہیں چھوڑیں گے تو کیا کرو گی؟"

ان میں سے ایک نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

"تم جانتے نہیں ہو کہ میں کون ہوں۔ میری ایک چیخ پر یہاں مجمع لگ جائے گا۔ خبردار جو تم لوگوں نے میرے ساتھ بدتمیزی کرنے کا خیال بھی اپنے دل میں لایا۔"

وہ پر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی۔

"تم پرائم منسٹر کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو یہاں تمھیں بچانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا ۔یہ رعب اپنے گھر میں دکھانا۔شیر بھی اپنے علاقے میں ہی گرمی دکھاتا ہے تم تو بلی ہو۔cute سی بلی۔"

شراب کی بوتل کو ہوا میں نچا کر دوسرا غلیظ نظریں اس پر گاڑتے ہوئے بولا۔اس نے چونک کر اطراف کا جائزہ لیا۔اسٹریٹ لائٹ کی پیلی روشنی میں دور جاتی سنسان سڑک اور اکا دکا درخت کے سوائے وہاں کچھ نہ تھا۔بے خیالی میں وہ آبادی والے علاقے سے دور نکل آئی۔

ایک لمحے میں اس کا سارا اعتماد ہوا میں تحلیل ہو گیا۔اسے درپیش خطرے سے بے پناہ خوف محسوس ہوا۔

"مجھے جانے دو ورنہ تم پچھتاؤ گے۔"

اس کی آواز میں لرزش تھی۔

"

اتنی بھی کیا جلدی ماہ جبین ہمارے ساتھ تھوڑا وقت بتالو پھر ہم خود تمھیں تمھارے گھر چھوڑ آئینگے۔"

خمار آلود آواز میں بولتا وہ آگے بڑھا تھا۔شراب کی بو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی ۔خوف کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔اس نے پھرتی اس اپنے مقابل کھڑے لڑکے کو پوری قوت سے دھکا دیا وہ اچانک حملے پر لڑکھڑایا راستہ ملتے ہی وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

مگر چند ہی قدموں کی دوری پر ہیل والی سینڈل میں مقید اس کا پیر بے طرح مڑا ایک دلخراش چیخ کے ساتھ وہ زمین بوس ہوئی تھی۔اس کا تعاقب کرتے وہ تینوں لڑکے اس کے قریب آ گئے۔ان میں سے ایک نے اس کی کلائی

تھامی اور گھسیٹتا ہوا اسے لیے جنگل کی طرف چل پڑا۔

دعا کی طبیعت سنبھلی تب شاہ زر کو احساس ہوا کہ زرمین کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی مگر وہ لوٹی نہیں تھی۔آن کی آن میں گھر کا ماحول بدل گیا۔شاہ زر سمیت سبھی اپنی کار لیے اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔دعا نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دیوانوں کے مانند کار کو سڑک پر دوڑا رہا تھا۔اس کی نظریں سڑک کے اطراف زرمین کی متلاشی تھی۔لمحہ بہ لمحہ اس کی دماغ کی شریانوں پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔

"میرے خدا اسے محفوظ رکھنا۔خدا نخواستہ اسے کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤنگا۔اسے تیری امان میں رکھنا۔

اسکا دل خدا کے حضور میں دعا گو تھا۔"

وہ تینوں اسے گھسیٹتے ہوئے جنگل میں لے آئے تھی۔وہ مسلسل چیختی جا رہی تھی۔

ہیلپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاہ زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں اس کے اطراف گھیرا سا بنا چکے تھے۔وہ سہمی ہوئی ایک پیر سے چمٹ گئ

۔

بلو جینکیٹ زیب تن کیے لڑکے نے شراب کی بوتل نیچے پھینکی اور اس کا حجاب کھینچ پھینکنے کی نیت سے اپنا ہاتھ اس کے طرف بڑھایا۔اپنے حجاب کو دونوں مٹھیوں میں بھینچ کر وہ پوری قوت سے چلائی۔

شاہ زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سنسان سڑک سے گزر رہا تھا تبھی چیخ کی آواز اس کی سماعت میں اتری وہ اس آواز کو بے ہوشی کی حالت میں بھی پہچان سکتا تھا۔اس نے فوراً بریک لگایا اور

چیتے کی تیزی سے باہر نکلا۔آواز جنگل کی طرف سے آئی تھی۔وہ باآواز بلند روئے جارہی تھی۔وہ تینوں اس کے ارد گرد بیٹھے اسکو روتا بلکتا دیکھ رہے تھے۔

"قاتل حسن اوپر سے یہ حزن و ملال،ہائے مار ہی ڈالو گے۔"

اس کے اسکارف کو ہاتھ پر لپیٹتا وہ سینے پر ہاتھ مارتا گویا ہوا۔آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اس نے ان تینوں کے عقب میں دیکھا۔وہ تینوں نے اپنی سمارٹ فون کی لائٹیں جلا رکھی تھی۔دھیمی روشنی میں اس کا عکس نظر آرہا تھا۔وہ وہی تھا۔وہ کوئی الوژن نہیں تھا۔ایکدم سے اس کے بے جان وجود میں توانائی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔اس نے سرعت سے اپنے مقابل بیٹھے لڑکے کو پیچھے کی طرف دھکیلا۔راستہ ملتے ہی دوڑتی ہوئی شاہ زر کی طرف چلی آئی۔

اسے صحیح سلامت اپنی طرف دوڑتا دیکھ اس کی جان میں جان آئی۔وہ محفوظ تھی۔

اس کی حرکت پر آگ بگولہ ہو کر تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔شناسا چہرے کو دیکھ وہ تینوں کا منہ بگڑ گیا۔شاہ زر نے اپنے اسمارٹ فون کی لائیٹ جلا کر باری باری ان تینوں کے چہرے دیکھے۔

I treated you so"

"?well.How did you grow up to be thug

www.novelsclubb.com

شناسا چہروں کو دیکھ کر اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

".Bloody emotional bad ass"

تو پھر عین موقع پر ٹپک پڑا۔اس سے پہلے بھی تو ہمارے معمالات میں ٹانگ اڑا چکا ہے۔بہتر یہی ہوگا تو اپنے راستے ہو لے اور ہمیں اکیلا چھوڑ دے۔اس شہر کی ہر لڑکی کی حفاظت کا ٹھیکہ نہیں دیا ہے کسی نے تجھے۔ہیرو بننے کی کوشش مت کر ہم تین ہیں اور تو اکیلا بری طرح پِٹے گا۔"

ان میں سے اس ایک نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

معاملہ بگڑتا دیکھ زرمین نے شاہ زر کا بازو پکڑ اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری گن کہاں ہے؟ جلدی سے اپنی گن نکالو۔ابھی ان سب کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔"

اور وہ جس کا خیال تھا وہ ڈری سہمی اس کا بازو پکڑ کر اس کے پیچھے چھپ جائے گی۔اس کا سوال سن کر وہ ششدر رہ گیا۔وہ لڑکی عجیب تھی پل بھر میں بدل جاتی۔ کبھی شبنم کبھی شعلہ۔

وہ اس حقیقت سے لاعلم تھا کہ اس لڑکی کی یہ ہمت اس کی موجودگی کی بدولت تھی۔ جنگل کی تاریکی میں اس شخص پر پہلی نظر پڑتے ہی اس لڑکی کو اندازہ ہوا تھا کہ تحفظ کا احساس کیا ہوتا ہے۔اس کا سارا خوف سیکنڈ کے اندر غائب ہو گیا تھا۔دماغ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں گن ساتھ نہیں لایا۔"

اس نے حیرانی پر قابو پاتے ہوئے زرمین کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا؟ تم اپنی گن ساتھ نہیں لائے۔ایسی حالت میں حفاظتی اقدام کے بغیر گھر سے نکلنا کم عقلی کا ثبوت ہے۔اب یہاں کھڑے رہنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جلد از جلد یہاں سے بھاگ لینے میں ہی ہماری بھلائی پوشیدہ ہے"۔

وہ دبی آواز میں چیخی تھی۔اس کی بات پر اسے بُری طرح غصہ چڑھا تھا۔ کیا وہ اسے اتنا ناکارہ سمجھتی تھی کہ وہ تین نشے میں دھت لڑکوں کو دھول نہیں چٹا سکتا تھا۔

اپنی بات ختم کر وہ رکی نہیں تھی۔اپنے نازک ہاتھ میں اس کا مضبوط ہاتھ تھام کر وہ آگے بڑھنے لگی۔ایک. نہایت ہی سنگین صورتحال کو غیر سنجیدگی سے لیتے ہوئے وہ دونوں کو واپس جاتا دیکھ ان میں سے ایک غیض و غضب کی تصویر بنا زرمین کی طرف بڑھا تھا۔اس سے قبل کہ وہ زرمین تک پہنچتا شاہ زر نے اس کی کلائی پکڑ کر موڑ دی۔ہڈی چٹخنے کی آواز آئی تھی۔یہ منظر دیکھ کر وہ چیخ پڑی۔

"یہ کیا کیا تم نے اس کا ہاتھ توڑ دیا۔ کس قدر بے رحم قسم کے شخص ہں و تم۔ کیا ضرورت تھی تمہیں ہیرو بننے کی۔"

تھوڑی دیر قبل جس شخص کی محبت میں وہ بے دریغ آنسو بہائے جا رہی تھی اسی شخص کو بری طرح لتاڑ کر وہ جانے کے لیے مڑی۔ درد کی شدت سے وہ لڑکا زمین پر پڑا چیخ رہا تھا

۔پہلے کی یہ حالت دیکھ باقی دو بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر قبل جن بد معاشوں کو وہ گن دکھا کر ڈرانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اچانک اس بد معاش سے اسے ہمدردی محسوس ہں وئی۔

"ہڈی نہیں ٹوٹی ہے۔بس ذرا سی مڑ گئی ہو گی۔"

زمین پر پڑے اس کے اسکارف کو اٹھاتے ہوئے وہ شرمندہ سا گویا ہوا۔

"اسی طرح تم لوگوں کی ہڈیاں توڑ کر لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہو گے۔وہی میں سوچوں کہ محض خوبصورت چہرہ اور شاندار پرسنالٹی لڑکیوں کو اسقدر دیوانہ نہیں بناتی۔تمھاری یہ ہیرو بننے کی عادت کا اس میں سب سے بڑا ہاتھ ہے۔"

وہ ایکدم سے روایتی بیویوں کی طرح بڑبڑاتی ہوئی سڑک پر آگے بڑھے جا رہی تھی۔اس وقت وہ اسے بہت پیاری لگی۔

www.novelsclubb.com

تبھی درد کی ایک ٹیس اس کے پیر میں اٹھی۔

وہ بے ساختہ نیچے بیٹھ گئی۔

وہ اس کا violet اسکارف ہاتھ میں اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہ جا رہا تھا تبھی اسے سڑک بیٹھتا دیکھ فورا اس کے قریب چلا آیا۔

سی کی آواز لبوں سے نکالتے ہی وئے اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی نتیجتا لڑکھڑائی۔

اس سے قبل کہ وہ گر پڑتی شاہ زر نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا۔ اسکی اس حرکت پر وہ ششدر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اگر میرے Reflexes اتنے اچھے نہ ہی وتے تو اب تک تین مرتبہ تم زمین بوس ہی و چکی ہی وتی۔ خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں Reel نہیں Real

WWW.NOVELSCLUBB.COM

زندگی کے ہیروسے نوازا ہے۔کیونکہ حقیقی زندگی میں Retake نہیں ہوتے۔"

بڑے آرام سے اسے بانہوں میں اٹھائے وہ گویا ہوا۔

"مجھے نیچے اتارو ابھی۔"

وہ اس کی بانہوں میں مچلی تھی۔دل کی دھڑکن حسب عادت تیز ہو گئی تھی۔

"آرام سے میڈم مانا کہ تمہارا وزن زیادہ نہیں ہے۔مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم بالکل ہی بے وزن ہو اور تمہاری اس اچھل کود سے میری ریڑھ کی ہڈی پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے کہنے پر وہ خجل سی ہاں وگئی۔بیک ڈور کھول کے اس نے اسے عقبی سیٹ پر بیٹھایااور اسکارف اس کے قریب رکھ دیا۔

وہ خود کو نارمل ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر دل تھا کہ بلیوں اچھل رہا تھا۔

"اس نے مجھے پکارا تھا۔۔۔۔یقیناً اس نے مجھے پکارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس مشکل وقت میں اس نے مجھے یاد کیا۔۔۔۔

اس سے یہ ثابت ہاں وتا ہے کہ اس کے دل میں بہت نہ سہی کم از کم تھوڑی جگہ بنانے

میں کامیاب ہوا ہوں میں۔"

www.novelsclubb.com

"میں اشعر بھائی، شاہ میر بھائی اور شارق بھائی کو پکار رہی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اتنی دیر سے میری غیر حاضری کا سنکر راشد انکل نے سبھی کو میری تلاش میں روزانہ کیا ہوں گا۔ باری باری سب کو پکارتے ہوئے نا چاہتے ہوئے میں نے تمھارا بھی نام لے لیا۔ میری قسمت اچھی تھی کہ تم نے سن بھی لیا۔"

اس کو مسکراتا دیکھ اس نے صریحا جھوٹ بولا۔ وہ اسے بھنک بھی نہیں لگنے دینا چاہتی تھی کہ وہ اس سے محبت کرنے لگی ہے اور جنگل کی تاریکی میں اس وقت اس کا رواں رواں اسے ہی پکار رہا تھا۔

شاہ زر کے چہرے کا رنگ ایکدم سے بدلا۔ اس کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔

"بہت ہی اچھا کیا جو تم نے اس فہرست میں مجھ ناچیز کا نام بھی شامل کر لیا، کیونکہ اس روٹ پر میں ہی تمہاری تلاش میں نکلا تھا باقی سب دوسری روٹس پر روانہ ہوئے ہیں۔

"اس نے فوراً خود کو سنبھال کر کہا۔اس کی بات پر زرمین خجل سی ہاں ہو گئی۔

وہ اسے سوتا جانکر آہستگی سے واش روم کا دروازہ بند کر کے باہر آئی مبادا وہ بیدار نہ ہاں ہو جائے۔اس کی توقع کے عین خلاف وہ اٹھ بیٹھا۔وہ نگاہیں چراتی صوفے کی طرف بڑھی تھی۔دفعتاً شاہ زر نے اسے پکارا تھا۔

"زری"

وہ حیرت و استعجاب کے عالم میں پلٹی۔پہلی دفعہ شاہ زر نے اسے اس طرح پکارا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں کہ میری بدولت تمہیں بہت تکلیفوں سے گزرنا پڑا ہے۔شاید تم یقین نہیں کرو گی مگر حقیقت یہی ہے کہ اس دن تمہیں ذلیل کرنے کے بعد سے میں بے چین رہنے لگا تھا۔تم سے انتقام لینے کے باوجود میں خوش نہیں تھا۔طیش

میں آ کر میں انسانیت کی سطح سے گر گیا تھا۔ تمہارا متورم چہرہ میرے ذہن پر آسیب کی طرح سوار ہوں گیا تھا۔ میں نے تمہیں ایک ناکردہ گناہ کی سزا دی تھی حالانکہ نے وہی کیا جو ایک جرنلسٹ کو کرنا چاہیے۔ اس دن کے بعد میں نے خود سے عہد کیا تھا کہ میں تم سے معافی مانگوں گا۔ مگر میں تمہارے مقابل کھڑے ہوں کر معافی مانگنے کی ہمت مجتمع نہیں کر پایا۔ میں تمہارا مجرم ہوں مجھے معاف کر دو۔ یہ احساس ہی میرے لیے سوہانِ روح ہے کی تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔

.For God sake

.please forgive me

وہ ملتجی لہجے میں کہتا امید بھری نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔"

وہ جو پہلے ہی گھائل تھی اس کی باتوں نے اسے مزید توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ ضبط کی طنابیں ہاتھوں سے سرکتی جا رہی تھی۔ وہ فوراً رخ پھیر گئی۔ اس کے اس ردعمل کو اسکی ناراضگی جانکر وہ سابقہ انداز میں گویا ہوا۔

I know"

تم مجھ سے نفرت کرتی ہو اور یہ سب تمہارے لیے آسان نہیں ہو گا۔ تم چاہے جتنا وقت لے لو مگر مجھے معاف کر دو۔ میں انتظار کر لونگا۔ وعدہ کرتا ہوں میں تم سے، جتنی اذیت تمہیں میں نے تمہیں پہنچائی ہے میں اس کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ میں تمہیں اتنی خوشیاں دونگا کہ تم سارے غم بھول جاؤں گی۔ بس ایک موقع دے دوں تم مجھے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کی اب سے تمہاری دائی ماں ہمارے ساتھ رہے گیں۔ تمہارے بغیر وہ بالکل تنہا ہو گئی ہو نگی۔ مجھے

یاد ہے اس دن تم دائی ماں کے لیے کس قدر فکر مند تھی۔ تمہیں اپنی نہیں دائی ماں کی فکر تھی۔ ہم کل ہی انہیں لینے جائینگے۔ پھر دیکھنا تمہاری یہ اداسی پل بھر میں ٹھیک ہں و جائے گی۔"

وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے اس سے مخاطب تھا۔اس کے چہرے پر خوشکن مستقبل کے خیال سے ہی میٹھی سی مسکان بکھر گئی تھی۔

"میرے خدا کیا وہ دائی ماں کی حالت سے انجان تھا؟ وہ بے خبر تھا کہ دائی ماں کومہ میں ہے؟ وہ شخص جو پہلے ہی اپنی ناکردہ جرم کی تلافی کرنے کی کوشش میں تھا گر اسے خبر ہں و گی کہ دائی ماں اس حادثہ کے بعد کس حالت کو پہنچی ہیں تو اس پر کیا گزرے گی؟

کیا وہ یہ صدمہ برداشت کر پائے گا؟ وہ جو سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا تھا کیا اس کا احساس جرم اسے جینے دے گا؟

نہیں اسے کبھی خبر نہیں ہونی چاہیے کہ دائی ماں کس حال میں ہیں۔

آنسوؤں کا گولہ حلق سے نیچے اتار کر اپنے لہجے کو بظاہر سخت بناتے ہوئے وہ بولی۔

"میری دائی ماں جس حال میں بھی خوش ہیں۔ تمھیں ان کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھ پر ترس کھا کر تم کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہو؟ یہی کہ تم بہت اعلیٰ ظرف انسان ہو۔ ایک ایسے شخص ہو جو جبراً اپنی زندگی میں شامل کی گئی بیوی کم دشمن سے ہمدردی جتا رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

باوجود ضبط کے اس کے لہجے میں لرزش در آئی۔ اس کی بات پر اس نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا۔ کتنی آسانی سے اس لڑکی نے اس کی محبت کو ترس و ہمدردی کا نام

دے دیا تھا۔اپنی بات ختم کر کے وہ واش روم میں گھس گئی۔جب کے وہ واش روم سے آتی پانی کی آواز کو سنتا رہ گیا۔اس نے واش روم کے سارے نل کھول دیے تھے۔بہتے پانی کے شور میں وہ اپنی ہچکیوں کی آواز کو دبانا چاہتی تھی۔

"میں جس گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اس کی سزا تو مجھے ملنی ہی تھی۔مجھے یقین ہے کہ تمہاری محبت کو پانا اتنا آسان نہیں ہو گا۔تم مجھ سے چاہے جتنی نفرت کر لو میری محبت میں کمی نہیں آئے گی۔آخر کب تک تم میری نفرت کی آگ میں جلتی رہو گی۔ایک نہ ایک دن میں تمہیں مجھ سے محبت کرنے پر مجبور کر دونگا۔خدا میری کاوشوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گا۔مگر تب تک میں اپنی محبت کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔بس کل کا سورج طلوع ہونے کا انتظار ہے۔کل کا دن اظہارِ محبت کا دن ہو گا۔آج کے بعد تم اسقدر سفاکی سے میری محبت کو ترس و ہمدردی کا نام نہیں دے پاؤ گی۔میں تمہیں یقین دلا کر رہوں گا کہ تم میری لیے کتنی اہمیت

رکھتی ہوں۔ میرے دل میں تمہارے لیے جو جذبات پوشیدہ ہیں وہ ترس و ہمدردی کے زمرے میں نہیں آتے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں بے انتہا محبت۔"

اس رات وہ چین کی نیند سویا تھا۔ خوشی اس کے چہرے سے نیند میں بھی واضح ہو رہی تھی۔ کل کا دن اس کے لیے بے حد خاص تھا۔ وہ لاعلم تھا کے اس رات اس کی محبت سو نہیں پائی تھی۔

وہ روتی رہی تھی آنسوؤں کا سیلاب تھما تھا تو ایک مستحکم فیصلے کے ساتھ۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا رات بہت تیزی سے گزر رہی تھی۔ اچانک دل میں خواہش اٹھی کے وقت یہی تھم جائے۔ اس رات کے بعد طلوع ہونے والا سورج اس کی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی لانے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے کسی پہر وہ صوفے سے نیچے اتری تھی۔اس نے گھڑی کی طرف دیکھا گھڑی کی سوئیاں تین کے ہندسے پر براجمان تھیں۔اس نے وضو بنایااور نماز کے لیے کھڑی ہوگئی۔دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہی جیسے سوچنے سمجھنے کی قوت ہوا میں تحلیل ہوگئی۔وہ خالی خالی نظروں سے کبھی اپنے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو تو کبھی بستر پر سوئے اس شخص کو دیکھتی رہی۔بلآخر جائے نماز تہہ کر کے کھڑی ہوگئی۔دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ اسٹیڈی ٹیبل کے نزدیک آرکی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔دراز سے پین اور کاپی برآمد کر کے اس نے لکھنا شروع کیا قریباً آدھے گھنٹے بعد وہ مزنی کے نام ایک خط لکھ کر فارغ ہوئی تھی۔جس صبر و تحمل کا دامن تھامے اس نے اس خط کو اختتام تک پہنچایا تھا سوتے ہوئے اس شخص کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی وہ دامن چھوٹ گیا۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بیڈ کے سرہانے آرکی۔وہ محوخواب تھا۔روز کی نسبت آج اس کے چہرہ زیادہ مطمئن نظر آرہا تھا۔اس کے چہرے پر اسی معصومیت کا راج تھا جو نیند کے آغوش میں جاتے ہی اس کے چہرے پر قبضہ کر لیا کرتی تھی۔اس کے بھورے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔

"اے کاش میں اس شخص سے اسطرح نہ ملتی۔خدا میرے نصیب میں اسی شخص کو لکھتا مگر کسی اور طرح۔یہ میرا شوہر بنتا مگر اسطرح نہیں۔اس شخص سے میری پہلی ملاقات سے لیکر ابتک کہ میرے ہر امر پر مجھے افسوس ہے۔مگر اس شخص کے لیے میرے دل میں پیدا ہوئی محبت پر نہیں۔میں ایک بار نہیں اپنی زندگی میں کئی بار اس شخص کی محبت میں گرفتار ہونا چاہو نگی۔یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔اس زندگی میں تو میں اس شخص سے دستبردار ہو رہی ہوں مگر اس زندگی کے بعد والی زندگی میں اسی شخص کا ساتھ یقیناً چاہو نگی۔اس زندگی میں شاید ہم دونوں ملے ہی

تھے بچھڑنے کے لیے۔خدا کرے کے کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی میں مجھے تمھارا ساتھ نصیب ہو جہاں نہ تو اتفاق ہوں نہ انتقام۔"

اس کے سرہانے کھڑی وہ ایک ٹک اس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔اس دشمن جاں کے ہر ایک نقش کو وہ ازبر کر لینا چاہتی تھی۔دل میں ایک خوف سا تھا اس کے بغیر گزرتے ماہ و سال میں وہ اس چہرے کو بھول نہ جائے۔

آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ وہ پلٹی زادراہ کی طور پر کچھ روز قبل اسٹڈی ٹیبل کی دراز میں بے نیازی سے ٹھونس دی گئی کرنسی نوٹوں کی گڈی برآمد کی وہ گاؤن جو اس نے کچھ ہی دیر قبل اتارا تھا اسے تہہ کیا۔دونوں چیزوں کو پرس میں ڈالا اور ایک آخری نظر سوتے ہوئے شاہ زر پر ڈال کر خط اور پرس کو ہاتھ میں اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی۔

پھر یوں ہوا کہ ساتھ تیرا چھوڑنا پڑا

ثابت ہوا کہ لازم و ملزوم کچھ نہیں

یہ عشق نہیں آساں

(زرنیلا خان)

قسط نمبر 14

www.novelsclubb.com

صبح جب اس کی آنکھ کھلی وہ کمرے میں نہیں تھی۔ وہ ایک جست میں بیڈ سے اترا اور واش روم میں گھس گیا۔ آج کا دن بے حد خاص تھا۔ وہ روز کی نسبت قدرے اچھے گیٹ اپ میں اس کے سامنے جانا چاہتا تھا۔ فریش ہو کر وہ کمرے سے باہر آیا تھا۔

"واؤ! آج زرمین کو امپریس کرنے کا ارادہ لگتا ہے۔ کوئی اور لڑکی ہوتی تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی تھی کے وہ آپ کو دیکھتے ہی بری طرح امپریس ہو جاتی مگر زرمین کی گارنٹی میں نہیں دے سکتی۔"

جونہی مزنی اپنے کمرے سے نکلی ڈارک ریڈ ٹی شرٹ پر بلاک کوٹ اور بلاک جینس میں ملبوس شاہ زر کو دیکھ کر چہکی۔

"خیر کوشش تو یہی ہے کہ آج تمھاری بھابھی کے سامنے اظہار محبت کر دیا جائے۔دعا کرنا خدا کامیابی عطا فرمائے۔آج اسے Date پر لے جانے کا ارادہ ہے۔"

وہ مسکرا کر گویا ہوا۔

"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔کوشش کیجیے گا کہ آج وہ آپ کے چارم سے نہ بچ پائے۔

".Best of luck

www.novelsclubb.com

اس سے قبل کہ مزنی سیڑھیاں اتر جاتی وہ گویا ہوا۔

"زرمین کہاں ہے؟دکھائی نہیں دے رہی۔"

اس کے استفسار پر مزنی نے اطراف میں نظر دوڑائی۔

"کچن میں ہو گی۔ میں دیکھتی ہوں۔"

اسی وقت دعا ایک خط ہاتھ میں تھامے دوڑتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔

"یہ لیں آنٹی یہ لیٹر آپ کے نام ہے۔ آپ کے دروازے کے ہینڈل سے نتھی کیا ہوا تھا۔"

دعا ہانپتی ہوئی گویا ہوئی۔

"یہ صبح سویرے کون میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں لیٹر۔۔

وہ متعجب سی شاہ زر کی سمت دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچن میں دیکھیں بھائی میں زرا دیکھ لوں یہ کس کی شرارت ہے"۔

شاہ زر سے کہتی وہ واپس اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔

"میری عزیز ترین دوست مہر"

خط کی پہلی سطر پر نگاہ پڑتے ہی ایک نامعلوم سے خوف نے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"مجھے یقین ہے یہ خط پڑھکر تمھیں تکلیف ہو گی یہ جانتے ہوئے بھی میں تمھیں خط لکھ رہی ہوں۔ میں تمھیں اس تکلیف سے نہیں بچا سکتی۔ آفریدی ولا کے کسی مکین کو تو مطلع کرنا ہی تھا کہ میں جا رہی ہوں۔ تمھارے سوائے اور کوئی فرد میرے ذہن میں نہیں آیا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم میری مجبوریوں کو سمجھو گی۔ ایک تم ہی تو ہو جو میرے متعلق اچھا گمان رکھتی ہو۔ میرے زندگی کے ہر باب سے واقف ہو۔ میں جا رہی ہوں تم سب کی زندگیوں سے دور ہمیشہ کے لیے۔ میں جانتی ہوں کہ تم سمیت اس گھر کے باقی افراد مجھے اس خاندان کا فرد تسلیم کر چکے تھے۔ مگر میں خود اپنے آپ کو وہ مقام نہیں دے سکی جو مقام اس گھر کے مکینوں نے مجھے دیا تھا۔ تم چاہتی ہو کہ میں ماضی کو فراموش کر نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کرو۔ جب تم خود کو میری جگہ رکھکر سوچو گی تب تمھیں احساس ہو گا کہ

میں اس گھر میں ہنسی خوشی کیسے بس سکتی ہوں جسے تباہ کرنے کی نیت سے میں یہاں آئی تھی۔ میرے یہاں سے چلے جانے کا یہ مطلب ہر گز نہ اخذ کر لینا کہ میرے دل میں تم سب کے لیے کوئی جذبات نہیں ہے۔ اس گھر کا ہر ایک فرد بہت خاص ہے مزنی۔ خوش نصیب ہونگے وہ لوگ جنھیں اس گھر سے وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہو گا۔ کسقدر احمق تھی میں جو رئیسوں کے متعلق یہ گمان رکھتی تھی کہ وہ لوگ مغرور، بے حس اور ایمان سے یکسر نابلد ہوتے ہیں۔ حسب توفیق شاہ زر سے ملاقات کے وقت میں نے اس کے بارے میں بھی وہی سوچا جو دوسرے رئیس زادوں کے متعلق سوچتی آئی تھی۔ مگر شاہ زر سمیت اس گھر کے مکینوں نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔ میں نے سنا تھا کہ زندگی میں پیش آنے والے ہر واقعہ کے پیچھے کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور شاہ زر سے اتفاقاً میری ملاقات اور پھر اس انتقام کے کھیل کے پیچھے خدا کی کونسی مصلحت پوشیدہ تھی یہ مجھے اب سمجھ آیا ہے۔ وہ مجھے دکھانا چاہتا تھا کہ سبھی امیر ترین افراد ایک سے نہیں ہوتے۔ میں

www.novelsclubb.com

بے وجہ ہی ان سے نفرت کرتی رہی تھی۔اس گھر میں آکر مجھے اسقدر محبت و عزت ملی جسکا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔رشتوں کے نام پر صرف دائی ماں کا ساتھ تھا میری ابتک کی زندگی میں۔آفریدی ولا میں تم سب کے ساتھ چند دن گزارنے کے بعد میں نے دوسرے رشتوں کو محسوس کیا،رشتوں کے تقدس کو جانا۔مگر میری قسمت دیکھو،بذات خود مجھے ان محبتوں کو ٹھکرا کر جانا پڑ رہا ہے۔جو مقام و حیثیت مجھے اس گھر میں دی جا رہی ہے میں اس کے قابل نہیں ہوں۔جس گھر کو تباہ کرنے میں آئی تھی اسی گھر کے مکینوں کی محبت نے مجھے چاروں شانے چت کر دیا۔میں اس گھر کے مکینوں کے ساتھ رہنا تو دور ان سے نظریں بھی نہیں ملا پاؤنگی۔

www.novelsclubb.com

مجھے میری جذباتیت اور جلد بازی کی سزا مل رہی ہے۔میں اوروں کو صحیح غلط کا سبق پڑھایا کرتی تھی وقت آنے پر خود ہی صحیح غلط میں فرق نہیں کر پائی۔میں شاہ زر کی تکلیف کا سبب بنی ہوں میں اسے ناکردہ گناہ کی سزا دے رہی تھی۔اور اب

میں نے اپنے آپ کو سزا دینے کا فیصلہ لیا ہے۔ تم نے درست کہا تھا کہ شاہ زر کا دل بہت خاص ہے غالباً اسی لیے اسقدر زچ کیے جانے کے باوجود وہ مجھ سے نفرت نہیں کر پایا۔ بجائے مجھ سے نفرت کرنے کے وہ مجھ سے ہمدردی جتاتا رہا خود کو قصوروار گردانتا رہا۔ اس کا وہ گناہ جو میرے گناہ کے سامنے بہت چھوٹا تھا اس گناہ کی تلافی کے لیے اپنی پوری زندگی میرے ساتھ گزارنے پر وہ آمادہ ہو چکا تھا۔ مگر مجھے یہ منظور نہیں ہے۔ وہ بہت خاص ہے اسے ایسے ہم سفر کی ضرورت ہے جو دل کی گہرائیوں سے اسے چاہے۔ ایک ایسی ہمسفر جو اس کی پسند ہو اسکی محبت ہو۔ جو اس کے باطن میں جھانک سکے۔ اسکے کردار کی مضبوطی پر فخر کر سکے۔ اس کے انتہا سے زیادہ نرم دل کو اپنی محبت سے بھر دے۔ میں اس شخص کو deserve نہیں کرتی۔ میں تو اس کی ہمدردی کے بھی لائق نہیں ہوں۔ تم شاہ زر تک میرا یہ پیغام ضرور پہنچا دینا۔ وہ میرا گناہ گار نہیں ہے۔ نہ تو میں اس سے خفا ہوں نہ ہی اس سے نفرت کرتی ہوں۔ لہذا معافی کا لفظ اسے اپنے لبوں پر لانا ہی نہیں چاہیے۔ البتہ مجھے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

معذرت ضرور طلب کرنی چاہیے۔اس سے غلطی سرزد ہوئی تھی مگر اس کی وجہ میں تھی۔میں نے اس پر الزام لگایا تھا،اس کی انا کو للکارا تھا۔اسے گناہ کرنے پر اکسایا تھا۔گنہ گار تو میں ہوں مگر اس سے معافی طلب کرنے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے۔اسی لیے میں یہاں سے جا رہی ہوں۔بیتی باتوں کو فراموش کر میں نئی زندگی کی سمت نہیں بڑھ سکتی میں مجبور ہوں میرا ضمیر مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔اس گھر میں گزرتا ہر لمحہ مجھے میرا ضمیر کچوکے لگاتا رہا ہے۔اس سے قبل کہ وہ زخم ناسور بن جاتے اس گھر سے دور چلے جانے میں ہی میں نے عافیت سمجھی۔اس سے زیادہ لکھنے کے لیے نہ تو میرے پاس طاقت ہے نہ ہی الفاظ۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔

www.novelsclubb.com

تم سب کی گنہ گار

زرمین۔۔۔۔۔

آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ مزنی کھڑی ہوئی اور کمرے کے دروازے پر آرکی۔ بالائی منزل سی نیچے کا منظر واضح تھا۔ گھر میں ہلچل سی مچی تھی۔ شاہ زر متفکر ساہال کے وسط میں ایستادہ تھا۔ زرمین کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔

"بھائی وہ چلی گئی۔"

بالائی منزل کی ریلنگ پکڑ کر وہ نیچے جھانکتے ہوئے عجیب سے انداز میں چلائی۔ شاہ زر نے حیران ہوتے ہوئے اوپر دیکھا تھا مزنی کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ انہونی کے احساس سے اس کا دل دھڑک اٹھا۔ وہ سیڑھیاں پھلانگتا اس کے قریب آیا۔ وہ خالی خالی نگاہوں سے شاہ زر کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ہولے ہولے لرزتے ہاتھ میں

مقید لیٹر کو اس نے اس کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے پڑھنا شروع کیا۔ چند سطروں کے بعد ہی وہ خط پھینک کر متوحش سا سیڑھیوں کی سمت بڑھا۔

"نو۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی میں اسے جانے نہیں دونگا۔ مجھے پتہ ہے وہ کہاں گئ ہو گی۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا سیڑھیاں اتر گیا۔ شاہ زر کا ارادہ بھانپ کر مزنی بجلی کی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی تھی۔

وہ ہال کی چوکھٹ کو عبور کر گیا۔

"رکیں بھائ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ وہ وہاں نہیں ہے۔ وہاں مت جائیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ لڑکھڑائ اور سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئ فرش پر آ رکی۔ سب بدحواس سے اس کی طرف دوڑے۔

"زین، شاہ میر، شارق کوئی روکو انھیں۔ وہ وہاں چلے گئے تو سب ختم چلھو جائے گا۔ وہ راز جو میں اتنے عرصے سے اپنے سینے میں چھپائے بیٹھی تھی افشاں ہو جائے گا۔ وہ اس تلخ حقیقت کو برداشت نہیں کر پائینگے۔"

بند ہوتی آنکھیں اور ڈوبتے ذہن کے ساتھ کہتی وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو گئی۔

****

وہ مسلسل دروازہ کھٹکھٹائے جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھولا تھا۔ غیر شناسا چہرے کو دیکھ کر وہ متعجب ہوا۔

"جی کہیں، کس سے ملنا چاہتے ہیں آپ؟" وہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں زرمین فاروقی سے ملنا چاہتا ہوں اسے بلائیں۔"

اس نے اضطراری انداز میں کہا۔

"یہاں کوئی زرمین فاروقی نہیں رہتی۔"

اس عورت کی بات پر بے چینی کی جگہ غصے نے لے لی۔

"یہاں کوئی زرمین فاروقی نہیں رہتی اس سے کیا مراد ہے۔آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہی ہے؟قریباً ایک ماہ قبل زرمین اپنی دائی ماں کے ساتھ یہی رہائش پذیر تھی۔"

"آپ کی تعریف؟"اس عورت نے استفسار کیا۔

"میں شاہ زر آفریدی ہوں۔زرمین کا شوہر۔"

"تو آپ شاہ زر آفریدی ہیں۔معاف کیجیے گا میں آپ کو پہچان نہیں پائی۔"

"میں آپ سے آپ کے نام کے حد تک ہی واقفیت رکھتی ہوں۔آپ وہی شخص ہیں جس نے دو ماہ قبل اس محلے میں آکر زری کی عزت کا تماشہ بنا دیا تھا۔اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ زری کے شوہر ہیں۔کہیں آپ مجھے بے وقوف تو نہیں بنا رہے؟"زینت نے متنفر لہجے میں کہا۔

"دیکھیں میں نے زری کا شوہر ہوں یا نہیں اس بات سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ میں آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ آپ زرمین کو فوراً سے پہلے باہر بلائیں۔ میں جانتا ہوں وہ یہیں ہے۔"

وہ بری طرح جھنجھلایا تھا۔

"آپ کی باتوں سے واضح ہو رہا ہے کہ آپ علم ہیں کہ اپنی بقیہ زندگی میں زرمین اس گھر کا رخ دوبارہ کبھی نہیں کر سکے گی۔ اسے ذلیل کرنے کے بعد سے اس کے شوہر بننے تک کے درمیانہ عرصے میں اس کے ساتھ کیا کچھ ہوا غالباً آپ اس حقیقت سے انجان ہیں۔ لہٰذا معلومات بہم پہنچانا میرا فرض بنتا ہے۔ تو سنیں، جس روز آپ اسے ذلیل کر کے اپنے گھر چل دیے تھے۔ اس کا برا وقت ختم نہیں ہوا

تھا۔اور بہت کچھ سہنا اس کے نصیب میں لکھا تھا۔آپکے جانے کے بعد محلے والوں کے طعنے دائی ماں کے ہارٹ اٹیک کا سبب بنے تھے۔وہ بے چاری دائی ماں اور محلے والوں کے سفاکی سے ابھر بھی نہ پائی تھی کہ میرے شوہر نے اپنا اصلی رنگ دیکھا دیا۔اسی رات اسے تن تنہا پا کر میرے شوہر نے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔میں ان کی نیت سے بخوبی واقف تھی۔وہ گزشتہ کئی سالوں سے زرمین کی محبت میں گرفتار تھے اور وہ معصوم اس حیوان کو بھائی کا درجہ دیتی رہی تھی۔اس رات میں نے میرے شوہر کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔مگر زرمین کے پاس کسی کا ساتھ نہ تھا۔محلے والے تو پہلے ہی اس کی کردار کشی میں پیش پیش تھی۔وہ کسی سے فیصل کے مکروہ چہرے کے متعلق کہتی بھی تو کوئی یقین نہ کرتا۔اس رات کے اختتام سے قبل اپنی عزت اور میرا گھر بچانے کے لیے وہ اپنے ہی گھر سے بھاگ کھڑی ہوئی۔مکان خالی ہوتے ہی میرے شوہر نے اس پر قبضہ کر لیا۔اس دن کے بعد سے آج میں آپ کے منہ سے زرمین کا نام سن رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زرمین کی گزشتہ زندگی کا وہ پہلو جس سے وہ ابتک ناواقف تھا اس عورت نے ایسا نقشہ کھینچا کہ وہ دہل اٹھا۔

"دائی ماں کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کار کے نزدیک آیا تھا۔ تبھی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ بتا سکتی ہیں دائی ماں کو کس ہاسپٹل میں ایڈمیٹ کروایا گیا تھا؟

اس نے مڑ کر استفسار کیا۔ وہ عورت ابھی تک دروازے پر کھڑی تھی۔

"اس روز انھیں پاس کے سرکاری ہسپتال میں ایڈمیٹ کروایا گیا تھا۔ میں نہیں جانتی کہ آپ زرمین کے شوہر ہیں یا نہیں؟

مگر اس کے لیے آپکا متفکر چہرہ دیکھ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ اسکے لیے حقیقتاً فکر مند ہیں۔ خدا کرے وہ آپکو بخیریت و عافیت مل جائے۔"

اپنے گھر سے ایک سیڑھی نیچے اتر کر زینت بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی کار کے اطراف بھیڑ لگ چکی تھی۔

"ارے یہ تو وہی لڑکا ہے نا جو زرمین کو اٹھا لے گیا تھا۔"

اسے پہچان کر کسی فرد نے چہ مگوئیوں کا آغاز کیا۔

"ہائے کیا زمانہ آگیا ہے کسی شریف لڑکی کی زندگی تباہ کر کے کس شان سے گھوم رہا ہے۔"

"بڑھیا تو سمجھو اللہ کو پیاری ہو گئی۔ لڑکی کا کچھ پتہ نہیں ہے"۔

www.novelsclubb.com

کسی نے گویا پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا۔ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کار کا فرنٹ ڈور کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

اسے لگا وہ ہل بھی نہیں پائے گا۔ اسے دائی ماں کا پتہ لگانا تھا۔

"زرمین یقیناً ان ہی کے پاس ہو گی۔ وہ انھیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔"

سوچتا ہوا وہ سرکاری ہسپتال کی سمت چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر ایک اور چونکا دینے والی خبر اس کی منتظر تھی۔ ایک ماہ قبل اس کے والد نے انھیں یہاں سے شفٹ کروایا تھا۔

"ڈیڈ دائی ماں کے متعلق جانتے تھے؟"

وہ منتشر ذہن کے ساتھ آندھی طوفان بنا اس ہسپتال پہنچا جو آفریدیس کی ملکیت تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر ڈاکٹر ہمدانی کی بات سنکر وہ ساکت رہ گیا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو شاہ زر؟ آج علی الصبح تمھاری وائف یہاں آئی تھی۔ وہ انھیں یہاں سے لے گئی۔ اس کا کہنا تھا کہ اب سے ان کا علاج گھر ہی پر کیا جائے گا۔ ان کے رہنے کا سارا انتظام کر لیا گیا ہے۔ وہ انھیں تمھارے گھر لیکر گئی اور تم بے خبر ہو۔ ویسے میں بھی قدرے حیران تھا کہ ارینجمینٹ کے لیے کسی پرسنل نرس کو ہائر کرنے کی غرض سے راشد صاحب کا فون نہیں آیا۔ ایمبولینس تو آدھے گھنٹے بعد ہی واپس آ گئی تھی۔۔۔

وہ متحیر سے گویا ہوئے۔

"کہاں گئی وہ انھیں لیکر؟ آپ نے اسے جانے کیسے دیا؟ ایک دفعہ کسی سے کنفرم تو کر لیتے۔ آپ اسقدر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہیں؟

وہ ہذیانی انداز میں چیخا تھا۔

"شاہ زر کیا ہوا ہے؟ یوں بھی وہ کوما میں تھیں۔ انھیں ہاسپٹل میں رکھنا ضروری نہیں تھا۔ گھر میں رکھکر بھی انھیں میڈیکل ایڈس فراہم کی جاسکتی تھیں مجھے لگا کہ۔۔۔۔۔رکو میری بات سنو۔۔۔۔شاہ زر۔۔۔۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کو عبور کر گیا۔ ڈاکٹر ہمدانی نے فوراً راشد صاحب کا نمبر ملایا۔

تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہاسپٹل کی عمارت کے باہر کھڑا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے وہ اضطراری انداز میں سڑک پر ٹہل رہا تھا چند افراد نے رک کر اس کا حال دریافت کیا تھا۔

مگر وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔ کار کا دروازہ کھولکر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا۔ ایک آنسو پلکوں کا بند عبور کر رخسار پر پھسل گیا۔ تبھی ڈیش بورڈ پر پڑا اس کا فون گنگنا اٹھا۔ اس نے ہونٹ دانتوں تلے دبائے کمال ضبط کے ساتھ کال ریسیو کی۔ دوسری طرف مزنی تھی۔

"بھائی آپ کہاں ہیں؟ سارا گھر آپ سے رابطہ کرنے کوشش کر رہا تھا آپ کال کیوں نہیں لے رہے تھے؟ سنیں بھائی آپ پریشان نہ ہوں۔ ہم اسے ڈھونڈ لینگے۔ آپ بس گھر آجائیں۔ ہم سب انتہا سے زیادہ فکر مند ہیں۔۔۔"

آنسوؤں میں بھیگی متفکر سی آواز اسپیکر سے ابھری تھی۔

"سب ختم ہو گیا مزنی۔۔۔۔۔سب ختم۔۔۔۔۔

اس کا ضبط جواب دے دیا گیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"بھائی۔۔۔۔آپ گھر آ جائیں۔۔آپکو خدا کا واسطہ۔۔۔۔۔کوئی غلط قدم نہ اٹھا لیجئے گا۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔بھائی۔۔

جواب ناپاکر وہ چیخی تھی۔اس نے فون کار کی کھڑکی سے باہر اچھال دیا تھا۔دھندلی پڑتی ونڈاسکرین کے باہر دیکھتا وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔اسوقت وہ کسی سے تسلی کے الفاظ نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔اس پوری دنیا سے اسے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔اپنے وجود سے نفرت ہو رہی تھی۔۔کسقدر حقیر تھا وہ۔دائی ماں کا قاتل تھا۔اس نے زرمین کی زندگی تباہ کی تھی۔کسقدر احمق تھا وہ جو اپنے ہی گناہ سے بے خبر تھا۔۔۔اس لڑکی کو تباہ کر کے وہ اس سے محبت کی امید لگائے بیٹھا تھا۔اپنی خوش عائند مستقبل کی تیاری کر رہا تھا۔وہ تو تھا ہی نفرت کے قابل اسے محبت کیونکر ملتی۔۔مفلوج ہوتے ذہن کے ساتھ اس نے موڑ کاٹا ایک موٹر سائیکل اس کی زد میں آتے آتے بچی تھی۔

www.novelsclubb.com

موٹر سائیکل روک کر سائیکل سوار نے موٹی سی گالی دی تھی مگر اسے ہوش کہاں تھا۔وہ بند ہوتے ذہن اور آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کے ساتھ گاڑی دوڑاتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے جانے دو میری دائی ماں مر جائینگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہائے! کیا زمانہ آگیا ہے ایک شریف لڑکی کی زندگی تباہ کر کے کس شان سے گھوم رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔میں تم سے نفرت کرتی ہوں بے انتہا نفرت۔۔۔۔۔۔تم نے مجھ سے ایک گھنٹے کا حساب لیا تھا نہ میں تم سے ایک ماہ کا حساب لونگی۔۔۔۔۔۔بڑھیا تو سمجھو اللہ کو پیاری ہو گئی، لڑکی کا کچھ پتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ویسے بھی وہ کوما میں تھیں۔۔۔۔۔اگر آج تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا۔تو میں تمھیں برباد کر دونگی۔۔۔۔۔بھائی وہ چلی گئی۔۔۔۔۔اس رات میرے شوہر نے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

مختلف لفظوں کی بازگشت اس کے ذہن میں گونجنے لگیں۔اس کی کنپٹی سلگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرب سے اس نے آنکھیں موند لیں بند آنکھوں سے وہ تیز رفتاری سے اپنے مقابل سڑک پر دوڑتے ٹرک کو کیسے دیکھ پاتا۔ سامنے سے آتے ٹرک نے ایک زوردار ٹکر اس کی کار کو ماری۔

گاڑی ایک پیڑ سے جا ٹکرائی۔ اس کے ماتھے سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا۔ اسے لگا ایک ساتھ اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔۔۔۔۔ کار کے اطراف مجمع سا لگ گیا۔ اس شور و ہنگامہ کے درمیان ایک مانوس آواز اس کی سماعت میں اتری تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر۔۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈاکٹر ہمدانی کا فون سننے کے بعد اس کا تعاقب کرتا اشعر بد حواس سا اس کی کار کے نزدیک آیا تھا۔

وہ ہوش و حواس سے بے گانہ ہو گیا۔

یہ اور بات ہے افشاں نہ ہوا تجھ پہ ورنہ

کتنا محسوس کیا میں نے تجھے تیرے بعد

**

www.novelsclubb.com

سرکاری ایمولینس حیدر آباد سے دور ایک چھوٹے سے گنجان آبادی والے گاؤں کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔ پانچ گھنٹوں کے تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ دکھتے بدن کے ساتھ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔ اس کا حکم

بجالاتے ہوئے ڈرائیور نے سرکاری ہسپتال کے عین سامنے ایمولینس روکی تھی۔ وہ نیچے اتری۔ ایک گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ دائی ماں کو ایڈمیٹ کروانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مطلوبہ ایڈرس پر آرکی۔ اس نے اپنے عین مقابل ایستادہ حویلی کی سمت دیکھا تھا۔ وہ ایک نیوز کور کرنے کی غرض سے چند ماہ قبل اس گاؤں میں آئی تھی۔ اسوقت وہ اس حویلی کی مالکن سے ملی تھی۔ وہ نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ محض چند گھنٹوں کے دورانیہ میں انھیں زرمین بہت بھا گئی تھی۔ دوبارہ آنے کا وعدہ کرتی وہ اس گھر سے رخصت ہوئی تھی۔ اسوقت اسے یقین تھا وہ واپس کبھی اس گاؤں میں نہیں آپائے گی مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

دروازے پر دستک دیتے ہی تیرہ چودہ سالہ لڑکا باہر آیا تھا۔

"نسیمہ چاچی گھر پر ہیں؟" اس نے استفسار کیا۔

"جی بالکل ہیں۔ یہ انہیں کا گھر ہے۔ وہ یہی پر ہوتی ہیں۔ آپ کی تعریف؟ آپ کہاں سے آئی ہیں؟

"لڑکے کے جواب پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"میں دروازے پر کھڑے ہو کر اپنا تعارف نہیں دے سکتی۔ تم نسیمہ چاچی کو بلاؤ وہ مجھے جانتی ہیں۔"

وہ فوراً اندر روپوش ہو گیا۔چند لمحوں کے بعد نسیمہ چاچی قدرے لنگڑاتی ہوئی دروازے پر آئی تھیں۔

"اے۔۔۔ہلے! بٹیا میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی۔ جھوٹی کہہ کر گئی تھی کہ مجھ سے ملنے ضرور آئے گی۔ تیری راہ دیکھتے دیکھتے میں مزید بوڑھی ہو گئی۔"

نسیمہ چاچی نے اسے اپنے ساتھ بھینچ لیا۔اسقدر پذیرائی پر اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"سچ ہی کہا تھا لیجئے آ تو گئی۔ مگر اس بار جانے کے لئے نہیں آئی۔ پہلے آپ اندر چلیں پھر کچھ عرض کروں۔"

وہ جبراً مسکرائی تھی ورنہ آنسو تھے کہ باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔

صحن میں بھیچی لکڑی کی کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے اپنا مدعا سنانا شروع کیا تھا۔

"دراصل میں چند ماہ کے لئے اس گاؤں میں رکنا چاہتی ہوں مگر رہائش کا مسئلہ درپیش تھا۔ میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں۔ آپ کی حویلی بھی کافی بڑی ہے۔ مجھے محض ایک کمرے کی ضرورت ہے۔ میں یہاں بطورِ کرائے دار رہنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ کو کوئی ہرج ہیں تو بلا جھجک بتادیں میں کچھ اور بندوبست کرلونگی۔"

www.novelsclubb.com

"کیسی بات کر رہی ہے بیٹی۔ بھلا میں تجھے منع کر سکتی ہوں۔ میں بوڑھی جان جانے کب اللہ کو پیاری ہو جاؤں۔ سوچتی تھی کہ جتنی زندگی باقی ہے کچھ ایسا ہو جائے کہ میری تنہائی دور ہوں۔ بیٹا تو جوان ہوتے ہی مجھ بیوہ کو چھوڑ پردیس چلا گیا۔ خیر اوپر والے نے میری دعا سن لی اور تجھے بھیج دیا۔ خبردار جو تو نے کرائے کی بات زبان سے نکالی۔ میں تیری ماں جیسی ہوں۔ اپنی ماں کو کرایا دے گی۔"

وہ یہاں کیوں اور کیسے آئی اس معاملے کی تہہ تک جانا چاچی نسیمہ نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔ وہ اتنے میں ہی خوش تھیں کہ ان کی تنہائی دور ہونے والی تھی۔ اس سے قبل کے وہ کچھ کہتی وہ با آواز بلند اپنی ملازمہ کو پکارنے لگی۔

"ایمن۔۔۔۔۔۔اری او ایمن۔۔۔۔۔۔۔۔جھٹ سے بالائی منزل پر غسل خانے والا کمرہ صاف کر دے۔آج کے بعد اسے بند رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری بیٹی اب وہی رہے گی۔"

وہ خوش ہوتے ہوئے کچن کی طرف چل دیں۔وہ متذبذب سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

ہاتھ منہ دھو کر وہ کشادہ کمرے کے بستر پر ڈھے گئی۔

www.novelsclubb.com

تبھی ایمن دروازے پر نمودار ہوئی۔ایمن کے بلاوے پر جب وہ نیچے پہنچی۔دستر خوان پر کھانے کے پکوان سجائے نسیمہ چاچی اس کی منتظر نظر آئیں۔لمبے سفر کی

وجہ سے اسے متلی سی ہو رہی تھی۔ کچھ بھی کھانے کا جی نہیں چاہ رہا تھا۔ مگر وہ انہیں منع نہیں کر پائی۔ کوئی رشتہ نہ ہوتے ہوئے وہ ان کے گھر آ بیٹھی تھی باوجود اس کے وہ اس کا کس قدر خیال رکھ رہی تھیں۔

بادل نخواستہ چند نوالے کھا کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔ اس نے اس چاروں سمت نظر دوڑائی۔ وہ کمرہ اس کی پناہگاہ بننے والا تھا۔ یہ در و دیوار اس کے ہمراز بننے والے تھے۔ وہ بستر پر لیٹے آنسو بہانے لگی۔ آفریدی ولا سے نکلے اسے محض چند ہی گھنٹے ہوئے تھے۔ مگر ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا صدیاں گزر گئیں۔ لگ رہا تھا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شاہ زر اس سے مزید دور ہوتا جا رہا ہے۔

"میرے خدا مجھے تنہا زندگی گزارنے کا حوصلہ دے"

اس کی گھٹی گھٹی سسکیاں کمرے کی فضاء میں عجیب سی سوگواری پیدا کر رہی تھیں۔

گزر تو جائے گی تیرے بغیر بھی لیکن

بڑی اداس بڑی سوگوار گزرے گی

**

www.novelsclubb.com

خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اسے پورے چوبیس گھنٹوں کے بعد ہوش آیا تھا۔ سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔ مگر خدا کا رحم تھا کہ ہڈیاں صحیح سلامت بچ گئی

تھیں۔آفریدی ولا کے مکینوں نے یہ چوبیس گھنٹے گویا پل صراط پر کھڑے ہوں کر گزارے تھے۔

سب سے پہلے مزنی اس سے ملنے کے لیے واڑد میں داخل ہوئی تھی۔اس کے ماتھا سفید پٹّیوں میں مقید تھا۔ہاتھ میں لگی نلی کے ذریعے قطرہ قطرہ گلوکوز اس کے جسم میں داخل ہو رہا تھا۔وہ آنکھیں کھولے ایک ٹک چھت کو گھورے جا رہا تھا۔وہ اس کے بیڈ کے نزدیک اسٹول گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔اپنے عزیز ترین بھائی کی یہ حالت دیکھ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"اب کیسا محسوس کر رہے ہیں بھائی؟ کیا درد زیادہ ہو رہا ہے؟"

"تم زرمین کو کب سے جانتی تھی؟"

اپنے سوال کا یہ جواب سن کر وہ متحیّر رہ گئی۔

جانے سے قبل اس نے تمہیں خط کیوں لکھا؟ جبکہ تم دونوں کے درمیان بات چیت شاذ و نادر ہی ہوا کرتی تھی۔ خط میں اس نے تمہیں مہر کہہ کر مخاطب کیوں کیا؟ آفریدی ولا میں کوئی تمہیں اس نام سے نہیں پکارتا۔ اسے کیسے پتا چلا کہ تمہارا حقیقی نام مہر ہے؟"

چھت کو گھورتے ہوئے اس نے سلسلہ کلام جوڑا۔ شاہ زر نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔ اپنے عزیز ترین بھائی کی بے رخی اسے رلا گئی۔ اس نے شاہ زر کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"مجھے معاف کر دیں بھائی میں نے حقیقت کو آپ سے پوشیدہ رکھا۔ مگر یقین جانیئے میں نے یہ آپ کے لئے کیا۔ میں چاہتی تو اول روز ہی آپ کو میرے اور زرمین کے رشتے کے متعلق بتا سکتی تھی مگر نہیں بتایا۔ مجھے لگا آپ یہ صدمہ برداشت نہیں کر پائیں گے کہ آپ کے ایک غلط قدم کی بدولت زرمین کی زندگی میں کیسی آندھی آئی تھی۔ آفریدی ولا کا حصہ بننے سے قبل میں اسے جانتی تھی۔ میں اس سے پہلی دفعہ تب ملی جب وہ اپنے ہی گھر سے اپنی عزت بچانے کے لئے بھاگی تھی۔ جس روز آپ نے اسے ایک گھنٹے کے لیے اغواہ کیا اس کی دائی ماں یہ خبر سن کر صدمہ برداشت نہیں کر پائی اور کوما میں چلی گئیں۔ دائی ماں کے علاوہ اس دنیا میں زرمین کا کوئی نہیں تھا۔ دائی ماں اس کی کل کائنات تھیں۔ دائی ماں کی یہ حالت دیکھ وہ سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ محلے والوں نے غلیظ طعنوں سے اس کی روح کو لہولہان کر دیا۔ ایک گھنٹے کے اندر اس کی دنیا بدل گئی تھی۔ اس کی شرافت اور نیک نامی سے بہ خوبی واقف ہونے کے باوجود محلے والے اس کی

www.novelsclubb.com

کردار کشی کرنے لگے۔وہ شخص جسے وہ ساری عمر بھائی کا درجہ دیتی آئی تھی۔وہ شخص اس سے نکاح کرنے پر مصر ہوں گیا۔اس سے قبل کے وہ حیوانیت پر اتر آتا وہ عزت جو ابتک محفوظ تھی محفوظ نہ رہتی وہ اپنے ہی گھر سے بھاگ کھڑی ہوئی۔وہ میری کار کے سامنے بے ہوش ہو گئی۔میں اسی روز ملیشیا سے واپس لوٹی تھی۔ہم لوگ شیڈول سے جلدی واپس لوٹ آئے تھے میں گھر میں سب کو سرپرائز دینا چاہتی تھی اسی لیے میں نے کسی کو اپنی واپسی کی اطلاع نہیں دی۔وہ بہت کمزور اور ٹوٹی ہوئی تھی اس نے چوبیس گھنٹوں کے دوران کچھ نہیں کھایا تھا۔مجھے اس لڑکی سے جانے کیوں انتہا سے زیادہ اپنائیت محسوس ہوئی۔یہ جانکر کہ اس کے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔میں نے جبراً اسے اپنے ہی ساتھ رہنے پر مجبور کر دیا۔وہ پہروں اندھیرے میں بیٹھی رہتی۔لمبی لمبی نمازیں ادا کرتی۔اچانک اس قدر شدت سے رو پڑتی کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔اور پھر بہت کوششوں کے بعد اس نے اپنی زندگی کی کتاب میرے سامنے کھول کر رکھ دی۔چند دنوں میں وہ مجھ

پر اعتماد کرنے لگی تھی اور ان چند دنوں میں مجھے اس سے محبت سی ہو گئی تھی۔اس دن کے بعد سے میری زندگی کا ایک ہی مقصد تھا اسے زندگی کی طرف واپس لانا۔میں اس کا حوصلہ بڑھانے لگی۔اس کے اندر اس رئیس زادے کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کرنے لگی۔میں نے اسے احساس دلایا کہ اسے اپنے مجرم کو سزا دینی چاہیے اور تیر نشانے پر جا لگا۔زندہ رہنے کے لئے کسی مقصد کی ضرورت ہوتی ہے۔اور زرمین کو وہ مقصد مل چکا تھا۔دھیرے دھیرے وہ سنبھلنے لگی۔اس کا اعتماد بحال ہونے لگا۔قریباً ایک ماہ بعد ہم دونوں کے راستے جدا ہو گئے۔اسے الوداع کہتے ہوئے میں نے نہیں سوچا تھا کہ اسی دن میں اسے دوبارہ ملونگی۔قسمت نے میرے ساتھ مذاق کیا تھا۔محض ایک ماہ پرانی میری عزیز ترین دوست کا گناہ گار میرا عزیز ترین بھائی نکلا تھا۔ان دنوں میں شاک کی کیفیت میں تھی۔میں زرمین کے کرب کو محسوس کر سکتی تھی۔مگر میں یہ بھی جانتی تھی کہ میرا بھائی بے قصور ہے۔دو ایسی شخصیات جو میرے لیے بہت اہم تھیں محض ایک غلط فہمی کی بنا پر

www.novelsclubb.com

ایک دوسرے کی نفرت میں مبتلا تھیں۔ میں آپ دونوں میں سے کسی کا انتخاب نہیں کر پائی لہٰذا میں نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں آپ کو میرے اور زرمین کے رشتے کے متعلق کچھ نہیں بتاؤں گی، دائی ماں کی حالت آپ سے پوشیدہ رکھوں گی۔ تقدیر اپنا کام کر چکی تھی۔ میں ایک نیا آغاز چاہتی تھی۔ میں چاہتی تھی کہ آپ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہو جائیں اور ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں۔ مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ چلی گئی اور میں آپکو بذات خود اس حقیقت سے آگاہ کر رہی ہوں جسے تاعمر راز رکھنا چاہتی تھی۔ میری بس آپ سے اتنی درخواست ہیں کہ خود کو قصوروار نہ سمجھیں۔ جو کچھ ہوا اس میں نہ تو آپ کا قصور تھا نہ زرمین کا۔ وہ اپنی مرضی سے آپ کی زندگی میں آئی تھی اور اپنی مرضی سے چلی بھی گئی۔ ہم زرمین کو ڈھونڈ لینگے۔ آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں تھوڑی دیر کے لئے تنہائی چاہتا ہوں۔"

اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ کھینچ کر شاہ زر نے آنکھیں موند لیں۔ مزنی خاموشی کے ساتھ وارڈ سے باہر نکل آئی۔

*****

ہاسپٹل سے ڈسچارج کے بعد آفریدی ولا میں اس کی پہلی رات تھی۔ وہ رات کے کسی پہر گھر سے باہر نکل گیا۔ سڑک کے کنارے قریباً ایک گھنٹے تک چلتے رہنے کے بعد اس کی نظر ایک جھگی کی باہر بیٹھی عورت پر پڑی تھی۔ پیلی اسٹریٹ لائٹ کی

www.novelsclubb.com

روشنی میں اس کا چہرہ واضح تھا۔وہ اپنے بچے کو سلا رہی تھی۔وہ اس جھگی کی قریب آکر عورت کے نزدیک پنجوں پر بیٹھ گیا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تمھیں انصاف دلانے کے لیے اس لڑکی نے کسقدر محنت کی تھی مگر تم نے معاوضہ کی رقم دیکھتے ہی اس لڑکی کو دھوکا دے دیا۔معاوضہ کی موٹی رقم لیکر تم نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سے تم فٹ پاتھ پر نہیں رہو گی کسی بہتر جگہ پر رہنے کا انتظام کرو گی۔ مگر حسب عادت تم اپنی زبان سے مکر گئ۔اور اب بھی تم یہیں پر رہائش پذیر ہو۔تاکہ آئندہ کسی بے چارے کی گاڑی نادانستہ فٹ پاتھ پر چڑھ بھی جائے تو سرکاری پراپرٹی کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ تم جیسے غرباء کو معذور کر دینے کے بھی چار جیس لگ جائیں۔"

وہ متحیر تھا اسقدر مالی امداد فراہم کرنے کے باوجود وہ عورت نے جھگی کو نہ چھوڑا تھا۔اس سے زیادہ متحیر وہ اس بات پر تھا کہ ایک نظر میں وہ اس عورت کو کیسے پہچان گیا۔غالباً زرمین سے وابستہ ہر شے ہر شخص اس کے ذہن پر نقش ہو گئے تھے۔

"ہاں صاب وہ لڑکی س

امارا (ہمارا) بوت (بہت) مدد کیا تھا۔بوت بھلا لڑکی تھا وہ۔پر ہم غریب آدمی کیا کرے صاب۔پیسہ اور انصاف میں سے ہم پیسہ کو اچ (ہی) چنتا ہے۔اتنا پیسہ ملا تھا یہ جھگی چھوڑنے کا ارادہ تھا مگر امارا امر دمار کر سارا پیسہ چھین لیا شراب اور جوئے میں اڑا دیا۔ابی ہم ادر اچ (یہیں) رہتا ہے۔کدھر جاؤں صاب۔"

اس عورت نے غمگیں لہجے میں کہا۔گود میں لیٹا بچہ سو چکا تھا۔

"تم کون ہے صاب؟امارے (ہمارے) بارے میں تم کو اتنا سب کیسے معلوم؟

وہ حیران ہوئی تھی۔اس عورت کو یہ تک یاد نہ تھا کہ وہ شخص کون تھا جسے اس کی ایک گواہی نے جیل بھجوا دیا تھا۔

"تم نے بلکل درست کہا وہ بہت بھلی لڑکی تھی۔دلوں کو فتح کرنا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔وہ بہت خاص ہے میرے لیے یا شاید ان کے سب کے لیے جن کی زندگی کا وہ حصہ رہی ہے۔اس کے متعلق تاحیات اچھا گمان رکھنا۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا تھا اس کے ذکر پر ایکدم سے زرمین کا سراپا اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا تھا۔

اپنی جیب سے والٹ نکال کر اس میں موجود ساری کرنسی نوٹ اس عورت کے نزدیک زمین پر رکھ کر وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"صاب یہ اتنا پیسہ کو دیتا ہے تم ہم کو؟"

دس بارہ سرخ اور ہری کرنسی نوٹوں کو دیکھ عورت نے بدحواس ہو کر جاتے ہوئے اجنبی کو پکارا تھا۔

"یہ تمھارے ان الفاظوں کے ایوز بخشش ہے جو تم نے کچھ دیر قبل ادا کیے تھے۔"

www.novelsclubb.com

گردن موڑ کر کہتا وہ آگے بڑھ گیا۔ وہ عورت کرنسی نوٹوں کو ہاتھ میں اٹھاتی اس شخص کے سامنے اپنے ہی لبوں سے ادا کیے جملوں کو ذہن میں ترتیب وار دہرانے لگی

۔مگر اسے سمجھ نہیں آیا کہ ایسا اس نے کیا کہہ دیا تھا جو وہ خوبرو رئیس شخص اسقدر خوش ہو گیا تھا۔

مسلسل چلتے ہوئے اسے گھنٹہ بھر سے اوپر ہو چکا تھا مگر وہ بے حسوں کے مانند چلتا ہی جا رہا تھا۔ تبھی اس نے اطراف میں نظر دوڑائی اور چونک پڑا۔ وہ یہاں پہلے بھی آ چکا تھا۔ تین دفعہ۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں اسنے اس کی محبت کو ذلیل کیا تھا اور چند روز قبل اسی مقام پر اس نے خود کو ذلت کی گہرائیوں میں گرتا محسوس کیا تھا۔ گلی میں اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔

"ارے خیریت ہے فیصل بھائی؟ دکان بند کرنے میں آج تو کافی دیر ہو گئ۔"

اس کے عقب سے آواز آئی تھی۔ یہ نام سنکر اس کی شریانوں میں دوران خون تیز ہو گیا۔

"کچھ نہیں صفدر بھائی بس بھیڑ زیادہ تھی اسلیے دیر ہو گئی۔"

وہ شخص دوسرے شخص سے مصافحہ کر رہا تھا۔

وہ بجلی کی سرعت سے ان کے نزدیک پہنچا۔

"آپ دونوں میں سے فیصل ملک کون ہے؟

اس نے سوال داغا۔ غیر شناسا چہرے کو دیکھ وہ دونوں قدرے حیران ہوئے تھے۔

"جی میں ہوں فیصل ملک۔ معاف کیجیے گا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ آپ کی تعریف؟"

www.novelsclubb.com

گھنی کالی داڑھی، سر پر ٹوپی، سفید پٹھانی شلوار کرتے میں ملبوس وہ شخص اس کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔

"میں زرمین شاہ زر آفریدی کا شوہر ہوں۔"

اپنا تعارف دیتے ہوئے شاہ زر نے اسے گریبان سے پکڑ لیا۔ وہ لڑکھڑایا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے میرا گریبان چھوڑیں۔ میں آپکو نہیں جانتا۔"

فیصل حواس باختہ سا ہکلاتے ہوئے بولا۔ سیکنڈ میں اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔ وہ بھاگنا چاہتا تھا مگر شاہ زر کی گرفت مضبوط تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا میں زرمین کا شوہر ہوں۔ اسے تو جانتے ہو نا تم۔ ذلیل انسان۔"

شاہزر نے اس کی گریباں کو گردن کی گرد کس دیا۔ فیصل کا سانس گھٹنے لگا۔

"میں کسی زر۔۔۔۔

اس سے قبل کہ وہ زرمین کا نام لیتا شاہزر نے زوردار مکا اس کی چہرے پر رسید کیا۔

وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا۔

"خبردار جو تم نے اپنی ناپاک زبان سے میری بیوی کا نام لیا۔ جی تو کرتا ہے تمھیں زندہ زمین میں گاڑ دوں مگر اتنی آسان موت نہیں دونگا میں تمھیں۔ آج میں تمھیں تمھارے گناہ کی سزا دونگا۔ تم جیسے حیوان کو اس دنیا میں سانس لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

وہ لاتوں اور گھونسوں سے اس کی درگت بناتا جا رہا تھا۔ فیصل زمین پر پڑا کراہ رہا تھا۔ محلے والے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر ان کے اطراف اکٹھا ہونے لگے۔

"یہ کیسی گنڈہ گردی ہے"۔

مجمع کا حصہ بنے ایک شخص نے دہائی دی۔ اس کی بات سنتے ہی شاہ زر نے اپنے ہاتھ روک لیے اور اس شخص کے سر پر جا پہنچا۔ اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"

کیا کہہ رہے تھے تم؟ اس ذلیل شخص کو پیٹنا اسے اس کے گناہ کی سزا دینا گنڈا گردی ہے۔ اس آدمی کو پٹتا دیکھ آپ سب کو ہمسائے کے فرائض یاد آ گئے۔ یہ ذلیل شخص

آپ سب کو مظلوم نظر آرہا ہے۔ایک لمحہ ضائع کیے بغیر آپ سب اس خبیث کی مدد کو پہنچ گئے۔اسوقت آپ سب کی انسانیت کہاں جاسوئی تھی جب ایک لڑکا جبراً اسی محلے سے ایک شریف لڑکی کو اٹھالے گیا تھا۔تب آپ سب کو ہمسائے کے فرائض کیوں بھول گئے۔کیا وہ گنڈہ گردی نہیں تھی۔یہ تو مرد ہے اس کی جان خطرے میں ہے وہ تو عورت تھی اس کی عزت خطرے میں تھی۔آپ سب مرد کی جان کو عورت کی عزت سے زیادہ قیمتی گردانتے ہیں

یا اس امیر زادے کی چمچماتی کار کی چمک میں آپ سب کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں ۔خوب جانتا ہوں میں کہ تم سب کتنے پانی میں ہو۔خبر دار جو کوئی بیچ میں بولا۔جو کوئی مجھے روکنے کی کوشش کرے گا اس کا بھی میں یہی حشر کرونگا۔"

انگلی اٹھا کر مجمع کو متنبہ کرتا وہ فیصل کے قریب چلا آیا۔وہ کھڑا ہو چکا تھا۔اس کے منہ اور ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔اس سے قبل کہ فیصل کا ہاتھ موڑ کر وہ اس کی ہڈی توڑ دیتا کسی کی چیخ سنکر وہ رکا تھا۔

"آپ کو خدا کا واسطہ اسے چھوڑ دیں۔یہ میرے بچے کا باپ ہے۔اس دنیا میں ہمارا واحد سہارا ہے۔"

وہ دوڑتی ہوئی مجمع کو چیرتی ان کے نزدیک آئی تھی۔ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے منت کرتی عورت کو دیکھ اس نے بے ساختہ فیصل کا بازو چھوڑا تھا۔اس کا غصہ ایکدم سے شانت ہوا۔

"جاؤ میں نے تمھاری جان بخش دی۔گھر جا کر اپنی بیوی کے پیر دھو کر پی لینا۔اگر آج تمھاری بیوی اور بچے نہیں ہوتے تو کچھ دیر بعد یہ تمھارے خیر خواہ تمھاری نماز جنازہ ادا کر رہے ہوتے۔"

زمین پر پڑے فیصل کو ٹھوکر مارتا وہ آگے بڑھ گیا۔مجمع چھٹا تھا۔زینت فیصل کو سہارا دیتی گھر کی سمت بڑھی تھی۔

وہ چند ہی قدم چل پایا تھا کہ بلاک Toyota اس کے نزدیک رکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاہ زر تم بنا کسی کو بتائے گھر سے باہر کیوں نکلے؟ تمھاری طبیعت ابھی سنبھلی نہیں ہے اور تم پیدل شہر کے چکر کاٹ رہے ہو۔جانے کب سے ہم تمھیں گھر کے نزدیک تلاش کر رہے تھے کسی نے نہیں سوچا تھا تم پیدل یہاں پہنچ جاؤ گے۔"

اشعر متفکر سا گاڑی کے باہر نکلا تھا۔وہ خاموشی کے ساتھ گاڑی کا دروازہ کھولکر عقبی سیٹ پر براجمان ہو گیا۔اشعر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی گھر کی سمت بڑھادی۔

***

یہ عشق نہیں آساں

(زرنیلا خان)

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 15

وہ چونک کر بیدار ہوئی تھی۔

کھڑکیوں پر لٹکے دبیز پردوں کی وجہ سے وقت کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ وہ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی کھڑکی کے نزدیک آئی اور اس کے دونوں پٹ وا کر دیے۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے گالوں کو چھو گیا۔ شام ڈھلنے کو تھی، پنچھی اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ پیلی پیلی دھوپ نے حویلی کے ستونوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ باہر کا موسم بھی اس کے دل کے موسم کے مانند سوگوار تھا۔

وہ نیچے چلے آئی۔

صحن میں دو اجنبی عورتیں نسیمہ چاچی سے محو گفتگو تھیں۔ وہ سلام کرتی کچن کی سمت بڑھ گئی۔

"یہ لڑکی کون ہے؟آپکی رشتہ دار ہے؟

ایک خاتون نے استفسار کیا۔

"کچھ ایسا ہی سمجھ لیں،میری بیٹی جیسی ہے۔شہر سے آئی ہیں چند ماہ یہیں رہے گی میرے ساتھ۔"

نسیمہ چاچی نے محبت سے کہا۔

"چلو اچھا ہوا۔آپکی تنہائی دور ہو گئی۔خیر ہمارے یہاں موجودگی کا مقصد ہے آپ کو اسکول کی خستہ حالی سے آگاہ کرنا۔جگہ جگہ سے چھت ٹپک رہی۔دیواروں کو بھی مرمت کی ضرورت ہے۔ایسی صورت حال میں آپ جیسے لوگ ہی تو کام آتے ہیں۔گذشتہ کئی سالوں سے آپ گاؤں کے اسکولوں کو مالی امداد فراہم کرتی رہی

www.novelsclubb.com

ہیں۔فی الحال اسکول کو ایک ہی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔وہ کہتے ہیں نہ مصیبت اکیلے نہیں آتی۔

انگریزی کی تعلیم دینے والی ٹیچر گاؤں چھوڑ کر شہر چلی گئی۔اس گاؤں میں انگریزی ٹیچر کو ڈھونڈ نکالنا سمندر سے موتی ڈھونڈ نکالنے کے مترادف ہے۔"

نسیمہ چاچی خاندانی رئیس تھیں مختصر تمہید کے بعد خواتین اصل مدعے پر آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایمن اری۔۔۔اوایمن۔۔۔زرا میرے گدے کے نیچے رکھی رقم اٹھالا۔"

وہ باآواز بلند بولیں۔ان کے انداز سے واضح تھا ایمن ان کی وفادار ملازمہ تھی۔

کچن میں کھڑی چائے کے کپ میں چمچ ہلاتا اس کا ہاتھ باہر سے آتی آواز پر رکا۔

"انگریزی ٹیچر کی ضرورت"

اسے ملازمت کی ضرورت تھی۔آخر کب تک وہ یوں آنسو بہاتی نسیمہ چاچی پر بوجھ بنی رہتی۔زندگی ایسے تو نہیں گزرتی۔پیٹ پالنے کے لیے روزگار کی ضرورت تھی۔

وہ فوراً کچن سے باہر نکل آئی۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ آپ جیسوں کی بدولت اس چھوٹے سے گاؤں میں بچوں کے لیے بہتر ماحول میں تعلیم حاصل کرنا ممکن ہو پاتا ہے۔"

کرنسی نوٹوں کو اپنے پرس میں ڈالتی خاتون ممنونیت سے گویا ہوئیں۔

"کیا میں آپ کے اسکول میں انگریزی پڑھا سکتی ہوں؟ میری انگریزی اچھی ہے۔"

وہ ان کے نزدیک رک کر بولی۔

خواتین چونکیں جبکہ نسیمہ چاچی کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیسی بات کر رہی ہو بیٹی۔ چند دن تو ٹک کر میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ ابھی تمھیں یہاں آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔"

"میں سارا سارا دن بوریت کا شکار ہوتی ہوں چاچی۔اس سے بہتر ہے میں کوئی نوکری کرلوں۔بچوں کے ساتھ من لگا رہے گا۔اور اسکول کے بعد تو اپنا سارا وقت میں نے آپ ہی کو دینا ہے۔"۔

لاڈ سے ان کی گردن میں بازو حمائل کرتی وہ بولی۔

"یہ تو بہت ہی اچھی خبر ہے ہمارے لیے۔ہمیں کسی ایسے ٹیچر کی ضرورت تھی جو انگریزی میں مہارت رکھتا ہو۔""

www.novelsclubb.com

بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت ٹل گئی تھی دونوں خواتین ہلکی پھلکی ہو گئیں۔وہ دونوں الوداعی کلمات کہتیں رخصت ہو گئیں۔

وہ مسکرا اٹھی۔زندگی معمول کی طرف لوٹنے لگی تھی۔

***

آفریدی ولا میں زندگی معمول کی طرف لوٹ رہی تھی۔ایک شاہ زر تھا جو یکسر بدل گیا تھا سارا سارا دن وہ آفس میں رہتا دیر رات گھر آتا اور لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ جاتا۔چپ کا مجسمہ بنا رہتا۔بلا ضرورت کسی کو مخاطب نہ کرتا۔راشد صاحب اور باقی گھر والے اس کے لیے از حد فکر مند تھے۔

www.novelsclubb.com

ڈائنگ ٹیبل پر پلیٹ سے کانٹے چمچوں کے ٹکرانے کی آواز کے علاؤ کوئی آواز نہیں تھی۔ تبھی راشد صاحب نے گلا کھنکار کر گفتگو کا آغاز کیا۔

"زرمین کا یہاں سے چلے جانا بے ایک غیر ذمہ دارانہ حرکت تھی۔ خیر یہ اس کا بچپنا تھا اسے نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں مستقبل کے متعلق سوچنا چاہیے۔ وہ ہماری بہو ہے اس گھر کی عزت ہے۔ اسے اس گھر میں ہونا چاہیے نہ کہ باہر۔ میں نے انسپیکٹر خان سے بات کی تھی۔ وہ گزشتہ چند دنوں سے اس شہر اور اطراف کا چپہ چپہ چھان چکے ہیں۔ ان کی کاوشوں کے نتیجے انھیں اس ایمبولینس اور ڈرائیور کا پتہ چل گیا ہے جس نے زرمین کو اس کے مطلوبہ ایڈرس پر چھوڑا تھا۔ بہت جلد ہمیں۔۔۔۔۔

"ڈیڈ میں آپ سے ایک ریکوسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ پلیز آپ زرمین کو تلاش نہ کریں۔ ڈھونڈا انھیں جاتا ہے جو کھو جاتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے اس گھر کو چھوڑ کر گئی۔ ہمیں زرمین کے اس فیصلے کا احترام کرنا چاہیے۔ یوں بھی مجھے نہیں لگتا آپ اس کی مرضی کے خلاف اسے آفریدی خاندان کی بہو بنا کر رکھنا چاہینگے۔ چاہے یہ اس کا بچپنا ہو غیر ذمہ داری کا ثبوت یہ اس کی مرضی ہے۔ اور میں اس کی مرضی کے خلاف جا کر کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ اور میں آپ سب سے بھی یہی امید کرتا ہوں۔"

راشد صاحب کی بات مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی کہ وہ اپنی نشست سے کھڑا ہو کر گویا ہوا تھا۔ اس کی بات پر راشد صاحب سمیت ڈائنگ ٹیبل پر موجود ہر فرد متحیر تھا۔ جس لڑکی کے چلے جانے سے وہ اسقدر صدمہ میں تھا۔ وہ اسی کو تلاش کرنے سے منع کر رہا تھا۔ وہ اس لڑکی سے کیسی محبت کرتا تھا یہ کوئی سمجھ نہیں سکا۔

اپنی بات ختم کر وہ باہر نکل گیا۔راشد صاحب نفی میں سر ہلا کر رہ گئے۔مزنی اور دعا ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئ۔زرمین کے گھر لوٹنے کی آخری امید بھی ختم ہو گئ تھی۔

وہ کار پورچ سے باہر نکال رہا تھا تبھی اس کا فون گنگنا اٹھا۔فون کی اسکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ پر امید ہو کر اس نے فون ریسیو کیا۔

www.novelsclubb.com

"سر، میں نادر"

"بولو نادر میں سن رہا ہوں۔"

اس نے ٹھنڈی سانس لی۔

"سران کا پتہ چل گیا ہے۔حیدر آباد سے کئی کلو میٹر دور وہ نظام آباد گاؤں کی ایک حویلی میں رہائش پذیر ہیں۔"

اسپیکر سے آواز ابھری۔

وہ بے ساختہ مسکرایا۔اسے خبر نہیں ہوئی مگر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"تھینک یو سو مچ نادر، مجھے تم سے یہی امید تھی۔پھر کال کرتا ہوں۔اللہ حافظ"

وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں مند کر مسکراتا رہا وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

***

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تیز رفتاری سے گیٹ کو عبور کر اسکول کے گراؤنڈ میں داخل ہوئی تھی۔نوکری کے پہلے ہی دن وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔پرنسپل کی آفس سے باہر نکلنے کے بعد وہ دو اہم باتوں سے واقفیت حاصل کر چکی تھی۔اس کی تنخواہ چار ہزار فی مہینہ تھی۔اور جماعت پنجم سے لیکر جماعت دہم تک کے طلباء کو اسے انگریزی کی تعلیم دینی تھا۔توقع کے عین مطابق پہلا دن بے حد مصروف گزرا تھا۔گاؤں کے بچے شہر کے بچوں سے کسقدر مختلف ہوتے ہیں یہ آج اسے سمجھ آیا تھا۔اسکول کے ختم ہوتے ہوتے اس کا سر دکھ گیا تھا۔وہ پرس اٹھا کر مین گیٹ سے باہر نکل ہی رہی تھی کہ اس کی نگاہ دو بچوں کو گریبان سے پکڑ کر جھکٹا دیتے لڑکے پر پڑی۔بادل نخواستہ وہ ان کے نزدیک آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کر رہے تم؟کیوں پریشان کر رہے ہو انھیں؟"

اسے اپنی سمت آتا دیکھ لڑکے نے دونوں کی گریبان چھوڑ دی تھیں۔ شہر سے آئی خوبصورت انگریزی کی نئی ٹیچر سے ایک ہی دن میں سارا گاؤں واقفیت حاصل کر چکا تھا۔

"یہ دونوں بہت شیطان ہیں ٹیچر، آپ ان کی روتی شکل پر نہ جائیں۔ کم بخت میرے پالتو کبوتر کا شکار کر رہے تھے۔"

ان دونوں سے عمر اور جسامت میں بڑے لڑکے نے مدعا سنایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ٹیچر یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ہم تو تالاب میں پتھر مارنے کا کھیل کھیل رہے تھے کہ دیکھیں کس کا پتھر دور جاتا ہے تبھی اس کا کبوتر بیچ میں آ گیا۔ میرا اس کو چوٹ پہنچانے کا ارادہ نہیں تھا۔"

بڑے لڑکے

کے الزام پر ان دونوں میں قدرے نحیف نظر آنے والے لڑکے نے تڑپ کر کہا۔

"نہیں ٹیچر جھوٹ میں نہیں یہ بول رہا ہے۔ یہ شاہ زر بہت بڑا شیطان ہے۔ اس کی شرارتوں سے سارا گاؤں تنگ ہے۔ ہو گی تیری چاپلوسیاں شروع۔"

www.novelsclubb.com

بڑے لڑکے نے اس کے کان مڑوڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

زرمین نے بے ساختہ اس کی کلائی تھام کر اسے روک دیا۔ غالباً یہ اس بچے کے نام کا اثر تھا۔

استانی کو اپنا ہاتھ روکتا دیکھ بڑا لڑکا حیران ہوا تھا۔ وہ ان شرارتی بچوں کی طرف داری کر رہی تھی۔ کیسی استانی تھی وہ۔

"اسے مت مارو، ممکن ہے یہ سچ کہہ رہا ہو تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو۔ بعض اوقات کچھ لوگوں کے تعلق سے ہم غلط رائے قائم کر لیتے ہیں۔ ان کے بارے وہی سوچتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں۔ مگر حقیقت مختلف ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

"تم جاؤ۔شاہ۔۔۔شاہ۔۔ز۔۔۔

چاہ کر بھی وہ اس بچے کا نام نہیں لے پائی۔آزادی کا پروانہ ملتے ہی وہ دونوں بھاگ کھڑی ہوئے تھے۔ان دونوں بچوں کو نئی استانی بھاگی تھی جبکہ متحیر کھڑے کبوتروں کے مالک کو اس استانی پر غصہ چڑھا تھا۔

"آپ نے انھیں جانے کیوں دیا۔وہ بہت بدمعاش ہیں۔"

وہ جھلایا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں وہ سچ کہہ رہا تھا۔وہ بہت خاص ہے۔وہ کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اس کا دل اسے کسی کو تکلیف پہنچائے کی اجازت ہی نہیں دے گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانے وہ یہ الفاظ کس شاہ زر کے لیے استعمال کر رہی تھی۔ لڑکے کو وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

پاؤں پٹختا وہ لڑکا اپنے راستے ہو لیا۔ وہ ٹھنڈی سانس لیتی گھر کی سمت قدم بڑھاتی سوچ رہی تھی کہ اب سے اس بات کا دھیان رکھے گی کہ دوسرے بچے شاہ زر پر الزام لگا کر رعب نہ جما سکیں۔

***

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے بعد مزنی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ حسب معمول وہ لیپ ٹاپ می منہ دیے بیٹھا تھا۔

"آپ نے زرمین کے محلے جا کر اس شخص کی پٹائی کی، سب کے سامنے"۔

بنا تمہید کے مزنی بولی۔

"فیصل قیصر ملک۔ دسویں فیل ہے۔ صدر بازار میں چھوٹی سی دکان چلاتا ہے۔ محلے بھر میں اپنی شرافت و ایمانداری کے لیے مشہور ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ لیپ ٹاپ کی کیس دباتا کسی رپورٹر کے انداز میں گویا ہوا۔

"بھائی آپ نے اس پر Background check کیا؟ کیوں؟

وہ متحیر تھی۔

"بس میں جاننا چاہتا تھا کہ جس شخص سے میں انتہا سے زیادہ نفرت کرتا ہوں۔ وہ کیا چیز ہے۔"

"اوہ تو اس کے بارے میں سب کچھ جان کر آپ سے بیٹنے پہنچ گئے۔ آپ جانتے بھی ہیں انکل اس خبر کو سن کر کسقدر فکر مند ہیں۔ انھیں آپ کی ذہنی حالت پر شبہ ہو رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ افسوس ناک لہجے میں بولی۔

"میں اسے پیٹنے نہیں اس کی جان لینے گیا تھا۔"

وہ کمال اطمینان سے بولا۔

"پلیز بھائی behave yourself.زرا سی maturity کا ثبوت دیں۔کیا ہو گیا ہے آپ کو"؟

"میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا اس سے زیادہ mature behave میں نہیں کر سکتا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

"بھائی آپ ایسے کیوں ہو گئے ہیں؟ نہ کسی سے بات کرتے ہیں نہ گھر پر ٹک کر بیٹھتے ہیں۔ سارا سارا دن آفس کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ خود کو سزا کیوں دے رہے ہیں۔ زرمین نے اپنے خط میں واضح کر دیا تھا کہ وہ آپ کو قصوروار نہیں سمجھتی نہ ہی آپ سے نفرت کرتی ہے۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پارٹی میں لزا نے اسے ساری حقیقت بتا دی تھی کہ اس حادثہ کے پیچھے اس کا ہاتھ تھا۔ اس حقیقت کا پتہ چلتے ہی وہ ٹوٹ گئی وہ خود کو قصوروار سمجھنے لگی اور اس گھر کو چھوڑ کر چلی گئی۔ مگر ہم اسے واپس بھی تو لا سکتے ہیں۔ سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ آپ اسے بتائیں کہ آپ اس سے ہمدردی نہیں محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکے گی۔ اسے ہمدردی کی نہیں محبت کی ضرورت ہے۔ آپ اسے واپس اس گھر میں لانے کے حق میں کیوں نہیں ہیں۔ جب کہ ہم سب واقف ہیں کہ

آپ اس محبت کرتے ہیں۔اس کے چلے جانے سے آپ اس حال کو پہنچے ہیں۔کیسی محبت ہے آپکی بھائی"۔

وہ اس کے نزدیک بیٹھتے ہوئے بولی۔

"وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتی یہ کہکر اس نے مجھ سے ہر تعلق ختم کر لیا۔محبت تو یوں بھی وہ مجھ سے کرتی نہیں تھی۔ایک نفرت کا رشتہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔اسے نے مجھے بلکل ہی اجنبی بنا دیا۔اس سے بہتر تھا وہ مجھ سے نفرت ہی کر لیتی کم از کم اس کے دل میں میرے لیے جذبات تو ہوتے۔نفرت کے بہانے ہی سہی وہ مجھے یاد تو کرتی خیر یہ سب چھوڑوں۔جہاں تک سوال اسے یہاں واپس لانے کا ہے تو میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگا۔میں چاہے اس کتنی ہی محبت کر لوں میرے لیے یہ

اہم ہے کہ وہ میرے لیے کس قسم کے جذبات رکھتی ہے۔اور اس کے چلے جانے سے واضح ہے کہ وہ میرا ساتھ نہیں چاہتی۔زور زبردستی سے محبت حاصل نہیں ہوتی۔اس کا فیصلہ اس کی مرضی سر آنکھوں پر۔

اور تم سب فکر مند کیوں ہو؟کیا ہوا ہے مجھے؟کیا میں تمھیں دیوداس بنا نظر آرہا ہوں۔شراب کی لت لگالی ہے یا سیگریٹ نوشی کرنے لگا ہوں۔سڑکوں پر دیوانوں کی مانند گشت لگا رہا ہوں یا اس کے فراق میں آنسو بہا رہا ہوں۔کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے مجھے۔کھا پی رہا ہوں۔آفس جا رہا ہو۔نارمل لائف گزار رہا ہوں۔اور کیا کروں میں تم سب کو خوش کرنے کے لیے۔"

وہ زچ ہو کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی منطق اور زندگی جینے کا انداز دونوں ہی نارمل نہیں ہیں۔آپ روبوٹ بن چکے ہیں۔جذبات واحساسات سے عاری۔"

وہ سوچ کر رہ گئی مگر کچھ کہہ نہیں پائی۔

*****

وہ ہسپتال سے لوٹی تھی۔روز کی نسبت سرکاری عملہ کے افراد کافی احترام سے پیش آئے تھے۔اس کے پہنچتے ہی پانی کا گلاس پیش کیا گیا تھا۔وہ متحیر تھی۔حیران ہونا لازمی تھا پانی پوچھنا تو دور وہ لوگ کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھتے تک نہیں تک تھے ان کی نظر میں مفت معلاجہ کے لیے آئے انسان کیڑے مکوڑوں کی حیثیت رکھتے تھے۔۔اتنا ہی نہیں امریکہ سے اسپیشل ڈاکٹرس کی ٹیم اس گاؤں کا دورہ کرنے والی

تھی۔ تقدیر اچانک اس پر مہربان ہوئی تھی۔ دائی ماں کے ٹھیک ہونے کی امید کچھ اور پختہ ہوئی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی۔

سجنا آ بھی جا۔۔۔۔۔ سجنا آ بھی جا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں لگدا تیرے بنا دل میرا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایمن با آواز بلند گیت گانے میں مصروف تھی۔ اس کا ذہن پھر بھٹکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں چاہتی ہوں وہ مجھے ڈھونڈتا ہوا آئے؟ میرے چلے جانے سے کیا اسے زرا سا بھی دکھ ہوا ہوگا؟۔ محبت نہ سہی عادت کے بہانے ہی سہی میں اسے یاد آتی

ہو نگی؟ نہیں وہ مجھے کیوں تلاش کریے گا میں تو اس پر بوجھ تھی۔ میں اسے تکلیف پہنچاتی رہی ہوں، طعنے دیتی رہی ہوں۔ وہ دل کا غنی تھا اس لیے مجھ سے ہمدردی جتا رہا تھا مگر اب جبکہ میں از خود وہ گھر چھوڑ کر چلی آئی ہوں وہ مجھے تلاش کیوں کریگا میں اغوا تو نہیں ہوئی یہ میری اپنی مرضی تھی۔ وہ خوش ہو گا۔ ایک عرصے بعد اسے سکون کی نیند نصیب ہوئی ہو گی۔ زبردستی کی شادی کا بوجھ اس کے کاندھوں سے سرک گیا ہے خوش ہونا تو لازمی ہے۔ یہ میں کیا سوچ رہی ہوں اسے دکھ کیوں ہو گا وہ مجھے کیوں تلاش کریے گا۔ میں اس کی محبت میں گرفتار ہوں وہ نہیں۔ اسے میری عادت کیوں ہو گی وہ لوگ جو تکلیف کا باعث بنتے ہیں ان کی عادت نہیں ہوتی۔ میں اسے چھوڑ کر چلی آئی تھی کہ وہ آزاد ہو جائے اپنی زندگی پہلے کی طرح جی سکے۔ اور اب مجھے یہ سوچیں ستا رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

خوشگوار موڈ ایک لمحے میں بگڑا تھا۔

نسیمہ چاچی نے ایک دھموکا جڑ کر اس کے گانے کو بریک لگایا تھا۔

"اے ہے, کیوں گلا پھاڑ رہی ہے ایمن۔ ہمارے اندر اتنی برداشت نہیں کہ تیری سریلی آواز سن سکیں۔ جا کر اسی کے کانوں میں رس گھولنا جس کی یاد میں تو گلا پھاڑ رہی ہے۔"

نسیمہ چاچی نے ایمن کو بے نقط سنا ڈالی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بڑی بی۔ میں یہ گیت اس کلموہے کے لیے ہر گز نہیں گا رہی۔ زہر لگتا ہے وہ مجھے اس کی یاد کیوں آئے گی مجھے۔ ہمہ وقت الٹے سیدھے حرکتیں کرتا رہتا ہے جب میں خفا ہوتی ہوں تو کہتا زرا سا مذاق برداشت نہیں ہوتا شوہر ہوں تیرا، کیا اتنا بھی حق نہیں ہے میرا۔"

www.novelsclubb.com

ایمن باآواز بلند بولی۔

"تو اس سے لڑتی کیوں ہیں؟ کیوں اپنا خون جلاتی ہیں۔ شوہر ہے تیرا بجائے لڑنے جھگڑنے کے اس کی خدمت کیا کر"۔

نسیمہ چاچی نے نصیحت کی۔

"اوہو، بڑی بی شوہر بھی تو جبر دستی (زبردستی) بنا ہے نا۔ میں راضی نہیں تھی پھر بھی ابا نے میری شادی اس کے ساتھ کرادی۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔ پورے پانچ سال بڑا ہے مجھ سے اور حرکتیں بچوں والی کرتا ہے۔ میں تو اسے گھاس نہیں ڈالتی وہی میرے پیچھے پیچھے لگا رہتا ہے۔ چند دن قبل طیش میں آکر سارا کوڑے

دان میں نے اس پر الٹ دیا تھا۔بجائے خفا ہونے کے وہ کم بخت ہنسنے لگا۔میں مزید جل گئی۔کہتا ہے مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔میں نے پوچھا وہ کیسے ؟جواب دیا"

تو ہمہ وقت لڑتی جو رہتی ہے مجھے بڑی سونی لگتی ہے بس ہو گئی محبت۔"

اول درجے کا جھوٹا ہے وہ۔بھلا بتائیں خود سے ہمہ وقت لڑنے جھگڑنے والی سے محبت کیسے ہو سکتی ہے؟

ایمن مزید چڑ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہٹ پگلی۔ان چھوٹے موٹے لڑائی جھگڑوں سے تو محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔تم اپنے والدین سے نہیں لڑتی،بھائی بہنوں سے نہیں لڑتی تو کیا اس کا مطلب ہے تم ان سے نفرت کرتی ہو۔جھگڑا وہیں ہوتا ہے جہاں محبت ہوتی ہے بھروسہ ہوتا ہے

توقعات ہوتی ہیں۔جب تک میاں بیوی آپس میں لڑ نہیں لیتے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دونوں ابھی ایک دوسرے سے کھلے ملے نہیں ہیں۔تو چاہے اس کتنا ہی جھگڑ لے میاں بیوی کے درمیان محبت کا رشتہ پیدا ہو ہی جاتا ہے۔نکاح کے دو بولو میں بڑی طاقت رکھی ہوئی ہے اوپر والے نے۔محبت،اعتبار،اعتماد ہی اس کے اساس ہوتے ہیں۔تو نہیں جانتی مگر تیرا دل جانتا ہو گا کہ وہ بھی تیرے لیے اہمیت رکھتا ہے۔"

نسیمہ چاچی گرم پانی گلاس میں انڈیل کر کرسی پر براجمان ہو گئیں۔

"آپ نے درست کہا،نکاح کے دو بولو میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔شوہر بیوی کے درمیان لاکھ لڑائیاں ہوں،نفرت کی فصیل ہو مگر جانے کہاں سے محبت کا پودا آگ آتا ہے۔ہمارا نکاح بھی ایک دوسرے کی خوشی سے نہیں ہوا تھا۔ایکدوسرے سے نفرت کے باوجود محبت ہو ہی گئی۔مگر دونوں کو نہیں صرف مجھے۔"

وہ سوچ کر رہ گئی۔

"ویسے بڑی بی آپ ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں جب سے شہر گیا ہے فکر رہتی ہے مجھے اس کلموہے کی"۔

ایمن نروٹھے پن سے بولی اور وہ دونوں مسکرا دیں۔

****

www.novelsclubb.com

فجر کی نماز ادا کر کے وہ بستر پر لیٹا تھا۔اب اسے فجر کی نماز کے بعد نیند نہیں آتی تھی ۔اس نے گردن موڑ کر اطراف میں نظر دوڑائی۔وہ جاء نماز پر کھڑی نماز پڑھ رہی

تھی،الماری سے قرآن شریف نکال رہی تھی۔صوفے پر لیٹی تھی۔سنگھار میز کے پاس کھڑی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں ایکدم سے اسکا مسکراتا چہرہ ذہن کی پلیٹ پر روشن ہوا۔ وہ اٹھ بیٹھا کسی طور سے سکون نہ تھا۔اس کمرے کی ہر شئے ہر کونہ اس کی یاد دلاتے تھے۔سوچتا کہ اطراف میں نہ دیکھنے سے افاقہ ہو گا اور آنکھیں بند کر لیتا نتیجتاً اس کی اور واضح تصویر سامنے آجاتی۔مسئلہ کمرے میں نہیں اس کے ذہن میں تھا۔وہ اس کے ذہن پر سوار رہتی تھی۔اس سے نجات کا ایک ہی حل نکلتا وہ لیپ ٹاپ کھول کر کام میں من لگانے کی کوشش کرتا۔اور اس نے وہی کیا۔وہ لیپ ٹاپ کی کیز دبانے میں مصروف تھا تبھی نادر کی کال آئی۔

www.novelsclubb.com

"بولو نادر"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر جس اسکول میں میڈم نے ملازمت شروع کی ہے وہاں چار ہزار فی مہینہ تنخواہ ان کے لیے مقرر کی گئی ہے۔subjectsکا burdenنہیں ہے کیونکہ انہیں محض ایک ہی subjectکی تعلیم دینی ہے۔حویلی سے چند ہی قدموں کی دوری پر اسکول واقع ہے لہذا آنے جانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی میڈم کو۔کھانے پینے کے لئے یہاں کینٹین کی سہولت نہیں ہے سبھی طلباء اور اساتذہ اپنا اپنا ٹفن لیکر اسکول آتے ہیں۔"

وہ پیشہ ورانہ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ڈاکٹر پیٹرسن سے بات کرلی ہے وہ اپنے ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچتے ہی ہونگے۔ دائی ماں کے ہوش میں آنے کی بہت امید دلائی ہے انہوں نے۔ تم بتاؤ اسے ڈاکٹر کی فری ویزٹ کا سنکر شک تو نہیں ہوا۔"

وہ لیپ ٹاپ کو بستر پر رکھتا گویا ہوا۔

"نہیں انہیں بلکل بھی شک نہیں ہوا۔ یہاں سبھی مریضوں اور ان کے احباب کو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ سرکار کی جانب سے ملک کے تقریباً سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کی مفت علاج کے لیے بھیجے جارہے ہیں۔"

نادر بولا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے نادر میں تمہیں چند گھنٹوں کے بعد فون کرونگا۔اللہ حافظ "۔

باہر صبح کی روشنی پھوٹ رہی تھی اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

تبھی اس اپنے سر پر ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھولیں۔راشد صاحب بیڈ کے سرہانے کھڑے اس کے بالوں کو سہلا رہے تھے۔وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک تو ہو نا بیٹے۔شاید اس بار مجھ سے غلطی سرزد ہو گئی تمھارے نکاح کے معاملے میں،میں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔مجھے اس اہم فیصلے کے متعلق اور سوچنا چاہیے تھا۔زرمین کی زندگی سدھارنے اور تمہیں راہ راست پر لانے کے لیے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خود غرض بن گیا تھا۔ وہ بلند حوصلوں والی بے خوف لڑکی مجھے تمھارے لیے بہت پسند آئی تھی۔ میں اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ مجھے لگا تھا اس کا ساتھ پا کر تم ذمہ دار بن جاؤ گے جینے کا سلیقہ سیکھ جاؤ گے۔ مگر میں نے ایک دفعہ بھی یہ نہ سوچا کہ زرمین کونسے ارادے لیکر اس گھر میں آئی ہے۔ وہ زندگی بھر کیلئے آفریدی خاندان کا حصہ بنے رہنا چاہتی بھی ہے یا نہیں۔ وہ محض چند دنوں کے لیے مہمانوں کی طرح اس گھر میں رہ کر واپس لوٹ گئی۔ شاید اسے پہچاننے میں میں نے غلطی کر دی۔ وہ بلند حوصلوں والی سچی لڑکی اس رشتے کو لیکر سنجیدہ تھی ہی نہیں۔ ورنہ وہ یہ قدم نہ اٹھاتی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس نزدیک بیٹھے افسوس ناک لہجے میں گویا ہوئے۔

"اس کے تعلق سے کسی منفی خیال کو اپنے دل میں پیدا نہ ہونے دے ڈیڈ۔ آپ نے جیسا سوچا تھا وہ بلکل ویسی ہی ہے۔ بلند حوصلہ، بے خوف صاف دل رکھنے والی سچی لڑکی۔ اس کی انہی خصوصیات نے اسے اس گھر کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اسے میری بے گناہی کا پتہ نہ چلتا تو شاید وہ ایسا نہ کرتی اس کے احساس جرم نے اسے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کیا۔ آپ نے میرے لیے اس کا انتخاب کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ she was the best decision you had ever made for me

اسے دیکھ کر مجھے یہ خیال آتا تھا کہ گر تقدیر اچھی ہو تو بعض اوقات غلطیاں بھی ہمیں انعام سے نوازتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

لہذا آپ خود کو قصوروار نہ سمجھے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ بس ہم دونوں کے حق میں دعا کریں۔ ہمیں آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ زندگی میں اپس اینڈ ڈاؤنس تو آتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں سے چلی گئی ہے لیکن وہ مجھ سے اس گھر سے الگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں ہوئی اور کبھی نہیں ہو گی۔وہ میری بیوی ہے اس گھر کی بہو ہے۔اس کی طرف سے دل میلا نہ کریں پلیز۔"

اس نے راشد صاحب کی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"ڈیڈ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے کو ہے۔میں نے فیصلہ لیا ہے کہ اس بار میں عمرہ کرنے کے لیے جاؤ نگا۔"

www.novelsclubb.com

اچانک بات بدل کر جو خبر اس نے انہیں سنائی وہ چونک پڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر بیٹا یوں اچانک تمھاری ماں اس حال میں تمھیں اتنی دور بھیجنے پر رضامند نہ ہونگی۔"

وہ پریشان ہوئے۔

"میں انہیں منالونگا آپ فکر نہ کریں"۔

وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بلکہ میں ایسا کرتا ہوں، ابھی سب کو یہ خوشخبری سنا دیتا ہوں۔"

اپنی بات ختم کرتا وہ آفریدی ولا کے باقی مکینوں کو حیران کرنے چل دیا۔ راشد صاحب بستر پر بیٹھے رہ گئے۔ وہ پانچ وقتوں کی نمازیں ادا کرتا۔ بروقت کھانے کی ٹیبل پر موجود ہوتا دوستوں کے ساتھ گھومنا تو اس نے زرمین کی موجودگی میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ سارا سارا دن آفس کے کاموں میں لگا رہتا۔ وہ چاہتے تھے وہ سدھر جائے مگر اس انداز میں نہیں۔

پہلے وہ اپنے جذبات کا اظہار بلا تردد سب کے سامنے کر دیا کرتا تھا۔ مگر اب وہ ڈھونگ کرنے لگا تھا خوش رہنے کا۔ اپنے جذبات سب سے چھپانے لگا تھا۔ نجانے کس گناہ کی معافی مانگنے کے لیے اب وہ خدا کے گھر جانا چاہتا تھا۔ وہ سر ہاتھوں میں دیے بیٹھے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"میں عمرہ کے لیے جا رہا ہوں۔"

ڈائنگ ٹیبل کے گرد اپنی اپنی نشست سنبھال رہیں خواتین کے ساتھ ساتھ مرد حضرات بھی متعجب تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو شاہ زر اچانک یہ کیسے---

عالیہ بیگم بدحواسی سے بولیں۔

"ممی پلیز منع مت کریں۔ میں نیک کام کرنے جارہا ہوں دوستو کے ساتھ گھومنے نہیں جارہا۔ صرف دس دنوں کی تو بات ہے۔ اس سے پہلے بھی تو میں دوستو کے ساتھ ٹورس پر جاتا رہا ہوں تب تو آپ منع نہیں کرتی تھیں۔ اور اب خدا کے گھر جانے سے روک رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ جھنجھلایا۔

"اس سے قبل تم دوستوں کے ساتھ تفریح کے لیے جاتے تھے۔ مگر اس دفعہ تنہائی پانے کے لیے یہاں سے جا رہے ہو۔ تم بخوبی واقف ہو کہ اس حال میں جبکہ ہم میں سے کسی کو بھی تمھاری ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی کوئی تمھیں بیرون ملک جانے کی اجازت نہیں دے گا۔ لہٰذا تم نے عمرہ جانے کا فیصلہ کیا تاکہ تمھیں کوئی روک نہ سکیے۔ اللہ کے گھر جانے سے کون کسی کو روکتا ہے۔ تنہائی ملتے ہی جانے تم خود کے ساتھ کیا کرو گے۔ تم سے اتنی دور بیٹھے ہم میں سے کسی کو کچھ خبر نہیں ہو گی چاہے تم خود کی جان ہی کیوں نہ لے لو کیا ہم نہیں جانتے کہ تم نے قصداً

اپنے ایکسیڈنٹ کو انجام دیا تھا وہ کوئی حادثہ نہیں تھا تمھاری خودکشی کی کوشش تھی۔"

عالیہ بیگم پھٹ پڑیں۔

'ممی کیا کچھ سوچ کر بیٹھی ہیں آپ میرے متعلق۔ کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنی جان لے لونگا۔ نہیں ممی کبھی نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا جس روز مجھے میرے گناہ کی سنگینی کا احساس ہوا مجھے لگا میں مر جاؤں۔ اپنی جان لے لوں مگر پھر مجھے یاد آیا کہ میں کتنا گنہ گار ہوں۔ مجھے خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے بہت خوف محسوس ہوا۔ اس لمحے میں نے سوچا مر جانے سے بہتر ہے میں توبہ کے راستے کا انتخاب

www.novelsclubb.com

کروں۔بس اسی لیے میں عمرہ کرنے کے لیے جانا چاہتا ہوں۔آپ جیسا سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہونے والا۔بہت ساری دعائیں کرنی ہیں میں نے وہاں جا کر"۔

ان کی گردن میں بازو حمائل کرتا وہ انھیں سمجھاتے ہوئے بولا۔

اس کی بات پر سبھی مطمئن ہوئے تھے۔

ناشتے کے بعد اپنے کمرے کے قد آور آئینے کے سامنے کھڑا وہ کہیں اور ہی کھویا ہوا تھا۔اس لمحے اسے پریوں کی مانند خوبصورت اور معصوم لگتی آئینے میں اپنے عکس کو سراہتی زرمین یاد آرہی تھی۔وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔چلو ٹھیک ہے تم نے میرے لیے یہ سزا مقرر کی ہے تو یہی سہی جب تک تم چاہو گی میں بامشقت یہ سزا کاٹو نگا۔مگر مجھے معاف کرنا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں تمھارے پل پل کی خبر رکھ رہا ہوں۔ میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ جب تک مجھے پتہ نہیں چلا تھا کہ تم کہاں ہو کس حال میں ہو، یوں محسوس ہو رہا تھا تمھاری فکر مجھے مار دیگی۔ تمھاری خیریت ملتی ہے تو غم غلط ہو جاتا ہے۔ خیر اب خدا کے گھر جانے کا ارادہ ہے بہت کچھ مانگنا ہے۔ گناہوں کی معافی، دائی ماں کی زندگی، تمھارا تحفظ، تمھاری خیریت، تمھاری محبت، تمھارا ساتھ۔"

وہ تصور میں زرمین سے مخاطب تھا۔

www.novelsclubb.com

***

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات کے 8 بجے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔اسکول سے آنے کے بعد وہ سو گئی تھی۔ نیند اتنی گہری تھی کہ اذان بھی نہیں سنائی دی تھی قضاء نماز ادا کر کے وہ نیچے چلی آئی۔ تبھی اس کی نگاہ صحن میں بچھی کرسی پر براجمان اجنبی پر پڑی۔وہ نسیمہ چاچی سے محو گفتگو تھا۔وہ سر پر دوپٹہ رکھتی کچن کی سمت بڑھ گئی۔

"ارے بیٹیا۔زرا مہمان کی خاطر تواضع کا سامان تو کر لو۔ایمن تو کام نپٹا کر گھر چلی گئی مجھ بوڑھی کی ہڈیوں میں جان ہی نہیں رہی کہ کچھ کام ہی کر لوں اسی لیے تجھے تکلیف دے رہی ہوں۔یہ رمیز ہے، شہر سے آیا ہے میرا بھانجا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسے کچن کی سمت جاتا دیکھ نسیمہ چاچی گردن موڑ کر شرمندہ سے انداز میں بولیں۔

"آپ بلا جھجھک مجھے حکم دیا کریں۔ بیٹی کہتی ہیں مجھے اور زرا سا کام کہنے سے ہچکچا رہی ہیں۔ میں ابھی کھانے پینے کے لوازمات کے ساتھ حاضر ہوتی ہوں۔"

وہ مصنوعی خفگی سے کہتی کچن میں چلی آئی۔

فریج سے کباب نکال کر فرائی کیے۔ چولھے پر چائے چڑھا دی۔ ٹرے میں نمکین اور سوجی کا حلوہ سجا دیا۔

دس منٹ بعد وہ ٹرے لیے صحن میں آئی تھی۔

نسیمہ چاچی کے پیر کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے اس نے چائے سرو کر دینا درست سمجھا۔

www.novelsclubb.com

چائے کپ میں انڈیل کر بلاک پینٹ پر سفید شرٹ ان کیے اجنبی سمت کی طرف بڑھائی۔ مگر ان جناب کا دھیان چائے کے کپ پر نہیں چائے دینے والی پر تھا اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

زرمین کی مکمل توجہ کپ پر تھی اس سے قبل کہ اجنبی شخص کپ پکڑتا زرمین نے کپ چھوڑ دیا نتیجتاً گپ گرم چائے سمیت اس شخص کی ٹانگ پر گرا تھا۔شدید جلن نے اس کی محویت کو توڑا۔وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔وہ بھی چونک کر سیدھی ہوئی۔

"ارے سنبھال کر بیٹیا"

نسیمہ چاچیہ ہڑبڑا کر کھڑی ہو گئیں۔

ایکدم سے اس کے ذہن میں ایک منظر روشن ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی فائل پر دانستہ چائے گراتی ہوئی وہ،بدحواس سا چیختا ہوا شاہ زر۔۔

Careful

اس کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے۔بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔اسے خبر نہیں ہوئی مگر دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں۔

اس شخص نے اس خوبصورت لڑکی کو مسکراتے دیکھا۔وہ اس کی مسکراہٹ کا کچھ اور ہی مفہوم اخذ کر بیٹھا۔

وہ چائے کے کپ کو زمین سے اٹھا کر ایکسکیوز کرتی کچن کی سمت بڑھ گئی۔چائے صحن کی مٹی میں جذب ہو گئی تھی۔

وہ اس بات سے یکسر بے خبر تھی کہ کسی کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

چائے واپس سرو کر کے وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔

اپنی بستر پر لیٹ کر وہ دشمن جاں کے خیالوں میں کھو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دن تو پھر بھی کام کی نذر ہو جاتا مگر رات آتے ہی وہ اس کے ذہن پر حاوی ہو جاتا۔ وہ نہیں جانتی کہ وہ اسے دانستہ یاد کرتی تھی یا نادانستہ وہ اسے یاد آتا تھا۔ اس شخص کی یادیں اس کی زندگی کا کل اثاثہ تھیں۔ وہ انھیں کھونا نہیں چاہتی تھی وہ اسے بھولنا نہیں چاہتی تھی۔

تمھارے بعد میرے زخم نارسائی کو

نہ ہو نصیب کوئی چارہ گر دعا کرنا

www.novelsclubb.com

**

راشد صاحب اخبار کو ہاتھ میں پکڑے سر پکڑ کر بیٹھے تھے۔ سبھی مرد حضرات بھی خاموش تھے۔کچن سے خواتین کی باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

"دیکھ لو اب یہی دیکھنا رہ گیا تھا۔اس قسم کے داستانیں شائع ہونے لگیں ہیں میرے بیٹے کے تعلق سے۔اس لڑکی کو یہاں رہنا ہی نہیں تھا تو وہ یہاں آئی ہی کیوں۔نکاح کے لیے رضامند کیوں ہوئی۔پہلے کم ذلیل کیا تھا اس نے ہمیں جواب اس خبر نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ہمارا نہ سہی شاہ زر کی محبت کا خیال کر لیتی کیا اسے میرے بیٹے کی محبت نظر نہیں آئی۔جانے سے قبل ایک دفعہ بھی نہ سوچا کہ اس کی اس حرکت سے اس کے شوہر کی رسوائی ہو گی۔"

"

عالیہ بیگم سخت غصہ میں تھیں۔کچن کی میز کے گرد ساری خواتین اکٹھا تھیں۔اخبار میں شائع ہوئی خبر سبھی کے لیے حیران کن تھی۔اب تک کسی اخبار نے اس تعلق سے خبر شائع کرنے کی ہمت نہیں کی تھی۔عالیہ بیگم کی بات کچن کاؤنٹر پر پیر لٹکائے بیٹھی مزنی کا موڈ مزید خراب ہو گیا۔

"آنٹی پلیز آپ زرمین کو برا بھلا مت کہیں۔یہاں سے چلے جانے کی پیچھے اس کی اپنی کچھ مجبوریاں تھیں۔اس کا مقصد آفریدی خاندان کو ذلیل کرنا قطعاً نہیں تھا۔اور رہی بات بھائی کی محبت کی تو ہاں وہ نہیں سمجھ پائی ان کی محبت کو۔بچپن سے لیکر جوانی تک اسے نہ تو باپ کی شفقت نصیب ہوئی نہ بھائی کی محبت۔زندگی میں پہلی دفعہ کسی مرد کی محبت اس کے حصے میں آئی تھی۔وہ اس محبت کو سنبھال نہیں پائی۔آپ سب کو خدا کا واسطہ زرمین کے تعلق سے کوئی منفی خیال اپنے دل میں نہ لائیں۔"

وہ منت زدہ لہجے میں بولی۔

وہ ڈائنگ ٹیبل پر سب کو غیر حاضر پا کر کچن میں چلا آیا۔سب کو اکٹھے پریشان دیکھ وہ چونک پڑا۔

"بھائی آپ پلیز تحمل کے ساتھ میری بات سنیے گا۔آج کے اخبار میں آپ کے اور زرمین کے تعلق سے خبر شائع ہوئی ہے۔انکل خود حیران ہے کہ اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔آپ پلیز غصہ نہ ہوں۔راشد انکل سب ہینڈل کر لینگے۔"

www.novelsclubb.com

مزنی نے اس کے شانو پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔وہ تن فن کرتا ہال میں چلا آیا۔میز پر پڑے اخبار کو اٹھایا۔اشعر نے سر پکڑ لیا۔

"صنم بے وفا سے وفا"

ہیڈ لائن کی نیچے تفصیلی خبر میں زرمین کی گمشدگی کا ذکر تھا۔ شاہ زر کو مکمل طور پر معصوم و بے قصور ثابت کرتے ہوئے زرمین کو بھگوڑی دلہن کے لقب سے نوازا گیا تھا۔ ساتھ ساتھ اس کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی تھی۔

وُ

وہ اخبار کو ہوا میں اچھالتا آندھی طوفان بنا باہر نکل گیا۔ اشعر اس کی پیچھے بھاگا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ "سہارا" اخبار کے چیف ایڈیٹر کا گریبان پکڑے دہاڑ رہا تھا۔

"کیا لکھا ہے تم نے اپنے اخبار میں بولو تمھاری جرات کیسے ہوئی میری بیوی کے تعلق سے یہ بکواس لکھنے کی۔

"دیکھیں سر میں نہیں جانتا یہ خبر کیسے شائع ہو گئ۔یقین جانیں یہ کسی کی سازش ہمارے خلاف۔آپ لوگوں کے تعلق سے ایسی خبر شائع کروا کر میں اپنے ہی پیر پر کلہاڑی کیوں ماروں گا۔"

چیف ایڈیٹر ہکلاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر نے اس کا گریبان چھوڑا تھا۔

"میرے متعلق تمھیں جو لکھنا ہے لکھو، مگر خبردار جو میری بیوی کے تعلق سے ایک لفظ بھی لکھنے کی ہمت کی تم لوگوں نے۔ اگر آئندہ ایسا ہوا نہ تو یہ دفتر بچے گا نہ یہاں کام کرنے والے لوگ۔ آگ لگا دونگا سبکو"۔

چیف ایڈیٹر کی درگت پر سراسیمہ اپنی اپنی نشست پر کھڑے اسٹاف ممبرز کو انگلی دیکھا کر متنبہ کرتا وہ بجلی کی سرعت سے باہر نکل گیا۔

"ہنگامہ کرنے سے حقیقت بدل تو نہیں جائے گی۔ اپنی طاقت کا استعمال کر کے حقیقت کو کب تک چھپا سکیں گے یہ لوگ۔ دھواں وہیں اٹھتا ہے جہاں آگ ہوتی ہے۔ راشد صاحب نے بڑے فخر سے اعلان کیا تھا کہ وہ لڑکی ان کی بہو ہے۔ اور اب پتہ چل رہا ہے کہ وہ فرار ہو گئی ہے۔ وہ لڑکی شریف ہوتی تو اپنے ہی سسرال

سے بھاگ کر خاندان کی عزت مٹی میں نہ ملاتی۔بے چارہ یہ لڑکا اس کے گناہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔شوہر ہے اسکا،اسکے بھاگ جانے سے اسے بھی صدمہ پہنچا ہو گی۔"

دفتر میں کرسی پر آرام سے بیٹھی ایک ضعیف عورت باآواز بلند اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔جانے وہ کون تھی اور یہاں کیا کر رہی تھی۔وہ ناتواس کی گریباں پکڑ سکتا تھا نہ ہی اس پر چلا سکتا تھا۔وہ ایک عورت تھی وہ بھی ضیعف۔اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

www.novelsclubb.com

"کس کس کی زبانیں روکو نگا میں۔اس دنیا کا دستور ہے برے کو اچھا اور اچھے کو برا کہنا۔کیسے سمجھاؤں میں انہیں تم قصوروار نہیں ہو۔تم بے وفا نہیں ہو۔"

وہ آسمان کو دیکھ کر رہ گیا۔

آ کے اب تسلیم کر لے تو نہیں تو میں سہی

کون مانے گا کہ ہم میں بے وفا کوئی نہیں

****

www.novelsclubb.com

یہ عشق نہیں آساں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

(زرنیلا خان)

قسط نمبر 16

یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوتا

جو ہاتھ جگر پر ہے وہ دست دعا ہوتا

اک عشق کا غم آفت اور اس پہ یہ دل آفت

یا دل نہ دیا ہوتا یا غم نہ دیا ہوتا

ناکام تمنا دل اس سوچ میں رہتا ہوں

www.novelsclubb.com

یوں ہوتا تو کیا ہوتا یوں ہوتا تو کیا ہوتا

امید تو بندھ جاتی تسکین تو ہو جاتی

وعدہ نہ وفا کرتے وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے

کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

وہ اپنی فلائٹ کا منتظر بیٹھا تھا۔ایر پورٹ پر معمول کا رش تھا۔ کہیں الوداعی ملاقاتیں، تو کوئی کسی کو خوش آمدید کہہ رہا تھا مختلف آوازیں کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ بہت منع کرنے کے باوجود مزنی اور عالیہ بیگم اسے see off کرنے آئی تھیں۔ جس حد تک دوست واحباب کو جانے کے اجازت تھی۔اس حد کے بعد وہ دونوں واپس لوٹ گئی تھیں۔اب وہ تنہا لوہے کی کرسی پر براجمان تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرمین۔۔۔"

اس شور کے درمیان ایک آواز اس کی سماعت میں اتری اس کا سارا وجود کان بن گیا۔وہ میکانیکی انداز میں پلٹا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک پانچ یا چھ سال کی بچی یہاں سے وہاں بھاگ رہی تھی۔اس کی ماں اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

اس نام پر چونک جانا لازمی تھا۔

بچی دوڑتی ہوئی اس کے پاس والی نشست پر آکر بیٹھ گئی۔اس کا سانس پھول رہا تھا۔مگر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

اس نے اپنی بغل میں بیٹھے خوبرو نوجوان کی سمت دیکھا وہ اسی کی طرف متوجہ تھا۔

"تمھارا نام زرمین ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکرا کر استفسار کیا۔

"

ہاں،انکل کیا آپ ہیر وہیں؟

لڑکی نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔وہ اس کی بات پر مسکرا دیا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں، میں ہیرو نہیں ہوں۔"

"مگر آپ تو بلکل کسی ہیرو جیسے لگتے ہو۔پتہ ہے انکل میرا نام تو زرمین ہے مگر میرے پاپا مجھے "جان" کہکر بلاتے ہیں۔"

اس نے فخر سے گردن اکڑا کر کہا۔اس خوبرو نوجوان پر جس سے وہ بری طرح مرعوب ہوئی تھی بچی اپنا بھی کچھ رعب جمانا چاہتی تھی۔

"کمال ہے تمھیں تمھارے پاپا "جان" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔اور میری "جان" کا نام بھی زرمین ہے۔"

www.novelsclubb.com

زرمین کے ذکر پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"بہت شرارتی بنتی جا رہی ہو تم۔کان کھینچ کر رکھنے پڑینگے تمھارے۔اپنے پیچھے لگا کر تھکا دیا مجھے۔"

بچی کی ماں ہانپتی ہوئی نزدیک آئی تھی۔

"چلو پاپا آتے ہی ہونگے۔"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ عورت آگے بڑھ گئی تھی۔بچی مڑ کر الوداعی انداز میں ہاتھ ہلانا نہیں بھولی تھی۔

وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیا۔عجیب بات تھی وہ چند لمحے قبل اس بچی سے ملا تھا اور اب اسے جاتا ہوا دیکھ اسے تکلیف ہوئی تھی۔شاید یہ اس کے نام کا اثر تھا۔چند لمحوں میں اسے اس بچی سے انسیت سی ہو گئی تھی۔

اس کی فلائٹ کی آمد کا اعلان ہونے لگا۔وہ سر جھٹک کر سفری بیگ اٹھاتا منزل کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

آرزو، حسرت، امید، شیکایت آنسو

اک تیر اذکر تھا اور بیچ میں کیا کیا نکلا

******

موسم نے اچانک چولا بدلا تھا۔ موسلا دھار بارش اور سرد ہواؤں کے زیر اثر اسے فلو ہو گیا تھا۔ گذشتہ دو دنوں سے وہ اسکول بھی نہیں جا سکی تھی۔ نقاہت کے مارے چلنا پھرنا دوبھر ہو رہا تھا۔ اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے نسیمہ چاچی کمرے میں ہی اس کا کھانا بھجوا دیا کرتی تھیں۔ مگر آج خلاف توقع ایمن اسے نیچے آنے کا کہہ گئی تھی۔ وہ حیران ہوتی دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی ۔ دفعتاً صحن میں ایستادہ شخصیت کو دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔ وہ کوئی الوژن تھا یا حقیقت۔ وہیل چیئر پر براجمان دائی ماں اسی کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی مگر چہرہ آنسوؤں سے بھیگا جا رہا تھا۔

یہ کوئی خواب نہیں تھا۔ پہلے کی نسبت نحیف ولاگر سی دائی ماں اس کے سامنے موجود تھیں۔ وہ جیسے ہوش میں آئی ساری نقاہت ہوا میں تحلیل ہو گئی دوڑتی ہوئی ان کی بانہوں میں سما گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کسی چھوٹی بچی کی طرح باآواز بلند روئے جا رہی تھی جبکہ دائی ماں اس کے سر کو سہلاتی بے آواز روتی جا رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ ایمن اور نسیمہ چاچی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"آپ آ گئی دائی ماں۔ مجھے یقین تھا آپ لوٹ کر میرے پاس ضرور آئینگیں۔ مجھے یقین تھا، آپ کو مجھ سے ہمیشہ کے لیے الگ کر دے خدا ایسا ظلم مجھ پر نہیں کر سکتا ۔آپ کے بغیر میں بہت اکیلی پڑ گئی تھی۔ دوبارہ آپ مجھے چھوڑ کر کہیں مت جایئے گا۔اب کوئی صدمہ کوئی جدائی برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

۔

"میں تمھیں چھوڑ کر کہاں گئی تھی میری بچی، بس خدا کی آزمائش تھی ہم دونوں کے لیے جواب ختم ہوئی۔ دیکھوں میں تمھارے پاس لوٹ آئی۔ اپنی چڑیا کے بغیر میں کیسے رہ سکتی ہوں۔"

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالوں میں لیے دائی ماں محبت سے گویا ہوئیں۔ وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ جانے کیوں آج بس خوب سارا رونے کا دل کر رہا تھا۔

"ارے یہ کیا تمھارا جسم تو بخار سے تپ رہا ہے۔ برسات کا آغاز ہے تمھیں احتیاط برتنا چاہیے تھا۔ موسم بدلتے ہی اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ بالخصوص برسات کے موسم میں یہ اکثر اوقات بیمار پڑ جایا کرتی تھی۔ میں نہ رہوں تو اپنی فکر کرنا بلکل ہی چھوڑ دے یہ لڑکی۔"

www.novelsclubb.com

دائی ماں فکر مندی سے نسیمہ چاچی سے مخاطب ہوئیں۔

"ان کے اس انداز پر وہ جو زرا سی سنبھلی ایک دفعہ پھر بلک بلک کر رو دی۔اس کی فکر کرنے والی ہستی لوٹ آئی تھی۔اس کی اس حرکت پر دائی ماں بوکھلا اٹھیں۔

"ہائے میرا بچہ, نا رو میری جان۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

دائی ماں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔

"دائی ماں کو دو دن قبل ہی ہوش آیا تھا۔ تمھاری علالت کو دیکھتے ہوئے اتنی بڑی خبر ایکدم سے سنانا مجھے مناسب نہیں لگا۔میں اور ایمن ان سے ملنے جاتی رہیں،ان کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ڈاکٹرس کا کہنا تھا کہ انھیں مزید کچھ دن ڈاکٹرس کے زیر نگرانی ہسپتال میں رہنا چاہیے۔ مگر جیسے انہوں نے تمھاری بیماری کا سنا گھر آنے کی ضد کرنے لگی۔ ہمیں ہار ماننا پڑی بہت احتیاط کا کہہ کر ڈاکٹر صاحب نے انہیں چھٹی دے دی۔"

نسیمہ چاچی نے اصل مدعا سنایا۔وہ دائی ماں کی گود میں سر رکھے سنتی رہی۔

"چلو بیٹی تم آرام کرو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

دائی ماں وہیل چیئر سے اٹھکر اسے سہارا دینا چاہتی تھی وہ زمین سے اٹھکر دائی ماں کو وہیل چیئر سے کھڑا کرنا چاہتی تھی مگر دونوں ہی ایسا کرنے سے قاصر تھیں ۔دونوں ہی پر نقاہت حاوی تھی۔

ایمن نے دائی ماں کو سہارا دے کر کھڑے ہونے میں مدد کی ان کی حالت دیکھتے ہوئے صحن سے متصل کمرے میں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی دائیں ماں اور ایمن کی تقلید میں چل پڑی۔

بدقت تمام اس نے شکرانے کی نماز ادا کی۔باہر رات کی تاریکی پھیلتی جا رہی تھی۔دائی ماں بستر پر لیٹتے ہی گہری نیند میں چلی گئی تھیں۔ان کے گال پچک گئے تھے۔جسم لاگر سا ہو گیا تھا۔اس نے اپنے کمرے کے بجائے اسی کمرے میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔وہ اب انھیں ایک سیکنڈ کے لیے بھی تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی

تھی۔دائی ماں کو اپنے برابر بستر پر لیٹا دیکھ اسے لگا جیسے تپتے سہرا میں ایکدم سے شجر سایہ دار نے اسے اپنے چھاؤں میں لے لیا ہو۔اتنے عرصے میں اس کے ساتھ کچھ اچھا ہوا تھا۔اس کا دل پر سکون تھا دماغ شانت۔اس کا خیال تھا کہ آج کے بعد سے وہ چین کی نیند سو سکے گی۔ مگر آنکھ بند کرتے ہی اس کا چہرہ ذہن کی پلیٹ پر روشن ہوا اس نے آنکھیں کھول دیں۔ کسی اپنے کو کھو دینے کا غم کسی اپنے کو دوبارہ پا لینے کی خوشی پر حاوی ہو گیا تھا۔

اس نے خود اپنے لیے یہ سزا مقرر کی تھی۔تاحیات اسے یہ سزا کاٹنی تھی۔

یہ علاج بتایا ہے طبیب نے اسے بھلانے کا

کہ رفتہ رفتہ تم اپنی یاداشت کھو بیٹھو

******

وہ عمرہ کے دس دن مکمل کر کے اپنے ملک واپس لوٹنے کی تیاری میں تھا۔ان دس دنوں کے دورانیہ میں اس نے گھر کے کسی بھی فرد سے رابطہ نہیں کیا تھا۔اس کا فون سوئچڈ آف تھا۔وہ اپنا سارا دھیان عبادت میں لگانا چاہتا تھا۔اس کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں جا سکا تھا عالیہ بیگم بھی نہیں۔جوں ہی اس نے فون آن کیا کالس کا تانتہ لگ گیا۔گھر والوں کی کالس اٹینڈ کر کے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ آفس کے کلیگز مبارک باد دینا شروع ہو گئے۔اس سے قبل کہ وہ مجبوراً فون دوبارہ آف کر دیتا اسکرین پر نادر کا نمبر جگمگایا۔اس کے لبوں پر میٹھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ایک عرصے سے یار کی خبر نہیں ملی تھی۔

"اسلام و علیکم،ہیلو سر کیا آپ انڈیا کے لیے نکل رہے ہیں؟"

"نہیں نادر ابھی ائیر پورٹ کے لیے نکلنے میں چند گھنٹے رہتے ہیں۔تم سناؤ ابھی فون کیوں کیا؟کیا کوئی پرابلم ہوئی ہے وہاں؟"

وہ متفکر ہوا۔نادر کا لہجہ حسب سابق نہیں تھا۔

"کوئی پرابلم نہیں ہے سر۔مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تھا کہ آپ کے انڈیا پہنچنے تک کا ویٹ کرلوں، خبر ہی کچھ ایسی تھی۔

سر،۔۔۔۔

وہ ایک لمحے کو روکا۔

شاہ زر کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"سر دائی ماں کو ہوش آگیا ہے۔آپ کی دعائیں رنگ لائیں سر۔وہ حویلی جا چکی ہیں میڈم کے پاس۔"

www.novelsclubb.com

نادر بولا فرط جوش سے اس کی آواز میں لرزش تھی۔دوسری طرف فون تھامے اس شخص سے،اس کی بیوی سے، کومہ سے باہر آئیں عورت سے کسی قسم کی جزباتی وابستگی نہ ہونے کے باوجود وہ خوش تھا جانے کیوں۔وہ نہایت ہی پروفیشنل آدمی تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے کام سے کام رکھنے والا۔آج سے قبل وہ کسی کلائنٹ کے لیے اسقدر خوش نہیں ہوا تھا جانے یہ لوگ کون تھے جو ہر کسی کو خود سے وابستہ کر لیتے تھے۔خود کا گرویدہ بنا لیتے تھے۔

"اسے لگا اس سے سننے میں غلطی ہوئی۔

"کیا کہا تم نے،دائی ماں"۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پایا۔

"آپ نے بلکل ٹھیک سنا سر،دائی ماں ہوش میں آچکی ہیں۔"

نادر نے کہا۔

www.novelsclubb.com

تبھی مقدس شہر کی فضاء میں اذان کی صدا بلند ہونا شروع ہوئی۔

اللہ اکبر۔۔۔اللہ اکبر۔۔۔۔

اس کے کمرے کی کھڑکی سے خانہ کعبہ صاف نظر آرہا تھا۔اس نے بے یقینی سے پہلے خانہ کعبہ اور پھر آسمان کی سمت دیکھا۔

کیا گناہ گاروں کی دعائیں بھی یوں قبول ہو جاتی ہیں؟ابھی ابھی تو اس کا عمرہ پایہ تکمیل تک پہنچا تھا۔

اتنے جلدی اس کی دعا قبول ہو گئی تھی۔

اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں

"یہ خبر سنانے کا بہت شکریہ نادر۔اللہ تم کو اس کا اجر دے۔"

اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔وہ کچھ بھی کہنے سننے کی حالت میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے خوش ہونا چاہیے تھا مگر وہ رہا تھا بچوں کی طرح بلک بلک کر گھٹنوں پر بیٹھے۔

اسقدر گناہ گار ہوتے ہوئے اسقدر خطاکار ہوتے ہوئے خدا نے اس کی دعا سن لی تھی۔بے شک وہ رحیم ہے۔اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

اس پاک سرزمین کو الوداع کہنے سے قبل اسے شکرانے کی نماز ادا کرنی تھی۔

دائی ماں کو واپس پا لینے کی خوشی میں وہ فراموش کر بیٹھا اس نے اور بھی دعائیں مانگی تھی۔اس کی توبہ سچی تھی۔اس کی ساری دعائیں قبول ہوئی تھیں۔ساری دعائیں۔

گناہوں سے ہمیں رغبت نہ تھی مگر یارب

تری نگاہ کرم کو بھی منہ دکھانا تھا

******

دائی ماں کا ساتھ اس کے لیے رحمت کے ساتھ زحمت بن گیا تھا۔وہ ہمہ وقت اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھتی رہتیں۔دن تو مصروفیت کی نذر ہو جاتا تھا ایک رات ہی ہوتی تھی جب وہ یادوں کا صندوق کھول کر بیٹھ جاتی تھی۔آنسو بہاتی تھی۔مگر اب یہ بھی ممکن نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے حیدر آباد کو چھوڑ کر یہاں آجانے کے متعلق دائی ماں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

"میں نے اس محلے کو چھوڑ دیا ہے دائی ماں۔ وہ لوگ اس قابل نہیں تھے کہ ان کے ساتھ زندگی گزاری جائے۔ اب سے ہم دونوں یہیں رہینگی۔ دوبارہ کبھی اس شہر کا رخ نہیں کرینگی۔ ہم بطور کرائے دار یہاں رہینگی روزگار کے لیے میں نے نوکری بھی کر لی ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

اتنا کہہ کر اس نے دائی ماں کو مطمئن کر دیا تھا۔

اس نے دائی ماں سے یہ کہہ تو دیا تھا مگر وہ خود متذبذب تھی۔

"کیا حقیقتاً وہ اس شہر کا رخ دوبارہ کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی؟ کیا اپنی بقیہ زندگی میں وہ دوبارہ کبھی افریدی ولا نہیں جانا چاہتی تھی؟ کیا وہ اس دشمن جان کا چہرہ دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی؟

اس کے ذہن میں گردش کرتے ہر سوال کا جواب نفی میں تھا۔

دائی ماں اس کے فیصلے سے متفق تھیں۔اس شہر نے،ان کے ہمسائے کے لوگوں نے انھیں اور ان کی بیٹی کو بہت دکھ دیے تھے۔ضرورت کے وقت کوئی ان کے کام نہ آیا تھا۔اس شہر کو چھوڑ دینے میں ہی ان عافیت تھی۔

وہ یکسر بے خبر تھیں کہ ان کی عدم موجودگی میں ان کی چڑیا کی زندگی میں کیا کچھ ہو گذرا تھا۔مگر اس کی بدلی شخصیت ان کی نگاہ سے چھپ نہ سکی تھی۔ہمہ وقت ہنستی بولتی ان کی چڑیا کو ایک چپ سی لگ گئی تھی۔

صحن میں بچھی کرسیوں پر براجمان نسیمہ چاچی اور دائی ماں شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔وہ ابھی ابھی اسکول سے لوٹی تھی۔اپنے اور دائی ماں کے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھنے سے قبل حسب عادت صحن میں زمین پر اترے کبوتروں کو دانہ ڈالنے بیٹھ گئی۔

"جوڑے تو آسمانوں میں بنتے ہیں۔ ہم زمین والے بظاہر تو رشتے لگانے میں شادیاں کرنے میں شامل ہوتے ہیں مگر حقیقتاً سب کچھ تقدیر کا لیکھا جو کھا ہوتا ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کی عزت کریں۔ اتفاق و محبت سے رہنے کی کوشش کریں تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔ مانا کہ رضیہ اور رفیق کے خاندانوں میں پرانی دشمنی تھی۔ مگر ان دونوں نے تو محبت کی شادی کی تھی۔ اب ماجرا یہ ہے کہ رضیہ اپنا سسرال چھوڑ کر میکے آ بیٹھی ہے۔ وہ بے چارہ اس کے گھر کے چکر کاٹ رہا ہے۔ اس کی منتیں کر رہا ہے۔ وہ موئی کہہ رہی ہے میں نے تو تجھے اور تیرے گھر والوں کو سبق سکھانے کے لئے شادی کی تھی۔ چند ماہ کے دورانیہ میں اس نے رفیق کے والدین کا جینا مشکل کر دیا۔ باوجود اس کے وہ بے چارہ سب کچھ بھلا کر اسے گھر لے جانا چاہتا ہے وہ غریب اس ناگن سے محبت کر بیٹھا ہے۔ مگر وہ تو جیسے کان منہ لپیٹ کر بیٹھ گئی ہے۔ بھلا بتاؤ اپنے شوہر کو کوئی یوں رسوا کرتا ہے کہیں؟ آج کل کے

www.novelsclubb.com

بچے نکاح جیسے مقدس رشتے کی اہمیت ہی نہیں ں سمجھتے۔مذاق بنا کر رکھ دیا ہے شریعت کا۔"

نسیمہ چاچی باآواز بلند کسی جاننے والے کی ازدواجی زندگی میں آئے نشیب پر تبصرہ کر رہی تھیں۔

دائی ماں نسیمہ چاچی کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور تھی۔اسے لگا جیسے باالخصوص اسے سنانے کے لیے یہ بات کہی جا رہی ہو حالانکہ وہ تو اس کے ماضی سے انجان تھیں۔اس حقیقت سے ناواقف تھیں کہ وہ بھی کسی کی منکوحہ ہے وہ بھی اپنا گھر چھوڑ آئی ہے۔

"اس لڑکی کی اور میری کہانی ایک سی ہوتے ہوئے بھی مختلف ہے۔وہ بھی اپنے شوہر کو اپنے گھر کو چھوڑ آئی تھی،اس نے بھی انتقام لینے کے لیے شادی کی تھی ۔مگر سب بڑا فرق تھا ہمارے شوہروں کے جذبات کا۔اس کا شوہر اس سے محبت

کرتا تھا میرا نہیں۔اور یہی فرق سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ایک محبت کرنے والے شوہر کو چھوڑ دینا اسے تکلیف پہنچانا غیر انسانی ہے۔میں اس گھر میں انتقام لینے کی غرض سے گئی تھی۔شاہ زر کو ذلیل کرنا میرا مقصد حیات تھا۔میرا رویہ اس کے ساتھ دشمنوں جیسا تھا باوجود اس کے وہ مجھ سے ہمدردی جتا رہا تھا۔ اپنے والد کا حکم بجالاتے ہوئے ساری زندگی میرے ساتھ گزارنے پر رضامند تھا۔ میں وہاں کیسے رہ سکتی تھی۔میرا ضمیر مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔جس گھر کو تباہ کرنے کی نیت سے میں وہاں گئی تھی شاہ زر کی ہمدردی کا فایدہ اٹھا کر میں اسی گھر میں بس نہیں سکتی تھی۔آفریدی ولا میں قدم رکھنے کا میرا مقصد انتقام تھا۔مگر اس انتقام کے کھیل کے دوران مجھے اسی شخص سے محبت ہو گئی جسے رقیب مان کر چلی تھی۔میں کیا کرتی وہ ہے ہی ایسا کہ ہر دوسرا اس کی محبت میں گرفتار ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اب جب محبت ہو چکی تھی تو مقابلہ کیسا جن سے محبت ہوتی ہے ان سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔یوں بھی وہ بے قصور تھا سارا قصور میرا تھا میری جذباتیت کا تھا۔

"

اپنی سوچوں کے گرداب میں پھنسی زرمین کے آنسو اس کا چہرہ بھگو رہے تھے ۔ تبھی ایک کبوتر ماں نے زمین سے دانے چونچ میں بھر کر گھونسلے تک پرواز بھری گھونسلے میں تین ننھے بچے تھے۔ باری باری بچوں کے منہ میں دانہ ڈالنے لگی۔ ممتا سے بھرے اس منظر کو دیکھ وہ بے ساختہ مسکرا دی۔

دائی ماں کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ عجیب دھوپ چھاؤں کا سا منظر تھا۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور لب مسکرا رہے تھے۔وہ ہاتھ جھاڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی اس نے آنسو پونچھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔غالباً وہ انجان تھی کہ اس

کی آنسو اس کا چہرہ بھگو چکے ہیں وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دائی ماں کی نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔

رات کے کھانے کے بعد دائی ماں اس کے نزدیک آ کر بیٹھ گئیں۔ وہ بچوں کی امتحانی پرچے چیک کر رہی تھی۔

"کیا بات ہے میری بچی تم ہمہ وقت کھوئی کھوئی رہتی ہو، پہلے کی طرح ہنستی بولتی نہیں ہو۔ کیا کوئی بات ہے جو تمھیں پریشان کر رہی؟ مجھے بتاؤ چڑیا۔ تم اتنی بدل کیوں گئی ہو تم تو بہت بہادر تھی۔ کیا وہ ایک حادثہ تم پر اسقدر اثر انداز ہوا ہے کہ تم پہلے والی زرمین نہیں رہی؟"

دائی ماں اس کے بالوں کو سہلاتی متفکر سی گویا ہوئیں۔ اس نے گہری سانس لیکر خود کو جھوٹ بولنے کے لیے تیار کیا۔ آج نہیں تو کل یہ وقت آنا تھا۔ اس کی شخصیت کا بدلاؤ دائی ماں سے چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا ہے دائی ماں۔ میں قطعاً پریشان نہیں ہوں۔ رہی بات اس حادثہ کی تو میں اسے فراموش کر چکی ہوں آپ بھی کر دیں۔ میرا یوں چپ رہنا، ضرورت کے مطابق بولنا آپ کو عجیب لگ رہا ہو گا مگر میں کیا کرتی، آپ کے چلے جانے کے بعد بات کرنے کے لیے میرے پاس کوئی تھا ہی نہیں۔ لہذا چپ رہنے کی عادت پڑ گئی، ہنسنے بولنے کی عادت چھوٹ گئی۔ آپ فکر نہ کریں آپ آ گئی ہیں نا اب میں بلکل پہلے والی زرمین بن جاؤ نگی۔"

اس نے دائی ماں کو اپنے بازوؤں میں بھینچ کر لاڈ سے کہا وہ بس مسکرا کر رہ گئیں۔

وہ ان سے کچھ چھپا رہی تھی حقیقت کچھ اور تھی۔ پہلے پہل ان کا بھی یہی خیال تھا کہ ان لوٹ آنے کے بعد وہ بدل جائے گی خوش رہنے لگے گی۔ مگر یہ ان کی خام خیالی ثابت ہوئی تھی۔ کچھ تھا جو اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا جسے وہ ان سے پوشیدہ رکھنا چاہتی تھی۔

دائی ماں کو بستر پر بیٹھا چھوڑ وہ غسل خانے میں گھس گئی۔وہ غسل خانے کے بند دروازے کو دیکھ کر رہ گئیں۔وہ جانتی تھیں وہ دروازہ جلدی نہیں کھلے گا۔وہ جب سے آئی تھی یہی دیکھ رہی تھیں۔وہ غسل خانے میں جاتی تو دیر سے واپس آتی۔اس کا چہرہ پانی سے بھیگا اور آنکھیں سرخ ہو رہی ہوتیں۔وہ اپنی چڑیا کے لیے از حد فکر مند تھیں۔

"غسل خانے میں کھڑی وہ لمبی لمبی سانسیں لیکر خود کو کمپوزڈ کر رہی تھی۔ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا جب اس نے اپنی دائی ماں سے حقیقت کو پوشیدہ رکھا تھا۔ان سے جھوٹ بولا تھا۔اس کی اداسی و خاموشی کی وجہ محض اکیلے پن کی عادت نہیں تھی۔وہ خوش رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ہنسے بولے۔اسے خوش رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔وہ خود کو سزا دے رہی تھی۔اس شخص کا ساتھ کیا چھوٹا اسے محسوس ہوتا تھا جیسے اس دنیا کی ساری رنگینیاں ختم ہو گئیں۔جینے کی، خوش

رہنے کی وجہ ختم ہو گئی۔ وہ انھیں کیسے بتاتی کہ وہ پہلے والی زرمین کبھی نہیں بن پائے گی۔

"دائی ماں کو پتہ چلے گا کہ ان کی چڑیا ان سے کیا کچھ چھپا کر بیٹھی ہے اسوقت ان پر کیا گزرے گی؟"

وہ منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر غسل خانے سے باہر نکل آئی۔

*****

عمرہ سے واپس لوٹتے ہی شاہ زر نے مزنی کی باقاعدہ منگنی کا شور مچا دیا تھا۔ سبھی اس کے اچانک مطالبہ پر متحیر تھے۔ بقول اس کے وہ آفریدی ولا کے سوگوار ماحول میں چینج چاہتا ہے۔ اور کوئی زبردست تقریب ہی یہ کارنامہ انجام دے سکتی ہے۔ راشد صاحب نے بلا تردد اس کی بات مان لی تھی وہ خوش تھے کہ ان کا بیٹا کچھ نارمل برتاؤ

کر رہا۔پہلے اسے پارٹیوں میں انجوائے کرنا بہت پسند تھا۔ورنہ زرمین کے چلے جانے کے بعد سے اس نے تو خود کو بزنس اور آفس کے سپرد کر دیا تھا۔

اس کے اصرار کے نتیجے آج آفریدی ولا میں مزنی کی منگنی کا فنکشن تھا۔آفریدی ولا کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔لان مہمانوں سے بھرا تھا۔آج باقاعدہ طور پر اعلان کیا جانا تھا کہ مزنی زین کی منگیتر ہے۔

فل بلاک سوٹ میں ملبوس وہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے مہمانوں سے مل رہا تھا۔کچھ مرد حضرات قصداً زرمین کا ذکر درمیان میں لا کر راشد صاحب کی تذلیل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔جبکہ مہمان خواتین کو یہ فکر لاحق تھی کہ شاہ زر کی دوسری شادی کب ہو گی۔عالیہ بیگم کو ہدایات دی جا رہی تھیں کہ ان کی جوان خوبصورت،سلیقہ مند کنواری بیٹیاں ہیں۔شاہ زر کی شادی کا خیال دل میں ہو تو انھیں نہ بھولیں۔

پارٹی میں یہ سب ہوتا دیکھ مزنی کا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا۔

"یہ لوگ کیا سوچ کر آنٹی سے بھائی کے رشتے کی بات کر رہے ہیں۔ کیا ان میں اتنے بھی manners نہیں ہیں کے کسی شادی شدہ مرد کو پرپوزل نہیں بھیجا کرتے۔ زرمین بھائی کو چھوڑ کر گئی ہے مری نہیں ہے۔ وہ دونوں اب بھی ہسبنڈ وائف ہیں۔ سب سے بڑی بات بھائی اس سے محبت کرتے ہیں۔ بھائی کو زرمین کو تلاش کر گھر واپس لانے پر رضامند کرنے کے بجائے یہ لوگ زرمین کو قصہ پارینہ بنانے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں۔"

مزنی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان مہمانوں کو باہر کا راستہ دکھا دیں۔ سب کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے شاہ زر نے یہ قدم اٹھایا تک مگر توقع کے عین برعکس آفریدی ولا کے مکینوں کا موڈ مزید خراب ہو رہا تھا۔

صورت حال سے نمٹنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرتے شاہ زر کا فون گنگنا اٹھا۔

"بولو نادر"

وہ بالائی منزل کی سیڑھیاں چڑھتا گویا ہوا۔

"سر ایک بری خبر ہے۔رمیز نام کا شخص جو حویلی کی مالکن کا رشتہ دار ہے۔میڈم کے لیے اپنا پرپوزل لیکر شہر سے اپنی فیملی کے ساتھ آیا ہے۔اس سے قبل ایک دفعہ وہ حویلی آیا تھا۔آپ تو واقف ہیں یہاں سب انجان ہیں کہ میڈم آپ کے نکاح میں ہیں۔سب کی نظر میں وہ کنواری لڑکی ہیں۔ان کے لیے رشتہ کا آنا عجیب نہیں ہے۔"

اوپری سیڑھی پر پڑتا اس کا پاؤں لڑکھڑایا تھا۔نادر کی کہی بات کسی بم کے مانند اس کے سر پر گری تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے جواب میں کچھ کہہ نہ سکا وہ سکتے کی کیفیت میں تھا۔

"خیر اطلاع دینا میرا فرض تھا لہذا میں نے آپ کو انفارم کرنا ضروری سمجھا۔ ورنہ یہ صورت حال اتنی پریشان کن نہیں ہے۔ اگر میڈم نے سب کے سامنے اپنے married ہونے کا راز افشاں کر دیا تو بات شروع ہونے سے قبل ہی ختم ہو جائے گی۔"

شاہ زر کو خاموش پا کر نادر نے سلسلہ کلام جوڑا۔ وہ بنا دیکھے بتا سکتا تھا کہ دوسری طرف فون تھامے ہوئے شخص کو پریشانی نے آن گھیرا ہے۔ وہ کوئی جواب نہیں دے رہا تھا غالباً اس شخص کے پاس کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"فون رکھو نادر، رشتہ لیکر آنے والوں کے چلے جانے کے بعد مجھے مطلع کرنا کہ پورا معاملہ کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"میرے خدا یہ کیا ہو رہا ہے؟ زرمین کے لیے پرپوزل، میری بیوی کے لیے پرپوزل؟ وہ میری منکوحہ ہے نکاح پر نکاح ممکن نہیں۔ مگر وہ تو مجھے چھوڑ چکی ہے اگر اس نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تو۔ اسے یہ پرپوزل پسند آ گیا تو۔ یوں بھی میں اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ بنا کسی جذباتی وابستگی کے وہ میرے نام سے بندھی کیوں رہنا چاہے گی؟ اگر اس نے خلع مانگ لیا تو؟"

اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہیں پایا۔ اس کے پیشانی عرق آلود ہو گئی۔ اس لڑکی سے اپنا رشتہ ختم کرنے کا تصور بھی اس نے نہیں کیا تھا۔ اس نے تو اس کے لوٹ آنے کی دعائیں مانگی تھیں۔ اس کی محبت کا احساس زرمین کو ہو جائے اس کا منتظر تھا۔ مگر یہ سب کیا ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ٹیرس پر چلا آیا۔ چھت پر خاموشی کا راج تھا پارٹی کا شور نیچے چھوٹ گیا۔

وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑے آسمان کی سمت دیکھ رہا تھا۔ تبھی مزنی چھت پر چلی آئی۔

"بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ نیچے انکل اناونسمنٹ کرنے جا رہے ہیں آپ کو بھی وہاں موجود ہونا چاہیے۔ چلیے۔"

مزنی اس کے قریب چلی آئی۔ مگر اس کا چہرہ دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ وہ اضطراری انداز میں ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کی رنگت زرد پڑ رہی تھی۔

"بھائی کیا ہوا ہے؟ are you all right

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی چلیں نیچے چلیں اپنے کمرے میں چل کر آرام کریں۔"

www.novelsclubb.com

مزنی اس کا بازو تھام کر متفکر سے گویا ہوئی۔

"مزنی I love her so much اس سے دستبردار ہونے کا خیال بھی میرے میں دل نہیں آتا۔ خدانخواستہ کبھی ایسا موقع آئے کہ وہ مجھ سے اپنے سارے جملہ حقوق واپس مانگ لے، تب میں کیا کرونگا؟ مزنی۔ اسوقت میں کہاں جاؤں گا۔ زندگی میں پہلی دفعہ گر وہ مجھ سے کچھ مانگے گی میں منع نہیں کر پاؤنگا۔ میں اسے انکار نہیں کر سکتا، اسے مایوس نہیں کر سکتا۔ اور اس کی خواہش پوری کر دینے کے نتیجے میں، میں بلکل تہی داماں رہ جاؤنگا"۔

فضاء میں کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

"کیا ہوا ہے بھائی؟ کیا زرمین نے آپ سے رابطہ کیا ہے؟ کیا وہ کچھ مطالبہ کر رہی ہے؟ جملہ حقوق واپس لینے سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ Divorce کی بات کر رہے ہیں؟ وہ کہاں ہیں؟ آپ میری بات کرائیں اس سے میں اسے سمجھاؤنگی۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی کبھی نہیں۔"

اب کے مزنی بھی بوکھلائی نظر آرہی تھی۔

"مزنی نیچے آؤ۔شاہ زر کیا کر رہے ہو یار انگوٹھی پہنانے کی رسم دلہن کے بغیر کیسے ہو پائے گی میرے بھائی۔"

شاہ میر پہلی سیڑھی پر کھڑا دہائی دے رہا تھا۔

شاہ زر نے مزنی کا ہاتھ تھاما اور نیچے چلا آیا۔

زین اور مزنی نے ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائیں۔فضاء میں تالیوں کا شور گونج اٹھا۔مزنی کی اتری شکل دیکھ زین پریشان ہوا تھا۔اس کے استفسار پر مزنی نے "کوئی پرابلم نہیں ہے" کہہ کر اسے ٹال دیا تھا۔،

www.novelsclubb.com

انگوٹھی کی رسم پوری ہوتے ہی شاہ زر اسٹیج پر چڑھ گیا۔

مائیک سنبھال کر گلا کھنکھارا سبھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

Hello to all .Thank you for pleasure of " your company ,your generous gifts and warm wishes on special occasions of my .sister's engagement

I have an announcement for all of you.In case you all are curious about my personal .life

.Dont insult my father

Iam responsible for all this mess.She leaves .me because of my faults

Don't talk with my mother about my marriage. She doesn't need daughter in law she has one.

Iam already married.

Dont talk about my wife as if she is past.

Distance between us is temporary.

We will be together in future in sha Allah. I love her,and going to love her for rest of my life.

www.novelsclubb.com

When I first met her ,honestly I didn't know she was gonna be this important to me.

I actually fell for her before i even realized i did.she is game changer, the kind of girl that redefines every thing you thought you knew about amazing.

One day I was looking at her ,I wonder how I got to be so damn lucky.

Dont you all dare think that iam going to love or marry some other girl.

The next girl I will ever love on this earth will be our daughter.

I will wait for her because honestly I don't want any one else.

I just wanted to say this to zarmeen, where ever you are,

I love you for all that you are, all that you have been,

and all your yet to be.

Iam yours don't give myself back to me.

www.novelsclubb.com

I left the light in my heart on ,in case you ever wanted to come back home,and you will in sha Allah . Miracle happens every

day.I love you and sorry for all that I have

.done to you

I will be waiting here

,For your silence to break

,For your soul to shake

For your love to wake

اپنی بات ختم کر کے وہ اسٹیج سے نیچے اترا تھا۔ مجمع جیسے اس کے الفاظ کے سحر سے نکلا لان ایکدم سے تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ ہزاروں دلوں پر قدم رکھتا وہ مزنی کے قریب چلا آیا۔ محفل میں موجود تقریباً لڑکیوں کو چاہے وہ کنواری ہوں یا شادی شدہ، اس لڑکی کی قسمت پر رشک ہوا تھا جسے اس شخص کی بیوی ہونے کا

www.novelsclubb.com

شرف حاصل تھا۔وہاں موجود ہر فرد کو اس لڑکی کے لیے اس شخص کی محبت صاف دکھائی دے رہی تھی۔اس کی الفاظ موتیوں کی مانند خالص تھے۔

"اے کاش تم یہاں ہوتی زرمین، تم دیکھتی کے تمھارا شوہر تم سے کتنی محبت کرتا ہے۔ کتنی شدت سے وہ تمھاری واپسی کا منتظر ہے۔ تمھیں اپنی قسمت پر ناز ہوتا ۔تم خدا کا شکر کرتے نہ تھکتی۔"

مزنی داخلی دروازے کو عبور کرتے شاہ زر کو دیکھ کر رہ گئ۔وہ اس کے اندورنی خلفشار سے واقف تھی۔اسٹیج پر کھڑے اس کے بھائ کے لہجے کی لرزش اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو اس نے محسوس کیا تھا۔وہ ٹھیک نہیں تھا بھلے ہی اس نے سب کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ اس کا منتظر ہے، پر امید ہے کہ وہ لوٹ آئے گی۔ مگر اندر سے وہ خود خوف زدہ تھا۔وہ امید و ناامیدی کے درمیان جھول رہا تھا۔

مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ سب کی داد وصول کرتا اپنے کمرے میں آگیا اور سیدھے بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ آنکھوں کے گوشے بے ساختہ نم ہوئے تھے۔

نہیں ہے کوئی شکوہ اب کسی سے

بس اپنے آپ سے روٹھا ہوا ہوں

بظاہر خوش ہوں لیکن سچ بتاؤں

میں اندر سے بہت ٹوٹا ہوا ہوں

*****

"کمرے کا باہر ہو رہی چہل پہل سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی مہمان آئے ہیں۔ آج اتوار تھا چھٹی کا دن تھا۔ وہ کمرے میں ہی بیٹھی رہی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔ تبھی دائی ماں کمرے میں داخل ہوئیں۔ وہ اٹھ بیٹھی۔

دائی ماں اس کے قریب بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"باہر کچھ لوگ تمھارا رشتہ لیکر آئے ہیں۔ لڑکا شہر میں رہتا ہے پڑھا لکھا انجینئر ہے۔ خوش شکل بھی ہے۔ مجھے تو وہ بہت پسند آیا ہے تمھارے لیے۔ میں یہی چاہ رہی تھی کہ جلد از جلد تمھاری شادی کروا کے اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ دیکھو ہماری قسمت کتنی اچھی اس چھوٹے سے گاؤں میں اجنبی ہوتے ہوئے بھی تمھارے لیے مناسب رشتہ آیا ہے۔ اب بس تم تیار ہو کر نیچے آجاؤ۔ تم لڑکے کو دیکھ لینا وہ لوگ تمھارے منتظر ہیں۔"

دائی ماں بہت خوش تھیں۔ مسرت ان کے لہجے سے واضح تھی۔ میرون کا مدار جوڑا اس کے پاس چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔ وہ سکتے کی کیفیت میں اس جوڑے کو دیکھ رہی تھی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا اب کون سی آزمائش اس کی منتظر تھی۔ وہ بے چینی سے کمرے کے چکر کاٹنے لگی۔ دماغ بلکل سن ہو گیا تھا۔

"میرے خدا مجھے اس امتحان کی گھڑی سے بچا لے۔ کوئی کرشمہ کر دے۔ میں دائی ماں سے کیا کہوں؟ کیسے بتاؤں انھیں کہ میں کسی کی منکوحہ ہوں؟"

اس کے دل سے دعا نکلی۔وہ پانچ منٹ تک ہنوز کمرے کے چکر کاٹتی رہی دفعتاً ایمن دروازے پر نمودار ہوئی۔

"باجی آپ تیار نہیں ہوئی؟ جلدی کریں ناوہ لوگ آپ ہی کا پوچھ رہے ہیں؟"

وہ اپنی بات کہہ کر جن کی طرح غائب ہو گئی۔اس گھر میں فی الوقت وہی افراتفری کا ماحول تھا جو اکثر لڑکی والوں کے گھر رشتہ آنے پر ہوتا ہے۔

مارے گھبراہٹ کے اس کا سارا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

"ہاں"

www.novelsclubb.com

اس کی ذہن میں اپنی ہی آواز گونجی۔

"قبول ہے"۔

شاہ زر کی آواز نے ذہن میں چکر لگایا۔

"مجھے بیوی بیوی کہہ کر مخاطب کرنا بند کرو، میں تمھاری بیوی نہیں ہوں۔"

"اچھا، حال ہی میں میرا نکاح کس کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"زرمین اس گھر کی بہو ہے ہماری عزت ہے۔۔۔۔۔

"

"ان سے ملیے، یہ ہیں میری بھابھی۔زرمین شاہ زر آفریدی۔۔۔۔۔۔۔

"آپ مجھے نہیں جانتی لیکن میں آپ کو جانتی ہوں۔آپ شاہ زر چاچو کی وائف ہیں زرمین آنٹی۔"۔۔۔۔۔۔

شاہ زر سے جڑا اس کا رشتہ اس رشتہ سے جڑے سارے رشتے اسے یاد آنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں کمزور نہیں پڑ سکتی۔مجھے کچھ کرنا ہوگا۔دائی ماں کو میں سمجھا لونگی۔وہ نہیں جانتی کہ میں شادی شدہ ہوں اس قسم کی صورت حال سے نمٹنا مجھے آنا چاہیے۔آخر کو اپنی بقیہ زندگی شاہ زر کے نام کے ساتھ گزارنی ہے مجھے۔"

وہ اپنی ساری ہمت متجمع کر باہر آئی تھی۔سب کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی تھیں۔

اسے عام سے حلیے میں دیکھ دائی ماں کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔

وہ دائی ماں کے پاس کرسی پر ٹک گئی۔اپنے عین مقابل اس دن اس کی ہاتھ سے چھوٹ کر گری گرم چائے کا شکار ہوئے شخص کو دیکھ اس کی طبیعت مزید مکدر ہو گئی۔

"ادھر میرے پاس آکر بیٹھو میری بچی۔ہائے چاند سا چہرہ ہے آپ کی بیٹی کا۔یوں ہی تو نہ ہوا ہے میر ابیٹا بے چین اسے اپنی دلہن بنانے کے لیے۔اب جلدی سے ہاں کہہ کر مٹھائی کھلائیں آپ ہمیں۔مجھے تو لڑکی انتہا سے زیادہ پسند آئی ہے۔بس شادی کی تاریخ آج ہی طے کر دیتے ہیں۔"

قدرے فربہی مائل جسم پر عمر کا لحاظ نہ کرتے ہوئے شوخ رنگ کا لباس میں ملبوس خاتون بالا ہی بالا سب کچھ طے کر کے بیٹھی تھیں۔انھیں تو گویا یقین تھا کہ لڑکی والوں کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں جتائے گا۔غالباً اپنے بیٹے پر بڑا ناز تھا۔وہی بد تہذیب بیٹا جو بس اسی کے چہرے پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔اس نے بے چین ہو کر پہلو بدلا۔اس خاتون کے اسے اپنے پاس بلانے کے باوجود وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔

دائی ماں کو ان کی ہاں میں ہاں ملاتا دیکھ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"معاف کیجیے گا،میں یہ شادی نہیں کر سکتی۔مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔لہذا آپ اپنے بیٹے کے لیے کوئی اور لڑکی ڈھونڈ لیں۔میری دائی ماں چند دنوں قبل ہی کومہ سے باہر آئی ہیں۔میں ان کی دیکھ بھال کرنا چاہتی ہوں کچھ وقت ان کے ساتھ بتانا چاہتی ہوں۔فی الحال انھیں میری ضرورت ہے۔"

اس کی بات پر صحن میں ایستادہ ہر نفس بھونچکارہ گیا۔دائی ماں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔وہ اس کے لہجے کی لرزش کو محسوس کر سکتی تھیں۔گویا یہ چند جملے ادا کرنے کے لیے اس نے اپنی ساری قوت لگادی ہو۔اس رشتے کی خبر سنتے ہی اس کی اڑی رنگت ان کی زیرک نگاہوں سے چھپ نہ سکی تھی۔

"نسیمہ اگر رشتہ نہیں کرنا تھا تو ہمیں فون پر ہی بتادیتیں گھر بلا کر ہمیں ذلیل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔آپ کی بیٹی کی مرضی سے تو بخوبی واقف ہونگیں آپ دونوں۔چلو بیٹا یہاں رک کر اور تذلیل نہیں کرانی ہم نے ہماری۔"

لڑکے کی ماں باآواز بلند کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔دائی ماں اور نسیمہ چاچی نے جوں ہی معزرت کرنے کے لیے لب کھولے وہ بول پڑی۔

"اگر آپ کو کچھ کہنا ہی ہے تو مجھ سے کہیں۔میرے انکار کے نتیجے آپ کو میرے بڑوں کی تذلیل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔میرے انکار سے آپ کو تذلیل کا

احساس ہوا ہے تو میں معذرت پیش کرتی ہوں۔ باقی یہاں کہنے سننے کو کچھ نہیں بچا اس لیے اللہ حافظ۔۔"

اس نے بڑے ادب کے ساتھ انھیں باہر کا راستہ دکھایا تھا۔ لڑکے کی ماں بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔ گھر کی چوکھٹ عبور کرنے سے قبل وہ ایک الوداعی نظر زرمین پر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔ اس کے جواب میں زرمین نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی۔ وہ ناکام و نامراد واپس لوٹ گیا۔ ان کے جاتے ہی وہ کسی سی بھی نظریں ملائیے بغیر سیدھے اپنے کمرے میں آ گئی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لیے اپنے ذہن میں الفاظ ترتیب دینے لگی۔ کوئی ایسی وجہ ڈھونڈنے لگی جو دائی ماں کو مطمئن کر سکے۔

دائی ماں اندر آئی تھیں۔ اس سے کوئی سوال کیے بغیر وہ غسل خانے کی سمت بڑھنے لگیں غالباً وہ اس سے خفا تھیں۔

وہ غسل خانے سے باہر آئیں زرمین آنکھوں میں آنسوں لیے انھیں کو دیکھ رہی تھیں۔

دائی ماں وہ میں۔۔۔۔۔

اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتی

دائی ماں اس کے قریب چلی ائیں۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیکر گویا ہوئ۔

"میں تم سے خفا نہیں ہوں۔ تمھیں شرمندہ ہونے کی کوئ ضرورت نہیں ہے۔ان لوگوں کو یہاں بلانے سے قبل مجھے تم سے پوچھ لینا چاہیے تھا۔میں بس چاہتی تھی تمھارا گھر بس جائے۔شوہر اور بچوں کی مصروفیات زندگی میں آئیں گی تو تم بھی دوسری لڑکیوں کی طرح مصروف ہو جاؤ گی۔ تمھیں اداس رہنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔لہذا میں نے تمھیں مطلع نہیں کیا۔مجھے یقین تھا لڑکے سے ملے بغیر

دیکھے بغیر تم رشتے سے انکار کر دو گی۔ وہ بلکل تمھارے آئیڈیل جیسا تھا جیسا تم کہا کرتی تھی کہ مردوں کو ہونا چاہیے۔ پڑھا لکھا، باشعور، شریف۔

میرا خیال تھا سامنے سے دیکھ کر شاید وہ لڑکا تمھیں پسند آجائے اور تم ہاں کر دوں۔ میں جانتی ہوں رشتے کو منع کرنے کی جو وجہ تم باہر دے کر آئی ہو وہ حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ تم جانتی ہو کہ میری طبیعت کو سکون تب ملے گا جب تم اپنے گھر کی ہو جاؤ گی۔ جتنی خوشی مجھے تمھیں تمھارے شوہر کے ساتھ کھڑے دیکھ کر ہو گی، تم چاہے میری جتنی خدمتیں کر لو مجھے اتنی خوشی نہیں ہو گی۔ خیر تمھیں اپنی زندگی کے فیصلے لینے کا پورا حق ہے۔ تم فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتی ٹھیک ہے۔ ہم اس بارے میں اور بات نہیں کرتے۔"

www.novelsclubb.com

دائی ماں نے اس کی پیشانی چوم کر بات ختم کر دی۔ وہ خاموش بیٹھی رہ گئی۔

وہ انھیں کیسے بتاتی کہ اب وہ آئیڈیلیزم پر یقین نہیں رکھتی۔وہ سمجھ چکی تھی یہ ضروری نہیں کہ جو افراد ظاہری طور پر ہمیں شریف النفس اور باشعور نظر آتے ہیں وہ حقیقتاً اچھے ہوں۔ جیسے فیصل۔اور وہ افراد جو ہمیں ظاہری طور پر عیاش اور آوارہ صفت نظر آتے ہیں وہ حقیقتاً برے ہوں جیسے شاہ زر۔

اسے جان بوجھ کر سگنل توڑنے والا، نو پارکنگ زون میں قصداً گاڑی پارک کرنے والا،

اسے اس کے محلے سے جبراً اٹھا کر لے جانے والا شخص پسند تھا۔اس دنیا میں موجود ہر شخص سے زیادہ۔

"آج تو دائی ماں نے میرے فیصلہ کو اہمیت دی۔ مگر کب تک میں ان سے حقیقت کو پوشیدہ رکھ پاؤنگی۔حیقیت سے آگاہی کی صورت میں انھیں صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اور حقیقت سے ناواقف ہونے کی صورت میں وہ کب تک اپنی بیٹی جوان کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نظر میں کنواری ہے اس کو گھر بٹھا کر رکھیں گی۔ میں تو ساری زندگی شاہ زر کے نام کے ساتھ جینا چاہتی ہوں، مگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے میں ایسا کیسے اور کب تک کر پاؤنگی۔"

وہ بستر پر بیٹھی سوچتی رہ گئی۔

یہ عشق نہیں آساں

(تحریر زرنیلا خان)

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 17

رمضان کے مبارک ماہ کا آخری عشرہ شروع ہو چکا تھا۔

سحری سے فارغ ہو کر وہ حسب معمول لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا تھا۔نادر نے پارٹی کی رات ہی کال کر کے اسے خوش خبری سنادی تھی کہ زرمین نے رشتہ سے منع کر دیا ہے۔یہ خبر سنکر اسے جتنی خوشی ہوئی تھی انکار کی وجہ جان کر اتنا ہی افسوس ہوا تھا۔وہ کسی کے نکاح میں ہے یہ بات زرمین نے سب سے پوشیدہ رکھی تھی۔غالباً وہ اس حقیقت کو سب سے پوشیدہ ہی رکھنا چاہتی تھی۔

ایکطرف وہ اس کے لوٹ آنے کا منتظر تھا،پر امید تھا کہ اس کے دل میں زرمین کے لیے جو جذبات ہیں وہ اس تک پہنچ جائینگے۔اللہ اس کے لیے کوئی معجزہ کر دے گا۔دوسری طرف اسے یاد رکھنا تو دور،اس کی محبت کو محسوس کرنا تو دور وہ کسی کو یہ تک بتانے پر آمادہ نہیں تھی کہ وہ اس کے نکاح میں ہے۔

www.novelsclubb.com

"اگر وہ کسی کو اس کے اور میرے درمیان رشتے کی حقیقت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتی،میں اس کے لیے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تو اس نے رشتے سے انکار کیوں کیا؟وہ مجھ سے خلع کا دعوا کر سکتی تھی۔شادی کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکتی

تھی۔بقول نادر کے وہ لڑکا قابل انجنیر ہونے کے ساتھ ساتھ خوش شکل بھی تھا۔اس نے انکار کیوں کیا؟کیا واقعی انکار کی وجہ دائی ماں ہی ہیں؟

اور اگر وہ شادی سے انکار کر رہی ہے اور مجھ سے خلع کا سوال بھی نہیں کر رہی، تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔وہ ساری عمر میرے نام سے وابستہ رہنا چاہتی ہو؟وہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی ہو۔۔۔۔۔

نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔اس نے بارہا مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔۔یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔انکار کی وجہ کچھ اور ہو گی۔۔۔۔۔غالباً اسے وہ شخص پسند نہیں آیا ہو گا۔۔۔

مگر دائی ماں کو وہ لڑکا پسند تھا۔۔کیا وہ اپنی پسند کو دائی ماں کی پسند پر ترجیح دے سکتی ہے۔۔۔۔۔انکار کر کے وہ دائی ماں کے فیصلے کے خلاف کھڑی ہو گئی۔

۔۔۔۔۔ایسی کون سی وجہ تھی جس نے اسے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کیا؟۔۔۔۔۔

اس کا ذہن پھر بری طرح الجھ گیا۔ دکھتے سر کے ساتھ وہ جاگنگ کے لیے نکل گیا۔

زرمین کے لیے پرپوزل آیا تھا، اس نے انکار کر دیا تھا۔ ہوا وہی جو وہ چاہتا تھا۔ باوجود اس کے

اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔

وہ اسکول جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ تبھی اس کی نگاہ الماری کے اندرونی خانے سے جھانک رہے لباس پر پڑی۔ وہ دروازے میں پھنس گیا تھا۔ اس نے الماری کا دروازہ کھولا۔

یہ وہی لباس تھا جو شاہ زر نے اس کے لیے خریدا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرنسی نوٹوں کی گڈی رکھی تھی۔ وہ دن میں کئی بار ان دونوں بے جان چیزوں کو دیکھتی تھی، چھو کر محسوس کرتی تھی۔ یہ واحد چیزیں تھیں اس کے پاس جو شاہ زر سے وابستہ تھیں۔ اسے دائی ماں کی نظروں سے بچا کر الماری کے اندرونی خانے میں رکھا تھا۔

جانے کیسے بے خیالی میں ڈریس کا کونا دروازے میں پھنس کر الماری کے باہر جھانک رہا تھا۔ غنیمت تھی دائی ماں کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی۔ ورنہ ان کے سوالوں کے جواب دینا مشکل ہو جاتا۔ وہ اس قسم کے لباس نہیں پہنتی تھی۔ اسقدر قیمتی لباس کو اس کی الماری میں پڑا دیکھ دائی ماں کے از حد حیران ہونے کا اندیشہ تھا۔ دائی ماں بخوبی واقف تھیں کہ اسے فضول خرچی قطعاً پسند نہیں تھی کجا کہ اس قسم کا لباس خریدنا۔

وہ الماری کے دروازے کو ٹھیک سے مقفل کر کے کمرے کے باہر آ گئی۔

"ہائے اس نے ایسا کارنامہ کر دیا مجھے تو یقین نہیں آ رہا تھا اپنی سماعت پر۔ میرا یقین کریں ندرت بیگم، حمزہ انتہا سے زیادہ شریف لڑکا تھا پورے گاؤں میں اس کی برابری کا کوئی نہ تھا۔ گاؤں والے تو اپنے لڑکوں کو شہر بھیجنے سے گریز برتتے ہیں۔ بری صحبت میں پڑ کر ان کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسے قابل بھروسہ جان کر اس کے والدین نے ہی قدم اٹھایا۔

پنج وقتہ نمازی، بڑوں کی عزت کرنے والا چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنے والا ماں باپ کے لبوں سے نکلی بات اسی لمحے پوری کرنا اس کا عین فرض تھا۔ جانے شہر جا کر اتنے سونے منڈے کو کیسا بخار چڑھ گیا۔ بہت بلانے کے بعد گھر آتا ہے، کسی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا اور تو اور پورے گاؤں میں اس کی بد تمیزی کی ہوا تب پھیلی جب اس نے اپنی بچپن کی منگیتر سے شادی سے انکار کر دیا۔ اس کی ماں بے چاری تو اپنی بہن کی بیٹی کے غم میں بستر سے لگ گئی ہے۔

اس پوری کایا پلٹ کی ایک ہی وجہ منظر عام پر آئی ہے۔ شہر میں کالج جا کر عیاش رئیس زادوں کی صحبت میں پڑ گیا ہے۔

ہائے مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ یہ دولت مند والدین اپنے بچوں کی کس انداز میں تربیت کرتے ہیں کہ ان کی صحبت میں اچھا بھلا انسان بھی جانور بن جاتا ہے۔

بس روپیہ پیسہ بے دریغ خرچ کرنا، دوسرے طبقہ کے افراد کو اپنا غلام سمجھنا، ان کا استعمال کرنا یہی ان کے محبوب مشغلے ہوتے ہیں۔ والدین کی عزت کرنا تو جیسے انہیں آتا ہی نہیں۔ کسی رشتے کے تقدس کا پاس نہیں ہوتا انہیں۔ کردار کے بہت ہلکے ہوتے ہیں یہ سارے۔ خود تو بیک وقت ہزار لڑکیوں سے دوستی گانٹھ کر رکھتے ہیں حمزہ کو بھی یہی سکھا دیا ہو گا۔ اب اس نے کونسی شادی کرنی ہے۔ اب اسے شریف لڑکی تھوڑی نا بھائے گی۔"

نسیمہ چاچی با آواز بلند گاؤں کے کسی شریف لڑکے کے اچانک بگڑ جانے کا سارا الزام شہر میں بسنے والے رئیس زادوں پر ڈال رہی تھی۔ وہ خاموش نہ رہ سکی۔ جانے اس سمیت نسیمہ چاچی جیسے درمیانی طبقے کے لوگ تمام دولت مند والدین کو مغرور و بے حس اور ان کی اولادوں کو عیاش اور بد تہذیب ہی کیوں سمجھتے تھے۔

"میں آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتی۔مانا کہ دولت مند افراد کی اکثریت بے راہ رو ہوتی ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہم سارے طبقے کو ایک ہی نظر سے دیکھیں۔ سبھی دولت مند والدین اور ان کی اولادیں ایک سی نہیں ہوتیں۔کچھ والدین ہوتے ہیں جن کے پاس بے تحاشہ دولت ہوتے ہوئے بھی وہ مغرور نہیں ہوتے،خدا کی ذات کو نہیں بھولتے۔اپنے بچوں کو صحیح تربیت دیتے ہیں۔اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں۔ان کی تربیت میں کوئی کھوٹ نہیں ہوتا۔ان کے بچے انسان ہوتے ہیں جانور نہیں۔کچھ رئیس زادے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔

طبقاتی فرق کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔اپنے ملازمین کے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھتے ہیں جو اپنے عزیزوں کے ساتھ رکھنا پسند کرتے ہیں۔وہ رئیس زادے جنھیں دنیا تو بدتمیز کہتی ہے اپنے باپ کے سامنے کبھی منہ نہیں کھولتے۔اس کا ہر حکم بجا لاتے ہیں۔ محض اپنے باپ کے کہنے پر کسی اجنبی لڑکی سے نکاح تک کر لیتے

ہیں۔ساری زندگی اس ایک لڑکی کے ساتھ وفادار رہنے کو تیار رہتے ہیں۔ جنھیں دنیا عیاش اور بدکردار سمجھتی ہے کسی غیر لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔شراب کو ہاتھ نہیں لگاتے۔یہاں تک کہ ایسی لڑکی جس نے کسی امیر زادے کی تذلیل کی ہو وہ لڑکی گھنٹہ بھر اس کی دسترس میں ہو باوجود اس کے وہ اسے ہاتھ تک نہیں لگاتا ۔یوں ہوتا ہے کچھ امیر زادوں کا کردار۔ان کی شخصیت۔

اس شخص کے بگڑ جانے کے پیچھے کسی امیر زادے کا نہیں خود اس کا ہاتھ ہے۔یہ بھی تو ممکن تھا کہ وہ شہر جا کر بھی شرافت کے جامے میں رہتا اپنے جیسے لوگوں سے دوستی کرتا۔ مگر اس نے قصداً ان امیر زادوں کا انتخاب کیا جو بگڑے ہوئے تھے۔اور بس اسے وہ ساری بدتمیزیاں جو آج تک نہیں کر پایا تھا کرنے کا سرٹیفیکیٹ مل گیا۔وہ چاہے جو کرے الزام اس کی بری صحبت پر جائے گا۔اگر صحبت ہی انسان کو بنانے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی تو والدین اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لیے تگ و دو ہی کیوں کرتے۔

ہیں کہ خدانخواستہ ان کی اولاد بری صحبت میں پڑ بھی جائے، تب بھی وہ اس کے اثر سے بچے رہیں۔ صحبت اور تربیت میں سے تربیت کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ دوسروں کا رنگ تبھی چڑھتا ہے جب اپنا رنگ کچا ہو۔ آپ اس نقطہ سے کیوں نہیں سوچتیں کہ اب تک حمزہ اچھائی کا ناٹک کر رہا ہو تاکہ اسے قابل بھروسہ جان کر اسے شہر جانے کی اجازت مل جائے۔ اور ہاں ممکن ہے وہ گاؤں کی ہی کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہو۔ اور آپ سب شہر کی لڑکیوں کو کوسنے میں اپنی قوت صرف کر رہی ہیں۔ اس شخص کے کردار کی کمزوری کے لیے اس کی بدتمیزی کے لیے، اس کی بے راہ روی کے لیے، آپ ان امیر زادوں کو کیوں کوس رہی ہیں جنھیں آپ جانتی تک نہیں۔

www.novelsclubb.com

"

وہ جیسے بنا سانس لیے کہتی جا رہی تھی۔ نسیمہ چاچی کی بات سنکر جانے کیوں اسے لگا تھا وہ شاہ زر کے تعلق سے آفریدی خاندان کے تعلق سے برا کہہ رہی ہیں۔ حالانکہ

ایسا نہیں تھا غالباً وہ شاہ زر کے حوالے سے آفریدی خاندان کے حوالے سے کچھ زیادہ ہی obsessed ہو گئی تھی۔اس اپنے ہی جذبات اپنے ہی الفاظ پر قابو نہیں تھا۔

اس کی جذباتی تقریر کو سن کر صحن میں ایستادہ تینوں نفوس متحیر تھے۔اس کا رویہ غیر متوقع تھے۔اس سے قبل ایمن اور نسیمہ بیگم نے اسے اسقدر غصے میں نہیں دیکھا تھا۔سب سے زیادہ حیران دائی ماں تھیں۔

ان کی چڑیا کے خیالات میں اتنی بڑی تبدیلی کب اور کیسے آ گئی وہ متحیر تھیں۔پہلے تو زرمین کے خیالات امیر طبقے کے تعلق سے نسیمہ بیگم سے مختلف نہ تھے۔اچانک کیا ہوا تھا؟ وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی؟

جبکہ وہ از خود گواہ تھی کہ رئیسوں سے دشمنی مول لینے کی نتیجے میں متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والوں کی زندگی میں کیسا طوفان آسکتا ہے۔

"باجی آپ اسقدر غصہ کیوں ہو رہی ہیں۔ بڑی بی تو بس امیر لوگوں کی حقیقت بیان کر رہی تھی۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ لوگ ویسے نہیں ہوتے جیسا آپ سوچتی ہیں۔ وہ لوگ تو بڑے۔۔۔

اس کے سرخ چہرے اور پھولی ہوئی سانسوں کو دیکھ ایمن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا تھا اس کی بات مکمل بھی نہ ہو پائی تھی کہ وہ بول پڑی۔

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی میں سب جانتی ہوں۔ آپ سب سے زیادہ جانتی ہوں۔ میں نے متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے حیوان اور اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے فرشتوں کو دیکھا ہے۔"

اس نے اپنے چہرے پر یوں ہاتھ پھیرا گویا اپنے تاثرات کو ہٹا رہی ہو۔

سب کو متحیر زدہ نگاہوں سے اپنی سمت دیکھتا پا کر وہ حویلی کی چوکھٹ عبور کر گئی۔

اس کا غصہ کا گراف اب بھی نیچے نہیں اترا تھا۔

******

دوپہر سے مزنی کچن میں گھسی تھی۔وہ افطار کے لئے کوئی خاص ڈش تیار کر رہی تھی۔وہ کھانا بنانے کے معاملے میں بلکل اناڑی تھی مگر اسے اس حقیقت کا علم نہیں تھا۔

اللہ اللہ کر کے افطار کے وقت دوسری ڈیشیس کے ساتھ مزنی کے ہاتھوں بنے چکن رولز بھی ڈائینگ ٹیبل تک پہنچ ہی گئے تھے۔

اذان کی آواز بلند ہوئی سبھی نے روزہ کھولا۔سب باخبر تھے کہ کسی بھی چیز کو چکھنے سے قبل مزنی کے ہاتھوں بنے چکن رولز چکھ کر اسے داد دینا ان کا عین فرض تھا۔

ڈرتے ڈرتے سبھی لڑکوں نے لقمہ توڑا تھا۔گھر کے بڑے کمال اطمینان سے دوسرے لوازمات کے ساتھ انصاف کر رہے تھے۔مزنی کی ڈش سب سے پہلے چکھ کر اسے داد دینے کی زمہ داری بس نوجوان نسل کے کاندھوں پر تھی۔

حسب توقع چکن رولز کا ذائقہ کم از کم اس دنیا سے تعلق رکھتا معلوم نہیں ہو رہا تھا۔زین نے دو ہی لقموں میں پورا رول ختم کر کے اس کی تعریف کر منگیتر ہونے کا فرئضہ انجام دیا تھا۔باقی بچے لڑکوں کو بھی اس کی تقلید کرنا تھی۔

اس سے قبل بھی کئی بار آفریدی ولا کی نوجوان نسل مزنی کے ہاتھوں بنے پکوانوں کا شکار ہوتے رہے تھے۔وہ اچھا کھانا نہیں بنا سکتی تھی باوجود اس کے وہ کھانا بنا کر دوسروں کو کھانے پر مجبور کیوں کرتی تھی۔اس کی وجہ تھی مزنی کی ایک انوکھی عادت۔وہ اپنا بنا کھانا چکھتی تک نہیں تھی۔ڈش کیسی بنی ہے یہ جاننے کے لیے وہ دوسروں پر انحصار کرتی تھی۔اور جن پر وہ انحصار کرتی تھی وہ بڑے آرام سے جھوٹ بولتے آئے تھے کہ وہ اچھا ہی نہیں بلکہ بہترین کھانا بنا لیتی ہے۔جس کے نتیجے میں وہ خوش ہو کر کوئی اور نئی ڈش ٹرائے کرنے کی ٹھان لیتی۔یہ روایت آفریدی ولا میں تب سے رائج تھی جب مزنی 17 سال کی ہوئی تھی۔اور اس نے پہلی دفعہ کچن میں قدم رکھا تھا۔

وہ ٹکٹکی باندھے شاہ زر کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی رائے مزنی کے لیے دوسروں سے زیادہ اہم تھی۔

شاہ زر نے پہلا لقمہ توڑا۔

لقمہ زبان پر رکھتے ہی رولز میں نمک کی زیادتی نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔

وہ مزنی کی سمت دیکھ محبت سے مسکرا دیا۔

اس کی یہ مسکراہٹ A+ کا سرٹیفکیٹ تھی۔وہ فخریہ انداز میں گردن ہلاتی چکن رولز کو ہاتھ لگائے بغیر دوسرے لوازمات سے انصاف کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ ذائقہ چکھتے ہی اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔

تیکھا جوس، نمکین ٹوسٹس، اور کھٹاس بھرے پراٹھے۔

چکن رول کا نوالہ اس کی حلق میں اٹکنے لگا۔ پانی کا گھونٹ بھر کر اس نے نوالے کو حلق سے نیچے اتارا تھا۔

اس کی یاد اپنا راستہ بنا ہی لیتی تھی۔ کسی بھی وقت کسی بھی پہر۔

وہ ایمن کے ساتھ افطار کر کے فارغ ہوئی تھی۔ نسیمہ چاچی اور دائی ماں اپنی ضعیف عمری اور بیماری کے چلتے روزے رکھنے سے قاصر تھیں۔

مغرب کی نماز پڑھ کر وہ قرآن شریف اٹھانے کے لیے الماری کی سمت بڑھی تھی۔ تبھی ایمن دوڑتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"ایمن تم ابھی تک گئی نہیں۔ جاؤ تمھاری سانس منتظر ہو نگیں۔"

www.novelsclubb.com

اسے اپنے فون میں گھسا دیکھ وہ خفگی سے بولی۔

"ہائے باجی، چلی جاؤ نگی نا۔ پہلے آپ مجھے سمجھا دیں کے یہ سونا منڈا کیا کہہ رہا ہے سویرے سے خوار ہو رہی ہوں اس ویڈیو کے پیچھے ایک لفظ پلے نہیں پڑ

رہا۔انگریزی سے جان جاتی ہے میری۔سات جماعتیں پڑھی ہیں پر اتنی انگریزی نا سیکھ سکی کہ یہ کیا بول رہا سمجھ سکوں،لعنت ہے ایسی پڑھائی پر۔خیر آپ تو انگریزی پڑھاتی ہیں نا مجھے ترجمہ کر دیں اس کا۔

ہائے اتنا سونا منڈا میں نے اپنی زندگی میں نہ دیکھا۔بہت وائرل ہوئی پڑی ہے یہ ویڈیو۔

پتہ ہے انہوں نے شیئر کی ہے یہ ویڈیو میرے ساتھ۔کہہ رہے تھے یہ منڈا جو کچھ کہہ رہا ہے اپنی بیوی کے لیے،میرے جذبات بھی تیرے لیے بلکل ویسے ہی ہیں۔اس کے جذبات کیا خاک مجھے سمجھ آنے ہیں جب اس خوبصورت لڑکے کے الفاظ ہی میرے پلے نہیں پڑ رہیں۔"

ایمن اسمارٹ فون ہاتھ میں اٹھائے پریشان سی گویا ہوئی۔

"ایمن جب سے تمھارے شوہر نے تمھیں فون خرید دیا ہے میں دیکھ رہی ہوں، تم سارا سارا دن یہ social networking sites پر اپنا وقت ضائع کرنے لگی ہو۔ یہ بری عادت مت لگاؤ۔ یہ سب کچھ وقت کا ضیاء ہے اور کچھ نہیں۔"

اس نے قرآن مجید کو دوبارہ الماری میں رکھتے ہوئے کہا ایمن آسانی سے ٹلنے والی نہیں تھی۔

"باجی میں کہاں ٹائم پاس کرتی ہوں، ایسا کہہ کر آپ میرا دل نہ دکھائیں۔ میرے شوہر نے اتنے پیار سے کہا تھا دیکھنے کو، تو سوچا ایک بار دیکھ لوں سن لوں یہ لڑکا اپنی بیوی کے لیے کیا کہہ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایمن نے منہ پھلا لیا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے تم ویڈیو شروع کرو میں سن کر بتاتی ہوں وہ کیا کہہ رہا ہے۔"

"ہائے باجی اتنا سونا منڈا ہے آپ اسے دیکھیں گی نہیں؟ کتنے دل سے کہہ رہا وہ ہر ایک لفظ۔"

"تمھیں ترجمہ سننا ہے یا نہیں میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھت تلاوت کرنی ہے۔"

وہ خفا ہوئی۔

"ارے نہیں باجی خفا تو نہ ہوں۔ سننا ہے مجھے بس آپ مجھے ترجمہ کر دیں جلدی سے۔"

ایمن نے فوراً ویڈیو شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"Hello to all.

اس کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔ وہ آواز شاہ زر جیسی تھی۔ وہ متحیر تھی کیا دو لوگوں کی آوازیں اسقدر مشابہ ہو سکتی ہیں۔

اس نے خود کو سنبھالا۔ ویڈیو چلتی رہی اور وہ ترجمہ کرتی رہی۔

"وہ اس کی بہن کی منگنی پر آئے مہمانوں کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ غالباً اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اس کی بیوی کے چلے جانے کی وجہ وہ خود ہے۔ قصوروار وہ خود ہے۔ اس کے والدین نہیں۔

وہ کہہ رہا ہے کہ اسے دوسری شادی نہیں کرنی۔

ان دونوں کے درمیان فاصلہ عارضی ہے۔ وہ اس کا انتظار کرے گا۔ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔"

اپنے حساب سے اس شخص کی تقریر کی ترجمانی کرتی وہ حیران ہوتی جا رہی تھی۔ عجیب سے احساسات اسے اپنے حصار میں لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

تبھی اس نے اپنا نام سنا۔ اور ایکدم سے اسے اپنے خوف و اضطرار کی وجہ سمجھ آ گئی۔

اس نے فون ایمن کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

وہ شاہ زر تھا۔مائیک ہاتھ میں تھامے وہ اپنا پیغام اسے دے رہا تھا۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔

وہ آواز کسی اور کی نہیں تھی شاہ زر کی تھی۔وہ الفاظ کسی اور کے لیے نہیں تھے۔اس کے لیے تھے۔

وہ اس کی آنکھوں کی نمی کو دیکھ سکتی تھی اس کے لہجے کی لرزش کو محسوس کر سکتی تھی۔وہ بہت افسردہ بہت ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔

یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔مجھ سے محبت کرتا ہے،میرا منتظر ہے،مجھ سے معافی مانگ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ میری محبت کے بیدار ہونے کا منتظر ہے۔

میرے مولا یہ میں کیا سن رہی ہوں۔

اس کا سانس ایکدم سے اکھڑنے لگا۔ جسم پسینے میں بھیگ گیا۔ وہ بے دم سی بستر پر بیٹھ گئی۔ موبائیل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ ایمن اس کی حالت دیکھ بوکھلا اٹھی۔

"کیا ہوا باجی آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے کیا؟ باجی ۔۔۔۔۔۔۔۔باجی۔۔۔۔۔۔۔۔"

مگر وہ تو جیسے کچھ سن ہی نہیں پا رہی تھی۔ بستر پر بیٹھی بڑی بڑی سانسیں لے رہی تھیں۔ ایمن دوڑ کر کمرے کے باہر نکل گئی۔

کچھ دیر بعد وہ دائی ماں اور نسیمہ چاچی کے ساتھ لوٹی تھی۔

وہ بستر پر لیٹی بے حس و حرکت چھت کو گھورے جا رہی تھی۔ آنکھوں کے کنارے سے آنسو بہہ کر بستر میں جذب ہوتے جا رہے تھے۔

"زری۔۔۔۔۔۔زری۔۔۔۔۔۔

کیا ہاں وا ہے بیٹا, تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ مجھے بتاؤ۔"

دائی ماں متفکر سی اس کے سرہانے بیٹھی گویا ہاں وئی۔

وہ ہنوز ساکت و جامد لیٹی رہی۔اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی نگاہیں چھت پر ثبت تھیں۔ گویا وہ قوت سماعت سے محروم ہو چکی ہو۔

"بڑی بی، میں نے تو بس باجی کو ایک ویڈیو سمجھانے کے لئے کہا تھا۔تب تک تو ٹھیک ہی تھیں پھر اچانک انہوں نے فون میرے ہاتھ سے چھین لیا اور جیسے ہی انہوں نے اس ویڈیو والے آدمی کو دیکھا ان کی طبیعت بگڑنے لگی۔ مجھے تو سمجھ نہیں آرہا بڑی بی کہ اصل ماجرا کیا ہے؟

"ایمن نے گھبرا کر اپنی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کی۔

"کیسی ویڈیو؟ کونسا آدمی مجھے دکھاؤ۔"

دائی ماں نے صورتحال کو سمجھنے کی کوشش میں پہلا قدم اٹھایا۔

"یہ لڑکا کون ہے؟اور کیا کہہ رہا ہے؟زرمین؟کون زرمین؟کس زرمین کی بات کر رہا ہے یہ لڑکا؟

دائی ماں ویڈیو دیکھ کر محض زرمین کے نام کے علاوہ کچھ سمجھ نہ سکی تھی۔وہ ان پڑھ تھیں انگریزی کیسے سمجھ پاتیں۔

"بڑی بی باجی نے مجھے بتایا تھا کہ اس کی بیوی اس کو چھوڑ کر چلی گئی ہے۔وہ اپنی بیوی کا انتظار کر رہا ہے۔وہ اس سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔یہ سب کچھ کہتے وقت تو باجی بالکل ٹھیک ہی تھیں۔مگر جوں ہی انہوں نے اپنا نام سنا تو فون میرے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔اس کے بعد انکی یہ حالت ہوں ہو گئی۔"ایمن اس اچانک افراد پر گھبرا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنا نام سے کیا مراد ہے تمھاری؟وہ اپنی بیوی کے متعلق بات کر رہا تھا۔اس سب سے زرمین کا کیا تعلق ہے؟

زرمین نام کی اور بھی کئی لڑکیاں ہیں اس دنیا میں۔"

دائی ماں نے دوپٹے سے ماتھے پر آیا پسینہ پوچھتے ہوئے کہا۔

وہ صورتحال کو سمجھ نہیں پا رہی تھی یا سرے سے سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔

"ندرت بیگم آپ نے بجا فرمایا کہ اور بھی زرمین ہوں گی اس دنیا میں۔ مگر زرمین کی اس حالت سے یہ واضح ہے کہ وہ شخص جس زرمین کہ متعلق بات کر رہا ہے وہ کوئی اور زرمین نہیں اپنی زرمین ہے۔"

نسیمہ چاچی نے دائی ماں کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں نسیمہ بیگم وہ شخص اپنی بیوی کے متعلق بات کر رہا ہے۔اس کی بیوی میری زرمین کیسے ہو سکتی ہے؟ میری زرمین غیر شادی شدہ ہے۔اس بات کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

دائی ماں کو نسیمہ چاچی کی بات بری لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ برا نا منائیں ندرت بیگم، مگر جہاں تک مجھے سمجھ آ رہا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ وہ شخص زرمین کا شوہر ہے۔

اچانک آپ کے کومہ میں چلے جانے سے وہ بلکل تنہا رہ گئی ہو گی۔ جوان تنہا لڑکی کو اس معاشرے میں زندگی گزارنے کے لیے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے نا گریز حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہو۔ جوان خون ہے۔ آج کل کے بچے زرا سی لڑائی کو انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ کسی آپسی اختلاف کے بعد وہ یہاں چلی آئی ہو گی۔ آپ کے ہوش میں آجانے کے بعد آپ کی نازک طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے فی الوقت حقیقت کو پوشیدہ رکھنے میں ہی عافیت سمجھی ہو گی۔ یوں بھی یہ سب کچھ سن کر آپ کو شاک ہی لگنے کا اندیشہ ہو گا اسے، کیونکہ اپنی شادی کو اچھے انجام تک پہنچا نہ سکی وہ۔ یوں بھی اس روز رشتہ سے انکار کی کوئی مناسب وجہ نہیں دے سکی تھی وہ۔ آپ کو نہیں لگتا انکار کی اصل وجہ اس کا پہلے سے شادی شدہ ہونا ہو سکتا ہے۔"

نسیمہ چاچی نے اپنے اندازے سے ساری کہانی ترتیب دے دی۔

ان کی بات سنکر دائی ماں نے دل تھام لیا۔

"زری۔۔۔زری۔۔۔۔۔مجھے بتاؤ حقیقت کیا ہے؟یوں چپ مت رہو میری بچی۔کہہ دو کہ یہ سب جھوٹ ہے۔تمھاری کوئی شادی نہیں ہوئی۔"

دائی ماں نے اس جھنجھوڑ ڈالا مگر وہ ساکت بیٹھی خالی خالی نگاہوں سے انہیں تکتی رہی

۔

"مجھے تمھارے آنسوؤں سے تکلیف ہوتی ہے

۔۔۔۔۔کہاں تھی تم؟

www.novelsclubb.com

.....تمھاری آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں؟کیا تم روتی رہی ہو۔؟۔.....

I think I like you

.....میں تمھیں اتنی خوشیاں دونگا کہ تم سارے غم بھول جاؤ گی

۔۔۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ کسی کی بھی بات سننے سے قاصر تھی اس کے ذہن میں بس ایک ہی شخص کے الفاظوں کی بازگشت ہو رہی تھی۔بستر سے اٹھکر وہ کسی روبوٹ کی مانند چلتی غسل خانے میں چلی گئی۔

کمرے میں موجود تینوں نفوس اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے پر مجبور تھے۔وہ فی الوقت کچھ بھی کہنے سننے کی حالت میں نہیں تھی۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

غسل خانے کے دیوار گیر شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ وہ طنزیہ انداز میں مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"میں زرمین شاہ زر آفریدی۔۔۔۔۔نہیں زرمین فاروقی کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔۔۔کیونکہ میرے نام کا اس کے نام کے ساتھ جڑ جانا محض اس کی تکلیف کا

باعث بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔میں اس شخص کو کبھی کوئی خوشی نہیں دے سکی۔۔۔۔ جب اس سے نفرت کرتی تھی تب اس کی ذلت ور سوائی کا باعث بنی۔۔۔۔۔المیہ تو یہ ہے کہ اس سے محبت کرنے پر بھی میں نے اسے دکھ ہی دیے۔۔۔۔۔غالباً میں اسے تکلیف پہنچانے، دکھ دینے کے لیے ہی اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔میں احمق اس کی خالص محبت کو ہمدردی کا نام دیتی رہی۔۔۔۔۔میں اپنی محبت کے غم میں اسقدر ڈوب گئی تھی کہ اس کی محبت دیکھ ہی نہیں پائی۔۔۔۔۔۔میں ہمیشہ سے خود غرض ثابت ہوئی ہوں۔۔۔۔اپنی نفرت میں بھی اور محبت میں بھی۔۔۔۔۔اس سے نفرت کی تو یہ تک جاننے کی زحمت نہ کی کہ حقیقتاً وہ قصوروار ہے بھی یا نہیں۔ بس اس کی نفرت کے الاؤ میں جلتی رہی۔۔۔انتقام کے منصوبے بناتی رہی۔۔۔۔اور جب اس سے محبت کی تو یہ تک نہ دیکھا کہ کہیں وہ بھی اس مرض میں مبتلا تو نہیں ہو گیا۔۔۔۔۔میرے لیے بس میرے جذبات مقدم رہے ۔۔۔۔۔بڑی ہی شان سے اس سے علیحدگی کا فیصلہ لیا تھا۔یہ سوچ کر اس میں اس

کی عافیت پوشیدہ ہے۔۔۔اس کی زندگی سے ذمہ داری کا بوجھ ہٹ جائے گا۔۔۔وہ پہلے کی طرح آزاد ہو جائے گا۔۔۔ مگر ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی میں اسے فائدہ نہ پہنچا سکی۔۔۔ایک دفعہ پھر اس کی تکلیف کا سبب بن بیٹھی۔۔۔اسے بھی اسی غم کی آگ میں جلنے کے لیے چھوڑ آئی جس میں خود جل رہی ہوں۔۔۔ نہیں میرا اور اس کا غم برابر ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔مجھے تو عادت ہے تنہا زندگی گزارنے کی مگر اسے تو اپنوں کے بغیر جینا عذاب لگتا ہے۔۔۔۔۔۔اگر وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو مجھے بھی وہ اپنوں میں گردانتا ہو گا۔۔۔۔۔اگر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔میں جانتی ہوں وہ جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔۔وہ سچ کہہ رہا تھا۔۔۔اس پوری دنیا میں اس سے زیادہ سچا شخص نہ ہو گا۔۔۔۔میں نے اسے تکلیف کے سوائے کچھ نہیں دیا۔۔۔میں اس قابل نہیں کہ مجھ سے محبت کی جائے۔۔۔میں ایسی شخصیت نہیں ہوں کہ مجھ سے محبت ہو جائے۔۔۔ باوجود اس کے اگر وہ میرے سامنے کھڑا ہو کر اقرار محبت

www.novelsclubb.com

کرتا تو میں یقین کر لیتی۔۔۔۔مجھے یقین آجاتا ہے اس کی کہی ہر ایک بات

پر۔۔۔۔۔

وہ خود سے مخاطب تھی۔

اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔الفاظ کا سلسلہ ختم ہوا تو سکتہ ٹوٹا۔انسوؤں کا سیلاب بند توڑ کر آنکھوں کے رستے باہر نکل آیا۔وہ غسل خانے کے فرش پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کمرے سے باہر بیٹھی اس کی بلند ہوتی ہچکیوں کی دلسوز آواز کو سنتی دائی ماں پہلی دفعہ قسمت سے شاکی ہوئی تھیں۔پہلی بار انھیں اپنی اور اپنی چڑیا کی تقدیر بری لگی تھی۔ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

تقدیر بنانے والے تو نے کمی نہ کی

اب کس کو کیا ملا یہ مقدر کی بات ہے

******

علی الصبح وہ وائٹ ٹی شرٹ بلاک جیکٹ اور بلاک جینس میں ملبوس کمرے سے باہر آیا تھا۔اسے روز کی نسبت

informal dressing

میں دیکھ سبھی چونکے تھے۔آج غالباً آفس جانے کا ارادہ نہیں تھا اس کا۔

"کہیں جا رہے ہیں وں شاہ زر؟" راشد صاحب نے سوال کیا۔

"جی ڈیڈ آپ کو یاد ہیں نا یاسر صدیقی میرا دوست جو امریکہ شفٹ ہیں وں گیا تھا۔خاص طور پر اپنی شادی کے لیے وہ انڈیا لوٹا ہے۔اپنی آباؤاجداد کے گاؤں کی آبائی حویلی میں اس نے فنکشن رکھا ہے۔وہ بضد ہے کہ میری حاضری ضروری ہے۔گاؤں شہر سے چند گھنٹوں کی دوری پر ہے بروقت پہنچنے کے لیے مجھے ابھی نکلنا ہیں وں گا۔"

www.novelsclubb.com

شاہ زر نے معلومات بہم پہنچائی۔

"ٹھیک ہے بیٹا خیر سے جانا خیر سے لوٹنا اللہ تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔"

اسے دعا دیتے ہوئے راشد صاحب حسبِ معمول واک کے لیے نکل گئے۔

وہ مسکراتا ہوا پورچ کی سمت بڑھ گیا۔

وہ دونوں ہی ساری رات جاگتی رہی تھیں۔ کل کی نسبت زرمین کچھ نارمل برتاؤ کر رہی تھی۔ سحری کے بعد نماز پڑھ کر وہ تلاوت کرنے بیٹھ گئی تھی۔ سورج نکل آیا تھا پچھلے دو گھنٹے سے وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی محو تلاوت تھی۔

"زرمین تم اسکول جاؤ گی۔"

www.novelsclubb.com

دائی ماں نے سوال کیا تھا۔ کل دوپہر سے ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ کسی روبوٹ کی مانند اپنا ہر کام کرتی جا رہی تھی کسی کو مخاطب کیے بغیر۔

"نہیں"

ایک لفظی جواب دے کر وہ دوبارہ تلاوت میں مصروف ہو گئ۔

"بس کر دو چڑیا کافی دیر سے تم تلاوت کر رہی ہں و، تھک گئی ہں و نگی۔"

دائی ماں متفکر ہں وئیں۔

ان کی بات پر اس نے قرآن شریف کو بند کر لحاف میں لپیٹا اور الماری میں رکھ دیا۔اور پاؤں میں سلیپر پہن کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

دائی ماں بے بسی سے اسے جاتا دیکھتی رہیں۔انہیں حقیقت سے آگاہ کرنا تو دور وہ تو کسی سے بات تک کرنے کی روادا نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

دائی ماں کمرے سے باہر نکل آئیں۔وہ حویلی سے باہر نکل گئ تھی۔

ایمن جھاڑو لگا رہی تھی جبکہ نسیمہ چاچی کبوتروں کو دانہ ڈالنے میں مصروف تھیں۔

"کچھ کہا زرمین نے آپ سے؟"

نسیمہ چاچی نے استفسار کیا۔

"نہیں کل رات اس کے آنسوؤں کا سیلاب تو تھم گیا۔ مگر منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا ہے۔ نہ جانے میری بچی کو کیا ہو گیا ہے۔ میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے۔ میری چڑیا شادی شدہ ہے یا نہیں وہ شخص اس کا شوہر ہے بھی یا نہیں؟ اور اگر یہی حقیقت ہے، تو اتنا سب کچھ کب اور کیسے ہوا میری چڑیا کی زندگی میں؟ ساری ان سلجھی گھتیاں مجھے ہولا رہی ہیں۔"

دائی ماں کی آواز بھرا گئی۔

"بڑی بی آپ فکر نہ کریں میں نے اپنے شوہر سے کہہ دیا ہے۔ وہ ساری معلومات اکھٹا کر لے گا باجی کی زندگی کے تعلق سے۔ یہ انٹرنیٹ کا دور ہے کسی کی زندگی میں کیا چل رہا ہے اور کیا کچھ گزر چکا ہے سب پتہ چل سکتا ہے اس کے ذریعے۔ یوں بھی وہ شخص کافی امیر و کبیر معلوم ہو رہا تھا۔ مجھے یقین ہے اس کے تعلق سے خبریں

آتی ہو گی انٹرنیٹ پر۔رہا سوال باجی کا تو وہ بھی کوئی عام سی لڑکی تو نہ تھی، خیر سے مشہور صحافی رہ چکی ہیں۔ان کے متعلق بھی بآسانی معلومات حاصل ہو جائیگی"۔

ایمن نے کافی سمجھداری کا ثبوت دیا تھا۔

ایمن کی بات پر دائی ماں پُرامید ہوئی تھیں۔

_ کیا یہ ممکن ہے؟ ہمیں ساری حقیقت کا پتہ چل سکتا ہے؟"

"ہاں ہاں، کیوں نہیں بڑی بی آپ فکر نہ کریں۔عنقریب یہ گُتھی سلجھ جائے گی ۔باجی شادی شدہ ہے یا نہیں، وہ اس شخص کی بیوی ہیں یا نہیں، وہ اس حالت کو کیوں پہنچی ہیں؟ سب پتا چل جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

ایمن نے دائی ماں کا حوصلہ بڑھایا۔

کھیت سے لگی پگڈنڈی پر چلتی ہوئی سوچوں میں گم تھی۔

یہ کیا ہو گیا ہے مجھے ؟.....میں کسی سے بات کیوں نہیں کر پا رہی ہوں۔؟۔۔۔۔۔۔میں خود سے ناراض ہو یا ساری دنیا سے ؟۔۔۔۔۔اپنی غلطیوں کی سزا میں دائی ماں کو کیوں دے رہی ہوں ؟۔۔۔۔۔۔شاہ زر مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔تو اب کیا؟۔۔۔میں کیا کر سکتی ہوں ؟۔۔۔۔۔اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے.....میں اس کے پاس واپس نہیں جا سکتی.....میں اس کی اور آفریدی ولا کے ہر مکین کی گنہگار ہوں۔۔۔۔۔۔میں اس کی محبت کے لائق نہیں ہوں۔۔۔۔۔مجھے یہ جدائی کی سزا کاٹنی ہو گی اور اسے بھی۔۔۔۔۔یہی ہمارا مقدر ہے۔۔۔۔۔تقدیر سے کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔۔۔شاید ہم ملے ہی تھے بچھڑنے کے لیے۔۔۔۔۔۔اچھا ہوا کہ مجھے آج اس کی محبت کا علم ہوا۔۔۔۔اس کے ساتھ رہتے ہوئے مجھ پر یہ عقدہ کھلتا تو اسے چھوڑ کر آنا میرے لیے نا ممکن ہو جاتا۔۔۔۔۔اس کی ہمدردی سے دستبردار ہونا اسقدر جانلیوا تھا۔۔۔۔۔اس کی محبت سے دستبرداری کیونکر ممکن ہو پاتی۔۔۔۔۔مجھے خود کو سنبھالنا

www.novelsclubb.com

ہو گا۔۔۔۔دائی ماں کی خاطر۔۔۔۔۔اب تک حقیقت کا تھوڑا بہت علم ہو چکا ہو گا انہیں۔۔۔۔ مناسب وقت دیکھکر مجھے انہیں ساری حقیقت سے آگاہ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ گھر لوٹ آئی داخلی دروازہ عبور کرتے ہی اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجالی۔

"دائی ماں, نسیمہ چاچی، ایمن سب تیار ہو جاؤ ہم سب فیملی پکنک پر جا رہے ہیں۔ گاؤں کے باہر ایک بہت ہی خوبصورت گارڈن بنایا گیا ہے حال ہی میں۔ میرے اسٹوڈنٹس بات کر رہے تھے اس کے متعلق۔ایمن تم کچھ کھانے پینے کا سامان پیک کر لو دائی ماں اور نسیمہ چاچی کے لیے، ہم دونوں بھی افطار وہیں کرینگی۔"

اچانک اس کی سیر کے منصوبے کو سن وہ تینوں متحیّر تھیں۔دائی ماں اس کی ذہنی حالت کو لیکر مزید پریشان ہو گئیں۔

"تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا میری بچی۔"

دائی ماں اس کے قریب چلی آئیں۔

"مجھے کیا ہونا ہے۔میں بلکل ٹھیک ہوں دائی ماں۔بس آپ تینوں جلدی سے تیار ہو جائیں بس آنے میں محض آدھا گھنٹہ رہتا ہے۔۔"

وہ عجلت میں کہتی ہوئی کمرے میں روپوش ہو گئ۔

قریباً پندرہ منٹ بعد وہ چار عورتوں کا قافلہ ہنگامی اور اچانک پکنک کے لیے نکل پڑا تھا۔

اس قافلہ میں کوئ بھی خوش نہ تھا سب اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔

www.novelsclubb.com

*****

گاڑی اپنے سفر پر رواں دواں تھی۔اسے ڈرائیو کرتے ہوئے لگ بھگ دو گھنٹے کا وقت گزر چکا تھا۔سڑک سنسان تھی لہٰذا اس کی کار کی رفتار بھی قدرے تیز تھی

۔دفعتاً ایک ٹرک مخالف سمت سے آتا دکھائی دیا۔اس نے رفتار دھیمی کرتے ہوئے کار سڑک کے کنارے پر لے لی۔

اچانک نہایت ہی بھاری ٹرک کبھی سڑک کے دائیں تو کبھی بائیں بل کھانے لگا۔

اس اچانک افتاد پر شاہ زر متحیر تھا۔اس کے آگے نکل جانے کا راستہ بھی بلاک کر دیا تھا اس بھاری بھر کم ٹرک نے۔یا تو ٹرک کا بریک فیل ہوا تھا یا ڈرائیو نشے میں تھا۔

اس سے قبل کہ وہ کچھ سمجھ پاتا،ٹرک تیز رفتاری سے اس کی کار کو زوردار ٹھوکر مارتا ہوا آگے نکل گیا۔

اس اچانک حملے کے نتیجے اس کا سر اسٹیرنگ سے ٹکرایا۔ایک جھٹکے سے کار کا دروازہ کھلا اور وہ کسی گیند کی مانند لڑھکتا ہوا نیچے گرنے لگا اور لڑھکتا ہی چلا گیا۔وہ لڑھکتا ہوا کسی چیز کو پکڑنے کے لیے ہاتھ پاؤں چلا رہا تھا مگر ہاتھ میں صرف خشک پودوں

کی ٹہنیاں آرہی تھیں جو سہارا دینے کے بجائے خود بے وزن ہو کر اس کے ہاتھ میں آرہی تھیں۔

گرتے گرتے اچانک وہ رک گیا، ڈھلان پر ایک چٹان نما پتھر ایستادہ تھا۔اسی کی بدولت وہ مزید نیچے گرنے سے بچ گیا۔

درد کی ایک ٹیس اس کی سر میں دوڑ گئی جسم میں جگہ جگہ درد کا احساس اور جھاڑیوں کی چبھن محسوس ہو رہی تھی۔اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

کچھ دیر بعد وہ درد وہ تکلیف کے احساس سے بیگانہ ہو گیا۔

یہ پہلا ایکسیڈنٹ تھا جس میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔یہ پہلا ایکسیڈنٹ تھا جو اس کے لیے فایدہ مند ثابت ہونے والا تھا۔اس کی تکلیفیں ختم ہونے والی تھیں۔اس کے والد کی دعائیں قبول ہوئی تھیں۔خدا نے اس کے لیے خیر کا انتخاب کیا تھا۔

خدا کرے وہ تیری عمر میں گنے جائیں

وہ دن جو میں نے تیرے ہجر میں گزارے ہیں

.....

یہ عشق نہیں آساں

(آخری قسط 18)

(زرنیلا خان)

www.novelsclubb.com

آج اسے احساس ہوا تھا کہ گاوں اور شہر کی زندگی میں اتنا فرق کیوں ہوتا ہے۔ مطلوبہ ایڈریس پر پہنچنے سے دس منٹ قبل ہی بس بند پڑ گئی تھی۔ تمام

مسافروں کے ساتھ وہ چاروں بس سے نیچے اتر کر بادل نخواستہ پیدل ہی گارڈن کی سمت چل پڑی تھیں۔ دفعتاً ایک دھماکے دار آواز نے ان چاروں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ آواز سڑک کی سمت سے آئی تھی۔ پکی سڑک کچی سڑک کی سطح سے قدرے اونچائی پر واقع تھی۔ اونچائی پر بنی سڑک تک پہنچنے کے لیے نیچے سے اوپر کی طرف تنگ سنگی سیڑھیاں ڈھلان پر بنی ہوئی تھیں۔

"آپ سب آگے جائیں، میں دیکھتی ہوں کیا ہوا ہے۔"

انھیں جانے کا کہہ کر وہ آرام سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

دائی ماں نانا کرتی رہ گئیں۔ مگر وہ نا رکی۔

آخری سیڑھی پر پہنچتے ہی اس کی نظر کچھ دوری پر سڑک کے کنارے اوندھی گری سیاہ رنگ کی خستہ حال کار پر پڑی۔ کار کے قریب جا کر پتا چلا کہ ڈرائیور غائب

تھا۔اس نے زخمی شخص کی تلاش میں نظر دوڑائی۔دفعتاً اس کی نگاہ خون سے بنی لکیر پر رک گئی۔

یہ خطرے کا سگنل تھا۔اس کا دماغ کہہ رہا تھا کہ اسے لوٹ جانا چاہیے۔آگے خون میں ڈوبے کسی شخص کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔ناقابلِ فہم جذبات کا سمندر جیسے ابل پڑا۔

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں خون کی لکیر کی سی سیدھ میں ڈھلان سے نیچے اترنے لگی۔ڈھلان کی بدولت بہت احتیاط سے قدم رکھتے ہلاک ہوئے وہ چٹان کے پاس پہنچی۔

حادثے کا شکار ہلاک ہوا شخص اوندھے منہ پڑا تھا۔اسکے دل میں آیا وہ یہی سے بھاگ جائے۔اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔وہ اپنی حالت سے بہ خوبی واقف تھی

کہ وہ کسی زخمی شخص کی مدد کرنے کے قابل نہیں تھی۔زخمی شخص کے نزدیک گھٹنوں پر بیٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے اسنے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

اس کے ہاتھوں پر سرخ مائع اپنا رنگ چھوڑ گیا۔اس کا ذہن ماؤف ہونے لگا۔قریب ہی تھا کہ زخمی شخصکی مدد کرنے کے بجائے وہ خود بے ہوش ہو جاتی۔اس شخص کا چہرہ دیکھ اس کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ نکلی تھی۔

بند ہوتی آنکھیں ایکدم سے کھلی تھیں۔

شاہ زر۔۔۔۔۔شاہ زر۔۔۔۔۔۔

وہ ہزیانی انداز میں اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے چیختی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"Help ,.....help...

اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔

اس سنسان ویران سڑک پر اس کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔

دفعتاً اسے احساس ہوا جیسے اس کا جسم سرد پڑ رہا ہے۔ کسی انہونی کے احساس سے اس کا دل دھڑک اٹھا۔

اپنے لرزتے ہوئے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھکر اس نے دھڑکن محسوس کرنے کی کوشش کی۔

اسے دھڑکن کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اس نے بے یقینی سے شاہ زر کے خون آلود چہرے کی سمت دیکھا۔

بولتی ہوئی آنکھیں بند تھیں، مسکراتے ہونٹ خاموش تھے۔ جسم سرد تھا۔

بجلی کی سرعت سے اس نے اپنا کان اس کے سینے پر رکھا۔ نہایت ہی آہستہ روی سے چلتی دھڑکن کی آواز نے گویا اس کے جسم میں روح پھونک دی۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اکا دکا گاڑیاں سڑک سے گزر رہی تھیں۔ وہ دوڑ کر سڑک کے درمیان کھڑی ہو گئی۔

اس کے سفید لباس پر جگہ جگہ خون کے دھبے پڑ گئے تھے۔

اس حالت میں سڑک کے درمیان اس کے کھڑے ہو جانے کے باوجود کچھ اللہ کے بندے کنارے سے اپنی گاڑیاں نکال کر آگے بڑھ رہے تھے۔غالباً وہ لوگ خدمت خلق پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

تبھی ایک کار کی رفتار دھیمی ہوئی۔وہ تیر کی تیزی سے کار کے نزدیک آئی تھی۔

"سر نیں، میری مدد کریں۔۔۔۔خدا کے لیے میری مدد کریں، وہ۔۔۔۔وہ ۔۔۔بہت زخمی ہے۔۔۔۔۔بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔آپ اسے اسپتال لے چلیں۔۔۔۔۔

اس کے حلیہ اور بے ربط باتوں سے ڈرائیونگ سیٹ کے بغل والی سیٹ پر براجمان جوان لڑکی سمجھ چکی تھی کہ کوئی زخمی ہے جسے مدد کی ضرورت ہے۔

ڈرائیور کی مدد سے اسے کار کی بیک سیٹ پر بمشکل لیٹا دیا گیا۔ وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی۔ اس کے ہاتھوں پر، کپڑوں پر، چہرے پر اس کے سارے جسم پر خون لگا تھا۔ مگر اسے ہوش کہاں تھا۔ اپنی اب تک کی زندگی میں وہ جس شئے کے خوف کے ساتھ جیتی آئی تھی وہ خوف ایکدم سے کہیں کھو گیا تھا۔

آج اس شخص کو کھو دینے خوف ہر خوف پر حاوی تھا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جبکہ زبان قرآنی آیات کا ورد کرنے مصروف تھی۔

"آپ فکر نہ کریں دس منٹ کی دوری پر ایک سرکاری ہسپتال واقع ہے۔ ہم بروقت پہنچ جائیں گے انشاءاللہ۔ یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔"

اس کی ابتر حالت دیکھ کر کار کی مالکن کو ترس آیا تھا۔ مسلسل روتی ہوئی اس لڑکی کے برتاؤ سے واضح تھا کہ زخمی اسے عزیز تھا۔

اس کی بات پر زرمین کسی بھی رد عمل کا اظہار نہ کر سکی۔وہ اس حالت میں نہیں تھی۔

کب ہسپتال آ پہنچا، کب اسے اندر لے جایا گیا۔وہ بس مفلوج ذہن کے ساتھ سب ہوتا دیکھتی رہی۔

امیر جینسی روم کا دروازہ بند ہوا۔وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوا۔اسی لمحے اس کے جسم نے،اس کے ذہن نے مزید جنگ لڑنے سے مزید ہمت دکھانے سے انکار کر دیا۔وہ کٹی شاخ کی مانند زمین بوس ہوئی تھی۔

*****

www.novelsclubb.com

وہ جوں ہی ہوش میں آئی خود کو ہاسپٹل کے بستر پر لیٹا پایا۔اس کے ہاتھ سے لگی گلوکوز کی نالی قطرہ قطرہ گلوکوز کو اس کو جسم میں داخل کر رہی تھی۔

"یہ کیا کر دیا آپ نے؟ نکالیں اسے فوراً، میں روزے سے تھی۔ آپ بغیر اجازت کے کسی کو گلوکوز کیسے چڑھا سکتے ہیں؟"

وہ ڈرپ کو دیکھ وہ چیخ پڑی۔

"آپ بے ہوش ہو گئی تھیں میڈم آپ کا بی پی حد سے زیادہ لو تھا۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو آپ ہوش میں نہ آتی۔ ہمارے لیے پیشنٹ کی زندگی روزے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔"

نرس نے نزدیک آ کر زرمین کو جھاڑ پلائی۔

"نکالیں اسے فورا

www.novelsclubb.com

۔"

وہ بضد ہوئی۔

ہاتھ کو گلوکوز کی نلی سے آزاد کرتے ہی وہ بجلی کی سرعت سے وارڈ کے باہر آئی۔ شاہ زر کی خیریت جاننا اس کا عین مقصد تھا۔

مگر لابی میں آفریدی ولا کے تقریباً مرد حضرات کو اکٹھا دیکھ وہ چونک پڑی۔

جانے وہ کتنی دیر سے بے ہوش پڑی تھی۔ ہسپتال کے باہر شام کے سائے پھیل چکے تھے۔

سب کی نظروں سے چھپتی چھپاتی وہ بادل نخواستہ ہسپتال کی عمارت کے باہر آئی تھی۔ وہ مجبور تھی فی الوقت شاہ زر کی حالت کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا ناممکن تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سیدھے گاؤں جانے والی بس میں چڑھ گئی۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ حویلی کے صحن میں داخل ہوئی تھی۔ حد سے زائد فکر مند دائی ماں دوڑ کر اس کے قریب آئی تھیں۔

"تم کہاں چلی گئی تھی چڑیا؟ جانتی بھی ہو ہم سارا دن تمھارا انتظار کرتے رہے ہیں؟ یہ خون کیسا ہے؟ تمھیں چوٹ لگی ہے بتاؤ مجھے؟"

دائی ماں نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔ ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا بس زخمی کو ہسپتال پہنچانے میں دیر ہو گئی۔ میں بلکل ٹھیک ہوں۔"

سپاٹ لہجے میں جواب دیتی ہوئی وہ کمرے کی سمت بڑھ گئی۔

اس کی اس بے نیازی پر دائی ماں ششدر رہ گئیں۔ سارا دن وہ جس چڑیا کی فکر میں ہلکان ہوئی جا رہی تھیں۔ اسے تو گویا کوئی پرواہ ہی نہیں تھی کہ اس کی بوڑھی دائی ماں اس کی غیر حاضری میں کس عذاب سے گزری تھی۔

یہ کیا ہو گیا تھا ان کی زرمین کو؟ وہ ایسی تو کبھی نہ تھی۔ بے حس، جذبات و احساسات سے عاری۔

دائی ماں تہہ در تہہ بد گمانی کے سمندر میں اترنے لگیں۔

کپڑے تبدیل کر کے وہ سیدھے بستر میں گھس گئی تھی۔

دائی ماں جوں ہی کمرے میں داخل ہوئیں، گھپ اندھیرے نے ان کا استقبال کیا تھا ۔کمرے کی ساری بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔وہ سر سے پیر

تک چادر تانے ہوئے تھی۔

"زرمین تو اندھیرے میں سو نہیں پاتی تھی۔آج کیا ہو گیا ہے اسے ؟میرے مولا رحم کر میری بچی پر"۔

ایک دفعہ پھر ان کی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب ہو گئیں۔وہ دبے پاؤں کمرے سے باہر نکل آئیں۔

www.novelsclubb.com

"بڑی بی اب میں چلتی ہوں۔میری سانس پریشان ہو رہی ہو گی۔ہایے آج کا دن تو جیسے آفت تھا۔خیر مجھے تو آپ کو بس اس حقیقت سے آگاہ کرنا تھا کہ میرے شوہر

نے پتہ کروالیا ہے۔ ہمارے اندازے صد فی صد درست ثابت ہوئے۔ وہ شخص باجی کا شوہر ہے۔ سارا حیدر آباد اس حقیقت سے واقف ہے۔ اس کے علاوہ شادی کن حالات میں اور کیسے طے پائی اس سب کے تعلق سے مزید معلومات جٹانے کا کہا ہے میرے خسم نے۔ کل تک سارا ماجرا سمجھ آجائے گا ہمیں۔"

ایمن کمال اطمینان سے دائی ماں کے سر پر بم پھوڑ کر اپنے راستے ہولی تھی۔ دائی ماں ساکت کھڑی رہ گئیں۔ نسیمہ چاچی بس ایک آہ بھر کر رہ گئی تھیں۔

رات کے کسی پہر آہٹ پر دائی ماں کی آنکھ کھلی تھی۔ زرمین نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔ اس سے قبل کے وہ اسے جگاتی وہ چیخ کے ساتھ بیدار ہوئی۔

وہ حادثہ اس کے ذہن پر آسیب کی مانند سوار ہو چکا تھا۔ آنکھ لگتے ہی وہ مناظر خوفناک خواب کی شکل میں نمودار ہوتے تھے۔

خ۔۔۔۔۔۔۔خون۔۔۔۔۔۔۔خون۔۔۔۔۔۔۔شاہ زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاہ زر

۔۔۔۔۔۔۔مجھے اس کے پاس جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت خون بہہ رہا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے جانا ہاں و گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہذیاتی انداز میں کمرے کے چاروں سمت نظریں دوڑائیں بڑبڑائے جا رہی تھی۔اس کا جسم پسینے میں بھیگ چکا تھا۔تنفس تیز تیز چل رہا تھا۔وہ حواسوں میں نہیں تھی۔فی الوقت وہ اس خواب کو جی رہی تھی۔

"کیا ہاں وا ہے؟زرمین۔۔۔۔۔۔۔کوئی خون نہیں ہے۔کچھ نہیں ہاں وا ہے۔۔۔۔۔ہاں وش میں آؤ میری بچی

"

www.novelsclubb.com

اس کی حالت دیکھ دائی ماں حواس باختہ نظر آ رہی تھیں۔

اس کے چہرے کو سہلا کر دائی ماں نے اسے حواسوں میں لانے کی سعی کی۔

"آپ کو دکھائی نہیں دے رہا دائی ماں؟۔۔۔۔۔۔۔یہ خون۔۔۔۔۔۔اتنا سارا خو
ن۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ جانتی بھی ہیں یہ خون کسکا ہے۔۔۔۔۔۔مجھے جانا ہو گا ابھی
اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔

ان کا ہاتھ جھٹک کر وہ دیوانہ وار دروازے کی سمت بھاگی تھی۔

میرے شاہ زر کا خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔

بڑبڑاہٹ جاری تھی۔دروازے کی چوکھٹ سے پیر ٹکرایا اور وہ منہ کے بل گری۔
ہاں ونٹ کے کنارے سے خون کی لکیر بہہ نکلی۔دائی ماں بدحواس سی اس کے
نزدیک آئی تھی۔

اسنے اٹھنے کی سعی کی دفعتاً دماغ پر منوں بوجھ کا احساس ہوا۔آنکھوں کے سامنے
اندھیرا چھا گیا۔

"زرمین۔۔۔۔۔۔۔۔"

دائی ماں کی چیخ حویلی میں گونج اٹھی۔

یہ اور بات ہے میری انا جتا نہ سکی

مجھے جنون تیرا ہر جنوں سے بڑھ کے رہا

******

پورے چوبیس گھنٹوں کے طویل اور اذیت ناک انتظار کے بعد آفریدی ولا کے مکینوں کو شاہ زر کے ہوش میں آنے کی اطلاع ملی تھی۔ سبھی واقف تھے اس دفعہ حادثہ اس کی لاپرواہی کی وجہ سے نہیں ہوا تھا۔ تفتیش سے پتا چلا تھا کہ اس کی گاڑی کو ٹکر مارنے کے بعد ٹرک کھائی میں گری تھی۔ ڈرائیور کو ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے حادثہ انجام پذیر ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

مزنی اسپیشل وارڈ میں داخل ہوئی تھی۔ مگر مقابل کا منظر دیکھ وہ حیران رہ گئی۔ وہ پٹیوں میں جکڑا ہنستا جا رہا تھا

بنار کے قہقہے لگا رہا تھا۔

اس درد و اذیت میں وہ ہنس رہا تھا۔مزنی کا متحیر ہوں و نالاں زمی تھا۔

"بھائی کیا ہوا ہے؟ آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟ آپ ٹھیک تو ہے نا؟"

مزنی نے خوفزدہ لہجے میں استفسار کیا۔اسے اپنے بھائی کی ذہنی حالت پر شبہ ہو رہا تھا۔

مزنی مجھے اس ہسپتال تک کس نے پہنچایا ہے؟"

دفعتاً شاہ زر نے مستفسر ہوا۔

"ہاں وہ ایک لیڈی تھی۔ایکچوئیلی آپ کی باڈی ڈھلان سے نیچے ہونے کی بدولت سڑک سے آپ کو دیکھ پانا ناممکن تھا۔بقول اسکے عورت کے کوئی لڑکی تھی جس نے اسے آپ کے تعلق سے آگاہ کیا۔ہم سب اس فرشتہ سے ملنے کے خواہاں

تھے مگر نہ جانے وہ کہاں غائب ہو گئی۔ اگر وہ نہ ہوتی تو آپ کا بروقت ہسپتال پہنچ پانا ناممکن تھا۔"

مزنی نے معلومات بہم پہنچائی۔

"تم جاننا نہیں چاہو گی وہ فرشتہ صفت ہستی کہ کون تھی؟" وہ یاسیت زدہ لہجے میں گویا ہوا۔

"کیا آپ جانتے ہیں اسے؟" مزنی متحیر تھی۔

"ہاں، میں کیا تم بھی اسے جانتی ہو، بہت اچھی طرح۔ وہ زرمین تھی۔۔۔۔۔۔ میری بیوی۔۔۔۔۔۔ میری جان بچانے والی، مجھے بروقت ہسپتال پہچانے والی ہستی تمھاری دوست تھی۔ تقدیر کے اس اتفاق پر مجھے دکھی ہونا چاہیے یا خوش؟ شاید مجھے خوش ہونا چاہیے۔ میری جان بچانے والی ہستی اور کوئی نہیں میری محبت میری بیوی تھی۔ مگر مجھے دکھ ہو رہا ہے۔ تکلیف ہو رہی ہے۔ مجھے خوشی نہیں

ہاں ورہی مزنی۔ذرہ برابر بھی نہیں۔جب اس کا اور میرا ساتھ مقدر میں ہے ہی نہیں تو کیوں خدا بار بار ہم دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

وہ میرے پاس تھی۔جانے کتنی دیر کے لیے وہ میرے پاس تھی۔میرے قریب اتنے قریب کے میں اسے چھو سکتا تھا۔ایک عرصے سے میں اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب تھا۔جب وہ میرے سامنے تھی تب میری آنکھیں بند تھیں۔اور اب جب آنکھیں کھلی ہیں تو وہ کہیں بھی نہیں ہے۔اسے میرا ساتھ قبول نہیں تو آخر کیوں وہ اپنی نشانیاں میرے پاس چھوڑ جاتی ہے۔تمہیں نہیں لگتا مزنی اس سے میری آزمائش مزید سخت ہو جائے گی۔"

بازو اونچا کر کے اس نے زرمین کے لاکٹ کو چہرے کے اوپر کیا تھا۔

مزنی آنکھیں پھاڑے اس لاکٹ کو دیکھ رہی تھی۔تقدیر کے اس اتفاق پر نہ تو وہ خوش تھی نہ غمگیں۔عجیب سے ناقابل فہم جذبات نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

اس سے پہلے کہ آنسو آنکھوں کے راستے باہر آتے وہ کمرے کے باہر نکل آئی اور سیدھے ہاسپٹل اسٹاف کے سر پر پہنچ گئی۔

"آپ کے ہسپتال میں مریض کا سامان کیا پٹیوں میں جکڑے مریض کو سونپا جاتا ہے؟"

وہ نرس پر غرائی۔

"نہیں میڈم، ایسا تو نہیں ہے"

"تو پھر آپ نے وہ لاکٹ سیدھے جا کر مریض کو کیوں سونپ دیا۔ آپ کو اسے ہمیں سونپنا چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

"جس وقت انھیں یہاں لایا گیا وہ لاکٹ ان کی جیکٹ میں پھنسا ہوا تھا۔ مجھے لگا بہت قیمتی ہے لہذا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

نرس ڈر کے مارے اپنی بات مکمل نہیں کر پائی۔

"خیر قیمتی تو تھا وہ۔۔۔۔۔۔

مزنی نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

رات کیا سوئے کے باقی عمر کی نیند اڑ گئی

خواب کیا دیکھا کہ دھڑکا لگ گیا تعبیر کا

کس طرح پایا تجھے پھر کس طرح کھویا تجھے

مجھ سا منکر بھی تو قائل ہو گیا تقدیر کا

******

پورے دو دنوں کے بعد اسے ہوش آیا تھا۔بقول ڈاکٹرز کے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔دائی ماں اس بیماری کا نام زندگی میں پہلی دفعہ سن رہی تھی۔پورے دو دن اور 48 گھنٹوں کے اذیت ناک انتظار کے دوران انہیں اس بیماری کی سنگینی کا

احساس ہوا تھا۔اس کی بے ہوشی کے دوران کوئی لمحہ ایسا نہ تھا جس میں انہوں نے خدا کے حضور اس کی زندگی کی بھیک نہیں مانگی تھی۔

انھیں مزید کچھ جاننے کی ضرورت نہیں تھی۔وہ سمجھ چکی تھی کہ زرمین کو زندگی کی طرف واپس لانے کے لیے اس کے شوہر سے ملاقات ضروری ہے۔زرمین نے قبول نہیں کیا تھا کہ وہ اس شخص کی بیوی ہے یا یہ کہ وہ اس شخص کی محبت میں گرفتار ہے یا یہ کہ وہ شخص اسے کسقدر عزیز ہے۔مگر وہ اس کی دائی ماں تھیں۔وہ اس کے دل کا حال جان چکی تھیں۔اس کے ہوش میں آنے کی خبر سننے کے باوجود وہ زرمین سے ملے بغیر شہر کے لیے روانہ ہوئیں۔وہ بخوبی واقف تھی ان سے ملنے کے بعد زرمین انھیں مطمئن کرنے کے لیے ایک دفعہ پھر جھوٹ کا سہارا لے گی۔وہ مزید جھوٹ نہیں سننا چاہتی تھیں۔وہ اختتام چاہتی تھیں ان سلجھی گتھیوں کا،زرمین کے دکھ واذیت کا۔

اور ان سارے مسئلوں کا حل وہ شخص تھا۔

شاہ زر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نسیمہ چاچی دائی ماں کہاں ہیں؟ وہ ٹھیک تو ہیں نا؟ وہ از حد پریشان ہوں گی۔ انھیں بلائیں میں ان سے ملنا چاہتی ہوں مجھے دیکھے بغیر انھیں چین نہیں آئے گا۔"

نسیمہ چاچی اور ایمن کو وارڈ میں داخل ہوتا دیکھ وہ گویا ہوئی۔

"سنو زرمین تمھاری ایسی حالت دیکھ تمھاری دائی ماں کی طبیعت بہت بگڑ گئی تھی۔ بمشکل انھیں دوائیوں کے زیر اثر سلا کر آرہی ہوں میں۔ تم گھبراؤ نہیں جوں ہی وہ بیدار ہوں گی ہم تمھارے ہوش میں آنے کی خبر کر دینگے انھیں۔ تم پریشان نہ ہوں اب ٹھیک ہے ان کی حالت۔"

دائی ماں نے جو جواز زرمین کے سامنے پیش کرنے کے لیے کہا تھا نسیمہ بیگم نے من و عن اس کے گوش گزار کر دیا۔

وہ شاہ زر سے اپنی ملاقات کو مخفی رکھنا چاہتی تھی۔ان کی غیر حاضری کا مناسب جواز سنے بغیر زرمین مطمئن نہ ہوتی۔

"مجھے یقین ہے دائی ماں مجھ سے خفا ہونگی، میں اپنے ساتھ ساتھ انھیں بھی اذیت دے رہی ہوں، کیا سوچتی ہونگی وہ کیا وجہ ہے میری اس حالت کے پیچھے ؟اب اور نہیں۔مجھے انھیں حقیقت سے آگاہ کرنا ہوگا۔حقیقت جان کر یقیناً انھیں تکلیف ہوگی مگر اس اذیت سے کچھ کم ہوگی۔"

چھت پر لٹکے گھومتے پنکھے پر نظر ٹکائے اس نے ایک فیصلہ لیا تھا۔

******

صبح سے شام ہونے کو تھی۔سارے دن کے تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ آفریدی ولا کے گیٹ پر کھڑی تھیں۔مطلوبہ ایڈریس تک پہنچنے میں انھیں ذرا بھی

مشکل پیش نہیں آئی تھی۔آج انھیں احساس ہوا تھا کہ اتنے بڑے شہر سے کسی رئیس کا گھر ڈھونڈ نکالینا کسقدر آسان تھا۔وہ متحیر تھی اور خوش بھی۔

دائی ماں نے ٹھنڈی سانس لیکر سنہرے جگمگاتے "آفریدی ولا" حرفوں کی سمت دیکھا۔اس سے قبل کبھی بھی انہوں نے محلوں جیسی نظر آتی کسی عمارت میں قدم نہیں رکھا تھا۔مگر ہر ماں کی طرح ان کا بھی خواب تھا کہ ان کی شہزادیوں سی بیٹی کی شادی کسی محل کے شہزادے سے ہو۔یہ وہ خواب ہے جو ہر متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی ماں اپنی بیٹی کے لیے دیکھتی ہے مگر اسے اس خواب کے تعبیر پانے کی امید نہ کے برابر ہوتی ہے۔ان کی اس دعا کو قبولیت نصیب ہوئی تھی جو انھوں نے مانگی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ محل کے سامنے کھڑی تھیں اس خوبصورت عمارت کے اندر کہیں وہ شہزادہ موجود ہو گا۔انھیں اس سے ملنا تھا۔جب تک شہزادہ اور شہزادی ایک ساتھ ملکر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

راضی خوشی زندگی بسر نہ کرینے لگیں, کہانی پوری نہیں ہوتی تھی فی الوقت ان کی بیٹی کی کہانی بھی ادھوری تھی۔وہ اس کہانی کو اس کے انجام تک پہنچانا چاہتی تھی۔

"جی کہیں کس سے ملنا ہے آپ کو"؟

گیٹ کیپر نے متذبذب کھڑی بے ضرر نظر آتی عورت کو دیکھ استفسار کیا۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔میرا نام۔۔۔۔۔ندرت جہاں ہے۔۔۔۔۔"

وہ بوکھلا اٹھیں ابھی تو اس گھر کے مکینوں سے کہنے کے لیے جملے بھی ترتیب نہیں دے پائی تھیں وہ۔

"جی بڑی بی۔۔۔۔آپ یہ بتائیں آپ ملنا کس سے چاہتی ہیں؟

www.novelsclubb.com

وہ مستفسر ہوا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے مجھے؟میں کیا بولے جا رہی ہوں؟یہاں مجھے کون جانتا ہو گا ۔۔مجھے زرمین کا نام لینا چاہیے۔"

سر پر ہاتھ مار کر دائی ماں نے خود کو ملامت کی۔

"میں زرمین فاروقی کی دائی ماں ہوں، مجھے شاہ زر سے ملنا ہے"۔

اپنی لہجے کو مضبوط بنا کر انہوں نے سلسلہ کلام جوڑا۔

"کیا آپ زرمین بی بی کی رشتہ دار ہیں؟ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا بڑی بی آئیں ۔آئیں اندر آئیں۔"

زرمین کا نام سنتے ہی گیٹ کیپر کا چہرہ کھل اٹھا سیکنڈ کے اندر اس نے دونوں گیٹ پورے کھول دیئے۔اس کے بدلے تاثرات دیکھ دائی ماں کی کچھ ڈھارس بندھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی تقلید میں جدید آرائش سے سجے ہال میں داخل ہوئیں۔انہیں صوفے پر بیٹھا کر وہ بالائی منزل کی سیڑھیاں چڑھتا کسی دروازے کے پیچھے روپوش ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتیں اطراف کا جائزہ لیتی رہیں۔ تبھی وہ شخص سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا۔اس کے سر پر پٹی بندھی تھی۔ سیکنڈ کے اندر وہ اسے پہچان گئیں۔وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتی تھیں۔وہ وہی تھا ویڈیو والا شخص۔۔۔

زرمین کا شوہر۔۔۔

اس لڑکے کی تقلید میں مختلف سمتوں سے افراد آتے گئے۔آن کی آن میں ان کی گرد مجمع اکٹھا ہو گیا۔وہ مزید گھبرا گئیں۔

"دائی ماں۔۔دائی ماں۔۔۔آپ یہاں کیسے؟ مجھے تو سمجھ نہیں آرہا میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا؟

www.novelsclubb.com

وہ ان کے نزدیک گھٹنوں پر بیٹھ کر ان کے ہاتھ تھامے گویا ہوا۔فرط جذبات سے اس کی آواز میں لرزش واضح تھی۔

وہ ویڈیو والے شخص سے مختلف نظر آرہا تھا۔ ماتھے پر بینڈیج تھی آنکھوں کے گرد ہلکے نظر آرہے تھے۔ وہ بیمار اور کمزور لگ رہا تھا۔

آنکھوں میں آنسو لیے ان کا ہاتھ تھامے ہوا وہ لڑکا جانے کیوں انہیں بہت اپنا لگا تھا۔ گویا ایک عرصے سے وہ اسے جانتی ہوں۔ بے ساختہ ان کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔

وہ سارے جملے جنہیں وہ صبح سے ترتیب دے رہی تھیں ایکدم سے ہوا میں تحلیل ہو گئے۔ ذہن کی پلیٹ پر ایکدم زرمین کا پزمردہ چہرہ روشن ہوا تھا۔ ہسپتال کے بستر پر لیٹا اس کا وجود یاد آیا تھا۔ بدحواس سی اس شخص کا نام لیتی دروازے کی سمت دوڑ لگاتی ان کی چڑیا یاد آئی تھی۔

"دیکھو بیٹا میں نہیں جانتی میری چڑیا تمھاری زندگی میں کیسے آئی؟ تم دونوں کی شادی کن حالات میں ہوئی؟ یا یہ کہ شادی شدہ ہونے کے باوجود وہ تم سے الگ اس

شہر سے دور کیوں رہ رہی ہے؟ کیونکہ میری چڑیا جو مجھ سے کبھی کچھ نہیں چھپاتی تھی اسی چڑیا نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت مجھ سے پوشیدہ رکھی۔ کچھ روز قبل تو میں یہ تک نہیں جانتی تھی کہ آخر کونسا روگ ہے جو میری چڑیا کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے؟ ہمہ وقت چہکنے والی میری بچی کو چپ لگ گئی ہے۔ نہ ہستی ہے نہ بولتی ہے۔ کھوئی کھوئی رہتی ہے۔ روتے روتے ہنس دیتی ہے۔ ہنستے ہنستے رو دیتی ہے۔ مگر یہ عقدہ بھی آخر کار کھل ہی گیا۔ دو روز قبل ہم سبھی سیر کے لیے نکلی تھیں۔ اس روز خلاف توقع اس نے کسی زخمی کی مدد کی تھی۔ خون کو دیکھ کر بے ہوش ہو جانے والی میری بیٹی اس روز خون آلود کپڑے زیب تن کیے گھر لوٹی تھی ۔اس رات وہ نیند میں بھی گھبرا گئی تھی۔ وہ بدحواس تمھارا نام لیتی بیدار ہوئی تھی۔ میں نہیں جانتی تمھارا اور اس حادثہ کا کیا تعلق ہے مگر میں اتنا ضرور سمجھ گئی ہوں۔ کہ اس کی اس زبوحالی کی وجہ تم ہو۔ تم سے دوری کی وجہ سے وہ اس حال کو پہنچی ہے۔

میں نہیں جانتی کہ وہ تمھارے لیے اہمیت رکھتی ہے یا نہیں یا یہ کہ تم اس سے محبت کرتے ہو یا نہیں۔ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ تم اسے جان سے زیادہ عزیز ہو۔ وہ تم سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔ میری چڑیا ایسی ہی ہے پاگل سی۔ اس کے جذبات میں اعتدال نہیں ہوتا۔ بس شدت ہوتی ہے۔ وہ تمھارے بغیر

جی تو رہی ہے مگر زندہ نہیں ہے۔ چلو بیٹا اسے واپس لے آؤ اپنے پاس۔ اسے میری پہلے والی زرمین بنا دو بیٹا۔ ورنہ میری بچی گھٹ گھٹ کر ختم ہو جائے گی۔ اس دنیا کی کوئی بھی لڑکی تمھیں اس جیسی محبت نہیں کر پائے گی۔ چلو میری چڑیا کا ہاتھ تھام لو۔ اب تک جی رہی تھی وہ سسک سسک کر۔ مگر آج سے دو روز قبل اس کی برداشت جواب دے گئی اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔ آگے جانے کیا کچھ ہو؟

ان پر رقت طاری ہو چکی تھی۔ مزنی نے انھیں سہارا دیا۔ باقی نفوس یہ کہانی سنکر متحیر تھے۔ وہ سبھی تو شاہ زر کی محبت کو یک طرفہ سمجھتے آئے تھے۔ مگر یہ انکشاف۔

"اب کیسی ہے زرمین؟ وہ ٹھیک تو ہے نا؟

مزنی متفکر سی گویا ہوئی۔

"وہ ٹھیک ہے۔اس سے ملے بغیر ہی میں یہاں چلی آئی۔اور کیا کرتی میں۔اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں نظر آیا مجھے سب کچھ ٹھیک کرنے کا۔تم زرمین کی نند ہو؟"

مزنی کے نقوش کو دیکھ دائی ماں نے اندازہ لگایا تھا۔

"نند بھابھی کا رشتہ تو بہت آسان سا ہوتا ہے۔بہت پیچیدہ بہت خاص رشتہ ہے ہم دونوں کے درمیان۔"

مزنی نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

باتوں میں دائی ماں کو اندازہ ہی نہیں ہوا کہ شاہ زر وہاں سے جا چکا تھا۔

"وہ کہاں چلا گیا؟

دائی ماں متحیر زدہ لہجے میں گویا ہوئی۔

"آپ فکر نہ کریں وہ ٹھیک ہیں۔ زرمین کے تعلق سے یہ سب سنکر بس پریشان ہو گئے ہونگے۔ آپ نہیں جانتی کہ میرا بھائی زرمین سے محبت کرتا ہے یا نہیں۔ مگر یقین جانیے سارا شہر گواہ ہے کہ میرا بھائی زرمین سے کتنی محبت کرتا ہے۔ وہ اس کی لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے یہ ہم سبھی جانتے ہیں۔ خیر وقت کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ان کی محبت اور وفاداری پر یقین آجائے گا۔"

اسی لمحے فضاء میں اذان کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ آخری روزہ ختم ہوا تھا۔ رمضان کا مبارک مہینہ اختتام کو پہنچا تھا۔

"چلیں سبھی افطار کے لیے بیٹھے میں بھائی کو لیکر آتی ہوں۔ دائی ماں آپ بھی آئیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

حسب توقع وہ بالوں کو مٹھی میں جکڑے دیوانہ وار کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔

"بھائی پلیز calm down کچھ نہیں ہوا ہے زرمین کو وہ ٹھیک ہے۔آپ کی صحت بھی ٹھیک نہیں ہے اس پر اسقدر stress خطرناک ہے۔""

بازو سے پکڑ کر مزنی نے اس کا رخ اپنی سمت کیا تھا۔

"مزنی پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔leave me alone"

وہ ہونٹ کاٹتا از حد مضطرب نظر آرہا تھا۔

"بھائی پلیز سنبھالے اپنے آپ کو۔کیا آپکو خوشی نہیں ہوئی حقیقت جانکر؟زرمین آپ سے محبت کرتی ہے بھائی۔آپ کی دعائیں قبول ہوئیں۔آپ کا سب سے بڑا خواب شرمندہ تعبیر پا گیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جوش سے بولی۔

"مزنی کیا تم نے سنا نہیں اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔وہ موت کے منہ میں تھی اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا۔میرے ساتھ تو

تم سب تھے۔ مگر اس نے تو تنہا یہ اذیت ناک وقت کاٹا۔ سارے غم تنہا برداشت کرتی رہی۔ وہ نازک سی لڑکی اندر ہی اندر احساس جرم میں گھٹتی رہی ہے۔"

وہ شکستہ لہجے میں بولا۔

"بھائی ہماری زندگی میں پیش آنے والے ہر حادثہ کے پیچھے پھر چاہے وہ اچھا ہو یا برا خدا کی کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔ آپ سوچ رہے ہیں کہ زرمین احساس جرم کے بوجھ تلے نارسائی کا غم تنہا برداشت کرتی رہی۔ مگر آپ اس پہلو سے کیوں نہیں سوچتے کہ اگر زرمین کے لیے یہ دکھ واذیت برداشت کے باہر نہ ہوتی تو دائی ماں کیا کبھی کسی کو خبر نہ ہوتی کہ وہ کسی کی منکوحہ ہے۔ جس شخص کو چھوڑ کر وہ تنہائی کا عزاب جھیل رہی ہے وہ اس کا شوہر ہے۔ وہ اپنے شوہر سے شدید محبت کرنے کے باوجود تاحیات اس سے الگ رہنے کا فیصلہ لے چکی ہے۔ اور تو اور آپ بھی ساری عمر اسی عذاب میں جلتے رہتے کہ زرمین آپ سے محبت نہیں کرتی۔ اس کی زندگی میں آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جبکہ حقیقت عین اس کے برعکس

تھی۔وہ بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی آپ اس سے کرتے ہیں۔آپ ٹھیک ہی کہتے تھے کہ گر مقدر میں آپ دونوں کا ملنا لکھا ہی نہیں ہے تو خدا آپ دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل کیوں لا کھڑا کرتا ہے۔اب تک تو آپ سمجھ ہی گئے ہونگے کہ آپ کا ایکسیڈنٹ ہو جانے کے بعد زرمین کے جائے واردات پر پہنچ جانے کے پیچھے خدا کی کون سی مصلحت پوشیدہ تھی۔آپ دونوں کے مقدر میں ملنا لکھا تھا کاتب تقدیر نے۔یقین جانیے بھائی دو روز قبل آپ کا ایکسیڈنٹ ہو جانا اور زرمین کا جائے واردات پر پہنچ جانا آپ کی ابتک کی زندگی میں ہونے والا سب سے زیادہ معجزاتی اور حسین اتفاق ہے۔بے شک ہم انسان بے ضرر ہوتے ہیں اس کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے۔آپ اب سارے ٹینشن چھوڑیں اور زرمین کو گھر واپس لانے کی تیاری کریں۔آپ کیا چاہتے ہیں؟مزید وہ آپ کے غم میں روئے احساس جرم میں تڑپے۔"

www.novelsclubb.com

"تم بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں مجھے ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر اس کے پاس جانا چاہیے۔بس بہت رو چکی وہ اور بہت انتظار کر لیا میں نے۔"

وہ کار کی چابی اٹھا کر کمرے کے باہر کی سمت قدم بڑھانے لگا۔

"ایک منٹ بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں؟ شام ڈھل چکی ہے ہم یہ تک نہیں جانتے کہ زرمین کس علاقے میں رہائش پذیر ہے وہ ہم سے کتنی دوری پر ہے۔دائی ماں بھی از حد تھک گئی ہیں انھیں آرام کی اشد ضرورت ہے۔ہم سب کل صبح چلیں گے زرمین کو لینے۔آفریدیس کی شان سے ہم اس گھر کی بہو کو رخصت کر کے لائینگے۔"

وہ کھنکتے لہجے میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں وہ کہاں ہیں۔بس پانچ گھنٹوں کا راستہ ہے میں آدھی رات سے پہلے پہنچ جاونگا۔"

وہ عجلت میں کہتا پلٹا تبھی اسے احساس ہوا کہ جلدی میں وہ کچھ غلط بول گیا تھا۔

"آپ جانتے ہیں زرمین کہاں ہیں؟

مزنی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔

اپنی بے وقوفی پر سخت افسوس ہوا تھا اسے۔وہ مزنی کے عین مقابل آ کھڑا ہوا۔

"میں تمھیں سب کچھ تفصیل سے بتاؤنگا مزنی۔بس تم فی الحال کسی سے کچھ نہ کہنا۔ویسے تم ٹھیک کہہ رہی تھی میں تو فراموش ہی کر بیٹھا تھا کہ کل عید ہے۔ہم عید کے پر مسرت موقع پر جائینگے اسے لینے۔"

دونوں ہاتھوں سے اس کے شانو پر دباؤ ڈالتا وہ مزنی کو بہلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت برے ہیں بھائی۔آپ جانتے تھے زرمین کہاں ہیں باوجود اس کے آپ نے مجھے بھنک تک نہ لگنے دی۔آپ کو اندازہ بھی ہے میں کسقدر فکر مند تھی زرمین کے لیے"۔

حسب توقع وہ خفا ہو گئ۔

"میں نے تمھیں اسی لیے نہیں بتایا تھا۔جوں ہی تمھیں پتہ چلتا تم اس کے پاس پہنچ جاتی۔اور میں نہیں چاہتا تھا کوئ اسے فورس کرے۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"کہہ تو آپ درست رہے ہیں۔اس پورے عرصے میں بارہا میرا دل چاہتا تھا کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو میں اڑ کر زرمین کہ پاس پہنچ جاؤں۔اسے بتاؤں آپ اس سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ہم سب اسے کتنا یاد کرتے ہیں۔اچھا ہی ہوا جو آپ نے مجھ سے یہ بات راز رکھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھرپور انداز میں مسکرا دی۔

"ویسے مجھے اتنا تو سمجھ آ گیا ہے کہ جب جب زرمین اپنا لاکٹ آپ کے پاس چھوڑ جاتی ہے۔وہ لوٹ کر آپ کے پاس ضرور آتی ہے۔"

اس کی اس منطق کو سن وہ خوش بھی ہوا اور حیران بھی۔ عجیب تھی مگر حقیقت یہی تھی۔

****

اگلی صبح عید کے دن کی مبارک صبح تھی۔وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹی دائی ماں کی آمد کی منتظر تھی۔

"دیکھو بیٹی میں تمھارے لیے شیر خورمہ لیکر آئی ہوں۔ایمن نے بہت من سے بنایا ہے۔آج عید کا دن ہے نا اسے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہونا چاہیے لہذا میں نے اسے جانے کے لیے کہہ دیا ورنہ وہ تو یہاں آنے کی ضد کر رہی تھی۔"

نسیمہ چاچی وراڈ میں داخل ہوتے ہی اسٹیل کا ڈبہ کھولتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"نسیمہ چاچی دائی ماں کہاں ہیں؟ میں کب سے منتظر ہوں مگر وہ ہیں کہ آ کے نہیں دے رہیں۔ وہ ٹھیک تو ہیں نا؟ مجھ سے ملے بغیر اتنی دیر تک ان کا چین سے رہ پانا ناممکن ہے۔ کیا وہ خفا ہیں مجھ سے؟"

وہ مضطرب سی اٹھ بیٹھی۔

اس کی بات پر نسیمہ بیگم بری طرح گڑبڑا گئیں۔ وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسکی دائی ماں گھر پر موجود ہی نہیں ہیں؟ وہ تنہا میلوں دور شہر چلی گئی ہیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے چندا۔ نا تو وہ بیمار ہیں نہ ہی تم سے خفا ہیں۔ وہ تو خود ہی آ رہی تھی تمھارے پاس مگر جوں ہی کھڑی ہوئیں نقاہت کی بدولت چکر آ گیا ۔ بمشکل انھیں گھر چھوڑ کر آپائی ہوں میں تمھارے پاس۔ وہ تو بضد تھی۔ میری اس بات پر رضامند ہوئیں کہ ان کا اس حالت میں تمھارے پاس آنا تمھیں اچھا

نہیں لگے گا۔ تم مزید فکر مند ہو جاؤ گی۔ یوں بھی تمھاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ تمھیں پریشان کرنا نہیں چاہیے انھیں۔"

نسیمہ چاچی نے سفید جھوٹ بولا۔

"چلیں چاچی فوراً چلیں۔ میں چلتی ہوں ان کے پاس۔ اب اور نہیں رک سکتی میں یہاں۔"

وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ارداے بھانپ نسیمہ چاچی حواس باختہ نظر آنے لگیں۔

"نہیں بیٹا تم ایسا نہیں کر سکتی۔ تمھاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے تمھیں آرام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ فی الوقت تم گھر نہیں چل سکتی۔"

وہ نانا کرتی رہیں مگر وہ آندھی طوفان بنی ہسپتال کی عمارت سے باہر نکل پڑی۔

حویلی پہنچ کر حسب توقع وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن خالی کمرے کو دیکھ رہی تھی۔دائی ماں ندارد تھیں۔

"چاچی دائی ماں کہاں ہیں؟وہ ٹھیک تو ہیں نا؟مجھے بتائیں۔خدا کا واسطہ کچھ تو کہیں۔"

وہ چیخ اٹھے۔دہشت ناک وسوسے اسے ستانے لگے تھے۔

"وہ۔۔۔۔دراصل بیٹا وہ۔۔۔۔تمھاری دائی ماں شہر گئی ہیں۔۔۔۔۔۔

ہکلاتے ہوئے نسیمہ بیگم نے بادل نخواستہ اصل مدعا سنایا تھا۔

"شہر۔۔۔کون سے شہر؟۔۔۔۔۔کیوں؟۔۔۔کیا وہ تنہا شہر گئی ہیں؟۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نا سمجھنے والے انداز میں گویا ہوئی۔

اس کے سوالوں کے جواب میں نسیمہ چاچی محض چند الفاظ ادا کر پائی تھیں۔

"تمھارے شوہر کے گھر گئی ہیں وہ"۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سننے کے بعد زرمین کا ردعمل کیا ہوگا۔

"میرے۔۔۔۔ش۔۔۔۔۔شوہر۔۔۔۔۔گھر۔۔۔۔

نسیمہ بیگم کی بات کسی قیامت سے کم نہ تھی۔وہ ساکت رہ گئ۔

"سنو زرمین اس کے علاوہ کوئ اور راستہ نہیں بچا تھا ندرت بیگم کے پاس سب کچھ ٹھیک کرنے کا۔۔ تمھاری حالت۔۔۔

جانے وہ کیا کچھ کہہ رہی تھیں اس کا ذہن تو ایکدم سے سن پڑ گیا تھا۔

شام کے سائے حویلی کے باہر سارے منظر کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ تبھی ہارن کی آواز نے زرمین کے سکتہ کو توڑا تھا۔سارا دن وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی۔نہ نسیمہ بیگم کی کوئ بات وہ سن رہی تھی نہ خود کوئ بات کر رہی تھی۔

دائ ماں کمرے میں داخل ہوئیں۔وہ دروازے کی سمت رخ کیے انھی کی منتظر نظر آرہی تھی۔

"دائی ماں آپ کیوں گئیں شہر؟ایک دفعہ آپ مجھ سے پوچھ تو لیتیں کے اصل مسئلہ کیا ہے۔آپ کو وہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔کیا کہا آپ نے ان لوگوں سے؟ کیا سوچتے ہونگے وہ لوگ میرے متعلق؟

اس نے دائی ماں کو جھنجھوڑ ہی ڈالا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آج کہ دن کو تاریخ سے مٹا دے۔وقت کو پلٹ دے۔دائی ماں ایسا کیسے کر سکتی تھیں؟ بنا حقیقت جانے وہ اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتی تھیں۔

"سنو زرمین جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ہم گزرے وقت کو واپس نہیں لا سکتے۔مجھے تمھارے مستقبل کی فکر ہے۔ تمھاری زندگی مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔میں مزید تمھیں سسکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔مجھے تمھارے لیے جو بہتر لگا میں نے وہی کیا۔ماں ہوں میں تمھاری۔ تمھارے لیے فیصلہ لینے کا مکمل حق ہے مجھے۔لہذا سوال جواب کا سلسلہ بند کرو اور اپنے گھر واپس لوٹنے کی تیاری کرو ۔ تمھارے سسرال والے باہر بیٹھے تمھارے منتظر ہیں۔وہ جوڑا جسے تم الماری کے

اندرونی خانے میں چھپا کر رکھتی ہو وہی پہن لینا۔اس جوڑے میں بہت خوبصورت لگو گی تم۔سب کچھ اتنا جلدی جلدی ہوا کہ رخصتی کے لحاظ سے کوئی جوڑا نہیں بنوا پائی میں تمھارے لیے۔اور ہاں وہ سفید رنگ کا سوٹ جسے تم خون آلود ہونے کے باوجود تہہ کر کے الماری میں رکھ دیا تھا۔اسے ساتھ لے جانا مت بھولنا۔"

کمال اطمینان سے اس کے سر پر بم پھوڑ کر دائی ماں کمرے کے باہر نکل گئی تھیں۔وہ خفا نہیں تھیں۔وہ انتہا سے زیادہ خوش نظر آ رہی تھیں۔ان کے الفاظ سخت تھے لہجہ نہیں۔

تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔سفید فراک میں ملبوس دعا دوڑتی ہوئی اس سے لپٹ گئی تھی۔وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکی۔یہ کوئی خواب نہیں تھا دائی ماں سچ کہہ رہی تھیں۔آفریدی ولا کے مکین فی الوقت اس حویلی کے صحن میں ایستادہ تھے۔

"۔چلیں آنٹی جلدی سے ریڈی ہو جائیں ہم سب آپ کو لے جانے آئیں ہیں۔آپ کی چھٹیاں finish ہوئیں۔آئیندہ سے آپ دھیان رکھیے گا کہ کچھ کم دنوں کے لیے آپ اپنی ممی کے گھر رہیں۔میری ممی بھی granny کے گھر جاتے ہیں مگر اتنی لمبی چھٹیوں کے لیے نہیں۔آپ کو دھیان رکھنا چاہیے اُپ کے بغیر میرے پرنس چاچو بہت sad ہو جاتے ہیں اور میں بھی۔"

حسب عادت دعا شروع ہو چکی تھی۔وہ پھیکی انداز میں مسکرادی۔

"تم باہر میرا انتظار کرو دعا میں ابھی آتی ہوں"۔

دعا کھکھلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

دروازے کو فوراً سے پہلے مقفل کر اس نے اطراف میں نظر دوڑائی تھی۔

"مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا۔میں دوبارہ آفریدی ولا نہیں جا سکتی۔میں شاہ زر کی زندگی کا حصہ نہیں بن سکتی۔میں اسے ڈیسرو نہیں کرتی۔ان سب کی

زندگیوں میں زہر گھول کر انہی لوگوں کے ساتھ نئی زندگی کے آغاز کا حق نہیں ہے مجھے۔"

ایک دفعہ پھر خود کو قصوروار گردانتی ہوئی وہ کمرے کے عقبی دروازے سے حویلی کے باہر نکل گئی۔ عجلت میں وہ چپلیں پہننا

بھی بھول گئی تھی۔ وہ سرپٹ دوڑتی جا رہی تھی۔ وہ بس کہیں دور چلی جانا چاہتی تھی ان سب کی زندگیوں سے دور۔

دفعتاً ایک کانٹا اس کی ایڑی کو زخمی کر گیا۔ بے ساختہ اس نے زخمی پیر زمین سے اوپر اٹھا لیا۔ نتیجتاً توازن بگڑا اس سے قبل کہ وہ منہ کے بل گرتی وہ کسی کے سینے سے جا لگی

www.novelsclubb.com

۔ کولون کی شناسا مہک اس کی سانسوں میں اتر گئی۔ وہ بنا دیکھے جان چکی تھی وہ کس سے ٹکرائی ہے۔ وہ اس مہک کو کیسے بھول سکتی تھی۔ جس شخص کا سامنا کرنے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہمت نہ ہونے کی وجہ سے حویلی سے بھاگی تھی راستے میں اسی شخص سے ٹکرا گئی تھی۔ تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جس سے فرار اختیار کر رہی تھی اسی کی بانہوں میں آ گری۔

وہ اچھل کر دور ہٹی تھی۔ نگاہیں زمین پر ثبت تھیں۔ گویا اوپر دیکھنا گناہ ہو۔ دل کی دھڑکن ایکدم تیز ہوئی تھی۔ جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔

"مانا کہ تم بڑی ہی بے صبری کے ساتھ میرا انتظار کر رہی تھی۔ مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم ننگے پاؤں میرے استقبال کے لئے چلی آؤ وہ بھی دوڑتی ہوئی۔ اس درجہ کی بے قراری اچھی نہیں ہوتی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھاری محبت کی شدت کو دیکھ میں مغرور ہو جاؤں۔"

www.novelsclubb.com

وہ شرارتی لہجے میں گویا ہوا۔

وہ بولا تو اسے احساس ہوا کتنا ترس گئی تھی اس کی سماعت اس آواز کو سننے کے کیے۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنی نظروں کو اوپر اٹھایا۔ وہ اس کے مقابل کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر پٹی بندھی تھی۔ اس کا محبوب اس کے عین مقابل کھڑا تھا۔ آنکھوں میں چاہت کا سمندر لیے وہ اس ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا پلکیں جھپکائے بغیر۔ اس نے ایک بار پھر نظریں جھکا لیں۔

بے خیالی میں زخمی پاؤں دوبارہ زمین پر رکھ دیا کانٹے پر دباؤ پڑا درد کی ایک ٹیس اٹھی دماغ نے پیر کو زمین سے اٹھانے کا سگنل دیا۔ ایک بار پھر اس نے پیر زمین سے اوپر اٹھایا ایکبار پھر توازن بگڑا اس سے قبل کہ وہ زمین بوس ہوتی ایکبار پھر اس کے شوہر نے ہوا میں معلق اسکا ہاتھ تھام کر اسے گرنے سے بچا لیا۔ ہمیشہ کی طرح۔ وہ اسے گرنے نہیں دیتا تھا۔ کسی صورت میں نہیں۔

روکے ہوئے آنسو پلکوں کا بند توڑ کر باہر نکلے۔ضبط جواب دے گیا۔اس کا ہاتھ تھامے ہوئے شاہ زر نے اسے نزدیک ہی چٹان نما پتھر پر بیٹھایا۔اور خود پنجوں کے بل اس کے نزدیک زمین پر بیٹھ گیا۔

"تھوڑا درد ہو گا میں کانٹا نکال رہا ہوں۔برداشت کر لینا اوکے۔ون،ٹو،تھری۔"

تھری کی آواز کے ساتھ ہی اس نے کانٹا کھینچ کر باہر نکال لیا۔خلاف توقع وہ ساکت بیٹھی رہی وہ قدرے حیران ہوا تھا۔اس قسم کے چھوٹے اور بے ضرر زخموں سے اب اسے تکلیف نہیں ہوتی تھی۔

"لو ہو گیا۔ہم خدا کی مصلحتوں کو کیوں نہیں سمجھتے۔ہم انسان اسقدر احمق کیوں ہوتے ہیں۔میری شدید خواہش تھی کہ سب کے ساتھ میں بھی تمھیں لینے حویلی جاؤں۔میں تمھارے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا۔مجھے دیکھ تم خوش ہوتی یا حیران تمھارے مد مقابل کھڑا ہو کر میں یہ منظر دیکھنا چاہتا تھا۔مگر عین حویلی سے چند

قدموں کی دوری پر میری اچھی خاصی صحت مند scorpio بند پڑ گئی۔ باقی سب کو پہلے جانے کا کہہ کر میں میکینک کے بندوبست میں لگ گیا۔ خیر وہ تو جلد ہی دستیاب ہو گیا۔ باوجود اسکے میں اس پل تقدیر سے بہت شاکی ہوا۔ مجھے افسوس تھا میں وہ تمھارا وہ پہلا تاثر نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ اس وقت میں بے خبر تھا کہ میری بیوی ایک دفعہ پھر سے راہ فرار اختیار کرنے کے چکر میں ہے۔ اور حویلی میں اس کو رخصت کرنے آئیں اس کے سسرال والے اس کے ارادوں سے یکسر بے خبر ہیں ۔ اگر میں لیٹ نہ ہوتا تو یقیناً تم نے ایک بار پھر میری دسترس سے دور چلے جانا تھا۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے خدا مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ اتنی محبت کہ میری زندگی میں وقوع پذیر ہونے والے ہر برے حادثے کے پیچھے میرے لیے کوئی بہتری چھپی ہوتی ہے۔"

اس کے پاس گھٹنوں پر بیٹھا وہ گویا ہوا۔

"تم ٹھیک ہی کہتے تھے تمھارے reflexes بہت اچھے ہیں اور میرے بہت برے۔اگر میں تم سے دور رہی تو میں گرتی رہو نگی ہر موڑ پر ہر قدم پر۔تم سے بہتر مجھے کوئ نہیں سنبھال سکتا۔"

وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اس کے چہرے پر جمائے ہوئ بولی۔

"That's like my wifee.unique and different.

واؤ کیا انداز ہے اظہار محبت کا۔تمھارے لبوں سے نکلے یہ الفاظ سنکر مجھے تم سے ایک بار پھر محبت ہو گئ ہے۔وہ بھی پہلے سے شدید محبت۔خیر لوگوں کی زبانی سنکر مجھے شبہ تھا کہ کیا واقعی The zarmeen Shahzar Aafredi مجھ سے محبت کر سکتی ہیں؟کیا میں اس قابل ہوں؟کیا وہ میرے لیے بھی اتنی تڑپ رکھ سکتی ہے جتنی کہ میں اس کے لیے رکھتا ہوں؟تمھارے اس confession نے میرا شبہ دور کر دیا۔"

لڑکھڑائے گی کہاں تک کہ سنبھلنا ہے تجھے

اٹھ میری جان میرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

اس کا محبوب اس کے سامنے کھڑا تھا۔کتنا روئی تھی وہ اس شخص کے لیے۔کتنا تڑپی تھی اس کی جدائی میں۔وہ لوٹ آیا تھا اس کا ہاتھ تھامنے۔دوری تھی تو بس اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینے کی۔اس کا ہاتھ تھامنے کے بجائے وہ اس کے سینے سے جا لگی۔

اگلے ہی لمحے اس پر حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔وہ اس کے سینے سے لگی باآواز بلند روئے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنے ساتھ لے چلو شاہ زر۔تھک گئی ہوں میں خود کو سزا دیتے دیتے۔اپنے آپ سے لڑتے لڑتے۔میں لاکھ جتاؤں کہ میں تمھارے بغیر جی سکتی ہوں مگر میرا

دل جانتا ہے یہ ناممکن ہے۔ میں تمھارے بغیر ادھوری ہوں۔ میں بخوبی واقف ہوں میں تمھارے لائق نہیں ہوں۔ میں نے تمھیں اور آفریدی ولا کے مکینوں کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ میں انتہا سے زیادہ جذباتی اور احمق لڑکی ہوں۔ ان ساری خامیوں کے باوجود تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو کیونکہ میں تمھارے بغیر نہیں جی پاؤنگی۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی جا رہی تھی۔

شاہ زر نے اسے نہیں روکا۔ وہ چاہتا تھا وہ اپنا سارا غبار آج ہی نکال دیے۔

"I deserve you and you deserve me. آئندہ میں تمھارے لبوں سے یہ الفاظ نہیں سننا چاہتا کہ تم میرے قابل نہیں۔ تم میرے لیے اور میرے گھر والوں کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہو یہ ہم ہی جانتے ہیں۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو اس خیال سے ہی مجھے اپنا آپ معتبر محسوس ہو رہا ہے۔میری دعائیں قبول ہوئیں۔اس نے تمھارے دل میں میری محبت ڈال دی۔میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئ۔خیر برا وقت ختم ہوا۔اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔میں تم سے یہ وعدہ تو نہیں کرونگا کہ میری ساری زندگی تمھیں خوش رکھونگا یا یہ کہ تمھاری آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دونگا، تمھارے ساتھ جیونگا اور ساتھ مرونگا۔کیونکہ میں ایک انسان ہوں بے ضرر ادنی سا انسان۔ہم سب اس پاک ذات کے حکم کے غلام ہیں۔ہمیں بہت بڑے بڑے وعدے نہیں کرنے چاہیے۔میں تو یہ تک نہیں جانتا کہ اگلے لمحے میرے ساتھ کیا ہو گا ساری زندگی کا وعدے کیسے کرلوں میں تمھارے ساتھ۔بس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زندگی اور موت تو میرے بس میں نہیں ہے لیکن جب تک میری حیات رہی میں تمھارا وفادار رہونگا، تم سے محبت کرونگا۔ life is all about

www.novelsclubb.com

ups and downs. تقدیر ساتھ رہی تو زندگی کے ہر نشیب و فراز میں تمھارے ساتھ رہونگا۔"

وہ نم لہجے میں گویا ہوا۔

دفعتاً تیز روشنی نے ان کی توجہ اپنی طرف کی تھی۔ مزنی دانستہ ٹارچ کی روشنی ان کے چہرے پر مرکوز کر رہی تھی۔ مزنی کے پیچھے آفریدی ولا کے باقی افراد بھی ان کے نزدیک آ رہے تھے۔

"بہت بدتمیز ہو تم زری۔ یہاں چھپ کر اپنے ہیسبنڈ سے ملاقاتیں کی جا رہی ہیں اور ہم سب بے چارے ساری حویلی میں پاگلوں کی طرح تمھیں تلاش کر رہے تھے۔"

www.novelsclubb.com

زرمین کو گلے سے لگاتے ہوئے مزنی نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔وہ

زرمین اپنی صفائی میں کچھ نہ کہہ سکی۔

"جی ہاں میرے بیوی میرے استقبال کے لئے حویلی کے باہر چلی آئی۔ تمھیں اس سے کیا مسئلہ ہے؟ جلن ہو رہی ہے؟ ہماری محبت دیکھ کر۔"

شاہ زر نے بڑی صفائی سے اصل وجہ پر پردہ ڈال دیا۔ دائی ماں متفکر سی زرمین کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"خدا نہ کریں میری فیانسی کسی کی محبت دیکھ کر جیلس فیل کرے۔ وہ تو پہلے ہی میری محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہے۔"

ذین گفتگو میں کودا تھا۔ مزنی نے فخر سے زین کی سمت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ٹھیک کہہ رہی تھیں دائی ماں مجھے اپنے گھر چلے جانا چاہیے۔ آپ میرے متعلق کوئی غلط فیصلہ لے ہی نہیں سکتیں۔"

ان گردن کے گرد بیٹھے حمائل کرتے ہوئے زرمین نے انھیں مطمئن کرنا چاہا۔وہ مسکرادیں۔

"اچھا چلیں جلدی سے سب گاڑی میں بیٹھ جائیں۔گھر پہنچنے تک کافی رات ہو جائے گی۔"

شاہ میر نے جلدی کا شور مچایا۔

"اس دفعہ عید نے ہمیں دگنی خوشیوں سے نوازا ہے۔"

زرمین کے سر پر دست شفقت رکھتی عالیہ بیگم بھیگے لہجے میں گویا ہوئیں۔

"اوہو آنٹی آپ اس پر مسرت موقع پر آنسو تو نہ بہائیں چلیں سب گاڑی میں بیٹھیں۔"

www.novelsclubb.com

مزنی نے عالیہ بیگم کا موڈ بدلتا دیکھ فوراً کہا۔

"مگر ہم اپنا سامان تو لے لیں"۔

دائی ماں نے پریشان ہو کر کہا۔ شاہ زر اور آفریدی ولا کے سبھی افراد اس بات پر بضد تھے کہ زرمین کے ساتھ ساتھ دائی ماں کو بھی اب آفریدی ولا میں رہنا ہو گا۔ لاکھ منع کرنے کے باوجود شاہ زر نہیں مانا تھا۔ بلا خر انھیں ہار ماننا پڑی تھی۔

ان کی بات پر سبھی اپنی جلد بازی پر مسکرا اٹھے۔

کچھ ہی دیر بعد یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف چل پڑا۔

"***

"اٹھ جائیں جناب صبح ہو چکی ہے خوب دیکھنے کا وقت ختم ہوا۔"

واش روم سے باہر آتے ہی اس نے شاہ زر کے سر سے پاؤں تک تنے کمبل کو کھینچا۔

www.novelsclubb.com

مندی مندی آنکھوں سے اس نے گیلے بالوں کو سلجھاتی اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

"اوفوا بھی ابھی تو آنکھ لگی تھی اتنے جلدی صبح ہو گی کمال ہے۔"

"ہاں ہاں رات بھر تم ایک ہی رٹ لگائے رکھتے ہو کہ نیند نہیں آ رہی۔ دنیا جہاں کی تمھارے باتیں مجھے بھی سونے نہیں دیتیں۔اور صبح ہوتے ہی یہ شیکایت واقعی کمال ہے۔"

اسی کے انداز میں جواب آیا تھا۔

"

شہر کی ساری لڑکیاں تم سے جیلس ہوتی ہونگی آخر کو مجھ جیسے ہینڈسم بندے کی وائف ہونے کا شرف حاصل ہے تمھیں۔اور تم اس لڑکی سے جیلس ہوتی ہو جو بلاناغہ میرے خوابوں میں آتی ہیں۔"

وہ اٹھ بیٹھا۔ علی الصبح اپنی عزیز ترین بیوی کے ساتھ نوک جھونک اس کا موڈ فریش کر دیتی تھی۔

اس کی بات سنکر نہ تو وہ خفا ہوئی نہ متحیر۔وہ اس کے نزدیک چلا آیا۔

"تم پوچھو گی نہیں وہ لڑکی کون ہے جو میرے خوابوں میں آتی ہے۔"

"نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ لڑکی میں تو ہر گز نہیں ہو سکتی۔ آدھی رات کو باتیں کرتے کرتے سو جانے والے مرد جو ضروری دعائیں پڑھیں بغیر ہی سو جاتیں ہیں ان کے خوابوں میں فی میل جنات ہی آسکتی ہیں۔ لہذا مجھے فکر مند ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ میرا مقابلہ ان لڑکیوں سے ہیں جو انسان ہوں، جنوں یا چڑیلوں سے نہیں۔"

کمال اطمینان سے مسکراتے ہوئے اس نے اپنا رخ شاہ زر کی طرف کیا تھا۔

"ہائے، میری بیوی سے باتوں میں جیت پانا ممکن ہے۔ حاضر جوابی میں تمھارا کوئی ثانی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے وہ فخر سے بولا۔

"جی بلکل، کسی اور کے باتوں کو جواب مجھے بھلے ہی نہ سوجھے تمھاری باتوں کا جواب دینا بخوبی آتا ہے مجھے۔اب جاؤ اور فریش ہو جاؤ یاد ہے نا آج مزنی کے ساتھ لہنگے کی شاپنگ کے لیے جانا ہے ہمیں۔"

اس نے یاد دہانی کروائی۔

"اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا۔میں دو منٹ میں باہر آتا ہوں۔"

وہ فوراً واش روم میں گھس گیا۔

وہ پلٹی اور ہمیشہ کی طرح اس نظر دیوار پر آویزاں تصویروں پر جم گئ۔اس کی نظر جب کبھی ان تصاویر پر پڑتی تو واپس پلٹنا بھول جاتی تھیں وہ مختلف ممالک کے خوبصورت مقامات پر کھینچی گئیں اس کی اور شاہ زر کی تصویریں تھیں۔ محض چند ماہ کے اندر وہ تقریباً آدھی دنیا گھما چکا تھا اسے۔بیڈ روم کی اس دیوار پر تصاویر کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔شاہ زر سیر و سیاحت کا بہت شوقین تھا۔ان ساری

تصاویر میں سے اسے ایک تصویر سب سے زیادہ پسند تھی۔اپنے ولیمے کی تقریب کی تصویر سے بھی زیادہ اسے وہ تصویر عزیز تھی۔اس تصویر میں وہ دونوں کپل واچیس اور کپل ٹی شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔شاہ زر اسے اپنے ایک بازو کے گھیرے میں لیے ہوئے تھا۔وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔وہ کیمرے کی طرف دیکھ رہی تھی اور شاہ زر اسکی طرف۔بلاشبہ وہ تصویر بہت خوبصورت تھی۔محبت سے بھرپور۔

وہ تصویر کو دیکھنے میں محو تھی تبھی شاہ زر کا فون گنگنا اٹھا۔اس کی محویت ٹوٹی تھی۔

اس نے فون اٹھایا اسکرین پر نادر نام جگمگا رہا تھا۔نام کے ساتھ ایک تصویر بھی تھی۔اس تصویر کو دیکھ وہ متحیر رہ گئی۔اس چہرے کو وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔مگر یہاں نہیں اس شہر سے میلوں دور گاؤں میں۔کبھی اسکول کے پاس تو کبھی حویلی کے نزدیک وہ اسے نظر آجاتا تھا۔ممکن تھا وہ اس کی تصویر دیکھ کر اسے نہ پہچان پاتی مگر اس کے نقوش کشمیر سے تعلق رکھنے والے لوگوں جیسے تھے۔اس گاؤں میں

ایسے نقوش رکھنے والا وہ واحد شخص دیکھا تھا اس نے۔وہ چہرہ اسے یاد رہ گیا۔اور اب شاہ زر کے فون پر اس شخص کی تصویر دیکھ حیران ہونا لازمی تھا شاہ زر اس آدمی کو کیسے جانتا تھا؟وہ آدمی کون تھا؟

تبھی واش روم کا دروازہ کھلا وہ باہر نکلا تھا۔

فون مسلسل بج رہا تھا۔

"تمھارا فون ہے۔"

اس نے اسمارٹ فون شاہ زر کی طرف بڑھایا۔

"ہاں،نادر بولو۔اوکے ٹھیک ہے تم مسٹر وارثی کے ساتھ آج شام کی میٹینگ رکھ لینا۔اوکے ڈن۔"

www.novelsclubb.com

رابطہ منقطع کر کے وہ پلٹا۔

سینے پر ہاتھ لپیٹے وہ عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ نادر کون ہے؟

سوال آیا تھا۔

وہ حیران ہوا اس سے قبل زرمین نے کبھی آفس یا کلیگس کے تعلق سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

"میرا سیکریٹری ہے۔"

مختصر جواب دیا۔دور کہیں خطرے کی گھنٹی بجی تھی۔

"تمھارا سیکرٹری چند ماہ قبل گاؤں میں کیا کر رہا تھا؟ کیا وہ وہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے دیکھا تھا اسے کئی بار۔"

www.novelsclubb.com

انکوائری کا آغاز ہوا تھا۔

"نہیں ہر گز نہیں اس کا اس گاؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔اس کا تعلق کشمیر سے ہے۔ کسی اور کو دیکھا ہو گا تم نے۔"

شاہ زر بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

"نہیں مجھے یقین ہے میں نے اسی شخص کو دیکھا تھا۔مجھے بتاؤ شاہ زر حقیقت کیا ہے۔تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔"

وہ ہار ماننے والوں میں سے نہ تھی۔

بات سنبھلتی نظر نہیں آ رہی تھی۔شاہ زر نے ایک ٹھنڈی سانس لیکر خود کو سچ بولنے پر آمادہ کیا۔

"وہ دراصل زری۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میں میں نے اسے بھیجا تھا وہاں۔وہ تم پر نظر رکھتا تھا۔نظر رکھنے سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ میں تمھاری جاسوسی کروا رہا تھا۔بس مجھے خبر دیتا تھا وہ تمھاری خیریت کے تعلق سے۔Iam sorry زری میں نے تمھاری privacy میں دخل اندازی کی مجھے یقین ہے یہ سنکر تمھیں دکھ

پہنچا ہو گا۔ مگر میں کیا کرتا؟ مجھے فکر رہتی تھی تمھاری۔اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھی تمھاری خبر گیری کا۔"

ایک مجرم کی طرح اس نے اصل مدعا سنایا تھا۔زرمین کے خفا ہو جانے کا اندیشہ ستا رہا تھا۔

"وہ پہلے سے میرا سیکریٹری نہیں تھا۔وہ ایسے ہی کام انجام دیتا تھا معاوضہ کے ایوز۔ کوئی permanant روزگار کا ذریعہ نہیں تھا اس کے پاس۔وہ تمھارے متعلق خبریں پہنچایا کرتا تھا۔ان دنوں میرے لیے وہ خبریں زندگی کی نوید ہوا کرتی تھیں ۔ایک انسیت سے ہو گئی تھی اس سے مجھے۔تم سے وابستہ کسی بھی شئے کسی بھی فرد کو خود سے دور رکھنا گوارا نہیں ہے مجھے۔سو اسے بھی اپنے ساتھ رکھ لیا۔

"

اس نے سلسلہ کلام جوڑا۔

وہ اپنی بات ختم کرتے کے ساتھ ہی ذہن میں اسے منانے کی طریقے سوچنے لگا۔

وہ ہنوز ہاتھ باندھے کھڑی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مگر اسکے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلا تھا۔ آنکھیں آنسوؤں سے یکایک بھری تھیں۔

اس کی یہ حالت دیکھ وہ از حد پریشان ہو گیا۔

"زری Iam sorry پلیز تم رو۔۔۔۔۔۔۔

اس سے قبل کہ وہ اپنی بات مکمل کر پاتا وہ دوڑ کر ان کے درمیان کا فاصلہ مٹاتی اس کے سینے سے لگ گئی۔

اس کا ردعمل غیر متوقع تھا خفگی جتانے کے بجائے وہ رو رہی تھی۔ وہ مزید پریشان ہوا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہو شاہ زر؟ مجھ میں تو ایسی کوئی خاصیت نہیں ہے کہ مجھے اسقدر شدت سے چاہا جائے۔ میں نے اپنی زندگی میں کونسی نیکی کی تھی

جو خدا نے میرے نصیب میں تمھیں لکھ دیا۔۔میں تم سے اتنی محبت کبھی نہیں کر پاؤنگی جتنی تم مجھ سے کرتے ہو۔ تمھاری محبت کے سامنے مجھے میری محبت بہت ہلکی اور کمتر محسوس ہوتی ہے۔میں چاہے جتنی بحث میں تم سے جیت جاؤں محبت کے معاملے میں نہیں جیت سکتی۔"

اس کے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بھیگی ہوئی لہجے میں گویا ہوئی۔وہ رو بھی رہی تھی اور ہنس بھی رہی تھی۔اس کے چہرے پر زار و قطار بہتے آنسو تشکر کے آنسو تھے۔

اس کے رونے کی اصل وجہ جان کر شاہ زر کی جان میں جان آئی تھی۔اس کے محبت سے پر بیان پر وہ کھل کر مسکرا دیا۔

"میں تمھیں کیسے مل گیا؟ یہ تو میں نہیں جانتا، مگر تم مجھے سگنل توڑ کر، نو پارکنگ زون میں گاڑی پارک کر کے اور دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنے کے نتیجے

نصیب ہوئی ہو۔یقین جانو میں خدا کے حضور میں شکر کے سجدے بجالاتا ہوں کہ ان دنوں میں اشعر بھائی کی طرح مسٹر پرفیکٹ نہیں تھا۔59 to خاموشی کے ساتھ کام کر کے گھر لوٹنے والے بندے کے ہاتھ لگنے والی لڑکی نہیں تھی تم ۔تمھیں حاصل کرنے کے لیے بہت آوارہ گردی کرنا پڑی ہے مجھے۔

"کمال اطمینان سے اسے بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

اس کی بات پر زرمین کے تاثرات ایکدم سے بدلے۔

"تم بہت بدتمیز ہو۔تم کبھی نہیں سدھرو گے۔میری جاسوسی کرانے سے قبل ایک بار بھی نہیں سوچا تم نے۔تم Bad boy ہی رہو گے۔تم نہیں سدھرنے والے۔"

www.novelsclubb.com

اس کے سینے پر مکا مار کر وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

"زرا سنبھل کر میڈم،اسی Bad boy کی عشق میں گرفتار ہیں آپ۔"

وہ فخر سے بولا۔

"میں کیا کرتی Its hard to

".resist a bad boy who is a good man

ناز سے کہتی وہ اس کے بانہوں کے حصار سے نکلتی کمرے سے باہر نکل گئ۔

وہ آواز دیتا رہ گیا۔

آفریدی ولا میں شادی والے گھر کی چہل پہل نظر آتی تھی۔مزنی کی شادی قریب تھی۔ہر شخص ضرورت سے زیادہ مصروف نظر آرہا تھا۔مرد حضرات خواتین کو شاپنگ پر لے جانے کا وعدہ کرتے ہوئے آفس کے لیے نکل رہے تھے۔گھر سے باہر نکلنے سے قبل نوجوان نسل دائ ماں سے دعائیں لینا نا بھولتی تھی۔فی الوقت دائ ماں آفریدی ولا کی سب سے بزرگ ہستی تھیں۔ان کی دعائیں لیکر گھر سے باہر نکلنے کی شاہ زر سمیت سبھی کو عادت ہو گئ تھی۔

"شاہ زر اور زرمین عجلت میں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئے تھے۔

حسب عادت شاہ زر صوفے پر براجمان دائی ماں کے سامنے جھکا تھا۔اس کے سر پر دست شفقت پھیر کر دائی ماں نے اسے دعائیں دی تھیں۔

"دائی ماں ہم لوگ نکل رہے ہیں مزنی شاپنگ سینٹر پہنچ چکی ہے مزید تاخیر ہوئی تو وہ ناراض ہو جائے گی۔"

عجلت میں کہتی ہوئی زرمین ہال کی چوکھٹ عبور کر گئی۔

"دو گھڑی رک کر میری بات تو سن لو چڑیا۔یہ لڑکی نہیں سدھرے گی آخری وقت پر ہڑبڑاہٹ میں کام کو انجام دینا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

دائی ماں اسے آواز دیتی رہ گئی۔

شاہ زر مسکراتا ہوا زرمین کی تقلید میں باہر نکل گیا۔

شاہ زر نے سگنل پر گاڑی روکی تھی دونوں دونوں محو گفتگو تھے تبھی تھوڑی دوری پر ایک بائیک سوار اور لڑکی کے درمیان ہو رہی بحث نے ان کی توجہ اپنی جانب کر لی۔

"اے مسٹر Are you blind. کیا آپ کو دکھائی نہیں دیتا؟ ریڈ سگنل کے دوران اپنا ہوائی جہاز اڑائے جا رہے ہیں۔ اگر آپ سے سگنلز برداشت نہیں ہوتے تو ہوائی سفر کیا کریں۔ وہاں سگنلز نہیں ہوتے۔ زرا سی تاخیر کر دیتے آپ بریک لگانے تو میں اپاہج ہو کر رہ جاتی آج۔"

کالج بیگ کندھوں پر لٹکائے وہ لڑکی غصے کی انتہاؤں کو چھوتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھیے میڈم دوسروں کو مفت مشوروں سے نوازنے کے بجائے آپ اپنی ساری توجہ روڈ کراسنگ پر مرکوز کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔اسطرح آپ کے اپاہج یا معذور ہونے کے چانسس کافی حد تک کم ہو جائینگے۔"

طنزیہ لہجے میں جواب آیا تھا۔

بائیک سوار اور اس لڑکی کی بحث جاری تھی۔

وہ دونوں نے ایک دوسرے کی سمت دیکھا۔کار میں شاہ زر اور زرمین کے بے ساختہ قہقہے گونج اٹھے۔

"کیا خیال ہے میڈم۔ہمارے کہانی جیسی ایک اور کہانی کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتا ہوا

بولا۔

"اس دنیا میں روزانہ ہزاروں نہی کہانیوں کا آغاز ہوتا ہے مگر مجھے کامل یقین ہے ان کہانیوں میں سے کوئ بھی کہانی ہماری زندگی کی کہانی جیسی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس پوری دنیا میں کوئ اور شخص شاہ زر نہیں ہو سکتا۔اور اس پوری دنیا میں کوئ بھی لڑکی اتنی خوش نصیب ہو سکتی جتنی میں ہوں۔"

وہ محبت سے پر نگاہیں شاہ زر کے چہرے پر ثبت کیے فخریہ لہجے میں بولی۔

"As always you are absolutely right.اس دنیا میں کوئ بھی کہانی ہماری کہانی جیسی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس پوری دنیا میں کوئ بھی لڑکی زرمین فاروقی جیسی نہیں ہو سکتی۔اور اس پوری دنیا میں کوئ اور لڑکا مجھ سے زیادہ خوش نصیب نہیں ہو سکتا۔"

www.novelsclubb.com

اسی کے انداز میں جواب آیا تھا۔

اشارہ کھلا تھا۔ بائیک سوار اور لڑکی ہنوز بحث میں مصروف تھے۔

وہ دونوں مسکرادئے۔

شاہ زر نے گاڑی آگے بڑھادی ایک روشن مستقبل محبت، اعتماد اور وفا سے پر حیات ان کی منتظر تھی۔

ختم شد

(اسلام و علیکم قارئین، گذشتہ دو سالوں سے یہ کہانی میری الماری میں پڑی تھی۔ بہت ہمت کر کے میں نے یہ کہانی آن لائن لکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دل میں خوف تھا کہ جانے قارئین کو میری کہانی پسند آئے گی یا نہیں۔ مگر آپ سب کی محبت اور عزت افزائی نے میرا سارا خوف دور کر دیا۔ میرا خواب پورا ہو گیا۔ کہانی لکھنے کا سب سے بڑا مقصد تھا میری کہانی کے کردار قارئین کے دلوں میں بس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائیں۔کیونکہ کہانی تو ایک روز ختم ہو جاتی مگر کردار یاد رہ جاتے ہیں۔امید کرتی ہوں بہت نہ سہی لیکن کچھ روز کے لیے ہی سہی کہانی کے کردار آپ سبھی کے ذہنوں میں تازہ رہیں۔

شکریہ۔)

زرنیلا خان

www.novelsclubb.com